

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

کتاب قیمت انتساب فیہ شتاتان طواف بیت المقدس و زیارت
برینہ طیبہ صافہا اشد عن قیقن الزمر من اعسنے۔

فلاح اللوین

کتاب فی احول

الحرمین الشریفین

مولفہ و مصنفہ سیادت اکبر حاجی الحوین الشریفین خیانت
مولوی محمد برہان الدین صاحب امر بندہ خلیفہ قبلہ و کبریا امام جنت
سید شاہ خلد قادی قادری قدس الباری عرف حضرت زرد و بیات شاہ صاحب

میل و عبادت مطبوعہ

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

من تصیف عالم با عمل جامع مستقول و منقول حاوی فروع و اصول واقفا سر بر علی بنی خباب
مولوی حضرت برهان الدین صاحب دام فیضه خلیفه بنی فیض انشا بر شتر دوران فخر اعلیٰ خان

فلاح المؤمن

الحیرة الشفیعین

نور ذات یزدان محبوب محبوب سبحان قبله و کعبه مولانا جناب حضرت پید شاه
محمد تقی قادری قدس سره الغیر الباری بنوف درویش شاه صاحب قبله انشاء الله

(تاجر شمس پید راوی)

مَطْمَعُ نَافِحٍ مُنْشَاهِی وَاقِعُ حَمَلٍ طَائِفٍ
مُحِبُّ مَحَبُّوبٍ حَبِیبُ دُنْیَا

* تکمیل نہرت صفحہ ۱۴ *

۵۴۲	ذکر اسماعیل شاہ شیعی کا۔	۵۴۲	ذکر سلطان عثمان خان	۵۴۲	ذکر امیر اور القاب علماء کا
۵۴۰	حال جنگ سلطان سلیمان کا	۵۴۰	ثالث کا۔	۵۴۰	سلطنت عثمانیہ میں
۵۳۹	اسمعیل شاہ شیعی سے۔	۵۳۹	ذکر سلطان عبدالحمید کا	۵۳۹	کیفیت ملازم کراہیہ میں
۵۳۸	کیفیت اول لقب ہونا	۵۳۸	ذکر سلطان مصطفیٰ خان	۵۳۸	خدمت سلطان فی میں۔
۵۳۷	سلطان سلیم خان کا لقب	۵۳۷	ثالث کا۔	۵۳۷	کیفیت باربعہ سلطان کے
۵۳۶	خادم حرمین شیریں کے	۵۳۶	ذکر سلطان عبدالحمید کا	۵۳۶	کیفیت رعایت کرنا۔ سلطان کا
۵۳۵	ذکر سلطان سلطان سلیمان	۵۳۵	ذکر سلطان سلیم خان ثانی کا	۵۳۵	مراتب اہل خدمات کو۔
۵۳۴	خان کا۔	۵۳۴	ذکر سلطان مصطفیٰ خان	۵۳۴	حال تواضع اور اطاعت سلطان کا
۵۳۳	لین سلطان موصوف کا	۵۳۳	ذکر سلطان محمود خان کا۔	۵۳۳	کیفیت دستخط سلطان کے جو
۵۳۲	نہاد کو آتش اہل علم کے	۵۳۲	ذکر سلطان عبدالحمید خان	۵۳۲	قرآن پر جاری ہے۔
۵۳۱	ذکر نیا قباقر شریف پلاطم	۵۳۱	نشان کا۔	۵۳۱	سلسلہ خلعت سلطان کو بابت
۵۳۰	رضی اللہ عنہ کے۔	۵۳۰	ذکر جنگ روس	۵۳۰	اولاد املا نامہ اور علیہ التعمید
۵۲۹	ذکر سلطان سلیم خان ثانی کا	۵۲۹	ذکر تبار حال عبدالحمید	۵۲۹	پہنائی جاتی ہے۔
۵۲۸	ذکر سلطان مراد خان ثانی کا	۵۲۸	ذکر سلطان عبدالعزیز خان	۵۲۸	حال باشا ترکی کو خطبہ کا۔
۵۲۷	ذکر سلطان محمد خان ثانی کا	۵۲۷	ذکر سلطان مراد خان کا		
۵۲۶	ذکر سلطان احمد خان کا۔	۵۲۶	ذکر سلطان عبدالحمید خان		
۵۲۵	نہاد عبدالحمید بنے نظیر کا۔	۵۲۵	سلطان حال کا۔		
۵۲۴	شہر قسطنطنیہ میں	۵۲۴	کیفیت اوقات کارروائی		
۵۲۳	ذکر سلطان مصطفیٰ خان کا	۵۲۳	سلطنت حال کا۔		
۵۲۲	ذکر سلطان عثمان خان کا	۵۲۲	پہل اوقات تباد سلطان		
۵۲۱	اراضی شہر کی فتح و نصرت	۵۲۱	پہل اوقات عبدالحمید سلطان		
۵۲۰	سلطان و قسطنطنیہ کے اتحاد	۵۲۰	پہل اوقات عبدالحمید سلطان		
۵۱۹	اونہیں کے وقت سے ہوئی	۵۱۹	کیفیت خورش عقیدتی اور		
۵۱۸	ذکر سلطان مراد خان کا	۵۱۸	سلطان حال کا۔ نسبت اہل		
۵۱۷	ذکر سلطان ابراہیم خان کا	۵۱۷	حرمین الشریفین کے۔		
۵۱۶	ذکر سلطان محمد خان ثانی کا	۵۱۶	ذکر تخت مزاج سلطان		
۵۱۵	ذکر سلطان سلیمان خان	۵۱۵	جا کا۔		

فہرست کتاب فلاح الکوثرین فی احوال الحرمین الشریفین

صفحہ	خلاصہ مضمون	صفحہ	خلاصہ مضمون	صفحہ	خلاصہ مضمون	صفحہ	خلاصہ مضمون
۱	سبب تالیف کتاب	۱۰	دست کی گئی مسندین قاری	۱۱	اور بنابر حال کس کی ہو اور	۱۲	میں کیا صرف ہوا۔
۶۵	اسرار اور کتابوں کے جن مضمون اس کتاب کا آخر کیا	۱۸	بنابر ابراہیم کی کو اختیار کیا	۱۹	حکیم کہہ رہے کیوں چھو گئے۔	۲۰	از رفیع کہہ قبل نسبت اختیار
۷۰	بیان اجمالی ابواب اربعہ	۲۱	صلی اللہ علیہ وسلم کے قدر	۲۲	اور پرورش از رفیع کیا یا پڑھا	۲۳	گیا اور اب رفیع کہہ قدر ہے
۷۵	اس کتاب کا۔	۲۴	سورین سیاست از رفیع کہہ	۲۵	علیہ درون خانہ کہہ۔	۲۶	پیشانی مطاف کہہ۔
۷۸	فصل اول بنابر خانہ کہہ کے	۲۷	بنابر ابراہیم میں کہہ بلا تفسیر	۲۸	بنابر جو پرستش کہہ اور جو ہے	۲۹	بنابر جو اور وازہ کہہ کہہ
۸۰	بیان میں۔	۳۰	سے منہ ہوا۔	۳۱	طول عرض مقام ابراہیم کا اور قدر	۳۲	انگشت ابراہیم علیہ السلام کا نشان
۸۵	قبل بنابر ابراہیم کے رسم السلام	۳۳	جلا شویہ پانچ باندہ کا طریقہ کیا	۳۴	جاری ہوا۔	۳۵	پیشانی مسجد الحرام۔
۸۸	نے جب ارشاد آئی کہہ کو بیار	۳۶	میں کہہ کہہ کہہ	۳۷	تقدیر و تفسیر مسجد الحرام۔	۳۸	تقدیر و تفسیر مسجد الحرام۔
۹۰	کیفیت بنابر ابراہیم علیہ السلام	۳۹	کس کا ہے۔	۴۰	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۴۱	میں کہہ کہہ کہہ
۹۵	کتبہ اقدس کن چار کوئی ہے	۴۲	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۴۳	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۴۴	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف
۱۰۰	بنابر ۱۰۷۔	۴۵	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۴۶	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۴۷	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف
۱۰۵	بیان مقام ابراہیم کا۔	۴۸	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۴۹	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۵۰	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف
۱۱۰	کتبہ اقدس کن چار کوئی ہے	۵۱	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۵۲	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۵۳	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف
۱۱۵	بنابر بنابر ۱۱۰ اور کون کون بنا	۵۴	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۵۵	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۵۶	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف
۱۲۰	اور جو کہہ اقدس جو دنیا کیا ہو	۵۷	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۵۸	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۵۹	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف
۱۲۵	کس کا ہے۔	۶۰	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۶۱	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۶۲	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف
۱۳۰	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۶۳	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۶۴	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۶۵	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف
۱۳۵	میں کہہ کہہ کہہ	۶۶	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۶۷	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۶۸	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف
۱۴۰	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۶۹	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۷۰	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۷۱	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف
۱۴۵	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۷۲	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۷۳	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۷۴	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف
۱۵۰	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۷۵	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۷۶	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۷۷	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف
۱۵۵	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۷۸	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۷۹	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۸۰	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف
۱۶۰	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۸۱	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۸۲	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۸۳	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف
۱۶۵	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۸۴	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۸۵	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۸۶	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف
۱۷۰	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۸۷	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۸۸	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۸۹	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف
۱۷۵	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۹۰	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۹۱	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۹۲	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف
۱۸۰	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۹۳	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۹۴	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۹۵	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف
۱۸۵	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۹۶	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۹۷	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۹۸	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف
۱۹۰	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۹۹	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۱۰۰	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف	۱۰۱	کیفیت بنابر مسجد الحرام کے جو طرف

۷۳	دورہ تیسرا	۸۱	ذکر ترسیم کا	۱۱۰	مسجد کو کیسے جاری ہوا	۱۱۷	شہادت کا تہمت
۷۴	دورہ چوتھا	۸۲	ذکر اول الفاظ کا جو کتبہ	۱۱۱	طہارت خانے دروازہ کا		کے کو اس حالت میں کہ تہمت ملے
۷۵	بیان اوس تذکیر کا جو گیارہ		قبل اذان صبح کے کہتے ہیں		مسجد پر کیسے بنا گئے		علیہ السلام تشریف میں تشریف لیں
	ماہ سو ماہ رمضان شریف کے		ذکر اذان صبح کا		فضائل اور تشریف شریف کے		تسویس کیا جائے نامہ اعمال کے
	ہوتی ہے	۸۳	ذکر اذان الفاظ کا جو کتبہ		بیان مقدار دفعہ صبح کا کھانا		بہینا عمر بن عبد الغزیز کا ایک شخص
۷۶	پہلا دور		اوترے صارف سے سو زمین		سے کھانا تگے		کاشمیر کو کھانا لکھنؤ کے
	دوسرا دور		کی اذان صبح کے کہتے ہیں	۱۱۲	بیان اس امر کا جو شاد آحضرت	۱۱۸	فضائل صلوٰۃ و سلام محمدی علیہ
	تیسرا دور		باب دوم احوال میں مذکور ہے		صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا یہ کہ	۱۱۹	ادب سفر زیارت شریف
۷۷	چوتھا دور		پہلی فصل فضائل میں مذکور ہے		منبر عرض کو شیراز کا کیا منبر	۱۲۰	تحریر عرف کے دربان سبت
	پانچواں دور	۹۵	تحریر ہونا شیخ عبد الدین ذریعہ		بیان اس امر کا جو شاد آحضرت		ہو کر سلام عرض کرنے کے
	چھٹا دور		آبادی اور شیخ محمد دہلوی کو		صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا یہ کہ	۱۲۱	ذکر اس پورا حجرہ شریف کا فضائل
	ساتواں دور		باب شرف خفا کا یہ مذکور ہے		سیر حجرہ شریف کا ذکر مذکور ہے		وجہ کیم ہے اور اس کا کیا کیا
۷۸	آٹھواں دور	۹۶	میں کارنامہ اور اوان کا شرف		ایک نسخہ باعوض خست کے	۱۲۲	بیان اس امر کا آدمی قلم تہ در دو کو
	نواں دور		خاک مدینہ طیبہ کو		اوس کے کیا مطلب ہے		ترک کر دہ کہ قدر ہے
	دسواں دور	۹۸	بیان مکتہ موافق مذکور فضیلہ	۱۲۳	ذکر فضائل زیارت حضرت	۱۲۳	بوسہ دینا حضرت کا جہاں یہ
۷۹	گیارہواں دور		امین کرم کے مذکور میں حرمت		صلی اللہ علیہ وسلم کے		اس شخص کے جو درویش تھے
	بارہواں دور		قطع شجر وغیرہ ثابت اور حرمت		ذکر ادب زیارت کے	۱۲۵	بوسہ دینا حضرت کا دینا جوشیم
	تیرہواں دور		حرمت قطع شجر وغیرہ ثابت	۱۲۴	قبر کوس کرنا اور بوسہ بیو کا کیا		درویش تھے دالے کے
	چودھواں دور		باب تکہ ہر دو مقام مذکور ہیں		صلوٰۃ و سلام حضری حضرت		تا بیکرنا درویش تھے کابوت
	پندرہواں دور	۱۰۳	فضائل مسجد نبوی کی		زینت میں کیا عرض کرے		سوال جواب مذکور ہے
	سولہواں دور	۱۰۶	مقدار مسجد نبوی کا	۱۱۸	اگر کسی جانب حضرت صلی اللہ	۱۲۸	حاضر ہونا شہر از قشتو کا
	سترہواں دور	۱۰۷	زیادتی ثواب صلوٰۃ میبوی		علیہ السلام خدمت میں سلام		قبر طہر حضرت کے کس طرح درو
۸۱	اٹھارہواں دور		میں فرض و نفل برابر ہیں یا نہیں		پہنچائے		عرض کرنے کے
	بیان اول الفاظ کا جو کتبہ	۱۰۹	ذکر ادب مسجد	۱۱۹	کس حالت میں آدمی شام و صبح	۱۲۹	منور ہونا مچھرہ اور شخص کا
	تذکیر کے کہتے ہیں		پہلے چرخوں کو مسجد میں لکھنا		فتح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم		بیاعت درویش تھے مہربان
	بیان اذان تہجد کا	۱۱۰	خوشبوی دینا اور خوشبوی لکھنا		شہر ہوتا ہے		کے بشکل حمار بدل کیا تھا

۱۵۱	بوقت تبسم ظاہر ہوئے	بجلائی کے یاد کرے۔	۱۹۴	ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استمدا دکیا۔																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																											
۱۵۲	بیان اس امر کا کہ روئے شریف کا جو ایک جگہ بوقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کرتے رہے اور بوقت مراجعت کان صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو اور تھوڑے روز شریف کہ یہ تھار اور وہ کہو غرض یہ ذکر آداب سکونت مدینہ طیبہ ذکر اس امر کا کہ علاج کو لوگوں بیانت الفاظ عطف اور کتب برسبت تبرع شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم وقت نے کافر کے۔	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶	۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵	۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹	۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴	۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳	۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹	۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴	۳۴۵	۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹	۳۵۰	۳۵۱	۳۵۲	۳۵۳	۳۵۴	۳۵۵	۳۵۶	۳۵۷	۳۵۸	۳۵۹	۳۶۰	۳۶۱	۳۶۲	۳۶۳	۳۶۴	۳۶۵	۳۶۶	۳۶۷	۳۶۸	۳۶۹	۳۷۰	۳۷۱	۳۷۲	۳۷۳	۳۷۴	۳۷۵	۳۷۶	۳۷۷	۳۷۸	۳۷۹	۳۸۰	۳۸۱	۳۸۲	۳۸۳	۳۸۴	۳۸۵	۳۸۶	۳۸۷	۳۸۸	۳۸۹	۳۹۰	۳۹۱	۳۹۲	۳۹۳	۳۹۴	۳۹۵	۳۹۶	۳۹۷	۳۹۸	۳۹۹	۴۰۰	۴۰۱	۴۰۲	۴۰۳	۴۰۴	۴۰۵	۴۰۶	۴۰۷	۴۰۸	۴۰۹	۴۱۰	۴۱۱	۴۱۲	۴۱۳	۴۱۴	۴۱۵	۴۱۶	۴۱۷	۴۱۸	۴۱۹	۴۲۰	۴۲۱	۴۲۲	۴۲۳	۴۲۴	۴۲۵	۴۲۶	۴۲۷	۴۲۸	۴۲۹	۴۳۰	۴۳۱	۴۳۲	۴۳۳	۴۳۴	۴۳۵	۴۳۶	۴۳۷	۴۳۸	۴۳۹	۴۴۰	۴۴۱	۴۴۲	۴۴۳	۴۴۴	۴۴۵	۴۴۶	۴۴۷	۴۴۸	۴۴۹	۴۵۰	۴۵۱	۴۵۲	۴۵۳	۴۵۴	۴۵۵	۴۵۶	۴۵۷	۴۵۸	۴۵۹	۴۶۰	۴۶۱	۴۶۲	۴۶۳	۴۶۴	۴۶۵	۴۶۶	۴۶۷	۴۶۸	۴۶۹	۴۷۰	۴۷۱	۴۷۲	۴۷۳	۴۷۴	۴۷۵	۴۷۶	۴۷۷	۴۷۸	۴۷۹	۴۸۰	۴۸۱	۴۸۲	۴۸۳	۴۸۴	۴۸۵	۴۸۶	۴۸۷	۴۸۸	۴۸۹	۴۹۰	۴۹۱	۴۹۲	۴۹۳	۴۹۴	۴۹۵	۴۹۶	۴۹۷	۴۹۸	۴۹۹	۵۰۰	۵۰۱	۵۰۲	۵۰۳	۵۰۴	۵۰۵	۵۰۶	۵۰۷	۵۰۸	۵۰۹	۵۱۰	۵۱۱	۵۱۲	۵۱۳	۵۱۴	۵۱۵	۵۱۶	۵۱۷	۵۱۸	۵۱۹	۵۲۰	۵۲۱	۵۲۲	۵۲۳	۵۲۴	۵۲۵	۵۲۶	۵۲۷	۵۲۸	۵۲۹	۵۳۰	۵۳۱	۵۳۲	۵۳۳	۵۳۴	۵۳۵	۵۳۶	۵۳۷	۵۳۸	۵۳۹	۵۴۰	۵۴۱	۵۴۲	۵۴۳	۵۴۴	۵۴۵	۵۴۶	۵۴۷	۵۴۸	۵۴۹	۵۵۰	۵۵۱	۵۵۲	۵۵۳	۵۵۴	۵۵۵	۵۵۶	۵۵۷	۵۵۸	۵۵۹	۵۶۰	۵۶۱	۵۶۲	۵۶۳	۵۶۴	۵۶۵	۵۶۶	۵۶۷	۵۶۸	۵۶۹	۵۷۰	۵۷۱	۵۷۲	۵۷۳	۵۷۴	۵۷۵	۵۷۶	۵۷۷	۵۷۸	۵۷۹	۵۸۰	۵۸۱	۵۸۲	۵۸۳	۵۸۴	۵۸۵	۵۸۶	۵۸۷	۵۸۸	۵۸۹	۵۹۰	۵۹۱	۵۹۲	۵۹۳	۵۹۴	۵۹۵	۵۹۶	۵۹۷	۵۹۸	۵۹۹	۶۰۰	۶۰۱	۶۰۲	۶۰۳	۶۰۴	۶۰۵	۶۰۶	۶۰۷	۶۰۸	۶۰۹	۶۱۰	۶۱۱	۶۱۲	۶۱۳	۶۱۴	۶۱۵	۶۱۶	۶۱۷	۶۱۸	۶۱۹	۶۲۰	۶۲۱	۶۲۲	۶۲۳	۶۲۴	۶۲۵	۶۲۶	۶۲۷	۶۲۸	۶۲۹	۶۳۰	۶۳۱	۶۳۲	۶۳۳	۶۳۴	۶۳۵	۶۳۶	۶۳۷	۶۳۸	۶۳۹	۶۴۰	۶۴۱	۶۴۲	۶۴۳	۶۴۴	۶۴۵	۶۴۶	۶۴۷	۶۴۸	۶۴۹	۶۵۰	۶۵۱	۶۵۲	۶۵۳	۶۵۴	۶۵۵	۶۵۶	۶۵۷	۶۵۸	۶۵۹	۶۶۰	۶۶۱	۶۶۲	۶۶۳	۶۶۴	۶۶۵	۶۶۶	۶۶۷	۶۶۸	۶۶۹	۶۷۰	۶۷۱	۶۷۲	۶۷۳	۶۷۴	۶۷۵	۶۷۶	۶۷۷	۶۷۸	۶۷۹	۶۸۰	۶۸۱	۶۸۲	۶۸۳	۶۸۴	۶۸۵	۶۸۶	۶۸۷	۶۸۸	۶۸۹	۶۹۰	۶۹۱	۶۹۲	۶۹۳	۶۹۴	۶۹۵	۶۹۶	۶۹۷	۶۹۸	۶۹۹	۷۰۰	۷۰۱	۷۰۲	۷۰۳	۷۰۴	۷۰۵	۷۰۶	۷۰۷	۷۰۸	۷۰۹	۷۱۰	۷۱۱	۷۱۲	۷۱۳	۷۱۴	۷۱۵	۷۱۶	۷۱۷	۷۱۸	۷۱۹	۷۲۰	۷۲۱	۷۲۲	۷۲۳	۷۲۴	۷۲۵	۷۲۶	۷۲۷	۷۲۸	۷۲۹	۷۳۰	۷۳۱	۷۳۲	۷۳۳	۷۳۴	۷۳۵	۷۳۶	۷۳۷	۷۳۸	۷۳۹	۷۴۰	۷۴۱	۷۴۲	۷۴۳	۷۴۴	۷۴۵	۷۴۶	۷۴۷	۷۴۸	۷۴۹	۷۵۰	۷۵۱	۷۵۲	۷۵۳	۷۵۴	۷۵۵	۷۵۶	۷۵۷	۷۵۸	۷۵۹	۷۶۰	۷۶۱	۷۶۲	۷۶۳	۷۶۴	۷۶۵	۷۶۶	۷۶۷	۷۶۸	۷۶۹	۷۷۰	۷۷۱	۷۷۲	۷۷۳	۷۷۴	۷۷۵	۷۷۶	۷۷۷	۷۷۸	۷۷۹	۷۸۰	۷۸۱	۷۸۲	۷۸۳	۷۸۴	۷۸۵	۷۸۶	۷۸۷	۷۸۸	۷۸۹	۷۹۰	۷۹۱	۷۹۲	۷۹۳	۷۹۴	۷۹۵	۷۹۶	۷۹۷	۷۹۸	۷۹۹	۸۰۰	۸۰۱	۸۰۲	۸۰۳	۸۰۴	۸۰۵	۸۰۶	۸۰۷	۸۰۸	۸۰۹	۸۱۰	۸۱۱	۸۱۲	۸۱۳	۸۱۴	۸۱۵	۸۱۶	۸۱۷	۸۱۸	۸۱۹	۸۲۰	۸۲۱	۸۲۲	۸۲۳	۸۲۴	۸۲۵	۸۲۶	۸۲۷	۸۲۸	۸۲۹	۸۳۰	۸۳۱	۸۳۲	۸۳۳	۸۳۴	۸۳۵	۸۳۶	۸۳۷	۸۳۸	۸۳۹	۸۴۰	۸۴۱	۸۴۲	۸۴۳	۸۴۴	۸۴۵	۸۴۶	۸۴۷	۸۴۸	۸۴۹	۸۵۰	۸۵۱	۸۵۲	۸۵۳	۸۵۴	۸۵۵	۸۵۶	۸۵۷	۸۵۸	۸۵۹	۸۶۰	۸۶۱	۸۶۲	۸۶۳	۸۶۴	۸۶۵	۸۶۶	۸۶۷	۸۶۸	۸۶۹	۸۷۰	۸۷۱	۸۷۲	۸۷۳	۸۷۴	۸۷۵	۸۷۶	۸۷۷	۸۷۸	۸۷۹	۸۸۰	۸۸۱	۸۸۲	۸۸۳	۸۸۴	۸۸۵	۸۸۶	۸۸۷	۸۸۸	۸۸۹	۸۹۰	۸۹۱	۸۹۲	۸۹۳	۸۹۴	۸۹۵	۸۹۶	۸۹۷	۸۹۸	۸۹۹	۹۰۰	۹۰۱	۹۰۲	۹۰۳	۹۰۴	۹۰۵	۹۰۶	۹۰۷	۹۰۸	۹۰۹	۹۱۰	۹۱۱	۹۱۲	۹۱۳	۹۱۴	۹۱۵	۹۱۶	۹۱۷	۹۱۸	۹۱۹	۹۲۰	۹۲۱	۹۲۲	۹۲۳	۹۲۴	۹۲۵	۹۲۶	۹۲۷	۹۲۸	۹۲۹	۹۳۰	۹۳۱	۹۳۲	۹۳۳	۹۳۴	۹۳۵	۹۳۶	۹۳۷	۹۳۸	۹۳۹	۹۴۰	۹۴۱	۹۴۲	۹۴۳	۹۴۴	۹۴۵	۹۴۶	۹۴۷	۹۴۸	۹۴۹	۹۵۰	۹۵۱	۹۵۲	۹۵۳	۹۵۴	۹۵۵	۹۵۶	۹۵۷	۹۵۸	۹۵۹	۹۶۰	۹۶۱	۹۶۲	۹۶۳	۹۶۴	۹۶۵	۹۶۶	۹۶۷	۹۶۸	۹۶۹	۹۷۰	۹۷۱	۹۷۲	۹۷۳	۹۷۴	۹۷۵	۹۷۶	۹۷۷	۹۷۸	۹۷۹	۹۸۰	۹۸۱	۹۸۲	۹۸۳	۹۸۴	۹۸۵	۹۸۶	۹۸۷	۹۸۸	۹۸۹	۹۹۰	۹۹۱	۹۹۲	۹۹۳	۹۹۴	۹۹۵	۹۹۶	۹۹۷	۹۹۸	۹۹۹	۱۰۰۰	۱۰۰۱	۱۰۰۲	۱۰۰۳	۱۰۰۴	۱۰۰۵	۱۰۰۶	۱۰۰۷	۱۰۰۸	۱۰۰۹	۱۰۱۰	۱۰۱۱	۱۰۱۲	۱۰۱۳	۱۰۱۴	۱۰۱۵	۱۰۱۶	۱۰۱۷	۱۰۱۸	۱۰۱۹	۱۰۲۰	۱۰۲۱	۱۰۲۲	۱۰۲۳	۱۰۲۴	۱۰۲۵	۱۰۲۶	۱۰۲۷	۱۰۲۸	۱۰۲۹	۱۰۳۰	۱۰۳۱	۱۰۳۲	۱۰۳۳	۱۰۳۴	۱۰۳۵	۱۰۳۶	۱۰۳۷	۱۰۳۸	۱۰۳۹	۱۰۴۰	۱۰۴۱	۱۰۴۲	۱۰۴۳	۱۰۴۴	۱۰۴۵	۱۰۴۶	۱۰۴۷	۱۰۴۸	۱۰۴۹	۱۰۵۰	۱۰۵۱	۱۰۵۲	۱۰۵۳	۱۰۵۴	۱۰۵۵	۱۰۵۶	۱۰۵۷	۱۰۵۸	۱۰۵۹	۱۰۶۰	۱۰۶۱	۱۰۶۲	۱۰۶۳	۱۰۶۴	۱۰۶۵	۱۰۶۶	۱۰۶۷	۱۰۶۸	۱۰۶۹	۱۰۷۰	۱۰۷۱	۱۰۷۲	۱۰۷۳	۱۰۷۴	۱۰۷۵	۱۰۷۶	۱۰۷۷	۱۰۷۸	۱۰۷۹	۱۰۸۰	۱۰۸۱	۱۰۸۲	۱۰۸۳	۱۰۸۴	۱۰۸۵	۱۰۸۶	۱۰۸۷	۱۰۸۸	۱۰۸۹	۱۰۹۰	۱۰۹۱	۱۰۹۲	۱۰۹۳	۱۰۹۴	۱۰۹۵	۱۰۹۶	۱۰۹۷	۱۰۹۸	۱۰۹۹	۱۱۰۰	۱۱۰۱	۱۱۰۲	۱۱۰۳	۱۱۰۴	۱۱۰۵	۱۱۰۶	۱۱۰۷	۱۱۰۸	۱۱۰۹	۱۱۱۰	۱۱۱۱	۱۱۱۲	۱۱۱۳	۱۱۱۴	۱۱۱۵	۱۱۱۶	۱۱۱۷	۱۱۱۸	۱۱۱۹	۱۱۲۰	۱۱۲۱	۱۱۲۲	۱۱۲۳	۱۱۲۴	۱۱۲۵	۱۱۲۶	۱۱۲۷	۱۱۲۸	۱۱۲۹	۱۱۳۰	۱۱۳۱	۱۱۳۲	۱۱۳۳	۱۱۳۴	۱۱۳۵	۱۱۳۶	۱۱۳۷	۱۱۳۸	۱۱۳۹	۱۱۴۰	۱۱۴۱	۱۱۴۲	۱۱۴۳	۱۱۴۴	۱۱۴۵	۱۱۴۶	۱۱۴۷	۱۱۴۸	۱۱۴۹	۱۱۵۰	۱۱۵۱	۱۱۵۲	۱۱۵۳	۱۱۵۴	۱۱۵۵	۱۱۵۶	۱۱۵۷	۱۱۵۸	۱۱۵۹	۱۱۶۰	۱۱۶۱	۱۱۶۲	۱۱۶۳	۱۱۶۴	۱۱۶۵	۱۱۶۶	۱۱۶۷	۱۱۶۸	۱۱۶۹	۱۱۷۰	۱۱۷۱	۱۱۷۲	۱۱۷۳	۱۱۷۴	۱۱۷۵	۱۱۷۶	۱۱۷۷	۱۱۷۸	۱۱۷۹	۱۱۸۰	۱۱۸۱	۱۱۸۲	۱۱۸۳	۱۱۸۴	۱۱۸۵	۱۱۸۶	۱۱۸۷	۱۱۸۸	۱۱۸۹	۱۱۹۰	۱۱۹۱	۱۱۹۲	۱۱۹۳	۱۱۹۴	۱۱۹۵	۱۱۹۶	۱۱۹۷	۱۱۹۸	۱۱۹۹	۱۲۰۰	۱۲۰۱	۱۲۰۲	۱۲۰۳	۱۲۰۴	۱۲۰۵	۱۲۰۶	۱۲۰۷	۱۲۰۸	۱۲۰۹	۱۲۱۰	۱۲۱۱	۱۲۱۲	۱۲۱۳	۱۲۱۴	۱۲۱۵	۱۲۱۶	۱۲۱۷	۱۲۱۸	۱۲۱۹	۱۲۲۰	۱۲۲۱	۱۲۲۲	۱۲۲۳	۱۲۲۴	۱۲۲۵	۱۲۲۶	۱۲۲۷	۱۲۲۸	۱۲۲۹	۱۲۳۰	۱۲۳۱	۱۲۳۲	۱۲۳۳

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۱۶	قبہ شریف روضہ منورہ کا منبر بنایا	۲۱۴	حاضر ہوئے تھے۔	۲۱۵	عادت محراب مسجد کعبہ کی	۲۱۵	بیان محراب نبوی کا۔
۲۱۷	مسجد نبوی سے کعبہ عظیم کی	۲۱۵	ذکر حلیہ عالی شریف روضہ منورہ کا	۲۱۵	اندر امنیر کی کعبہ جمعہ کی	۲۱۵	بیان اس امر کا کہ کس نے روضہ منورہ
۲۱۸	قریش سنگ مرمر روضہ شریف کے	۲۱۵	ذکر اسماء و خواتین ہائے روضہ مبارک	۲۱۵	نیلو کو قتی مسجد میں جو بعد خلافت	۲۱۵	منبر بنائی گئی۔
۲۱۸	اندر کعبہ ہوا۔	۲۱۵	اور وجہ تسمیہ اذکار۔	۲۱۵	سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے	۲۱۵	نام بانی منبر نبوی کا کہ جانیہ
۲۱۸	حد روضہ حنبی اور حد زیدی	۲۱۵	ذکر استن خانہ	۲۱۵	بنار مسجد اور دست اوس	۲۱۵	نبوی سے۔
۲۱۸	اور بعد مقام تجد گاہ آنحضرت	۲۱۸	بیان تجد گاہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۲۱۸	جو بعد خلافت سیدنا عثمان	۲۱۸	کیفیت جنوس خلعہ اور ان
۲۱۸	صلی اللہ علیہ وسلم کی	۲۱۸	بیان بقیعہ گنبد روضہ شریف کا	۲۱۸	رضی اللہ عنہ ہوئی۔	۲۱۸	کے منبر نبوی پر بعد رحلت
۲۱۸	ارشاد فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۲۱۸	بیان پردہ روضہ شریف کا	۲۱۸	بنار مسجد جو بعد خلافت	۲۱۸	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
۲۱۸	وسلم کا سلطان محمود اور کجوز	۲۱۸	بیان روضہ شریف حضرت	۲۱۸	بیان باغ فاطمہ جو محسن مسجد نبوی	۲۱۸	بیان اس امر کا کہ منبر نبوی پر
۲۱۸	جہانم و یاد باب ستر دین	۲۱۸	جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا	۲۱۸	واقع ہے۔	۲۱۸	خلاف پہننے کی عادت
۲۱۸	دو شخص کے چھوڑا مادہ لیا	۲۱۸	فصل سوم میان بن مسجد نبوی	۲۱۸	استدار منار ہائے اذان کے	۲۱۸	منبر نبوی کی رحمت پرست
۲۱۸	مدینہ طیبہ میں حاضر ہوئے	۲۱۸	بیان وجہ تعین جائے مسجد نبوی	۲۱۸	میں کعبہ ہوئی۔	۲۱۸	ہزار رسالت کعبہ ہوئی
۲۱۹	اطراف میں حجرہ شریف کے گھر	۲۱۸	بیان اس امر کا کہ قبل مسجد نبوی	۲۱۸	بیان اوس رحمت کا جو بعد خلافت	۲۱۸	ظہور حجرہ نبوی بوقت ارادہ
۲۱۹	کہو در شیش کیسے ڈالا گیا	۲۱۸	کے اوس جائے کیا تھا۔	۲۱۸	مہدی کے مسجد میں ہوا۔	۲۱۸	نقل منبر مبارک مسجد نبوی سے
۲۱۹	پہنچا حاکم مصر کا ایک شخص کو	۲۱۸	طہری سقف مسجد نبوی	۲۱۸	علیہ مسجد الحال موجود ہے	۲۱۹	منبر نبوی حال بنا کیا ہو گا
۲۱۹	مدینہ طیبہ میں خواستہ نقل	۲۱۸	ہوئی حقد کہ حکم ملی ہوا	۲۱۸	مسجد حال گئی بنا کی ہوئی	۲۱۹	علیہ منبر نبوی کا۔
۲۱۹	محمد شریف کے مصر میں	۲۱۸	حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے	۲۱۸	بیان دست مسجد کا جو از	۲۱۹	بیان چہرے مکہ پر کا۔
۲۱۹	ہونا اوس در ستادہ کا اوس	۲۱۸	مسجد نبوی کے قدر تھی۔	۲۱۸	سلاطین ہوا۔	۲۱۹	بیان محراب سلیمانی کا۔
۲۲۰	سزایاب سونا ایک کردہ	۲۱۸	حضرت کے تکتہ اندر کو بری	۲۱۸	بیان مکان عذہ مشرق کا۔	۲۱۹	بیان عذہ مشرق اور عذہ
۲۲۰	جو بارادہ نقل اجساد صابین	۲۱۸	مشاہدہ فرما کر قریب مسجد کا	۲۱۸	بیان محراب عثمانی کا۔	۲۱۹	بیان تعداد قریب مسجد نبوی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۲۳	ظہر اور عصر اور عشا کے	۳۲۳	گزارنا ہوا ہے۔	۳۲۳	فصل مفتی ادا کی تقریبات	۳۲۳	دورہ حصار حال کا گذر ہے
۳۲۴	پڑھی جاتی ہے۔	۳۲۴	بیان اون مصاحف کا	۳۲۴	سالانہ روضہ منورہ اور شریف	۳۲۴	خفی کی ابتدا کسے ہے
۳۲۵	بیان اوس تبیج کا جو بعد	۳۲۵	جو اندرون روضہ منورہ ہیں	۳۲۵	بیان غسل شریف جو ہر سال	۳۲۵	حضرت علی اللہ علیہ السلام کے
۳۲۶	صلوۃ یا بعد اذان تہجد کے	۳۲۶	تفصیل اربع شیشہ آلات ہیں	۳۲۶	زمانہ میں بلال رضی اللہ عنہ	۳۲۶	کس قلم پر کس طرح ہو کر اذان
۳۲۷	پڑھی جاتی ہے۔	۳۲۷	روشنی کے جو بعد نبوی ہیں	۳۲۷	ذکر تقریب دعا و از دہم شریف	۳۲۷	کہتے تھے۔
۳۲۸	بیان اذان صح کا	۳۲۸	بیان روشنی غیر معمولی کا جو	۳۲۸	کیفیت داخل یحیون کی جو	۳۲۸	عادت صلوۃ و سلام غرض
۳۲۹	بیان نماز شامی	۳۲۹	ایام متبرکہ کس شب برات	۳۲۹	روضہ منورہ میں ہوتی ہے	۳۲۹	مؤذنین کے بعد اذان کے
۳۳۰	بیان اوس تذکیہ کا جو	۳۳۰	شب معراج وغیرہ میں ہوتا ہے	۳۳۰	ذکر مولود کا جو ہر شب جو	۳۳۰	کسے جاری ہوئی۔
۳۳۱	آگے اذان جمہ کے	۳۳۱	بیان اوس قاعدہ کا کہ کوئی	۳۳۱	مسجد نبوی میں ہوتا ہے	۳۳۱	ذکر تعداد دروازہ ہائے
۳۳۲	ہوتی ہے۔	۳۳۲	نتھن اگر کوئی شے حرم	۳۳۲	فصل ہشتم بیان میں کیفیت	۳۳۲	مدینہ طیبہ مع ذکر اون کے
۳۳۳	بیان خدمت گذاری تھی	۳۳۳	نبوی میں گذرانا چاہئے	۳۳۳	بلدہ طیبہ مدینہ شریف کے	۳۳۳	اسمار کے۔
۳۳۴	وغیرہ اہل خدمت کے روضہ	۳۳۴	بیان غسل شیشہ آلات	۳۳۴	حال ابتداء آبادی مدینہ	۳۳۴	بیان اندازہ ساکنین
۳۳۵	منورہ کے لئے۔	۳۳۵	روشنی اندرون روضہ	۳۳۵	طیبہ کا۔	۳۳۵	طیبہ کا۔
۳۳۶	بیان اون کے ادب کا	۳۳۶	شریف کا۔	۳۳۶	ذکر اس امر کا کہ چلے دنیا میں	۳۳۶	ذکر تعداد قلعہ ہائے مدینہ
۳۳۷	وقت داخل ہونے اندرون	۳۳۷	بیان صفائی اندرون و	۳۳۷	زراعت اور نصب و نخت	۳۳۷	طیبہ کا کہ ذکر اون کے
۳۳۸	روضہ منورہ کے	۳۳۸	بیرون حرم نبوی کی	۳۳۸	مقام مدینہ طیبہ میں ہوا۔	۳۳۸	اسمار کے
۳۳۹	تفصیل شیشہ آلات اور	۳۳۹	بیان تحقیق اس امر کا جو	۳۳۹	کسے حصار مدینہ طیبہ کا	۳۳۹	ذکر بار بار ارات مدینہ طیبہ کا
۳۴۰	بخروا ونون وغیرہ کا جو	۳۴۰	میں شہود ہے کہ حضرت کے	۳۴۰	بنا ہوا۔	۳۴۰	ذکر اون اشیا کا جو مدینہ
۳۴۱	اشرفیہ کے اندر ہیں۔	۳۴۱	دصور کے واسطے طشت	۳۴۱	حصار حال مدینہ طیبہ کس کا	۳۴۱	طیبہ میں میسر آتے ہیں۔
۳۴۲	بیان جو ہر ارات وغیرہ کا	۳۴۲	اندرون روضہ منورہ کے	۳۴۲	بنا کیا ہوا ہے۔	۳۴۲	ذکر اون مکہ یا مدینہ طیبہ کا جو
۳۴۳	جو اندرون روضہ منورہ کے	۳۴۳	گیا ہے۔	۳۴۳	بنا حصار حال میں کہ قدر	۳۴۳	

۴۰۰	از غیب ظاہر ہو نامہ نصیب	خانہ آبادی بولنے کے	حضرت محبوب نجفی اشرف	فیما بین مسافریں
۴۰۱	از غیب از نانی غلبہ بنید	شفایا نامہ مہکان بولنے	بیان خدمت روضہ مبارک	حاضرین خانہ شریف
۴۰۲	از غیب نکاح بقیہ ہوتا	بیماری صوبہ بنات	روشنی کا	ذکر حاصل اذات کا
۴۰۳	تبدیل ہونا ایک طبیب نامہ	حضرت علی اشرف علیہ السلام	ذکر کیفیت روضہ شریف	جو متعلق روضہ منورہ
۴۰۴	سرکاری کام میں معیاد وجود	نصلاً زوہم احوال میں تبدل	روشنی کا	احوال حضرت کے صاحبزادے
۴۰۵	حکام بالا دست کے درباب	شریف امیر روضہ منورہ	ذکر خدمت کلید برداری	جو فی الحال موجود ہیں
۴۰۶	تبدیل اذن کے	حضرت محبوب نجفی اشرف	روضہ شریف کا	بیان بازارات اور آبادی
۴۰۷	صحت پانا ایک زائرینہ	بیان اس امر کا کہ شہر آباد	ذکر مزار اقدس سید علیہ السلام	مبادا شریف کا
۴۰۸	طبیب کا مرض مہلک بھرد	شریف کو کہنے بنایا	تقداری صاحبزادی حضرت کا	بیان قوم بیہودہ ساکنین
۴۰۹	اذن کے ارادہ زیارت کے	وجہ تسمیہ نذرانہ شریف	ذکر کیفیت روضہ منورہ	شریف کا
۴۱۰	صحت پانا ایک زائرینہ	تاریخ بنار بند شریف	ذکر دروازی احاطہ روضہ	ذکر کا ظہن شریفین کا
۴۱۱	تپ محرقہ بلعلاج ظاہر	بیان مقدار مصارف نذرانہ	افس کا	ذکر مزار امام یوسف علیہ السلام
۴۱۲	بنیاد انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	شریف کا	ذکر کیفیت ادا کی نماز	علیہ کا
۴۱۳	بیان معجزہ شوق الحج کا	ذکر قعر کسری کا	پہنچانہ کار روضہ اقدس	ذکر مزار حضرت سید علیہ السلام
۴۱۴	ارشاد نبوی ہونا در باب نخل	تاریخ تولد شریف حضرت	ذکر ادائی صلی حبیب کا	تقداری حضرت اند علیہ السلام
۴۱۵	گرمی بھون کے سجد نبوی میں	محبوب جانی رضی اللہ عنہ	افس میں	ذکر برج جمعی کا
۴۱۶	بوتہ حفاظت حکام ترقی کے	بیان اس امر کا کہ زمانہ تولد	ذکر قضای حاجات زائرین	ذکر مزار امام محمد غزالی علیہ السلام
۴۱۷	بیان مراسم نیکی امت کے	حضرت فی اشرف علیہ السلام	حضرت کے	ذکر مزار حضرت منصور علیہ السلام
۴۱۸	حال پر	مقتدی بالمد علیہ السلام	ذکر اس مقبرہ کا جو قریب	رحمتہ اللہ علیہ کا
۴۱۹	ارشاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم	کا تھا	روضہ منورہ کے	ذکر مزار زبیدہ خاتون
۴۲۰	در باب زبرخوست کہتے تامل	ذکر سبب حضرت رضی اللہ عنہ	ذکر خانقاہ شریف کا	نہر مکہ طہ کا
۴۲۱	زائرین کے	تاریخ وصال شریف حضرت	ذکر ابدار خانہ کا	ذکر مزار شریف حضرت مومن
۴۲۲	کاغذ برارت عذاب کا	رضی اللہ عنہ کے	ذکر مدرسہ کا	گرمی رحمتہ اللہ علیہ کا
۴۲۳	ایک بدوی زائر کو روضہ منورہ	بیان اس امر کا حضرت رضی اللہ عنہ	ذکر کیفیت ماہ مبارک	ذکر مزار شریف حضرت زری
۴۲۴	مفسر ظہر ہا مولف کا شرف	عز کے تولد شریف	نذرانہ شریف میں	سقطی رحمتہ اللہ علیہ کا
۴۲۵	بہ عقیدہ لوگوں کے بنیاد	وصال تک کتب طہارہ و عبادت	ذکر ادا کی نماز تراویح کا	ذکر مزار شریف حضرت جید
۴۲۶	حضرت صلح کے	گذرے	ذکر کیفیت ادا کی قرب	نذرانہ رحمتہ اللہ علیہ
۴۲۷	سفر زری حضرت کے درباب	بیان کیفیت آبادی شہر	شب بست و دوچشم ماہ	مزار شریف ایوش علیہ السلام
۴۲۸		نذرانہ شریف کے	شریف بخیلیتہ تقدیر کے	مزار شریف بھول دانہ
۴۲۹		بیان کیفیت روضہ مبارک	کیفیت تقسیم طعام ہونے کا	مزار شریف ذوالنورین

۴۵۹	خلافت ہشام ابن عبد	۴۶۸	ابتداء بنابر شهر سمرقند کی	۴۸۱	کیفیت خلفاء و جیدیہ	ادراہم الحرمین و درویشانی	
۴۶۰	خلافت ولید بن یزید	۴۶۹	وجہ بنابر شهر سمرقند کی	۴۸۲	خلافت مہدی اول خلفا	ابو بزدوی کے	
۴۶۱	عبد الملک	۴۷۰	وفات جمہوری ادسنادام	۴۸۳	و جیدیہ کے	۴۸۵	خلافت مستظہر بائند
۴۶۲	خلافت ابراہیم ابن ہشام	۴۷۱	نجاری رحمت اللہ علیہ کا دور	۴۸۴	حجاج سے خراج لینے کی ابتداء	۴۸۶	وفات خطیب شیرازی
۴۶۳	ذکر ابتداء دولت عباسیہ	۴۷۲	وفات بشیر جانی رحمتہ اللہ علیہ	۴۸۵	کسبے ہوئی	۴۸۷	امام غزالی اور شافعی
۴۶۴	ذکر سفاح اول خلفا بنی عباس کا	۴۷۳	خلافت والحق بائند	۴۸۶	خلافت مقفہ بائند	۴۸۸	خلافت مسترشد بائند
۴۶۵	عباس کا	۴۷۴	کیفیت یاجج و ماہج کی	۴۸۷	خلافت تکلیفی بائند	۴۸۹	وفات امام عیسیٰ بن سینا اور
۴۶۶	خلافت منصور	۴۷۵	کیفیت ہاروت و داووت کی	۴۸۸	خلافت مطیع بائند	۴۹۰	حریری حصہ مقامات کا
۴۶۷	تدوین کتب علم حدیث	۴۷۶	خلافت منوکل علی اللہ کی	۴۸۹	ذکر عود کرنے سے بھرا سود کا	۴۹۱	خلافت مقفہ لامر اللہ
۴۶۸	رد تفسیر وغیرہ کتب ہدیہ	۴۷۷	حکم منوکل علی اللہ کا نسبت	۴۹۰	اپنے مقام پر	۴۹۲	وفات زرخشہری اور قاضی
۴۶۹	کتب زبان فارسی و عربی کا ترجمہ عربی میں کتبے ہوئے	۴۷۸	انہدام مشہد امام حسین علیہ السلام کے اور منع کرنے زبان عربی	۴۹۱	ذکر بائی قاہرہ مصر	۴۹۳	عیاض اور شہرستانی
۴۷۰	خلافت مہدی ابن منصور	۴۷۹	کرامت امام حسین علیہ السلام	۴۹۲	ذکر اس امر کا کہ نقب دو دروازوں کا	۴۹۴	مضف کتاب مل و دخل کے
۴۷۱	کتب علم کلام کتب تصنیف	۴۸۰	خلافت مستنصر بائند کے	۴۹۳	امرا اسلام میں کتبے جاری ہوا	۴۹۵	خلافت مستنجد بائند
۴۷۲	خلافت ہادی ابن منصور	۴۸۱	خلافت متعین بائند کی	۴۹۴	ذکر اس امر کا کہ اہل تشیع میں	۴۹۶	وفات حضرت محبوب علی
۴۷۳	خلافت رشید ہارون کی	۴۸۲	خلافت معتبر بائند کی	۴۹۵	جی علی غیر العمل اذان میں	۴۹۷	رضی اللہ عنہ اور شیخ ابو
۴۷۴	تفسیرات امام ابو یوسف کے	۴۸۳	خلافت مہندی بائند کی	۴۹۶	کتبے جاری ہوا	۴۹۸	ابو العتیب سہروردی رح
۴۷۵	بیان کرامت امام موسیٰ کاظم	۴۸۴	ابتداء خلفاء جیدیہ کے	۴۹۷	خلافت طالع بائند علیہ	۴۹۹	خلافت متقنی بائند
۴۷۶	رضی اللہ عنہ کے	۴۸۵	وفات امام بخاری و مسلم	۴۹۸	وفات شیلہ و کبریٰ رحمتہ اللہ علیہ	۵۰۰	خلافت ناصر لدین اللہ
۴۷۷	فتح مجزہ ہارون رشید کا	۴۸۶	ابوداؤد ابن ماجہ البیہقی	۵۰۱	مصر اور شام اور شریعت اور	۵۰۲	جواب ابن جوزی کا عنایت
۴۷۸	کبوتروں کو باعث جہنم	۴۸۷	بسطامی رحمتہ اللہ علیہ	۵۰۳	مغرب میں رخص کتبے بنائے	۵۰۴	تعمیم ابو یوسف خلیفہ درباب
۴۷۹	حدیث بنائی جاتی کی	۴۸۸	خلافت متضد بائند	۵۰۵	خلافت قادر بائند خلافت	۵۰۶	انصاف اللہ کے
۴۸۰	خلافت امین کی	۴۸۹	داخل ہونا دار اندوہ کا	۵۰۷	قائم بائند	۵۰۸	کتبہ اللہ کو بدوہ مسیحا
۴۸۱	خلافت مامون کی	۴۹۰	مسجد حرام میں	۵۰۹	پیدا ہونا طفل عجیب	۵۱۰	رنگ کا کتبے پہنا گیا
۴۸۲	وفات خیرت معروف کرخی	۴۹۱	خلافت مکتفی بائند	۵۱۱	وفات قدوری اور ابو علی سینا	۵۱۲	وفات صاحب ہدایہ اور
۴۸۳	ادراہم شافعی رحمتہ اللہ علیہ	۴۹۲	مقتل ہونا جہر اسود کا	۵۱۳	اور ابو النعم اور ابو طیب	۵۱۴	شیخ احمد رفاعی اور قاضی
۴۸۴	نکاح مامون کا حلیہ جو بہت حسین کے ساتھ ایسی مصفا	۴۹۳	کرامت کتبہ اللہ کی	۵۱۵	طبری اور قاضی بقیادوی	۵۱۶	خان اور امام فخر الدین
۴۸۵	نکاح کے رنگ میں نہیں کی	۴۹۴	کرامت جہر اسود کی	۵۱۷	خلافت مقتدی بائند	۵۱۸	رازی اور ابن اثیر
۴۸۶	خلافت معتضد بائند کا	۴۹۵	خلافت قاہر بائند	۵۱۹	وفات عبد القادر جیلانی	۵۲۰	شیخ توحید الدین کے

۴۹۳	خلافت مستقیمہ	علم کلام اور نفیسی شیخ الاسلام	حال میں	مصر میں
۴۹۴	دقت سکاکی حصہ	خلافت مستکفی بامر اللہ	ذکر اس امر کا کہ خلفا زمانہ	۵۲۲ بنا قاہرہ اور جامع از مصر
۴۹۵	مقلعہ اور شیخ	۵۰۵ خلافت واثق باللہ	میں کتنے ہوئے	۵۲۳ انقضاء دولت عبیدہ
۴۹۶	شہاب الدین محمد	۵۰۶ خلافت مقتصد باللہ	۵۱۴ تفصیل مصر	مصر سے
۴۹۷	اور شیخ محمد الدین	۵۰۷ قصہ عجیبہ من مونایک	تولد عیسیٰ علیہ السلام کا	ذکر خلفاء عبیدہ مصر
۴۹۸	ابن عربی کا روح	۵۰۸ خلافت مستقیمہ	حوالی مصر میں	ذکر انتہاء دولت ابو یوسف
۴۹۹	خلافت مستقیمہ	۵۰۹ ذکر سازش اور	بیان اس امر کا کہ کتنے فر	۵۲۴ خدا و خلفاء ابو یوسف مصر
۵۰۰	خلفہ کے قوم تبارک	۵۱۰ خلافت متوکل علی اللہ	مصر میں ہوئے	انقضاء دولت ابو یوسف
۵۰۱	بیان حال قوم	۵۱۱ عہدہ بن سادات کے لئے	ذکر اوس فرعون جو موسیٰ	انتہاء دولت ترکیہ مصر
۵۰۲	تبارک کا	۵۱۲ خاص کہے ہوئے	علیہ السلام کے وقت میں	اسمار حاکمان دولت ترکیہ
۵۰۳	بیان انتہاء شوکت	۵۱۳ انتہاء خروج تیمور لنگ	انتہاء حال فرعون موسیٰ کا	۵۲۵ انقضاء دولت ترکیہ مصر
۵۰۴	جنگیر خان اور	۵۱۴ خیر کہ کاموہ ہونا اوس	خدا و سار و کما جو دم سے	انتہاء دولت جرکسہ مصر
۵۰۵	ہلاکو کی	۵۱۵ شخص جس نے ایک شخص سے	مقابلہ موسیٰ علیہ السلام کے	میں
۵۰۶	بیان حقایق و نکات	۵۱۶ حالت نماز میں کیلا	آئے تھے	۵۲۶ اسمار اولیاء دولت ترکیہ
۵۰۷	بیان قتل عام کوٹنا	۵۱۷ صلوة و سلام بعد از ان کے	خدا و لشکر فرعون کا جو	کسی مصر میں
۵۰۸	قوم تبارک کا	۵۱۸ کسے جاری ہوئی	۵۲۷ واسطی مقابلہ موسیٰ علیہ السلام	ذکر ملک اشرف قاتیبا کی
۵۰۹	بعد از شریف کو	۵۱۹ وفات سعد الدین قنقاوی	ہمراہ فرعون تھا	جس سے خیرات کثیرہ حرمین
۵۱۰	بیان مخلوقی قوم	۵۲۰ خلافت واثق باللہ	حکما مصر فاطمون اور النور	شریفین میں جاری ہے
۵۱۱	تبارکی	۵۲۱ خلافت مقتصد باللہ	۵۲۸ رابطہ اوس اور قراطی	انقضاء دولت ترکیہ مصر
۵۱۲	بیان اوس زمانہ کا	۵۲۲ خلافت مستقیمہ باللہ	ذکر تاریخ فتح مصر جو زمانہ	مصر سے
۵۱۳	کمر میں کوئی خلیفہ	۵۲۳ وفات صاحب قاضی	۵۲۹ میں سیدنا عمر رضی اللہ	انتہاء دولت ترکیہ عثمانیہ
۵۱۴	ذکر خلافت مستقیمہ	۵۲۴ قاری الہدایہ کی	عند کے ہوا	مصر میں کہ حال یہ بڑی
۵۱۵	باللہ عباسی کا	۵۲۵ خلافت مستکفی باللہ	بیان اسمار اوس ناہین	دولت اسلام میں باقی ہے
۵۱۶	خلافت حاکم باللہ	۵۲۶ خلافت قایم بامر اللہ	مصر کا جو جابک خلفاء	اس دولت کا نام عثمانیہ
۵۱۷	وفات نصیر الدین	۵۲۷ خلافت مستقیمہ باللہ	راشدین کے ہوئے	کیون ہوا
۵۱۸	طوسی اور امام قوسی	۵۲۸ خلافت متوکل علی اللہ	اسمار ناہین مصر جو	بیان نسب سلاطین ترکیہ
۵۱۹	اور ابن خلکان اور	۵۲۹ ذکر سبب خلافت عباسی	خلفاء بنی امیہ کے ہوئے	قلمانی کا
۵۲۰	ابن الدین	۵۳۰ خلافت مستقیمہ باللہ	اسمار ناہین مصر جو	بیان انتہاء شوکت طہرین
۵۲۱		۵۳۱ خلافت مستقیمہ باللہ	خلفاء عباسیہ کے ہوئے	عثمانیہ کے
۵۲۲		۵۳۲ خلافت مستقیمہ باللہ	انتہاء دولت عبیدہ	ذکر سلطان عثمان خان کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسول الله سيدنا ومولانا
 محمد وعلى آله واصحابه اجمعين سيما على هذه الشريفة غوث الاعظم والملا
 وسلم اما بعد فبسمه خاسر خاكيا كے كلاب غتہ عالیہ محبوبہ عجل کرتا
 ہے کہ جب تائید حقانی اور عنایات ربانی شامل حال اس فقیر کترین کے
 ہوئی خدمت میں سیدنا و مرشدنا منبع معرفت حقانی مخزن فیوضات
 سبحانی ہادی زمان مرشد دوران فرائد عرفان نوردات یزدان
 محبوب محبوب سبحان قبلہ و کعبہ مولانا جناب حضرت سید شاہ عبدالقادر
 قادری قدس سرہ الغیر الباری کی پہونچائے اور تفضلات یزدانی بیجا کسا
 زمرہ علامان حضرت قدس سرہ کے داخل ہو کتاب محمدیہ احوال اور کرامات
 میں حضرت عارف باللہ شاہ محبوب اللہ مخاطب من عند رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سجاد ثانی سیدنا و مرشدنا و مولانا جناب سید شاہ غلام محمد
 قادری الگونی قدس سرہ الغیر جدا علی حضرت پیر و مرشد قبلہ و کعبہ کے
 تصنیف کیا اور اس میں التزام اس امر کا ہوا کہ ہر کرامات حضرت کے تطبیق

فی الجہ
من جود الہدی
صفت سیدنا
انوار عالمی
نور النبی
رہ

آیات قرآنی کے ساتھ کرنے میں آیا اور بعد اختتام کتاب بارگاہ عالی میں حضرت
کے ملتی اور ملتیں ہو کہ بتوسل ذات مبارک آپ کے یہ سعادت میسر ہوئی کہ ایک
کتاب مبسوط احوال شریفہ غوثیہ محبوبہ میں اس خاکسار سے تصنیف ہو سی
بجہ اللہ بتوسط اور تائید مبارک حضرت کے کتاب محی الکونین شرح درالدارین
اس خاکسار سے لکھی گئی کہ اس میں تطبیق احوال اور کرامات محبوبہ باحوال
شریفہ مصطفویہ و معجزات بنو عیسیٰ عرض کر نہیں آیا بعد تصنیف اس کتاب کے
جناب فیض آباد میں حضرت غوث الثقلین محبوب رب المشرقین قطب ربانی معشوق
یزدانی شیخ الكل بادی السبل شیخنا و مرشدنا السید عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ
عنه وارضاه عنا و جعلنا عند لقائه فی الدارین کے اس امر کا متمسک اور ملتی تھا
کہ حضرت کے عنایات اور توجہات سے یہ سعادت عظمیٰ نصیب ہو سی کہ ایک
کتاب اوصاف اور احوال میں جناب شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین سید الکونین
رسول الثقلین امام الحرمین جد البطلین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی اس خاکسار
سے تصنیف ہو سی مگر یہ خیال رہا کہ علماء کرام اس امت مرحومہ کے ہزار ہا
کتب احادیث اور سیرت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تصنیف فرما کر
اس سعادت عظمیٰ سے مشرف ہوئے ہیں تو کیا چیز ہے کہ با این بضاعت فرجا
اس امر میں دم مارے اور کیا نیا مضمون لکھے کہ ناظرین اس مضمون کی طرف
متوجہ ہوں اسی خیال میں تھا کہ سفر ہجرت حرمین شریفین جناب پیر و مرشد
قبلہ و کعبہ قدس سرہ کا درپیش آیا اور ہمراہی خدمت مبارک کا اتفاق ہوا چنانچہ
اثنائ سفر میں قریب مکہ معظمہ بمقام بجرہ وصال مبارک ہوا اور آرامگاہ حضرت کے

کہ معظمہ قریب قبہ شریف ام المؤمنین سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا قرا کر
جب بعد ادائیج ہمراہی خدمت صاحبزادگان حضرت قبلہ و کعبہ کے سعادت
حضور مدینہ طیبہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیہ سے سعادت اندوز ہو اوت
حضور مدینہ منورہ کی یہی معروفہ رہا کہ یہہ ادنیٰ امتی آپکا گہنکار اس امر کا امیدوار
ہے کہ کچھ فضایل مبارک اس بلدہ طیبہ کی عرض کرے اور سعادت دارین
سے فیضیاب ہو دے مگر فکر یہی رہی کہ علماء کرام سب طرح کے احوال اس بلدہ
طیبہ کے لکھے ہیں تو کیا نیا امر لکھے جو ناظرین کو اس طرف توجہ ہو حافظ شیرازی
علیہ الرحمہ فرمائے ہیں ۵ نہ من بران گل عارض غزل سرایم و بس
کہ عند لب تراز ہر طرف ہزارا سند؛ بعد تہوڑے ہی ایام کے تائید اور
عنایات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات ذہن میں آئی کہ حجاج
اور زائرین نقشہ کعبۃ اللہ اور روضہ منورہ ہمراہ اپنے لیجاتے ہیں مگر محض دیکھنے
سے ناظرین کو تسلی تام نہیں ہوتی ہے چاہئے کہ علیہ روضہ منورہ اور مسجد نبویکا
لکھا جاوے کہ ناظرین کو تصور تام روضہ منورہ اور مسجد نبوی کا حاصل ہو
اور طریقہ ادائے نماز پنجگانہ اور جمعہ وغیرہ اور ادائے تقریبات سالانہ
اور بیان احوال بلدہ طیبہ بقدر امکان بشرح و بسط لکھا جاوے
تا غیر زائرین تبصروں علیہ روضہ منورہ زیارت محنویہ اور زائرین تجمدد تصور
روضہ منورہ زیارت مجددہ حاصل کریں کہ بعضے مشایخین درباب آداب
درویش شریف فرمائے ہیں کہ بوقت پڑھنے درود شریف کے خیال اور تصور
روضہ منورہ کا رہے کہ ایسا درود شریف پڑھنا افضل ہے اور مقبول زیادہ ہے

کہ اسکو حضوری معنوی خدمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 حاصل ہے۔ مگر بعد یہ خیال آیا کہ جب تحسیر علیہ شریفیہ روضہ منورہ اور
 مسجد نبوی کا ارادہ ہوا تو ضرور ہے کہ مسجد شریف اور روضہ منورہ کو بغور دیکھنا
 اور یہ خلاف آداب حضوری بارگاہ عالی نبوی ہے اس واسطے کہ حاضرین کو چاہئے
 کہ بوقت حضوری نظر اپنی نیچے رکھیں پہر دل بے کہا کہ ہر چند ہم سے آداب
 اس بارگاہ عالی کا کہان ادا ہو سکے اور اس بارگاہ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین
 سے رحمت ہم سب گنہگاروں پر عام فرما کر ہے اور مقصود تیرا محض خدمتگداری
 اور نفع خلائق ہے اگر تیرا ارادہ اس بارگاہ عالی میں منظور اور مقبول ہے تو خود بخود
 سامان اسکے مہیا ہوں گے ورنہ تو کیا چیز ہے کہ تجھے ایسی خدمتگداری ہو سکے
 اسی اثنا میں حاضرین مدینہ طیبہ ایک صاحب نسبت میں سے اسکا تذکرہ آیا
 اذہنوں نے اس امر کو نہایت پسند کئے اور سامان اس کا بھی کتب وغیرہ ہم
 پہنچائے بس اسوقت یہہ جا گیا کہ منظور بارگاہ نبوی یہہ خدمتگداری تیری ہوئی
 جبکہ جس سامان کی احتیاج ہوتی از غیب ہم پہنچتا یہاں تک کہ تائید اور اوقات
 جناب سید شاہ غلام محمد صاحب قادری صاحبزادہ اکبر و جناب سید شاہ محمد حامد
 قادری صاحبزادہ اصغر پیر و مرشد قبلہ و کعبہ قدس سرہ الغریز کی بھی تحریر کتاب
 میں شامل حال اس غلام کمترین زہے حق تعالیٰ سب صاحبزادوں کو ترقیات
 مقامات عرفان اور حصول مقاصد دارین عنایت فرمائے اور عمر و اقبال
 میں ترقی دیوے اور اس کتاب کو مقبول بارگاہ نبوی اور محرر اوراق کو
 سعادت کونین اور مقاصد دارین حاصل کرے اور اہل و عیال کو باقیات

صالحات سے گردانے آمین۔ الحمد للہ یہ کتاب بدت قریب دو ماہ ختم ہوئی
 جبکہ احوال مبارک بلدہ طیبہ اور روضہ منورہ کا ختم ہوا خیال یہہ آیا کہ اگرچہ
 معجزات نبویہ ازبد و ظہور ذات مصطفویہ صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ وسلم تاانہم
 سجد و بشمار ظہور پائے مگر زمانہ قریب میں جو معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم ظہور میں آئے ہیں اور اپنی ذات پر ہی جو مراحم اور عنایات رحمۃ
 للعالمین بوقت حضورِ حرمین شریفین شامل حال رہی تحریر کئے جاوین تا ناظرین
 کو نفع تام حاصل ہووے اسکے ایک فصل علیحدہ لکھی گئی اور احوال مکہ معظمہ جو
 سبٹ اور مولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور احوال مبارک
 روضہ شریفہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ جو فرزند و بلند آن سرور عظم
 صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ وسلم میں عرض کرنے میں آیا اور خدمت گذاری حرمین
 شریفین زاد ہما اللہ تعالیٰ شرفاً و تعظیماً کی قرن آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم سے آج تک متعلق صحابائے کرام علیہم الرحمۃ و الرضوان بعد انکے
 سلاطین اہل اسلام سے رہے خاتمہ کتاب میں فن سیر اور تواریخ خلفاء و سلاطین
 اہل اسلام ہی مذکور ہے نام اس کتاب کا بامید فلاح اپنی اور ناظرین کی
 فلاح الکونین فی احوال الحرمین الشریفین رکھا گیا۔ حال مدینہ منورہ کا
 روبرو روضہ منورہ کے اور حال مکہ معظمہ کا روبرو کعبۃ اللہ کے لکھا گیا
 واسطے تالیف اس کتاب کے کتب خانہ ہائے حرمین شریفین میں چھپسہ رکھکر
 کتب احوال حرمین شریفین مطالعہ کئے گئے اور کتب مفصلہ سے مضمون ایسے
 کتاب کا ماخوذ ہے۔ منایح الکرم فی اخبار البیت و ولادۃ الحرم۔

مصباح الظلام فی المستغنیین بخیر الانام - جوہر النظمین فی اخبار المہدیین - العقلمین
 فی فضائل البلد الامین - مثیر العزائم الی حج بیتہ الحرام - مشیر شوق الانام الی
 حج بیت اللہ الحرام - انس جلیل فی تاریخ القدس و ابرہیم الخلیل - اعلام
 العلماء والعلام فی بناء مسجد الحرام - فوائح المسکین فی موانع المکیہ - التعریف
 فی تاریخ مدینہ - جذب القلوب - خلاصہ شیخ سہودی در تاریخ مدینہ
 جوہر المنظم فی زیارت رسول المکرم - تاریخ مدینہ للشیخ اسماعیل نقشبی رحمہ
 رسالہ زیارۃ حرمین الشرفین و قدس کثر المطالب - در المصنوع فی الصلوۃ علی
 صاحب المقام المحمود - جوہر الشفاف فی فضائل الاشراف - زبدۃ الاعمال
 اور تواریخ میں سے جو کتب کا مضمون درج خاتمہ ہے فن سیر میں سے
 یہ ہے فیض المنان بذکر آل عثمان - تاریخ کامل نزہۃ الناظرین - سلسلہ
 نبویہ - خلاصہ تاریخ بادشاہان اہل اسلام - خلاصہ تاریخ بادشاہان
 ملک ایران - کواکب و دریہ سلالہ دولت عثمانیہ - سوائے اسکے احوال حرمین
 شرفین اور احوال میں سلاطین کے اپنی تحقیق اور دریافت سے جو مضامین
 درج ہیں وہ علیحدہ ہیں - ترتیب اس کتاب کی دو باب اور ایک خاتمہ پر ہے
 باب اول بیان میں مکہ معظمہ کے مشتمل تین فصل پر - فصل اول بیان میں بناء
 کعبہ کے فصل دوم بیان فضائل کعبہ میں فصل سوم بیان تولیت کعبہ و تذکیر
 حرم مکہ وغیرہ میں باب دوم مشتمل ہے گیارہ فصل پر فصل اول بیان میں
 فضائل مدینہ طیبہ کے - فصل دوم علیہ میں جالی شریف اور روضہ منورہ کے
 فصل سوم بیان میں علیہ شریف مسجد نبوی کے - فصل چارم بیان میں خادین

روضہ منورہ کی اور مسجد شریف کے۔ فصل پنجم کیفیت میں اداسے نماز پنجگانہ اور
 جمعہ وغیرہ کے۔ فصل ششم بیان میں روضہ منورہ اور مسجد شریف کے روشنی
 کے۔ فصل ہفتم بیان میں اداسے تقریبات سالانہ متعلق روضہ نبویہ اور مسجد
 شریف کے۔ فصل ہشتم بیان میں احوال بلدہ طیبہ کے۔ فصل نہم بیان میں
 حرمین شریفین میں جو سلاطین کے جانب سے ہے۔ فصل دہم بیان میں معجزات
 عالیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں۔ فصل یازدہم بیان میں احوال
 روضہ طیبہ مجوبہ غوثیہ کے خاتمہ فن سیر اور تواریخ میں مرہبات قبل
 منا انک انت السميع العليم ولا تو اخذنا ان نسینا واخطانا
 واجعل عواقب امورنا بالخیر یا مجیب الدعوات برحمتک
 یا ارحم الراحمین و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا و
 مولانا محمد و علی آلہ وصحبہ اجمعین خصوصاً علی ولدہ
 الشریف محی الدین غوث الاعظم و باریک وسلم ۛ

فصل اول بنیاد خانہ کعبہ کے بیان میں

قال اللہ تعالیٰ ان اول بیت وضع للناس للذي ببكة مبارکاً وهدى للعالمین
 ترجمہ تحقیق کہ پہلا گھر جو بنا کیا گیا واسطے آدمیوں کے ہر آئینہ وہ مکہ میں ہے
 بابرکت اور ہدایت ہے واسطے عالم کے علامہ مرشدی جو براعت استہلال
 کتاب لکھا ہے اس میں قصہ بنا رکعبہ یہ ذکر کیا ہے کہ جبوقت او ترنا آدم علیہ
 السلام کا زمین پر ہوا حق تعالیٰ سے عرض کئے کہ کیا حال ہوا کہ اب تسبیح فرشتوں
 کی سماعت میں نہیں آتی۔ ارشاد الہی ہوا کہ باعث گناہ تمہارے ابے آدم

فصل اول بنیاد خانہ کعبہ کے

ابراہیم اس روح الیکسن تم ایک زمین پر جاؤ اور میرے واسطے ایک گھر بناؤ اور اس کا
 طواف کرو جیسا کہ فرشتے اطراف عرش کے طواف کرتے ہیں۔ آدم علیہ السلام
 زمین مکہ معظمہ میں گئے اور موافق اشارے پر جبریل زمین پر خانہ کعبہ بنا گئے اور
 اطراف اسکے طواف کئے فرشتے بنیان کعبہ میں ایک ایک پتھر بٹا رہے کہ اسکو
 تیس شخص مثل آدم اوحیٰ دین اور بنیاد کعبہ تیر زمین سے نکالی پھر وہ کعبہ بوقت
 طوفان نوح مندرج ہوا۔ اور دوسری روایت تاسیخ کامل میں یہ ہے کہ واسطے
 طواف آدم علیہ السلام کے بیت اللہ یا قوت سرخ کا فرشتوں نے رکھا
 اور قبل طوفان نوح کے آسمان پر مرفوع ہوا اور نیچے عرش کے رکھا گیا
 الحاصل بنابر ہر دو روایت بعد طوفان نوح کے ابراہیم علیہ السلام کو ارشاد
 الہی ہوا کہ موافق حدود بناؤ آدم کے تجدید بناؤ خانہ کعبہ کر میں جب کہ سیدنا
 ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام تجدید بناؤ خانہ کعبہ پیشہ شروع کئے اور نوبت تعمیر
 کی حجر اسود تک پہنچی۔ جبریل علیہ السلام ایک پتھر جنت سے لاکر مقام حجر اسود پر
 نصب کئے اور یہ وہ حجر اسود ہے اسوقت وہ نورانی تھا کھرا اور مشرکین کے
 ہاتھ مس کرنے سے اس میں سیارہ پیدا ہوئی۔ بناؤ خانہ کعبہ پانچ پہاڑ سے ہوئی ایک
 طور سینا دوسرا طور زینا تیسرا البنان چوتھا کوہ جودی پانچواں ابوقیس حبش
 کہ بتاؤ کعبہ بلند ہوئی سیدنا ابراہیم علیہ السلام ایک پتھر لاکر اسپر کھڑے ہو کر بنا گئے
 پھر مقدر چاہتے اسقدر وہ پتھر بلند ہوتا وہی مقام ابراہیم ہے کہ نقش پانچ حضرت
 ابراہیم اس پر نقش ہے اور اسکے خلف میں نماز ادا کرنا حکم ہے اور یہ ہی مقام
 استجابت دعا ہے فی الحال اسپر لقیہ جوبی بنا ہوا ہے اور وقت زیارت کہلتا ہے

حضرت ابراہیم علیہ السلام
 اور کعبہ بنانے والے
 جبریل علیہ السلام

ورنہ ہمیشہ سد و درہتا ہے اور ایک روایت سے ثابت ہے کہ قبل آدم ہی فرشتے جب امر آئی بنا رکعبہ کئے تھے۔ علامہ فاسی لکھتے ہیں کہ کعبہ و منار بنا ہوا ایک بنا رکعبہ قبل آدم ملائکہ کئے۔ بعد اسکے آدم علیہ السلام۔ بعد اسکے انکی اولاد میں سے کہ نام ہامذکور نہیں۔ بعد اسکے ابراہیم علیہ السلام۔ بعد اسکے قوم عاتقہ بعد اس کے قوم جرہم بعد اسکے قصی بن کلاب جو جدِ علم اکھضرت علی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ہیں بعد اسکے قریش بعد اسکے عبداللہ بن زبیر بعد انکی حجاج اور تواریخ سے ثابت ہے کہ ۱۹۹ھ نو سو او نہتر ہجری میں سقف کعبۃ اللہ بوسیہ ہوا تھا سلطان سلیمان بن سلطان سلیم رومی نے بعد اخذ فتاویٰ علماء کے تعمیر بیت اللہ کی گئی یہ بار ہواں بار ہے بعد اسکے ۳۹۰ھ یکہزار اچالیس ہجری میں ماہ شعبان روز چہار شنبہ بارش ہو کر سیل آئی اور بعض دیوار خانہ کعبہ اس سیل سے ساقط ہوئی سلطان مراد خان بن سلطان احمد خان رومی نے بعد اخذ فتاویٰ علماء کے دیوارین اور سقف مبارک کعبہ شریف علیحدہ کر کے ازمیر نو کعبۃ اللہ کو بنا کیا۔ کہتے ہیں کہ جب بنا رکعبہ شروع ہوئی سب علماء اور مشائخین مکہ معظمہ بنا رکعبہ شریف میں شریک رہے اور اطراف کعبہ بڑی بڑی ستون زمین میں نصب کئے اور اطراف ستون کے کپڑا لپیٹ دیے تاکہ کشف کعبۃ اللہ نظر عوام میں نہ ہو دے اور باہر سے ہو کرے ہو کرے پس یہ بنا رکعبہ بارہویں بار ہے پھر سلطان محمد خان بن سلطان ابراہیم خان بن سلطان احمد خان کے وقت میں ۳۸۰ھ ایکہزار تترہتر ماہ شعبان میں بارش ہوئی اور سیل داخل حرم کعبہ ہوئی سمارین اور ہند سین نے کہے کہ ایک چوپ سقف کعبہ منکسر ہوئی

بنا رکعبہ
قبل آدم
ابراہیم
عبداللہ
قریش
عبداللہ
بن زبیر
حجاج
تواریخ

ہے اس واسطے سقف کھول کر نئی لکڑی لٹی گئی یہ ترمیم تیسویں بار ہوئی ابھی تک وہ عمارت باقی ہے زاد یا اللہ شرفاً و مہابتہ و اجلالاً و تعظیماً لیکن کیفیت بنا مسجد الحرام یہ سموع ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں مسجد بقدر مطاف تھی واللہ اعلم پس خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے زیادتی مسجد الحرام شروع ہوئی تا آنکہ باقی خلفاء و راشدین اور بنی امیہ اور خلفاء عباسیہ اپنے اپنے وقت میں مسجد الحرام میں وسعت کرتے گئے چنانچہ ستئمین مقتدر باللہ خلیفہ عباسی نے باب ابراہیم بنا کیا اور اس جانب میں زمین اضافہ کیا اور منارے اذان کے بنائی خلفائے عباسیہ کے ہیں بعد اسکے سلاطین مصر اور سلاطین روم تعمیر مسجد الحرام کرتے چلے آئے یہاں تک کہ ۷۹۹ھ نو سو انیاسی ہجری میں واسطے تعمیر مسجد الحرام کے سلطان سلیمان بن سلطان سلیم رومی کو اطلاع دیے اوہوں نے سنان باشا حذیو مصر کو واسطے تعمیر مسجد الحرام کے حکم دیے حذیو مصر اپنی جانب سے احمد بیگ باشا کو کہ وہ کار عمارت میں ید طولی رکھتے تھے اور امانت و دیانت کے ساتھ مصنف تھے اور آخر دیکھ ۷۹۹ھ نو سو انیاسی میں تعمیر مسجد الحرام بعد انہدام از سر نو شروع کئے اور پہلے اسکے سقف مسجد بطور قبة اور رواق تھا تھا اوہوں نے سقف مسجد الحرام بطور قبة اور رواق کے بنائے اور ۸۰۱ھ نو سو انیاسی ہجری میں سبیل یعنی آبدار خانہ مقام عمرہ میں جو تعمیر ہے جاری کئے اس اثنا میں ۸۰۲ھ ہجری میں انتقال سلطان سلیمان خان موصوف ہوا اور بعد انتقال اونسکے سلطان مراد خان بن سلطان سلیمان خان تخت نشین ہوئے

اور انہیں احمد بیگ باشا کے ہاتھ سے اواخر ۱۰۳۵ھ نو سو چوراسی میں اتمام عمارت مسجد بیت المحرام ہوا اور وہ ہی بنا ابھی تک باقی ہے ادام اللہ برکاتہ الی یوم القیام اور زبانی مرزا احمد بیگ باشا کی تاریخ میں نقل کئے ہیں کہ حضرت عمارت مسجد المحرام میں خزانہ سلطنت روم سے ایک لک دس ہزار دینار طلا سرخ خرخ ہوئے اور اسکے سوا سطون ہاے مرمر اور احجار قدیم تھے اور آلات معماری اور ہلالا ہاے لمع طلائی واسطے قبة ہاے مسجد کے اور جدید خوشتر یعنی جو بینہ مصر سے گذرانے گیا بعد اسکے سلطان محمد بن سلطان مراد خان روشہاے سنگی صحن مسجد المحرام میں بنا کئے اور مطاف میں فرش سنگ مرمر کئے یہ دو ٹوا مر ۱۰۲۵ھ لکھنؤ پرچس میں واقع ہوئی پھر سلطان مراد خان بن سلطان احمد خان برادر عثمان خان رومی نے ۱۰۲۷ھ لکھنؤ راستائیں میں مقام خفی میں فرش مرمر بچپاے۔

محرر اوراق عمدہ رض کرتا ہے کہ ۱۰۳۳ھ تیرا سو تین ہجری میں جو واسطے حج کے حضوری کا اتفاق ہوا مسموع ہوا کہ سلطان عبدالحمید خان بن سلطان محمود خان سلطان حال نے سنگ مرمر عمدہ واسطے تبدیل فرش مطاف کے مکہ معظمہ میں پہنچا ہے یہ فرش اول سے عمدہ ہے مگر منور تبدیل زیر تجویز ہے عمل میں نہیں آئی۔ انس جلیل فی تاریخ المقدس والخلیل سے مستفاد ہے کہ بناء خانہ کعبہ جو ابراہیم نے کئے اسکو آج تک جو ۱۰۳۳ھ ہجری ہے چہار ہزار چھیانوے سال ہوئے۔ اسواسطے کہ صاحب کتاب انس جلیل نے تاریخ بناء کعبہ تاریخ تصنیف کتاب تک درج کئے ہیں اور تاریخ تصنیف کتاب موضوع

ہی لکھدے ہیں پس اس سے یہ تاریخ بنا رکعبہ حاصل ہوئی بنا رکعبہ
 جو قریش کے ہاتھ سے ہوا وہ سن پچیس مولانا بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 میں ہوا تھا یعنی حضرت کی عمر شریف اس وقت پچیس برس کی تھی اور سب بنا
 رکعبہ کا قریش سے ہوا کہ قریش نے ارتفاع خانہ کعبہ کم سمجھ کر بعد ہم از سر نو اول سے
 ارتفاع کئے مگر باعث تنگدستی کے بقدر سات ہاتھ سے بنا و اگر کسی سے دانست
 کئے کہ وہ حطیم ہے اور حطیم کا طول اگرچہ سات ہاتھ سے زیادہ ہے مگر جو کہ زیادہ سا
 ہاتھ سے ہے وہ خانہ کعبہ میں سے نہیں ہے من بعد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی
 نے ۱۲۷ھ جو ست ہجری میں حطیم کو داخل کعبہ کر کر بنا و خانہ کعبہ کئے بعد ازاں
 حجاج نے ۱۲۸ھ جو ہتر ہجری میں مثل اول موافق بنا و قریش کے بنا کیا اور
 سات ہاتھ حطیم جوڑ دیا اور آتش جلیل میں حال وسعت مسجد الحرام کی یہ لکھا ہے
 کہ پہلے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اکنہ قریش جو اطراف کعبہ اللہ کے تھے ۱۳۰ھ
 ہجری میں خرید کر کے داخل مسجد الحرام فرمائے اسطور پر سیدنا عثمانؓ نے
 ۱۳۱ھ ہجری میں زیادہ کئے ایسا ہی سیدنا عبداللہ بن زبیر نے زیادہ کئے
 وہی تاریخ میں جو بنا رکعبہ کئے کہ اوپر مذکور ہے اور زیادتی مسجد انکی جانب
 شرقی میں اور رکن یمانی اور شامی کی طرف ہوئی پھر منصور خلیفہ عباسی نے
 جانب شمالی اور غربی کعبہ اللہ میں مسجد الحرام زیادہ کر کے تعمیر مسجد الحرام
 کیا ابتدا تعمیر مسجد الحرام ۱۳۷ھ مکیو سنہ تیس اور انتہا ایک سو چالیس میں ہوئی
 بعد اسکے مہدی خلیفہ عباسی نے دوبار زیادتی مسجد کیا اول بار ۱۶۱ھ ہجری
 اور مرتبہ ثانی ایک سو سینسٹ اور قبل اسکے کعبہ اللہ کی جانب مسجد میں دو

تہا خلیفہ موصوف نے اطراف کے زمین خرید کر کے کعبہ کو درمیان مسجد الحرام میں کیا
 من بعد سلاطین مصر اور روم نے زیادتی اور تعمیر مسجد الحرام کئے کہ اسکا
 ذکر اوپر گذرا۔ ارتفاع کعبۃ اللہ قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نو باقہ تھا اور قریش اور نوباتھ زیادہ کئے اور عبد اللہ بن زبیر بھر نوباتھ
 ارتفاع میں زیادہ کئے پس اسوقت رفعت کعبۃ اللہ ستائیس ہاتھ ہو اگذا
 فی میث شوق الانام اور انس جلیل میں لکھا ہے کہ ارتفاع دیوار شرقی کعبۃ اللہ
 زمین مطاف تک ذراع معمری مروجہ اس بلکہ سے تینتیس گز ہے ایسا ہی
 تینون دیوارین مگر دیوار شامی دیوار شرقی سے پاؤ گز کم ہے اور دیوار غربی
 دیوار شرقی سے بھی پاؤ گز کم ہے اور دیوار شرقی اور یانی برابر ہے اور کتاب
 اعلام علماء العلام میں لکھا ہے کہ کعبۃ اللہ کو بذراع مصری پیمائش کیا طول
 اسکا حجر اسود سے آخر رکن شامی تک اکیس ذراع ہے اور رکن شامی سے
 رکن عراقی تک سترہ ذراع ہے اور باب کعبۃ اللہ زمین سے تین ذراع اور دو
 ثلث ذراع مرتفع ہے اور ارتفاع رکن یانی زمین سے دو ذراع اور دو ثلث
 ذراع ہے۔ ف محرو اوراق بعضے کتب تاریخ میں دیکھا کہ وجہ تسمیہ رکن یانی یہ ہے
 کہ کسی وقت میں یہ رکن کو میں کا کاریگر بنایا جسے نام اسکار رکن یانی مقرر ہوا انتہی
 اور اندرون کعبۃ تین ستونہا سے چوبی ہین اور فاصلہ فیما بین ہر ستون چار گز کا
 اور سیدھی جانب اندرون کعبہ ایک چوٹا دروازہ ہے کہ اس میں سے سقف کعبہ
 شریف پر جاتے ہین اور زمینہ اس کے چوبی ہین اور سقف کعبۃ اللہ کل
 سنگ مرمر کا ہے۔ عرض مطاف کا کعبۃ اللہ سے مقام ابراہیم تک اکیس ذراع

یہاں دستخط
 جبریل

یہاں دستخط
 جبریل

یہاں دستخط
 جبریل

یہاں دستخط
 جبریل

ایک قیراط کم اور دورہ مطاف ترائیں اور آدھا گز سے اور عرض مطاف اس دیوارِ حطیم سے کہ مقابل میزاب کعبہ ہے مقام خفی تک بائیس گز اور چہت مستجار یعنی پشت کعبہ سے آخر تک تیس گز ہے اور چہت رکن یانی سے آخر مطاف تک اٹھائیس گز ہے زبدۃ الاعمال میں لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام جبکہ کعبہ کو بنا کئے رفعت کعبہ شریف کی نو ہاتھ اور طول اسکا تیس ہاتھ اور بلا سقف تیار کئے اور دروازہ کعبۃ اللہ زمین سے ملحق رکھے حاضرین بے کعبہ میں حاضر ہوتے من بعد قصی بن کلاب جد اعلیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو وقت بنائے کعبہ کئے سقف کعبہ شریف ہی تیار کئے پہر جب کہ قریش بنا کئے رفعت کعبہ میں نو ہاتھ زیادتی کئے اور بسبب کافی ہونے مال پاک کے طول کعبہ میں جانبِ حطیم کم کئے کہ تفصیل اسکی اوپر گدزی اور دروازہ کعبۃ اللہ زمین سے بلند کئے تاکہ ہر شخص نہ جاسکے بلکہ وہ جسکو چاہیں داخل کریں۔ من بعد عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے وقت رفعت کعبہ میں نو ہاتھ زیادتی ہوئی پس رفعت کعبہ ان کے وقت میں ستائیس ہاتھ پیرا حجاج نے بحکم عبدالملک بن مروان رفعت کعبہ میں کچھ دست اندازی نہیں کیا بلکہ اور امور میں تفریق کیا کہ آگے مذکور ہو اور عبد اللہ بن زبیر کے وقت میں کعبۃ اللہ کا پردہ جل گیا اس سے حجر اسود تہ پارہ ہوا جب سے حجر اسود کا چاندی میں باندھنے کا طہیت جاری ہوا اور کتاب زبدۃ الاعمال میں از زمی سے روایت ہے کہ طول ننگ مقام ابراہیم ایک ہاتھ ہے کہ دو نو قدم حضرت کے اسپر تھے اور نشان سات انگشت حضرت کا اسپر نمایان ہے اور عرض میں فقرہ نصب ہے اور یہ فقرہ بوقت

سہدی خلیفہ عباسی نصب ہوا۔ محراب اور اوراق عرض کرتا ہے کہ اب حجاج لوگ
 بصرہ زرکثیر باجارت شیبی کلید بردار اس نشان قدم میں آب زمزم ڈالکر
 نوش کرتے ہیں بطریق تبرک کے۔ انس جلیل میں پیمائش مسجد الحرام اس طرح
 مذکور ہے کہ طول اسکا دیوار حد شرقی سے حد غربی تک چار سو ہاتھ ہے اور عرض
 اسکا حد دیوار شامی سے حد یامانی تک تین سو چار ہاتھ ہے اور زیادتی دارندہ
 کی کہ اب وہ باب الزیاد مشہور ہے گوشہ مسجد الحرام میں واقع ہے طول اسکا
 پانچ سو ہتھ ذراع معاری ہے اور عرض ستر اور آدھہ ذراع ہے اور پیمائش
 زیادتی باب ابراہیم کہ وہ بھی ایک گوشہ مسجد الحرام میں واقع ہے طول
 اسکا اونسٹھ ہاتھ اور عرض باون ہاتھ ہے پیمائش حطیم بذراع معاری
 یہ ہے کہ عرض اندرون حطیم ایک دیوار سے دوسری دیوار تک پندرہ ذراع
 اور عرض دیوار حطیم دو ذراع اور ربع ذراع ہے اور وسعت شگاف شرقی
 اور غربی حطیم کی پانچ ذراع اور فاصلہ فیما بین دونوں شگاف کے سترہ ذراع اور
 دو قیراط ہے ارتفاع داخل دیوار شگاف شرقیہ دو ذراع یک قیراط اور ارتفاع
 خارج دیوار مذکور دو ذراع اور دو قیراط ارتفاع میانہ دیوار حطیم داخل دو ذراع
 یک ثلث کم اور خارج اسکے دو ذراع دو قیراط کم ارتفاع دیوار خارج حطیم دو ذراع
 اور شش ذراع ہے اور صاحب کتاب اعلام علماء و العلام ابن جماعہ سے روایت
 کرتے ہیں وہ اپنی کتاب ہدایۃ الناسک میں لکھتے ہیں کہ پیمائش کل مسجد الحرام
 کی چہ فدان اور نصف و ربع فدان ہے اور فدان دس ہزار گز معماروں کی
 ہوتا ہے اور بذراع معاری قریب تین ہاتھ ہے پس پیمائش کل مسجد الحرام

پیمائش مسجد الحرام
 پیمائش مسجد الحرام
 پیمائش مسجد الحرام

پیمائش مسجد الحرام
 پیمائش مسجد الحرام
 پیمائش مسجد الحرام

سینچھ ہزار پانچ سو گز ہے۔ امام عبدالقادر طبرسی روایت کرتے ہیں کہ میں
 پچائیس مسجد الحرام کیا وسط دیوار غربی سے وسط دیوار شرقی تک کہ وہ نزدیک
 باب جنازہ کے ہے اور میں اپنے نین گدار انفس حطیم میں سے متصل دیوار خانہ
 کعبہ کے پس درمیان دیوار شرقی اور دیوار غربی مسجد الحرام کے ذراع معمار سی جدید
 تین سو چھپن گز اور نین گز ہے اور یہ طول مسجد موصوف ہے اور عرض اسکا دیوہ
 قدیم سے کہ اس میں سے زیادتی دارندہ ہے وسط جداریانی تک میان باب صفا
 اور جہاد کہ قریب کعبۃ اللہ اور مقام ابراہیم سے اپنے نیل گدار دو سو چھپن
 گز ہے اور طول زیادتی دارندہ کا دیوار مسجد کبیر سے دیوار مقابل تک اس کے
 نزدیک سنارے کے چوتھ گز پاؤ گز کم اور عرض زیادتی دارندہ کا وسط
 دیوار شرقی سے کہ مدرک سلیمانہ ہے وسط دیوار غربی تک بہتر گز اور
 نصف گز ہے اور پچائیس زیادتی باب ابراہیم کی طولاً باب موصوف سے
 ستونہاے مسجد تک سدس کم ستاون گز ہے اور عرض میں ربع کم باؤ گز
 ہے اور صفت مسجد الحرام کی جواب موجود ہے چار رواق میں ایک قبہ
 واقع ہے مگر زیادتی باب ابراہیم اور زیادتی دارندہ جو فی الحال
 باب الزیاد کے ساتھ نافرد ہے اس میں چار رواق اطراف قبہ کے نہیں۔
 ستون سنگ مرمر مسجد الحرام میں تین سو گیارہ ہیں اور ستونہاے سنگ
 شمس دو سو چالیس ہیں اور ستونہاے نحاس اصغر اطراف مطاف تیس
 ہیں اور درمیان دو ستون کے طوق حدید ہے کہ اس میں قنادیل زجاجی کوئی
 ہیں اور قہہ ہاے مسجد الحرام دو سو چالیس ہیں اور شرافات یعنی دریچہاے

دارندہ کا دیوار مسجد کبیر سے دیوار مقابل تک اس کے
 نزدیک سنارے کے چوتھ گز پاؤ گز کم اور عرض زیادتی دارندہ کا وسط
 دیوار شرقی سے کہ مدرک سلیمانہ ہے وسط دیوار غربی تک بہتر گز اور
 نصف گز ہے اور پچائیس زیادتی باب ابراہیم کی طولاً باب موصوف سے
 ستونہاے مسجد تک سدس کم ستاون گز ہے اور عرض میں ربع کم باؤ گز
 ہے اور صفت مسجد الحرام کی جواب موجود ہے چار رواق میں ایک قبہ
 واقع ہے مگر زیادتی باب ابراہیم اور زیادتی دارندہ جو فی الحال
 باب الزیاد کے ساتھ نافرد ہے اس میں چار رواق اطراف قبہ کے نہیں۔
 ستون سنگ مرمر مسجد الحرام میں تین سو گیارہ ہیں اور ستونہاے سنگ
 شمس دو سو چالیس ہیں اور ستونہاے نحاس اصغر اطراف مطاف تیس
 ہیں اور درمیان دو ستون کے طوق حدید ہے کہ اس میں قنادیل زجاجی کوئی
 ہیں اور قہہ ہاے مسجد الحرام دو سو چالیس ہیں اور شرافات یعنی دریچہاے

نقد و ثناء
 اور درمیان دو ستون کے طوق حدید ہے کہ اس میں قنادیل زجاجی کوئی
 ہیں اور قہہ ہاے مسجد الحرام دو سو چالیس ہیں اور شرافات یعنی دریچہاے

مسجد الحرام یکہزار تین سو اسی ہے اور دروازہ باعتبار اسماء اور ناموں کے
 انیس ہیں کہ اسکے انچالیس طاق ہیں اور ہر طاق میں دو پٹ ہیں اور پٹ میں
 چھوٹے دریچے ہیں شب میں دونوں پاٹ بند ہو جاتے ہیں اور دریچہ باب
 ہر چند کہ بظاہر بند معلوم ہوتے ہیں مگر کوئی شخص اگر بارادہ دخول مسجد الحرام
 باہر سے اندر کی طرف ڈھکیے کھجاتا ہے اور جبکہ اندر داخل ہو جاوے تو خود
 بخود بند ہوتا ہے دروازہ مسجد الحرام جو انیس ہیں کہ اونٹالیس طاق پر کہلتے
 ہیں اول باب السلام کہ معروف بہ باب بنی شیبہ یا اسمین تین طاق ہیں
 دوسرا باب خانیہ معروف ہے سات باب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 اسمین دو طاق ہیں۔ تیسرا باب عباس ہے وہ بھی معروف ساتھ باب خانیہ
 کے ہے اسمین تین طاق ہے چہارم باب مشہور ہے ساتھ باب علی اور باب
 بنی ہاشم کے اسمین تین طاق ہے۔ پانچواں باب بازان ہے اسمین دو طاق
 ہے۔ چھٹا باب بخلہ ہے اسمین دو طاق ہے۔ ساتواں باب الصفا ہے کہ
 مشہور ہے باب بنی مخروم سے اسمین پانچ طاق ہیں۔ آٹھواں باب البجیا و ضعیفہ
 اسمین دو طاق ہیں۔ نواں باب المجاہدہ ہے کہ اسکو باب الرحمتہ کہتے ہیں اسکے
 دو طاق ہیں۔ دسواں باب مدرسۃ الشریف عجلان ہے اسکے دو طاق ہیں۔
 گیارہواں باب ام ہانی اسکے دو طاق ہیں۔ بارہواں باب الخورہ اسکے دو طاق
 ہیں۔ تیرہواں باب ابراہیم ہے کہ اسکا ایک بڑا طاق ہے۔ چودہواں باب عمرہ
 اور سابق میں اسکو باب بنی سہم کہتے تھے اسکو ایک طاق ہے۔ پندرہواں باب السیدہ
 اور سابق میں اسکو باب عمر بن العاص کہتے تھے ایک طاق ہے سولہواں باب

العجلہ ہے کہ وہ مشہور باب باسطیہ سے ہے اسکو ایک طاق ہے۔ ستر سو ارب باب
 قطبی کی طاق ہے۔ اہثار وان باب الزیادہ اسکے تین طاق ہیں۔ انیسواں باب
 الدریہ بھی ایک طاق ہے۔ اور منارہ ہائے مسجد الحرام جو اذان کے واسطے ہیں
 سات ہیں۔ اول منارہ باب السلام دوم منارہ باب عمرہ سوم منارہ باب علی رضی اللہ
 عنہ چہارم منارہ خردہ پنجم منارہ باب الزیادہ ششم منارہ قایتبائے۔ ہفتم منارہ
 سلطان سلیمان خان اور کتاب اعلام العلماء والعلام وغیرہ میں مذکور ہے کہ بنا کعبۃ
 امیہ ابراہیم اور اسمعیل علی بنیہا السلام نے شروع فرمائے۔ علامہ فارسی کہے
 کئے ہیں کہ دروازہ کعبہ اول انوش بن شیش بن آدم علیہم السلام نے تیار کئے
 تولیت کعبہ بعد ابراہیم اسماعیل علیہا السلام کو رہے اور بعد ان کے نابت فرزند
 اسمعیل کو رہے اور فاکہی اپنے سند سے روایت کرتی ہیں کہ نابت کے
 زمانہ سے طریقہ بت پرستی کا شروع ہوا بعد انکی تولیت کعبہ ایسا ہی ایک کے بعد
 ایک کو چلا آئی تا آنکہ متولی کعبہ اداب اسکے نہ بجالانے کے باعث عربوں میں اختلاف
 پیدا ہوا اور حفاظت کعبۃ اللہ قصی جدِ علیؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
 پہنچی اور قصی نے اپنے فرزند عبددار کو حفاظت کعبہ اور مفتاح اسکے سپرد کئے
 بعد اسکے عبددار حفاظت کعبہ اپنی فرزند عثمان کو دی یہاں تک کہ نوبت حفاظت
 کعبہ عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ عبد اللہ بن عبد العزی بن عبد دار بن قصی کو پہنچی
 اور وہ اولاد نہیں رکھتے تھے اس سبب بعد انکے شیبہ بن عثمان جو انکے بنی عم تھے
 انکو حفاظت کعبہ اور مفتاح تفویض ہوئے پھر انکی اولاد میں رہی یہاں تک کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تولیت کعبہ اور مفتاح اسکے

بنی شیبہ بن تہہ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی اسکو بامر الہی انہیں میں بحال رکھے چنانچہ آج تک وہ کلید بنی شیبہ میں ہے۔ اور مولف اوراق کی دریا

سے ایسا معلوم ہوا کہ اب طریقہ ایسا جاری ہے کہ جب کلید بردار انتقال کرتے ہیں کلید کعبہ معظمہ شریف مکہ کو کہ حاکم وقت ہے تفویض ہو جاتی ہے پھر شرف موصوف بعد دریا منت لیا قبت اکبر اولاد بنی شیبہ کو تفویض فرماتے ہیں اور بنی شیبہ کو اجلی اصطلاح میں شیبی کہتے ہیں اور آمدنی اور محاصل جو کہ اس خدمت سے متعلق ہے دو حصہ نصف نصف کئے جاتے ہیں یک حصہ کلید بردار کعبہ جو بنی شیبہ سے اکبر ہے انکا حق ہوتا ہے اور نصف باقی کل اولاد بنی شیبہ میں علی السویہ تقسیم ہوتا ہے اور اب محض کلید برداری کعبہ متعلق بنی شیبہ سے ہے اور حفاظت کعبہ وغیرہ خدمت خوجون کی ساتھ متعلق ہے جسکو وہاں کی اصطلاح میں اخوات کہتے ہیں خوجونکی تعداد اور خدمات اور معاش کعبہ کے قریب قریب خوجون سے مدینہ طیبہ کے اسواسطے نظر اختصار یہاں اسکا ذکر نہیں ہوا انشاء اللہ تعالیٰ باب دوم میں مدینہ طیبہ کے خوجونکا تفصیل ذکر ہوگا مگر محلاً یہ ہے کہ کسی قدر تعداد میں اور معاش میں کعبۃ اللہ کے خوجو مدینہ طیبہ کے خوجون سے کم ہیں۔ کتب احوال حرمین شریفین سے یہ ثابت ہے کہ اول اسمعیل علیہ السلام نے کعبۃ اللہ کو پردہ پہنائے بعد انکے ایسا ہی پردہ گزرائے کی عادت جاری ہے یہاں تک کہ زمانہ ربیعہ بن مغیرہ کا پہونچا اوہنوں نے اپنی قوم کو کہہ یک سال تم پردہ گزراؤ اور ایک سال میں گزراؤ نگاہاں تک کہ زمانہ مبارک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پردہ مبارک جبرائیل سے گزرائے جاتا تھا من بعد سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما جائہ قباطی کا پردہ گزرائے اور سیدنا عمر

ہر سال پردہ نوحانہ کعبہ کو پہناتے اور پردہ قدیم حجاج کو تقسیم کرتے تھے اور سیدنا
 عمرؓ کے پاس دو ہلال طلائی ملک کسریٰ سے بعد فتح اسلام کے آئے تھے اسکو کعبہ
 پر آویزان فرمائے۔ من بعد سیدنا عثمانؓ پردہ کعبہ دیباچ سے گذرانتے تھے اب چیر
 اسود سے بنا جاتا ہے اور اطراف اسکے کمر بند بحروف خط ثلث کلا بتونی ہوتے ہیں اور
 باب کعبہ کا پردہ مغرق بحروف طلائی ہوتا ہے اور حریر اسود میں کلمہ طیب اور اسماء
 خلفاء و اربعہ اور اللہ ربی بخط ثلث بنا جاتا ہے اور کمر بند اور پردہ باب کعبہ میں آیات
 قرآنی متضمن فضائل کعبہ اور سورہ فاتحہ اور سورہ لایلاف بنا جاتا ہے اور سفینہ میں دو
 بار ایک بروز پینچنبہ دوسرا بروز و شنبہ بوقت عصر پردہ باب کعبہ چھوڑے جاتا ہے
 اور باقی ایام میں بند ہوا رہتا ہے اور ہر سال سو محل مصری پردہ شریف آتا ہے اور
 بروز عید الضحیٰ تبدیل ہوتا ہے کمر بند زرین اور پردہ باب کعبہ جو مغرق زرین ہے شریف
 حاکم مکہ کو ملتا ہے اور باقی پردہ وہ شیبی کو دیا جاتا ہے اور صرف اسکا دو لاکھ کئی نہ
 درہم ہے کہ تفصیل اسکی تیسری فصل میں سند وقف سلطانی سے ظاہر ہوگی انشاء اللہ
 معاویہ رضی اللہ عنہ غلاموں کو خرید فرما کر خدمت کعبہ میں تفویض سکئے اور خلف
 کہ ایک قسم کی خوشبوئی ہے اور دوسری خوشبویان اور عود دان ہر سال کعبہ اللہ
 کے واسطے پہنچتے تھے اور عبد اللہ بن زبیرؓ اپنے وقت میں حجر اسود کو روپے
 سے باندھے اور پہلے کار طلائی باب کعبہ کو عبد الملک بن مروان نے کیا احوال
 باب کعبہ مغرق روپے سے ہے اور میزاب یعنی پرنا لہ کعبۃ اللہ مغرق بطلا ہے
 کیفیت اذان اور صلوة حرم مکہ معظمہ شاہ ہے اذان اور صلوة مدینہ طیبہ سے حال
 اسکا باب دوم میں احوال مدینہ طیبہ کے تفصیل معلوم ہوگا۔ ہر خد کہ فیما بین کو بکلی فرق

غلامان کعبہ
 خدمت کعبہ
 عود دان
 اصفیٰ شریف
 گزشتہ میں
 اول غلامان
 خدمت کعبہ

مگر بظہر اختصار حذف کیا گیا۔ حرم مکہ معظمہ یعنی مسجد الحرام اور صحن اسکا مسجد نبوی سے مضاعف سے زائد ہے مگر مدینہ طیبہ باعتبار آرائش اور زینت اور مصارف کے بدارج زائد ہے اور قنادیل اسمین ہمیشہ دو ہزار سے زائد روشن ہوتے ہیں اور تقریبات میں مثل رمضان شریف اور عیدین اور ایام حج کے اور شب جمعہ میں اضافہ روشنی ہوتی ہے۔ حضرت کہ بطور حوض کے روبرو بے کعبہ سنگ بست بنا کیا ہوا ہے غریب عبد السلام سے روایت ہے کہ یہ وہ مقام ہے کہ جبریلؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ نماز پچگانہ ادا فرمائے تھے بوقت فرض ہونے کا ز کے ابن جوامہ سے یہ بات منقول ہے کہ دوسروں سے منقول نہیں۔ مسجد جبل عرفات اور زینہ اسکے بنا کئے ہوئے وزیر محمد بن علی المعروف بہ جواد اصفہانی کے ہیں فواج مسکینین عودہ سے روایت ہے کہ بوقت آدم علیہ السلام کا انتقال ہوا انکی نعش کو باب کعبۃ اللہ کے روبرو رکھے اور جبریل علیہ السلام مع ملائکہ نماز جنازہ ادا کئے اور دفن بھی میں مسجد خیف کے منارہ کے پاس ہوا۔ مولف کہتا ہے کہ تا حال یہی عادت جاری ہے کہ جنازوں کو روبرو کعبہ کے رکھ کر نماز ادا کرتے ہیں اور قبر شریف حضرت آدم علیہ السلام کی منامین مشہور اور ظاہر نہیں جیسا کہ قبر مبارک حضرت حوا کی جدہ میں معروف اور ظاہر ہے۔ کعبۃ اللہ کے اندر کا غسل آخراہ وہی قعدہ میں ہوتا ہے اندرون کعبہ شریف مکہ اور حاکم ترک حاضر رہتے ہیں قریب عرصہ دو گھنٹی کے ہوتا رہتا ہے اور لوگ اس آب کو بطور تبرک لیتے ہیں اور اطراف کعبہ اڑوہام خلق واسطے اخذ تبرک آب غسل کے رہتا ہے اور جن چاروںوں سے کہ زمین کعبہ دہوئے ہیں وہ حاضرین کو پکارتے ہیں مگر اشد عام اس پر ایسا ہوتا ہے کہ

منہج

منہج

ضعفاء کی قدرت نہیں کہ اسکو حاصل کریں بلکہ جو اقویا بھی کہ عا دے اسکے ہوتے
ہیں وہی لیتے ہیں اور لوگ انکو کچھ نذر دے کر لیتے ہیں اور غسل کل مسجد الحرام
سال میں ایک بار ہوتا ہے۔

فصل دوسری فضائل کعبۃ اللہ میں

قوله تعالى جعل الله لكعبة البيت الحرام قياماً للناس والشهر الحرام و
الهدى والقلائد تفسیر آیہ۔ حق تعالیٰ منبر مانتا ہے گردا حق تعالیٰ کعبہ کو
مکان بزرگ واسطے قیام آدمیوں کے اور شہر حرام کو اور قلائد کو ہر خد کعبۃ اللہ
اور مکہ معظمہ کے فضائل قرآن شریف اور احادیث میں بہت سی صراحتاً اور کنایات
مذکور ہیں مگر فضائل عجیبہ اور فوائد غریبہ کتب میں حرمین شریفین کے جو عند المطالعہ
نظر سے گزرے اسکو یہاں حیز تحریر میں لاتا ہوں۔

فضائل حجر اسود میں وارد ہے کہ حجر اسود دست خدا ہے مصافحہ کرتا ہے حق
تعالیٰ بوسیلہ حجر اسود کے جس سے کہ چاہتا ہے۔ جو وقت کہ سیدنا عمر رضی اللہ
عنه حجر اسود کو بوسہ دئے کہی کہ اسے مجھ تو نہ نفع پہونچانے والا ہے نہ ضرر دینے
والا ہے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم تجھ کو بوسہ مذیتے میں ہی تجھ کو
بوسہ مذیتا او سوقت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمائے کہ اسے امیر المؤمنین حجر اسود
نفع اور ضرر پہونچاتا ہے کیونکہ حق تعالیٰ روز ازل میں عہد اور مواثیق بنی آدم سے
لیا اور اسکو قطعہ کاغذ میں ملفوف کر کے حجر اسود میں رکھا ہے بروز قیامت بوسہ
لینے والوں کے ایمان پر گواہی دیگا اور اس مقام میں دعا بھی مستجاب ہے۔

نصف حج بیت

فضیلت طواف میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جو شخص طواف کرے
 ہر قدم پر اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور بدلے اس کے حسنات لکھے جاتے ہیں
 اور درجات بلند ہوتے ہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بخاریج ترمذی وارد ہے
 کہ جو شخص پچاس بار طواف کرے نخل آتا ہے گناہوں سے اپنے جیسا کہ ابھی شکم
 سے باہر آیا شرح میں اس حدیث کی سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما
 فرماتے ہیں اس سے پچاس بار پہرنا اطراف کعبہ کے مراد ہے نہ پچاس طواف کہ ہر
 طواف میں سات بار پہرنا ہے۔ اور محب طبری کہتے ہیں کہ پچاس مصلیٰ ایک ہی وقت
 میں یہی شرط نہیں بلکہ صحیفہ اعمال میں جسکے پچاس طواف لکھا جاوے اگرچہ تمام عمر
 ادا کرے اس کے واسطے وہی فضیلت حاصل ہے۔ عقاب سے روایت ہے کہ انس
 بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک وقت میں منیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وصحبہ وسلم کے سات طواف کو وقت بارش میں گیا حضرت نے فرمایا کہ گناہان منیٰ
 تمہارے عفو ہوئے از سر نو اپنے اعمال کا حساب رکھو اور ثواب طواف کا وقت
 حرارت کے قاضی اپنے جامع میں لکھتے ہیں کہ ہر قدم پر اس کے ثواب شتر طواف
 کا نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور شتر درجات اس کے بلند ہوتے ہیں اور شتر گناہ
 نامہ اعمال سے اس کے محو کئی جاتے ہیں مگر ہر بار استلام حجر اسود میں کسی کو ایذا نہ ہو
 اور سوائے ذکر خدا کے کچھ کلام نہ کرے۔ اور سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما
 سے روایت ہے کہ جو شخص اس طور کا طواف کرے اور سر پہنہ ہووے اور قدم
 نزدیک رکھے اور کسی جانب التفات نہ کرے تو گویا اس نے شتر غلام آزاد کیا کہ
 قیمت ہر غلام کی دس ہزار درہم ہیں اور شفاعت اس کی شتر اہل بیت میں اس کی

مقبول ہوگی۔ کتاب مشیر شوق الانام الی حج بیت اللہ الحوامین حضرت سیدنا عمرؓ سے روایت ہے کہ حجاج کے واسطے طواف نفل افضل ہے نماز نفل سے لیکن علماؤن میں اختلاف ہے کہ عمرہ افضل ہے یا طواف۔ اسمین تین قول وارد ہیں۔ قول اول یہ ہے کہ طواف افضل ہے عمرہ سے دوسرا قول عکس کا ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ اگر وقت میں عمرہ لانے کے طواف میں مصروف رہتا ہے بس اس کے واسطے طواف افضل ہے ورنہ عمرہ افضل ہے لیکن کثرت سے عمرہ لانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے پاسحاباے کرام رضی اللہ عنہم سے منقول نہیں ہے اس واسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کل تین عمرہ فرمائے ہیں اور چوتھے عمرہ میں اختلاف ہے اور کثرت طواف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحاباے کرام سے مروی ہے اور مذہب امام مالک رحمۃ اللہ بھی یہی ہے۔ طواف میں بغیر کلام خیر کے بات کرنا جائز نہیں ہے اور طواف کرنے والے کو لازم ہے کہ دل کو اپنے حضور اور خشوع اور غرور خاہی میں مشغول رکھے ابن وہب کہتے ہیں کہ میں ایک وزیر عظیم میں زیر میزاب کعبہ بیٹھا تھا یکایک سنا کہ زیر پر کعبہ سے یہ آواز آتی ہے کہ طرف حق تعالیٰ کے اور ہر طرف تیرے شکوہ کرتا ہوں میں ہے جبریل کہ طواف کرینوالے اطراف میرے جو خطرات اور تفکرات کرتے ہیں۔ ارزاقی ابو بکر سے زیادتی اس الفاظ سے روایت کرتے ہیں کہ بجانب حق تعالیٰ کے اور بجانب تیری شکوہ کرتا ہوں اسے جبریل کہ طواف کرنے والے اطراف میرے جو گفتگو اور غفلت کرتے ہیں۔ ابن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جان لیا کہ کعبہ جبریل علیہ السلام سے شکیات کرتا ہے اور ابن جوزی سے بھی اسطور کے کلمات مروی ہیں۔ اور طاووس سے بھی یہی معاملہ درپیش ہوا۔ اور علی بن موقوف سے روایت ہے کہ وہ حال اپنا

یا غیر کا بیان کرتے ہیں کہ وہ حطیم میں حالت خواب میں سنے کہ کعبۃ اللہ کہتا ہے اگر طواف کرنے والے اطراف میرے گناہوں سے باز نہ آویں ایک آواز کرونگا پہرے لٹ جاؤنگا اوس جگہ جہاں سے آیا تھا۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بوسہ دینا رکن یمنی کا اور رکنہا رخسارہ کا اوسپر اور حجر اسود پر فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے **ف**اعلموا حنفیہ میں شیخین کے پاس بوسہ دینا رکن یمنی کا نہیں ہے بلکہ محض استلام ہے اور یہ حدیث مؤول ہے اور بوقت مذہب امام محمد کے بوسہ دینا رکن یمنی کا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حجر اسود دست راست حق تعالیٰ ہے دنیا میں جو شخص کہ بیعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پاوے وہ مسح حجر اسود کو کرے گویا وہ شخص خدا اور رسول خدا سے بیعت کیا دوسری روایت ہے کہ حجر اسود پیدا ہوا حق تعالیٰ کا ہے مصافحہ کرتا ہے اوسکے ساتھ حق تعالیٰ اپنے بندوں سے جیسا کہ کوئی شخص اپنے بھائی سے مصافحہ کرتا ہے۔ سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے کہ نہیں گذر کیا میں رکن یمنی سے مگر جبریل کو وہاں کہڑے ہوئے دیکھا اور عطا سے روایت ہے کہ مغفرت چاہتے ہیں جبریل اوں پوگن کے لئے کہ جنہوں نے رکن یمنی کا بوسہ لیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رکن یمنی کے نزدیک دو فرشتے ہیں جو شخص کہ اوسکے پاس دعا مانگوں گے واسطے آمین کہتے ہیں اور حجر اسود پاس بہت فرشتے ہیں رکن یمنی کے پاس یہ دعا کہنے کا حکم ہے **ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرۃ حسنة و قنا عذاب النار** شعبی کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے ام حبیبہ دیکھا کہ کعبۃ اللہ نزدیک میں اور عبد اللہ

مسند
ابن عباس
رضی اللہ عنہما
سے

مسند
ابن عباس
رضی اللہ عنہما
سے

ابن عمر اور عبد اللہ بن زبیر اور مصعب بن زبیر اور عبد الملک بن مروان
 حاضر تھے سب نے کہے کہ ہر شخص حاجت اپنی رکن یانی کے پاس کہڑے ہو کر عرض
 کریں حق تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہر شخص کی حاجت روائی کرے گا اور سب نے
 عبد اللہ بن زبیر کو کہے کہ تم ہجرت میں اول پیدا ہوئے ہو ابتدا تم سے ہووے
 پس عبد اللہ بن زبیر کہڑے ہوئے اور رکن یانی پکڑ کر یہ دعائے اللہ انک
 توجی لكل عظیم اسالك بحرمۃ وجهک وحملۃ عرشک وحرۃ
 بنیک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لا تمیتنی من الدنیا حتی
 تولینی الحجاز وتسلم علی الخلفۃ یعنی عبد اللہ بن زبیر ملک حجاز
 کی خلافت چاہے پھر مصعب بن زبیر نے رکن یانی پکڑے اور یہ دعائے اللہ
 انک رب کل شیئی ان لا تمیتنی حتی تولینی العراق وتزوجنی سکنۃ
 بنت الحسین رضی اللہ عنہا یعنی حاجت ابن مصعب ابن زبیر کی یہ تھی کہ
 ملک عراق کی حکومت چاہوں اور سیدتنا سکنۃ بنت امام حسین سے اپنا نکاح
 ہووے پھر عبد الملک ابن مروان نے رکن یانی پکڑے یہ دعائے اللہ
 رب السموات السبع والارض ذات البنات بعد الفقل
 سالك اسالك بحقک علی جمیع خلقک وبحق الطایفین حول بیتک
 ان لا تمیتنی حتی تولینی شرق الارض وغربها ولا یبازعنی حتی
 اتیت براسہ یعنی عبد الملک بن مروان نے حکومت شرق اور غرب چاہی
 اور یہ چاہی کہ جو شخص اپنے سے فالفت کرے اس کا کراٹ لاوین پھر وہ
 ہی اکر بیٹھ پھر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رکن یانی پکڑے یہ دعائے

اللّٰهُمَّ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ اسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي سَبَقَتْ غَضَبَكَ اِنْ لَا
تُمِيتَنِي مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى تَوْجِبَ لِيَ الْجَنَّةَ يَعْنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
اپنے واسطے جنت چاہے۔ شعبی کہتے ہیں کہ میں دنیا سے نہیں گیا یہاں تک کہ
میں نے دیکھا کہ ہر ایک اپنے مقصود کو پہونچا۔ فلائمہ حقایق میں منقول ہے کہ
حجر اسود اور مقام ابراہیم اور رکن یمانی روز قیامت آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ
آلہ وسلم کو عرض کریں گے کہ جو لوگ ہماری زیارت نہیں کئے انکے واسطے
اپنی شفاعت کرو اور جو کہ ہماری زیارت کئے ہیں ہم انکی شفاعت کریں گے
ابن مردویہ جابر رضی اللّٰہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللّٰہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے کعبہ قیامت کے دن میری قبر کی طرف متوجہ ہو کر
کہیگا السلام علیک یا محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم میں کہو نجا وعلیک السلام یا
بیت اللّٰہ میری امت نے بعد میرے تجھسے کیا معاملہ کیا۔ کعبہ کہیگا یا محمد صلی
اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم جو شخص کہ میرے پاس آیا میں اسکا شفیع ہوں اور جو نہیں آیا
اپ اسکے واسطے کافی ہو۔ بحر تحقیق میں مذکور ہے اور بعضے سلف سے بھی
روایت ہے کہ جو شخص زیر میزاب شریف دو رکعت نماز پڑھے اور سو بار حاجت
اپنی عرض کرے دعا اسکی مستجاب ہے۔ ازرقی عبد اللّٰہ بن ابی سلیمان نے
جو مولیٰ بنی مخزوم کے ہیں روایت کیا ہے کہ جس وقت آدم علیہ السلام آسمان
سے نزول فرمائے دو رکعت نماز ادا کر کے ملتزم کے پاس آئے اور یہ دعا کہ
اللّٰهُمَّ اِنِّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعِلَانِيَّتِيْ فَاَقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمْ مَا فِيْ نَفْسِيْ
وَمَا عِنْدِيْ فَاَعْفُ عَنِّيْ ذُنُوْبِيْ وَتَعْلَمْ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سَوْءُ اللّٰهِ

شرح
نکاح
شریف

انی اسألک ایمانا یا بشر قلبی و یقینا صا دقا حتی اعلم انه لا یصیبني
 الا ما کتبت لی والرضا بما حتمت علی حق تعالی آدم علیہ السلام کو وحی کیا کہ اے
 آدم تو نے مجھ پر پاس دعا کیا اور میں نے قبول کیا اور نہ کر لگا کوئی شخص اس دعا کو مگر
 دو رکرونگا میں اس کے غم کو اور دو رکرونگا اس کی تنگی اور محتاجی کو اور رکھونگا اس کی
 روبرو تو نگر کی کو اور دو گنگا اس کو ہر طرح کے فواید اور آویگی اس کے پاس دنیا اگرچہ
 وہ دنیا کا ارادہ نکلیا ہووے۔ مجاہد سے روایت ہے کہ درمیان میں حجر اسود اور دروازہ
 کعبہ کے ملزم ہے جو شخص وہاں کہڑے ہو کر دعا کرے دعا اس کی مستجاب ہے۔ اور ابن
 عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سب لوگوں سے
 یہ بات سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو دعا ملزم شریف کے
 پاس کیا وہ دعا مستجاب ہے عمر ابن دینار اور حمیدی اور محمد ابن ادریس اور ابو الحسن
 محمد بن الحسن اور ابو اسامہ اور ابو علی اور ابو الحسن کتاب اور ابو الفتح غزنوی اور ابو طاهر
 اصفہانی اور ابو عبد اللہ تغلیسی اور حافظ محمد بن سدی اور طبری ہر ایک ایسا
 ہی کہتے ہیں کہ ہم نے جو وقت ملزم شریف کے پاس ملکے وہ مستجاب ہوئی۔
 عمر بن شیبہ سے روایت ہے کہ ملزم پر نہہ اور سینہ رکھنا اور ہاتھ کہولنا اور کہنی سے
 پہنچے تک ہات رکھنا سنت ہے۔ محب طبری سے روایت ہے کہ جمع نہوگی کہی اب
 زمزم اور آگ و دوزخ کی شکم میں مومن کے۔ فاکہی روایت کئے ہیں کہ پانچ نظر
 عبادت ہے ایک نظر کرنا کتبۃ اللہ پر دوسرے نظر والدین پر تیسرے نظر زمزم پر چوتھے
 نظر عالم کی طرف پانچویں نظر قرآن شریف پر اور حدیث میں آیا ہے کہ اب زمزم پر
 جس نیت سے پیوے وہ حاصل ہے اگر شفا و مرض کی نیت سے پیوے شفا اس کو حاصل ہو

اور اگر غذا کی نیت ہو دے تو ہر چند پانی غذا نہیں ہوتا اور پانی سے خون اور گوشت
 نہیں بنتا مگر کرامت خاص آب زمزم کی ہے کہ اس سے خون اور گوشت بنتا ہے
 اور غذا انسان کی ہوتا ہے مگر خلوص نیت شرط ہے حق تعالیٰ تمامی مسلمانوں کو
 نصیب فرما دے چاہ زمزم میں تین جانب سے جہرے ہیں ان میں سے چاہ زمزم
 میں پانی داخل ہوتا ہے ایک جہرہ جبل ابی قیس اور صفاء کی جانب سے اور ایک
 مردہ کی جانب سے اور ایک حجر اسود کی جانب سے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
 منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ بہترین پانی روئے زمین میں آب زمزم ہے فاسی
 کہتے ہیں کہ زمزم بہتر ہے آب کوثر سے اس واسطے کہ سینہ مبارک آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کا آب زمزم سے غسل دیا گیا ہے نہ آب کوثر سے عمق چاہ زمزم کا
 ساٹ یا تھ ہے اس میں چالیس یا تھ زمین کندہ ہے اور میں یا تھ بھاڑ کندہ ہے
 جو شخص کہ بعد طواف کرد و رکعت نماز ادا کر کے آب زمزم پیوے گو یا کہ شکم مایوس
 ابھی تولد ہوا اور جو شخص تحت میزاب کعبۃ اللہ دو رکعت نماز پڑھے نخل آتا ہے گناہوں
 سے جیسا کہ ابھی تولد ہوا شکم مادر سے جھکے چھ مقام ابراہیم کے نماز پڑھے وہ
 شخص مامون ہو عذاب الہی سے اور دوست تر نزدیک اللہ کے وہ جا ہی جو دنیا
 میں ملزم شریف اور مقام ابراہیم ہے اور طواف کرنے والا اطراف کعبہ کے
 مانند اس شخص کے ہے کہ جس نے اطراف عرش کے طواف کیا۔

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا او ہٹا دیگا حق تعالیٰ قبر
 مکہ معظمہ سے شہر ہزار شہیدوں کو کہ وہ داخل ہوں گے جنت میں بغیر حساب کے اور
 چہرے ان کے مانند ماہِ جماد دوم کے تابان ہوں گے اور ان کی شفاعت شہر آدمیوں

نسخہ
 نسخہ

مقبول ہوئی۔ اور دوسری روایت میں شتر ہزار آدمیوں کا شمار آیا ہے۔
 دیکھیئے کتاب میں سے روایت کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو
 شخص بیت اللہ کی جانب ایمان لائے اور رسولہ نظر کرے ثواب اس کا مثل حج
 کرنے والے اور عمرہ لانے والے اور جہاد کرنے والے کے ہے۔ ابن عباس رضی اللہ
 عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ رمضان شریف
 کو مکہ معظمہ میں پایا اور روزہ رکھا اور نماز پڑھا جس قدر کہ اس کے حصہ میں تھا اس کے
 واسطے ثواب ایک لاکھ رمضان کا لکھا جاتا ہے اور ہر روز و شب میں ثواب
 آزاد می غلام کا اس کو حاصل ہوتا ہے اور روز و شب ایک ایک نیکی اس کے
 نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہے اور ہر دن میں اس کو ثواب جہاد کا ملتا ہے۔ ابن ماجہ نے
 اس حدیث کو روایت کئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم سے روایت کئے کہ جو شخص بیت اللہ شریف میں داخل ہوا تو اس نے حسنات میں داخل
 ہوا پھر بیت اللہ سے جب نکلا تو اس حالت میں نکلا کہ گناہین اس کے سب معاف ہوئے
 روایت کیا اس حدیث کو طبرانی اور بیہقی نے اپنے سنن میں۔ اور روایت ہے عائشہ
 مطہرہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے کعبہ
 میں داخل ہوا اگر ادل خیال کرتا میں اس خبر کو جو بعد خیال کیا تو داخل نہ ہوتا میں کعبہ
 اس واسطے کہ خوف کرتا ہوں میں امت پر کہ بعد میرے وہ اثر دھام سے حرج نہ اٹھاوے
 روایت کیا اس حدیث کو امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ جمع دیرانین
 دونوں حدیثوں کے یہ ہے کہ جو شخص حطیم میں داخل ہو گا تو اس نے کعبہ اللہ میں داخل ہوا
 اور ثواب بھی وہی حاصل ہے اس واسطے کہ ایک روایت عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے

کہ حضرت نے کعبہ میں داخل ہونا چاہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسے عایشہ
 تو نمازِ حطیمین او اگر گویا تو نمازِ کعبہ میں او کی ابو ذر اور احمد اور زرین سے روایت ہے
 اور امام شافعی بھی اپنی سند میں اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ مکہ معظمہ اوقاتِ صلوة
 سے مستثنیٰ ہے یعنی کوئی وقت مکہ معظمہ میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے مگر اس حدیث کی
 موافق کتبِ فقہیہ میں کوئی مسئلہ نظر سے نہیں گذرا شاید کہ کسی مقام پر کتبِ فقہین
 بھی یہ مسئلہ لکھا ہو اور نظر اس کثیف کی دیکھنے سے اس کے قاصر ہو یا یہ حدیث
 علماءِ فقہیہ کے پاس مؤول ہو و اللہ اعلم بالصواب۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ معظمہ میں آٹھون دروازہ جنت کے کشادہ
 ہیں قیامت تک ایک دروازہ بابِ کعبہ کے پاس اور دوسرا دروازہ میزاب کے نیچے
 اور تیسرا دروازہ رکنِ یمن کے پاس اور چوتھا حجرِ اسود کے پاس اور پانچواں مقام
 ابراہیم کے نیچے چٹا چاہ زمرم کے پاس ساتواں کوہِ صفا کے پاس اور آٹھواں کوہِ
 مردہ کے پاس اور نہین نکلیگا کوئی شخص مکہ معظمہ سے مگر ساتھ معفرت کے اس واسطے
 کہ حق تعالیٰ نے فرمایا جو شخص کہ مکہ میں داخل ہوا اس کو امن ہوا یعنی عذابِ الہی
 سے عظمت مکہ معظمہ سے یہ ہے کہ حدِ حرم تک درندی ہرن کو تکلیف نہیں دیتے اور
 جبکہ حدِ حرم سے باہر آتے ہیں درندے سچا ہرن کا کرتے ہیں۔ ابنِ جماعہ سے روایت ہے
 کہ اولِ تعظیمِ حرم کی سانپوں نے کیا کہ بڑے سانپوں نے چوڑے سانپوں کو وقت
 طواف کے نہیں کھایا ورنہ چوڑے سانپ بڑے سانپ کی غذا ہیں اور کرامتِ بیت
 سے یہ ہے کہ بارش جس جانب میں بیت اللہ کے ہوا رزانی خاص اسی جانب کے ملک
 میں ہوگی اور اگر سب جانب میں بیت اللہ بارش ہو تو تمام ملکوں میں رزانی ہوتی ہے

اور کرامت علیہ السلام یہ ہے کہ سیل زمین محل کے حرم میں داخل نہیں ہوتی بلکہ سیل زمین
 حرم کی زمین محل میں سے نکل جاتی ہے اور جس وقت کہ سیل زمین محل کے زمین حرم کی پہونچی
 ہے تو شہر ہوتی ہے اور حرم میں داخل نہیں ہوتی۔ روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی
 اللہ عنہما سے کہ جس وقت قوم ثمود اڑنی کے ٹانچے کا نیچے اور عذاب الہی میں گرفتار ہو کر
 سب ہلاک ہوئی ایک شخص کہ وہ زمین حرم میں تھا عذاب الہی سے محفوظ رہا پھر جب
 وہ زمین حرم سے باہر نکلا عذاب الہی میں گرفتار ہوا نام اس کا ابو زغال ابو ثقیف تھا
 روایت ہے عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ اول زمین کتبۃ اللہ کی پیدا کی گئی
 پہر اس سے تمام زمین پیدا ہوئی اور پہاڑوں میں پہلے جبل ابوقیس مخلوق ہوا پہر اس
 سے تمام پہاڑ مخلوق ہوئے۔ روایت ہے مجاہد سے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن عمر
 رضی اللہ عنہما سے کہ بیت اللہ آگے دو ہزار سال کے زمین سے پیدا ہوا پہر اس سے زمین
 پیدا ہوئی عبد المنعم اپنے والد اور وہ انکے جد و سب بن منبہ سے روایت کرتے ہیں
 کہ جس وقت آدم علیہ السلام زمین پر اترے انکو وحشت ہوئی جب اونہوں نے سمعت
 زمین کی دیکھی اور اپنے سوا کسی کو نہ پایا جناب باری میں عرض کئے کہ اے حق تعالیٰ کوئی
 آباد کر نیو لا تیری زمین میں سوائے میرے ہی کہ اوسمین تیرا حمد کرے ارشاد الہی ہوا
 کہ اے آدم قریب ہے کہ میں زمین مکانات بنا دوں گا کہ اوسمین میرا ذکر بلند ہووے
 اور میری خلق اوسمین میری شیعہ کریں اور تجھ کو ایک ایسے گہر میں جاے دوں گا کہ
 اون سب میں سے اوسکو میں اپنے لئے پسند کیا ہوں اور اوسکو اپنی بزرگی سے
 دیا ہوا ہوگا اور جسے زمین پر مکانات ہیں سب پر اوسکو بزرگی دیا ہوگا اور نام اسکا
 اپنا گہر رکھو گا پاک کروں گا میں اوسکو خاص اپنی عبادت کو واسطے اور نگہ رکھو گا میں

اوسکو میری عظمت اور بزرگی کے واسطے اور میرے ذکر کے واسطے سب مکانون
 سے اوسکو مستحق زیادہ کرونگا اور اوسکو آسمانوں میں اور زمینوں میں رکھوں گا اور
 وہ روبرو میرے اوپر رہے اور اوسکو ہون پس وہ میرے نزدیک سب گہروں سے
 پسند زیادہ ہے اگرچہ میں اوس میں رہتا نہیں ہوں اور نہ میرے واسطے گہروں میں رہنا
 سزاوار ہے اور نہ مکانون کے یہہ شان ہے کہ مجھ کو اوشا سکین اور اسے آدم میں اس
 گہر کو تیرے اور تیرے بعد والوں کے واسطے حرم صاحب امن کردنگا اور اطراف میں
 اوسکے اور تحت اور فوق میں اوسکے بزرگی دوں گا جو شخص کہ میری بزرگی دینے کے
 باعث سے اوسکی بزرگی کیا پس اوس نے میری بزرگی کیا اور جو شخص کہ اوسکی بزرگی
 نہیں کیا پس اسکو میری بزرگی دیے ہوئے سے انکار کیا اور بے ادبی کیا اور جو شخص
 کہ اوسکے رہنے والوں کو امن دیا پس وہ مستحق میرے امن کا ہوا اور جو شخص کہ اوسکو
 ڈرا یا وہ میرے ذمہ کو توڑا اور جو کہ اوسکی تعظیم ادا کیا پس وہ میری آنکھ میں بزرگ ہوا
 اور جو کہ اوسکی بزرگی اور تعظیم میں سستی کیا پس وہ میرے نزدیک ذلیل ہوا اور ہر ایک
 بادشاہ کے واسطے ایک سرحد ہے اور بطن مکہ میری سرحد ہے کہ جسکو میں اپنے واسطے
 سرحد مقرر کیا ہے نہ خلق کے واسطے پس اند صاحب مکہ ہوں کہ وہ میری حمایت
 میں اور میری ذمہ میں اور میرے ہمسایہ میں اور میری ضمانت میں ہے اور بنایا ہوا
 میں اور جس میں اول بیت کہ بنا کیا گیا ہے واسطے آدمیوں کے اور آباد کردہ میں اوسکو
 آسمان والوں اور زمین والوں سے کہ آویں گے اوس میں فوج فوج گرد آؤدہ اور غبار
 آؤدہ ضعیف اونٹوں پر در سے بہ آواز تکبیر کہتے ہوئے جو شخص کہ قصد اوس گھر کا کرے
 اور سوائے میرے اور کچھ ارادہ اوسکا نہ ہو دے نہیں جو شخص مجھے ملاقات کیا اور

میرا مہمان ہوا اور مجھے پاس آیا اور میرے گہر میں اور تراپس لازم ہے مجھ پر کہ اسکو بزرگی
 تحفہ دوں کیونکہ ہر کریم کے واسطے ضرور ہے کہ اپنے مہمان کی اور اپنے پاس آنیوالے
 کی اور اپنی ملاقات کرنے والی کی بزرگی کرے اور حاجت برآری اونکی کرے اور
 آباد کر تو اسکو اسے آدم جب تک کہ تو زندہ ہے پھر بعد تمہاری گروہ میں اور امتین
 انبیائوں کی تیری اولاد سے ہونگی ایک کے بعد ایک اسکو آباد کرینگے یہاں تک
 کہ سلسلہ اسکا منتہی ہوگا طرف ایک نبی کے کہ وہ خاتم النبیین ہوں گے اور نام
 اؤن کا **محمد** صلی اللہ علیہ آہ وسلم ہوگا اور انکو میں کعبہ کی آباد کرنے والوں
 سے کرونگا اور وہ والی اور نگہبان کعبۃ اللہ کے ہونگے اور سقایت کعبہ ہی انہیں
 اختیار میں رہے گی جب تک کہ وہ زندہ رہیں گے کعبہ میں باعث امن کار ہوگا اور قسوت
 وہ نبی میرے پاس ملے آئینگے میں اؤن کے واسطے وہ فضیلت اور ثواب جمع کیا
 ہوگا کہ وہ باعث میری نزدیکی کا ہوگا اور اؤن کے واسطے قیامت میں سبب بزرگ
 ترین مقاموں کا ہوگا اور آگے اؤن کے ایک اور نبی ہونگے کہ وہ والد اؤنکی ہونگے
 اور نام اؤنکا ابراہیم ہوگا وہ تمہارے اولاد سے ہونگے اس گہر کا نام اور ذکر اور
 شرف اور بزرگی اور کرامت اور ثنا اؤن سے کر دنگا اور بلند کر دنگا میں اؤن کے
 واسطے قواعد اس گہر کے اور تمام کر دنگا میں اؤن کے ہاتھوں پر عمارت کو اس گہر کے
 اور منسوب کر دنگا میں اؤنکی طرف سقایت کو اسکی اور بتلاؤنگا میں اؤنکو قد حرم
 کو اسکی اور مقام حل کو اور مقام وقوف کو اس کے اور تعلیم کر دنگا میں اؤس
 نبی کو عبادات حج کو اس گہر کے اور کر دنگا میں اؤس نبی کو امت طاعت کرنیوالی
 قائم میرے حکم پر جو بلانے والے میری راہ کی طرف کہ میں اؤس راہ کو پسند کر دنگا

اور ہدایت کرونگامین اوس بنی کو سیدھی راہ کے اور میں اوس بنی کو بلا غایت کرونگا
 تو وہ صبر کرے گا اور اگر غایت دونگا تو وہ شکر غایت بجا لاوینگا اگر اوس کو حکم کرینگا
 تو وہ میرا حکم بجا لاوینگا اگر وہ کچھ میری نذر کرینگا پس وہ اوس کو پوری کرینگا اور اگر وہ
 کچھ مجھ سے دعوے کرینگا تو اوس کو پورا کرینگا اور اگر وہ مجھ سے دعا کرینگا تو میں اوسکی دعا
 کو قبول فرماؤنگا اور ارلاد اور ذریت میں اوس کے ہی بعد اوس کے اوسکی دعا قبول کرونگا
 اور شفاعت اوسکی اوس کے اہلبیت اور ذریت میں قبول کرونگا اور میں اولاد کو اوس
 بنی کی اس گہر کا اہل کرونگا اور اوس کو میں اپنے گہر کا والی اور حاکم اور نگہبان اور رفعت
 گزار اور کلید بردار اور واجب اور صاحب سقایت کرونگا جب تک کہ وہ دین میں نئی
 بات نہ نکالے اور تغیر اور تبدل دین میں پیدا نہ کرے اور جب ایسا کرے پس میں اسے
 زیادہ قدرت والا ہوں کہ بدل کر دوں میں جسکو چاہوں۔ اور کروں گامین ابراہیم کو
 امام اس گہر کا اور اہل شریعت کہ اقتدا کرینگے اونکی جو اون مقامات میں حاضر ہونگے
 اور تمامی جن دین سے جو اون کے قدم بقدم رہینگا اور طریقہ کے اون کے اتباع کرینگا
 اور خصلت کی اونکی پیروی کرے پس اوس نے نذر پوری کیا اور اپنا حج کامل کیا
 اور اپنے مقصود کو پہونچا اور جس نے ایسا نہیں کیا اوس نے اپنا حج منقطع کیا اور اپنے
 مقصود کو نہیں پہونچا اگر کوئی شخص مجھ سے پوچھے کہ روز حج مقامات حج میں میں
 کہاں ہونگا تو جان لو کہ میں اون لوگوں کے ساتھ ہوں کہ جنکے ہال پریشان اور
 غبار آلود ہیں اور اپنی نذر کو پوری کئے ہیں اور اپنے پروردگار کی طرف جظاہر
 اور باطن کو جانتا ہے گریہ کرتے ہیں اس حدیث کو بھیقی نے شعب الایمان میں روایت
 کئے ہیں اور آرزقی سے معنی اس حدیث کی روایت ہے اور وہ اس سے طویل ہے

کہ ہری سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ لوگوں نے مقام ابراہیم
 میں تین صفحہ ہائے صفحہ اولیٰ پر یہ مکتوب تھا کہ میں اللہ مالک مکہ ہوں پیدا کیا میں نے
 اس کو جس روز کہ میں نے آفتاب اور مہتاب کو پیدا کیا اور اس کی حفاظت فرشتوں
 سے کیا اور برکت دیا میں اہل مکہ کے واسطے گوشت اور دودھ میں صفحہ ثانی میں یہ
 لکھا ہوا تھا میں اللہ ہوں صاحب مکہ پیدا کیا ہوں میں رحم اور قربت کو اور رحم کو نام سے
 اپنے نکالا ہوں یعنی نام حق تعالیٰ کا رحیم ہے صفحہ سوم پر یہ مرقوم تھا کہ میں اللہ
 مکہ ہوں پیدا کیا میں نے نیکی اور بدی کو خوشی ہوئی اور سکے واسطے کہ جسکے ہاتھ پر نیکی
 ہوئی اور خرابی ہو اور سکے واسطے کہ جس کے ہاتھ سے بدی ہوئی اس کو ہی بیعتی نے
 شعب ایمان میں روایت کئے ہیں اور محمد سے روایت ہے کہ وہ اپنی بیوی سے
 روایت کرتے ہیں کہ جو وقت آدم علیہ السلام زمین پر اترے حق تعالیٰ نے حکم فرمایا
 کہ مکہ معظہ کے طرف جاؤ جب موافق فرمان الہی کے آدم علیہ السلام مکہ معظہ کے
 طرف چلے جس منزل پر آدم علیہ السلام اترتے تھے حق تعالیٰ اپنی قدرت سے چشمہ آب
 شیرین جاری فرماتا ہے جبکہ آدم علیہ السلام مکہ معظہ کو پہنچے بیت اللہ کے پاس عبادت
 کرتے ہوئے رہے اور طواف بیت اللہ بھی کرتے یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوا۔ اور
 عروہ سے روایت ہے کہ بعد انتقال آدم علیہ السلام کے نماز ان کے جنازہ کی جسبرئیل اور
 ملائکہ علیہم السلام رو برو خانہ کعبہ کے ادا کئے اور قریب منارہ مسجد خیف کے جو نماں میں ہے
 دفن آدم علیہ السلام کا ہوا۔ اور وہاں کہتے ہیں کہ عہد آدم علیہ السلام میں بیت اللہ
 شریف جنت کے یا قوٹوں سے یا قوت سرخ کا نہایت تابان اور درخشان تھا اور
 اس کے دو دروازے تھے جنتی سونے کے ایکہ بجانب مشرق کے دوسرا بجانب مغرب کے

اور ستارے الماس کے اوسمین نصب تہ چنانچہ حجر اسود بھی اونہین الماس میں سے
ایک الماس ہے زمانہ نوح علیہ السلام تک ایسا ہی تابان رہا پھر جب کہ زمانہ نوح علیہ السلام
میں طوفان آیا آگے طوفان آنے کے واسطے حفاظت غرق ہونے کے کعبۃ اللہ کو ٹھکر
زیر عرش محل رکھا گیا بعد طوفان نوح کے زمین دو ہزار سال ویران رہی یہاں تک
کہ زمانہ ابراہیم علیہ السلام کا آیا اور ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ بیت اللہ تیار کریں
اور ابراہیم علیہ السلام کے پاس سکیینہ مثل ابرہہ کے آیا کہ اوسکو سر اور چہرہ مانند
انسان کے تھا اوسنے کہا کہ اے ابراہیم میرے سایہ کے موافق بیت اللہ کو تیار کر
کہ اس سے نہ زیادہ ہووے اور نہ کم پس ابراہیم علیہ السلام موافق سایہ سکیینہ کے
زمین پر بیت اللہ شریف بنا کئے اور اون کے ساتھ اسماعیل علیہ السلام بھی شریک
تھے مگر بیت اللہ شریف کو واسطے سقف تیار نہیں کئے لوگ اوسمین اپنا سامان
اور زیور ڈالنا شروع کئے پھر جبکہ کعبۃ اللہ قریب بہرنے کے ہوا پانچ شخص اپنے
دل میں نیت بد کا ارادہ کر کے کعبۃ اللہ کے پاس رہے چنانچہ چار شخص چاروں
جوانب میں کعبۃ اللہ کے بیٹھے جبکہ پانچواں شخص بھی ارادہ کیا سر کے بل گر کے ہلاک
ہوا اوسوقت حق تعالیٰ سببہ سانپ کو بھیجا اوسنے پانسو برس تک کعبۃ اللہ کی حفاظت
کیا پھر جب کوئی کعبۃ اللہ کے نزدیک جانے کا ارادہ کرتا وہ سانپ اوسکو ہلاک کرتا
ایسا حال زمانہ قریش تک رہا پھر قریش نے بنائے کعبہ کئے اس حدیث کو بیہقی نے
شعب الاہل ان میں روایت کئے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ ہر روز و شب میں مسجد مکہ میں حاضر رہنے والوں پر ایک سو بیس رحشیں حق تعالیٰ
کے نازل ہوتی ہیں۔ ساٹھ رحمت طواف کرنے والوں کے واسطے اور چالیس رحمت

نفاذ میں
مجاہد

ارن کے واسطے جو لوگ کہ اطراف بیت اللہ کے بہ نیت اعتکاف کے بیٹھتے ہیں اور میں
رحمت اور ان لوگوں پر جو کہ کعبۃ اللہ کو دیکھتے ہیں۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
ہے کہ اول ضیہ کہ حق تعالیٰ اپنی رحمت نازل فرماتا ہے وہ اہل مکہ ہے جو لوگ کہ مسجد
مکہ میں نماز پڑھتے ہیں یا در قبلہ بیٹھتے ہیں ہر ایک شخص کو حق تعالیٰ اپنی معصرت سے
سرفراز فرماتا ہے ملائکہ عرض کرتے ہیں کہ اے پروردگار رحمت اور مغفرت سے تیرے
کوئی اہل مکہ باقی نہیں رہے مگر سونے والے حق تعالیٰ فرماتا ہے اے ملائکہ میں سونے
والوں کو عبادت کرنے والوں کے ساتھ لاحق کرونگا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ جس شخص کے دونوں پاؤں طواف کرنے سے در دکرین تو حق تعالیٰ کو محذور ہے
کہ اوں پاؤں کو خست میں آکرام دیوے۔ عبد اللہ ابن عمر اور عمر بن العاص رضی اللہ
عنہم سے روایت ہے کہ جو شخص وضو درست کر کے رکن یانی کے پاس آکے اوس کا
بوسہ کیوے تو گویا اوس نے رحمت الہی میں غوطہ دیا پھر جب بسم اللہ اللہ اکبر اشہد ان
لا الہ الا اللہ آخر کلمہ طیب تک کہے تو رحمت الہی اوس کو لے لیتی ہے پھر جبکہ اوس نے
طواف بیت اللہ کا کیا ہر قدم پر اوسکی شتر نیکی لکھی جاتی ہے اور شتر گناہ اوسکے
محو ہوتے ہیں اور شتر درجے بلند ہوتے ہیں اور شفاعت اوسکی شتر شخصوں میں اوسکے
اہل قرابت کے مقبول ہوتی ہے۔

نصفین

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حج کہ اوسمیں بدفت اور فوق نہو دے
اوس سے گناہیں آدمی کے ساقط ہوتے ہیں اور حج مبرور کا ثواب اس سے بھی
زیادہ ہے کہ اوس سے فوز عظیم حاصل ہے۔ اور حج کے فضائل میں سے یہ ہے
کہ اوسکی شفاعت چار سو آدمیوں میں روز قیامت مقبول ہے اور حج کرنیوالا آتے ہوئے

اور جاتے ہوئے ضمانت الہی میں ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 حاجی کے واسطے یہ دعا فرمائی ہے اللہم للیٰحی آج ولین استغفر لہما جہم لعلیٰ
 حق تعالیٰ حاجی کو بخش دے اور جس نے کہ حاجی کے لئے مغفرت چاہی اور سکو یہی بخوشی
 اور دعا حاجی کی اور اسکے مکان میں داخل ہوئے کے بعد چالیس دن تک مقبول ہے
 چہا شخص میں کہ حق تو مالی پر ادنیٰ تا یہ ضرور ہے ایک جو شخص کہ اللہ کی راہ میں
 جہاد کرے دو شہر اور غلام کہ مکاتب ہوا تیسرا جس نے کہ نکاح کیا جو تھا جس نے
 ادادہ حج کا کیا۔ ایک قوم سعدان خولانی کے پاس اگر بیان کیا کہ قوم کہنا نہ نے
 ایک شخص کو قتل کر کے تمام روز جلایا مگر اسکی لاش پر آگ کچھ ہی اثر نہ کی بلکہ
 رنگ اور سجا جیسا کہ تھا وہی رہا۔ سعدان خولانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
 شاید وہ شخص تین حج کیا ہو گا قوم نے اسکی کہی کہ ہاں ایسا ہی ہے اور ہوں
 فرمایا کہ جو شخص ایک حج ادا کیا وہ حج فرض ادا کیا اور جو شخص کہ دو حج کیا حق تھا
 پر اپنا فرض رکھا اور جو کہ تین حج ادا کیا حق تھا اس کے گوشت اور بالوں کو لاش
 پر خرام کیا۔ قاضی عیاض شفا میں اور مولیٰ محدث سعد الدین کا برزونی اپنے
 مناسک میں یہ حدیث نقل کئے ہیں۔ ثواب ایک درہم دینے حاجی کا راہ خدا
 میں ثقیل زیادہ ہے جبل الیٰ قیس۔ فا کہی علیہ الرحمۃ اور حسن بصری رضی اللہ عنہ
 اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کئے کہ جو شخص کہ میت کی طرف سے
 حج کرے ثواب ایک حج کا میت کو اور ثواب ساٹھ حج کا حج کرنے والی کو ملتا
 ہے۔ داؤد قطنی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے والدین
 کی جانب سے حج کرے ثواب ایک حج کا والدین کو اور ثواب دس حج کا حج

۲۰
 حج کا ثواب

حج کا ثواب

کرنے والے کو ملتا ہے۔ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں کہ علی بن موقوف سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے حج کیا پس میں نے حضرت کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں اے ابن موقوف تو نے میری جانب سے حج کیا اور ہنوں نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر حضرت نے فرمائے کہ تو میری جانب سے بلیک کہہ او بخون نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تجھے قیامت کے روز کافی ہو نگا اور تیرا ہاتھ پکڑ کے جنت میں داخل کر دوں گا اور اس روز کہ غلابی مشقت حساب و کتاب میں رہیں گے۔ جو شخص کہ بار اوہ حج اپنے مکان سے نکلے اور اثناء راہ میں وفات پاوے اجراء ثواب اور قیامت تک لکھا جاوے گا اور اس کے تمام گناہ محو کئے جاوین گے اور اس کی شفاعت ستر آدمیوں میں اور اس کے اقربا کے مقبول ہوگی اور جو دو قدم کہ کعبہ کے جانب گئے ہیں اور ان کو حق تعالیٰ عذاب نہیں کریگا۔

عطا سے روایت ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام زمین ہند پر نزول فرمائے اور ان کے ہمراہ سات لکڑیاں جنت کے تھے وہ یہی لکڑی اگر کی ہے کہ جس سے خوشبوئی لیتے ہیں چنانچہ کہتے اللہ کے روبرو اور روضہ مطہرہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہی اس کا بخور دیتے ہیں اور فی الواقع خوشبوئی اس کی نہایت لطیف نعمت بخش دماغ ہوتی ہے کہ ایسی بوے خوش کسی خوشبوئی میں نہیں ہوتی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آدم علیہ السلام ہزار بار پایادہ پا طواف کعبہ کے واسطے حاضر ہوئے۔ من بصری رضی اللہ

نہایت

عنه سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا بن حجر اسود اور مقام
 ابراہیم کے قبر ہو اور شعیب اور صالح علیہم السلام کی ہے اور دوسری حدیث میں
 وار ہے کہ قبور ایک کم سوا بنیا علیہم السلام کے ہیں۔ مجاہد سے روایت ہے کہ
 جسوقت ابراہیم علیہ السلام حق تعالیٰ سے یہ دعا کئے انا ہذا سکنا یعنی اے اللہ
 مجھ کو عبادات حج کرنے کے بتا دے حق تعالیٰ بنیاد بیت اللہ کی اونکو دکھایا بعد
 اوسکے صفا اور مروہ دکھایا اور فرمایا کہ اے ابراہیم یہ شعائر اللہ ہیں یعنی بیوقوفان
 ہیں کہ حق تعالیٰ نے اونکو بزرگی دیا ہے بعد اوسکے جبریل علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام
 کو سنا کی طرف لیکئے جبکہ حجرہ عقبی تک پہنچے جسکو عوام الناس بڑا شیطان کہتے ہیں
 شیطان انا راہ میں حائل ہو کر ابراہیم علیہ السلام کو اذیت پہنچایا جبریل علیہ السلام
 نے کہے کہ اے ابراہیم تم تکبیر کہو اور شیطان کو کنکر سے مارو بعد اوسکے ابراہیم
 علیہ السلام مقام حجرہ و سطح تک آئے کہ اوسکو عوام الناس بڑا شیطان کہتے ہیں یہی
 امر واقع ہوا پہر جب ابراہیم علیہ السلام حجرہ قصویٰ کے مقام پر آئے کہ اوسکو عوام الناس
 چھوٹا شیطان کہتے ہیں ایسا ہی معاملہ واقع ہوا پہر جبریل علیہ السلام شعراحوام یعنی فزولہ
 اور مقام عرفات ابراہیم علیہ السلام کو دکھلائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
 ہے کہ ہر سال موسم حج میں خضر اور الیاس ملاقات کرتے ہیں اور ہر ایک دوسرے کے
 سر کو حلق کرتے ہیں اور بوقت رخصت یہ کلمات کہتے ہیں بسم اللہ ماشاء اللہ
 لا یسوق الخیر الا اللہ ماشاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ ماشاء اللہ
 ماکان من نعمۃ من اللہ ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ -
 اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

یہ حدیث صحیح ہے

یہ حدیث صحیح ہے

حق تعالیٰ کعبۃ اللہ سے وعدہ فرمایا ہے کہ ہر سال چھ لاکھ آدمی حج کرینگے اگر کم ہونگے تو اس عدد کی تکمیل فرشتوں سے کئے جاوے گی۔ ابوبکر محمد بن الحسن نقاشی کہتے ہیں کہ نہایت عدد حجاج کی پندرہ لاکھ ہیں یعنی پندرہ لاکھ سے زیادہ اور چھ لاکھ سے کم نہیں ہوتے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ حضرت نے فرمایا عرفہ کے روز جسکے دل میں ذرہ برابر ایمان ہووے اس کے واسطے مغفرت ہے ایک شخص نے عرض کیا کہ یہ بات اہل عرفات یعنی حجاج کے واسطے خاص ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مومنین کے واسطے عام ہے۔ اور حدیث میں وارد ہے کہ حق تعالیٰ آخر روز عرفات میں حجاج کے واسطے فرماتا ہے کہ اے فرشتو گواہ رہو میں نے سب گناہ حاجیوں کے بخش دیا مگر جن پر کہ حقوق عباد میں۔ پھر روزِ فردا میں ارشاد الہی ہوتا ہے کہ حقوق عباد ہی بخشو اور غلام اور مظلوم کو ظالم کے طرف سے آپ بدلہ دو گنا۔

ایوب جمال سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے عرفات میں وقوف کیا اور وہاں نفقہ اہل و عیال کا فراموش کر کر وہاں سے روانہ ہوا توڑی دیر کے بعد جب یاد آیا واسطے تجسس اس نفقہ کے پھر عرفات میں آیا دیکھا کہ تمام میدان عرفات میں بہت سے سیاہ بدن بغیر سر کے پڑے ہوئے ہیں مجھ کو اس امر کے دیکھنے سے تعجب لاحق ہوا تا کہ سے یہ آواز آئی کہ یہ گناہیں بنی آدم کی ہیں اس جاسے پر چھوڑ گئے ہیں پھر میں اپنا گم کیا ہوا پا کر وہاں سے روانہ ہوا۔ منبع سے روایت ہے کہ ایک سال حج میں میں ہمراہ عبید بنی قاسم کے تھا جو وقت کہ میں عرفات میں گیا اور بستر اپنا نزدیک عبید کے رکھ کر واسطے غسل کے عوض عکاظ پر گیا اور ہمیانی

نہایت
میں نے
سنا ہے
کہ وہ

کرے اپنے کھوکھلو اور سیمقام پر رکھا اور بعد غسل کے مہمانی اپنی وہیں بھول کر روانہ
 ہوا بعد نصف شب کے جب مہمانی مجھے یاد آئی تلاش اس کے حوض عکاف پر
 آیا دیکھا کہ زمین عرفات اور تمام پہاڑین اس کی چھوٹے اور بڑے بانڈروں سے
 بہر گئے ہیں راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ قصہ ابی عبید سے بیان کیا انھوں
 نے کہا کہ یہ گناہین بنی آدم کے ہیں۔ حج اکبر میں تین قول ہیں۔ قول اول یہ ہے
 کہ جس حج میں یوم جمعہ روز عرفہ واقع ہووے وہ حج اکبر ہے اور ایک یہ تو
 ہے کہ ثواب اس کا شتر حج کا ہے۔ قول دوم یہ ہے کہ حج اکبر قرآن ہے
 اور حج اصغر افراد اور تنع ہے قول سوم حج مطلقاً اکبر ہے اور عمرہ حج اصغر
 ہے۔ عبد الرحمن بن احمد بن عطیہ سے روایت ہے کہ جناب مرتضوی کرم اللہ وجہہ
 سے کسی نے پوچھا کہ وقوف عرفات کا کیا سر ہے حضرت نے فرمایا کہ کعبہ بیت اللہ
 اور زمین حرم باب اللہ ہے جو وقت کہ کوئی شخص بیت اللہ حاضر ہویکا ارادہ
 کرے تو حق تعالیٰ اس کو اپنے باب پر ٹھیرا یا تاکہ تضرع اور زاری کرے پھر اسے
 کہایا امیر المؤمنین مزدلفہ میں ٹھہرنا کیا بہید ہے حضرت نے فرمایا کہ جب حق تعالیٰ
 نے اپنے باب میں داخل ہونے کی اجازت دیا پھر دوسری حد پر ٹھیرا یا تاکہ پھر
 تضرع اور زاری اپنی بارگاہ میں کریں جبکہ دوسری حد پر ہی اس کے
 تضرع اور زاری کیا ارشاد فرمایا کہ سنی میں آن کو نذر بارگاہ الہی میں قربانی
 گذارنیں پھر سبب ادا کرنے عبادت اور ارکان حج کے گناہوں سے طہارت
 حاصل ہو کہ قابلیت اس امر کی حاصل ہو کہ بارگاہ الہی میں اور بیت اللہ میں
 حاضر ہووے اس وقت حکم ہوا کہ اب زیارت بیت اللہ کی کرے پھر اس نے

حج اکبر

حج اکبر

عرض کیا کہ اسے امیر المؤمنین روزہ ایام شریعت کے کیوں حرام ہوئے حضرت نے فرمایا کہ حجاج حق تعالیٰ کے مہمان ہیں اور مہمان کو جائز نہیں کہ جسکے پاس مہمان ہیں اسکی بنے اجازت روزہ رکھے۔ پہلے دوس نے پوچھا کہ اسے امیر المؤمنین لپیٹ جائے گا حکم پر وہ کعبہ سے کسواسطے ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ مثال اوس شخص کی ہے کہ وہ اپنے عقد فقور کے واسطے اور حاجت روانی کے واسطے اپنے مالک کے واسن کو بلگتا ہے اس حدیث کو بہقی نے شعیب ایمان میں روایت کیا ہے۔ ابوسعید سے روایت ہے کہ قبر آدم علیہ السلام قریب منارہ مسجد خیف ہر ابی دردا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ مقام منیٰ میں امر عجیب ہے باوجودیکہ وہ میدان تنگ ہے مگر جسوقت کہ حجاج اوس میں نزول کرتے ہیں کشادہ ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ مناکا حال مانند عورت کے رحم کے ہے کہ بعد قریب حمل کے کشادہ ہوتا ہے کلبی سے روایت ہے کہ ادہون نے کہا ابن عساکر سے یہ روایت ہے کہ جسوقت جبریل علیہ السلام مقام منیٰ میں آدم علیہ السلام سے مفارقت کا ارادہ کئے کہے کہ آدم جو کچھ تم اور خواہش کہتے ہو چاہو۔ آدم نے کہے کہ میں خواہش اور تمنیٰ جنت کی رکھتا ہوں پس اسواسطے اس مقام کا نام منیٰ رکھا گیا۔ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ دو طواف ہیں کہ اون سے کفارہ کل گناہوں کا ہوتا ہے ایک طواف بعد نماز فجر کے کہ فراغت اوس سے بعد طلوع آفتاب کے ہووے دوسرا طواف بعد نماز عصر کے کہ فراغت اوس سے غروب آفتاب کو ساتھ ہووے اس حدیث کو ارتقی اور ابوسعید المفضل نے روایت کئے ہیں اور ناکہی کی روایت میں وارد ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر کوئی

یہ روایت صحیح ہے

یہ روایت صحیح ہے

شخص قبل اوسکے یا بعد اوسکے طواف کرے حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص بھی اوسے
 ساتھ لاحق ہوتا ہے فواج المسکین فی سواخ المکیہ میں مذکور ہے کہ واثق بن ابی
 کا ایک لاکھ بیس ہزار نبیوں نے کئے ہیں سوائے اولیاء استہدائے کبیر کے کہ اوسکا
 کچھ حساب اور شمار نہیں۔ شیخ اکبر کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے کعبہ کی جانب نظر کیا
 کعبہ نے مجھ سے اپنا طواف چاہا اور چاہ زفرم کی طرف نظر کیا وہ مجھ سے اپنا پانی پینے کو
 پینا چاہا اور بوقت بوسہ لینے حجر اسود کے میں شہادت توحید اوسکے نزدیک آتا
 رکھا حجر اسود مثل طاق بمقدار یک درعہ کے کشادہ ہوا اور توحید اوسمیں مثل کعبہ کے
 نمودار ہوئی اور قرار پائی حجر اسود نے کہا یہ امانت تیری ہے روز قیامت حقیقاً
 کے پاس دو گنا غوث مکہ میں اور ابدال شام میں اور عرفا مغرب میں اور نجبا اطراف
 زمین میں اور اوتاوسیا ح زمین میں واسطے مصالح مخلوق خدا کے رہتے ہیں۔
 بعضے اولیاء اللہ سے منقول ہے کہ میں نے مکہ معظمہ میں ساتھ تین سو پندرہ ہجری میں
 دیکھا کہ ایک شخص سواری پر بیٹھتا ہے اور فرشتے اوس سواری کو طمانی زنجیر سے
 ہوا میں کیسے تے ہیں میں نے کہا کہ آپ کہاں جاتے ہو اونہوں نے فرمایا کہ واسطے
 ملاقات میرے بہائی کے کہ میں اونکا مشتاق تھا میں نے کہا کہ آپ نے اونکو طلب
 کیوں نہیں فرمایا اونہوں نے کہا کہ ثواب ملاقات اوس حال میں کہاں ہوگا اون
 قطب کا نام عبداللہ بلخی ہے۔ روایت ہر شیخ ابی نصر محمد بن ابی نصر بن ثابت
 البدخی سے اونہوں نے خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ ناز صبح کہاں ادا کرتے ہیں خضر
 علیہ السلام نے کہا کہ ناز صبح رکن یمانی کے پاس اور ناز ظہر مدینہ طیبہ میں اور
 ناز عصر بیت المقدس میں ادا کرتا ہوں مثیر شوق الانام الی حج بیت اللہ الحرام میں

بیان فضائل حضرت
 اور ابدال و نجبا

بیان فضائل حضرت
 علیہ السلام

سن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو
 شخص کہ مکہ میں رمضان شریف کا روزہ رکھے اور سکو ثواب لاک رمضان کا حاصل
 ہوتا ہے اور جو شخص مسجد الحرام میں نماز پڑھے اور سکو ثواب لاک نماز کا ملتا ہے
 اور جو کہ مسجد الحرام میں نماز جماعت سے ادا کرے اور سکو ثواب پچیس لاک نماز کا
 حاصل ہوتا ہے اس واسطے کہ تنہا نماز پڑھنے سے جماعت سے نماز پڑھنا پچیس درجہ
 فضیلت رکھتا ہے اور جو شخص کہ مکہ معظمہ میں ایک روز بیمار ہو سکے گوشت
 اور جسد کو حق تعالیٰ آتش دوزخ پر حرام کرتا ہے۔ اور جو شخص کہ مکہ معظمہ کے گرمی
 پر صبر کرے ایک ساعت حق تعالیٰ پانسو برس کی راہ دوزخ سے اور سکو دُور
 فرما دیتا ہے اور پانسو برس کی راہ جنت سے اور سکے نزدیک ہوتی ہے اور مکہ
 اور مدینہ برائیوں کو دفع کرتے ہیں جیسا کہ بہتہ میل کو لوہے کے نکالتا ہے۔ آگاہ ہو
 کہ مکہ بنا ہوا ہے بلکہ وہاں اور درجات پر جو شخص کہ یا مدینہ میں مر جاوے حق تعالیٰ اور
 اسکو دن قیامت کے کہ وہ عذاب سے امن میں رہیگا اور حساب کا اسپر خوف نہ ہوگا
 اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اسکی شفاعت قیامت میں میں کروں
 آگاہ رہو کہ اہل مکہ اہل اللہ ہیں اور ہمایہ بیت اللہ ہیں نہیں ہے کوئی روئے زمین
 پر بلند کہ اوسمیں شراب ابرار اور مصلیٰ اختیار ہو مگر مکہ معظمہ اور بہترین وادی زمین
 پر وادی ابرہیم علیہ السلام ہے اور بہترین چاہ چاہ زفرم ہے اور نہیں ہے روئے
 زمین پر کوئی ایسا شہر کہ اوسمیں ایسی شے ہو کہ اسکو جو کوئی ہاتھ لگا دے بالکل
 گناہوں سے باہر آوے جیسا کہ اسکی مانے ابھی جی ہے مگر مکہ معظمہ۔ اور نہین
 روئے زمین پر کوئی ایسی جگہ کہ اسپر نماز ادا کرنے کے واسطے حکم خاص حق تعالیٰ کا

۴۵
 درجہ فضیلت رکھتا ہے
 ۴۶
 ۴۷

ہو وے مگر مکہ معظمہ کہ ارشاد الہی ہوا اتخذوا من مقام ابراہیم مصلیٰ ابن مریم
 اس حدیث کو جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کہنے جابر نے ابتدا طوائف
 بیت اللہ کی یہ ہے کہ جسوقت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور ابلیس کو حکم اون کے
 سجدے کا ہوا اور اون سے سجدہ کرنے سے انکار کیا حق تعالیٰ غضب میں آیا اور سوقت
 فرشتے خوف الہی سے بیت اللہ سے پناہ لئے پھر غضب الہی کو سکون ہوا۔ مولف
 اور اراق عرض کرتا ہے کہ روایات سابقہ سے یہ معلوم ہوا کہ کتبہ اللہ بعد نزول آدم
 علیہ السلام کے زمین پر بنا ہوا پس جائز ہے کہ فرشتے مقام کعبہ سے پناہ لئے ہوں
 امام اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیع مکانات مکہ معظمہ کی مکروہ ہے اسلئے
 کہ زمین مکہ معظمہ آزاد ہے کیواسلئے سے ملک نہیں ہے صاحبین کے نزدیک بیع و
 شرا زمین اور مکانات مکہ کی جائز اور امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ عنہما کے پاس
 کرایہ لینا مکہ معظمہ کے مکانات کا بھی جائز ہے اور امام مالک سے اس بات میں
 روایات مختلفہ وارد ہیں۔ قاضی بیضاوی لکھتے ہیں کہ اسما مکہ معظمہ کے تیس ہیں بقضے
 اون کے قرآن مجید میں مذکور ہیں حد حرم جو زمین مکہ معظمہ پر مقرر پایا اس کے روضہ
 ہیں۔ ایک یہ ہے کہ جسوقت آدم علیہ السلام زمین مکہ پر نزول فرمائے اور حضرت
 شیطان خوف کئے کہ شاید یہاں ہی وہ کچھ مکرو فریب کرے جیسا کہ جنت میں
 کیا حق تعالیٰ اون کی حفاظت کے واسلئے فرشتوں کو بھیجا پس جس جس حد پر فرشتے
 بیٹھے وہ حد حرم مقرر پایا۔ دوسری روایت یہ ہے کہ حجر اسود جسوقت جنت
 سے آیا روشن تھا جہان تک اس کی روشنی پہنچی وہ حد حرم مقرر ہوا۔ حد حرم
 جانب راہ جدہ کے دس میل ہے اور جانب راہ ملک میں سات میل ہے اور جانب

حکایت علی بن ابی طالب
 کہ مکہ معظمہ

پیر محمد
 کہ مکہ معظمہ

راہ طائف طریق عربیہ ہی سات میل ہے اور بنیہ ایک روایت کے گیارہ میل
 ہے اور ایک روایت میں وارد ہے کہ حد حرم جانب راہ ملک میں کے نو میل
 اور شریعت حجازہ جسکو بڑا عمرہ کہتے ہیں اس جانب ہی حد حرم نو میل ہے۔ محر
 اوراق عرض کرتا ہے کہ اب راہ جدہ کی مقام تقیم سے کہ جسکو عوام چہوٹا عمرہ کہتے
 ہیں واقع ہے پس اس وقت اس راہ میں حد حرم تین چار میل سے زائد نہیں ہوتا شاید
 کہ اس زمانہ میں راہ جدہ کوئی اور جانب سے ہوگا کہ اس راہ جدہ میں حد حرم
 دس میل ہو و اللہ اعلم ستون جو نشان حد و حرم ہیں پہلے سیدنا ابراہیم علیہ السلام
 نے نصب فرمائے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی تجدید فرمائے
 بعد اس کے سیدنا عمرؓ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما نے اسکی ترمیم فرمائی دورہ زمین
 حرم کا اطراف مکہ معظمہ کے تیس میل ہے افضل مقام مکہ معظمہ میں جو مسجد الحرام کے
 مکان سیدتنا فدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہے جو محلہ زقاق الحج میں جو آرمین مکان
 سیدتنا خاتون جنت رضی اللہ عنہا کے واقع ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
 روایت ہے کہ حواریوں نے حج کئے جو وقت کہ حد حرم میں داخل ہوئے پیادہ پا چلے
 قوم مشرود نے جو وقت اونٹنی کے ٹانچے کاٹے جبریل علیہ السلام نے ایک بیچ ماری
 کہ اس سے تمام قوم ہلاک ہوئی مگر ایک شخص کہ بنو ثقیف سے تھا اور وہ حد حرم
 میں تھا عذاب الہی سے محفوظ رہا جو وقت حرم سے باہر نکلا وہ بھی عذاب الہی میں
 مبتلا ہوا اور مر گیا۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ جیسا کہ ثواب نیک کام کا حرم مکہ میں
 زائد ہے ویسا ہی گناہ بد کام کا اوسمین زائد ہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے
 ہیں ستر گناہین حرم کے باہر کرنا مجھ پر آسان ہے ایک گناہ حرم کے اندر کرنے سے

حد حرم
 مکہ معظمہ

حد حرم
 مکہ معظمہ

فاکہی روایت کرتے ہیں کہ در سند اوسکی ابن عباس رضی اللہ عنہما تک پونچھ تہمین کہ جو
 شخص مسجد الحرام میں اطراف بیت اللہ کے نماز باجماعت ادا کرے اوسکو ثواب پچیس
 لاک نماز کا ملتا ہے اور جو تنہا نماز ادا کرے اوسکو ثواب ایک لاک کا حاصل ہوتا ہے
 خواہ وہ مسجد الحرام میں نماز پڑھے یا اپنے مکان میں بشرطیکہ اوسکا مکان زمین حرم مکہ
 واقع ہو ورنہ نقاشی کہتے ہیں کہ میں نے ایک نماز مسجد الحرام کے ثواب کو حساب کیا معلوم
 ہوا کہ ثواب ایک نماز کا پچیس سال اور چھ ماہ اور گیارہ روز کے نماز کا ثواب ہوتا ہے
 مگر اس امر میں اختلاف ہے کہ یہ کثرت ثواب خاص فرض میں ہے یا نفل کو بھی شامل ہے
 مشہور قول امام مالک کا یہ ہے کہ کثرت ثواب فرض کے ساتھ خاص ہے اور قضاے
 نواہت بھی اس میں داخل ہے۔ فاسی اور قاضی محمد جبار اللہ رحمہما اللہ کہتے ہیں کہ نفل
 بہ نسبت مردوں کے ہے لیکن عورتوں کو اپنے گھر میں نماز افضل ہے۔ جائے
 مسجد الحرام میں اختلاف ہے بعضے علما کا یہ قول ہے کہ جہاں تک اطراف میں بیت اللہ
 شریف کے مسجد ہے اور آنا و پانا غسل کی حاجت سے ممنوع ہے وہ سب مقام
 مسجد الحرام میں داخل ہے چنانچہ محب طبری سے بھی یہ روایت ہے اور بعض علما
 کا یہ قول ہے کہ مسجد الحرام خاص کعبہ ہے اور بعضی علما کہیں ہیں کہ بمقدور جائے
 طواف اب بیت اللہ کے اطراف میں مقرر ہے وہ مسجد الحرام ہے محب طبری
 کہتے ہیں کہ حرم مکہ معظمہ میں کوئی شخص کسی قسم کے نیکی کوئے اوسکو لاکھ نیکی کا ثواب
 حاصل ہے لیکن سکونت دوام مکہ معظمہ میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کہ وہ
 ہے اور ایک جماعت علما کی بھی اونکے ساتھ منفق ہے وجہ اوسکی یہ ہے کہ
 سکونت دوام میں آداب اس جگہ مبارک کے کا حق ادا نہیں ہو سکتے اور

بیان ثواب
 نماز مسجد الحرام

بیان ثواب
 نماز مسجد الحرام

نویک امام احمد ضیل اور امام شافعی اور صاحبین کے رحمہم اللہ سکونت دوام
 مستحب ہے اقول صاحبین پر فتویٰ ہے احادیث میں فضائل سکونت مکہ
 معظمہ کے وارد ہے کہ جو شخص مکہ معظمہ میں حاضر ہے گویا وہ شخص آسمان اول
 پر رہتا ہے اور روزِ حشر اسکو عذاب سے امن ہوگا جو وقت حق تعالیٰ تخت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشارتِ جنت کی اہل مقبرہ بقیع کے واسطے ارشاد فرمایا
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل مکہ کو واسطے سوال فرمائے اور انکا حال
 حق تعالیٰ سے پوچھے ارشاد الہی ہوا اے میرے حبیب تم اپنے ہمسایہ کا حال
 پوچھو لو میرے ہمسایہ کا حال مت پوچھو ابنِ عساکر سے روایت ہے کہ دیکھنا کعبۃ اللہ
 کا ثواب عبادتِ دہر اور قیامِ دہر کا رکھتا ہے۔ کتاب زبدۃ الاعمال میں ابو الحسن
 رحمۃ اللہ سے منقول ہے کہ جو شخص مکہ معظمہ میں جاوے وہ تین خصلت پیدا کرے
 ایک یہ کہ صحراے مکہ جو لوازماتِ دنیوی سے پاک اور صاف ہے اسکو دیکھ کر
 یہہ نکمے کاش کہ سرسبز ہوتا کہ عین بے ادبی ہے دوسرا یہہ کہ شہود حق تعالیٰ کا اسکی
 نظر میں جاری ہے اور صحراے توحید میں چلے تیسرا یہہ کہ جب کعبۃ اللہ کو دیکھے تو رعب
 کو ہی اوبسکے ساتھ دیکھے۔ اول امر عام مومنین کے واسطے ہے اور امثالِ ثانی
 اور ثالث مخصوص اولیاء اللہ کے سات ہر چنانچہ صاحب کتاب موصوف بعضی
 اولیاء کبار سے نقل فرماتے ہیں کہ میں جبکہ بار اول کعبہ سے مشرف ہوا تو محض کعبۃ اللہ
 ہی کو دیکھا اور جب بار ثانی مشرف ہوا کعبۃ اللہ سات رب کعبہ کو ہی دیکھا اور
 جب بار ثالث کعبۃ اللہ سے مشرف ہوا رب کعبہ کو ہی دیکھا کعبہ کو نہیں دیکھا اللہم
 ارزقنا ذرۃ من احوالہم بحرمۃ حبیبک و محبوبک صلی اللہ علیہ

درمحلہ

والہ وسلم و تحمۃ ہذا البیت امین ثم امین ابن عباس رضی اللہ عنہما آخرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رکن یانی اصل یا قوت سفید سے ہے
 اور ایک روایت میں وارد ہے کہ جو فرشتہ واسطی اجڑے کار خلائق کے زمین پر آتا ہے
 پہلے طواف کعبۃ اللہ کرتا ہے اور بعد طواف کے دو رکعت نماز کعبہ کے اندر ادا کرتا ہے
 مقام ملزم شریف میں کعبۃ اللہ کو بلک جانا وقت دعا کے سنت مشہور ہے اور بلک کو اللہ
 کو وقت دعا کے غیر مقام ملزم میں بھی حدیث میں آیا ہے چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما
 سے روایت ہے کہ جو شخص وقت دعا کے کعبۃ اللہ کو بلک جادعا دوسکی مستجاب ہے اور اسی
 ہریرہ اور سعید بن جبیر اور امام زین العابدین رضی اللہ عنہم یہ سب کعبۃ اللہ کی ہریرہ
 یعنی پرانا لکے نیچے بلک کے دعا کرتے سب سے خطہ طائف ایک عجب کر استہمیت ہے
 اور اثر استجاب دعا ابراہیم علیہ السلام ہے جبکہ ابراہیم علیہ السلام نے حق تعالیٰ سے
 عرض کئے کہ باری تعالیٰ میں نے موافق ارشاد تیرے بیت بزرگ کے نزدیک اپنے اہل اور
 عیال رکھا ہوں تو لوگوں کے دل کو ادسکی طرف مایل کر اور انکو سیوہ عنایت فرما کہ کہیں
 وہاں کے تیرا شکر ادا کریں زمین مکہ سب زمینوں میں مثال ولی کی رکھتی ہے کہ لہذا زیارت
 و نبوی سے بالکل بے تعلق اور آزاد ہے یعنی اس زمین مبارک پر بہتری اور زراعت اور
 درخت میوہ و اربا کل نہیں اور خطہ طائف کہ چندان وہاں سے دور نہیں بلکہ بہت قریب
 تین منزل پر واقع ہے مگر طائف کو دیکھنے سے صاف و صریح یہ پایا جاتا ہے کہ زمین ملک
 اور ملک ہے اور طائف اور ہے ملک ہے اول یہ کہ ملکہ معظمہ میں عین موسم میں کہ باور زرت
 حرارت کی طائف میں سردی اور پروت رہتی ہے چنانچہ اہل مقدرت موسم گرما میں کہ خطہ
 سے ان کو طائف میں رہتے ہیں دو میرا یہ کہ طائف میں انبار و اشجار اور باغات اور میوہ

پیشانی

بلذت میں بعضے نقرہ کہ منظمہ سے طایف کے باغات میں جب جاتے ہیں وہاں کئی عورت
 حجرہ انار اور انجیر ہر روز ایسے اونکو مفت ملتے ہیں کہ وہ اوسکو معہ اہل و عیال کہیں
 سکتے اور بچا دیتے ہیں پس خطہ طایف کو حق تعالیٰ زمین شام سے اوٹھایا اور خطہ
 زرق اڑی مکہ کے استقام پر رکھا اور جبکہ طایف زمین مکہ پر پہنچا پہلے اوسکو
 مشتون نے طواف بیت اللہ کا کر دیا اوسکا نام طایف ہوا ایسا ہی اس جہاں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں پانی کا زیادہ پینا شرعاً
 اور طباً ممنوع ہے مگر آب زمزم کو مٹنا ہو سکے پیوے سر اسراف کو چنانچہ عثمان ابن
 باسع نقاش سے اور وہ ضحاک سے روایت کرتے ہیں کہ پانی زمزم کا بسیری شکم
 مینا دوری نفاق سے ہے علماء لکھتے ہیں کہ آب زمزم اگر ہو سکے تو تمام جسد پر ڈالیے
 ورنہ فقط منہ پر اوسکو مل لیوے۔ ایک حدیث میں وارد ہے کہ جسکا حج مقبول تھا
 اوسکا کنکر جس سے وہ رمی جہات کرتا ہے فرشتے اوٹھالیتے ہیں۔ مولف اوراق کو مصدق
 اس حدیث کا برای العین مشاہدہ ہوا اور جوجاج ہوں وہ بھی دیکھ سکتی ہیں کہ لاکھوں
 آدمی جہات کو کنکر مارتے ہیں اور ہر آدمی کو ایک ایک حجرہ کے پاس الکیس الکیس کنکر
 مارنا پڑتا ہے ہبلالاک کنکر اگر کیجاے جمع کیا جاوین تو اوسکی ایک ٹیکری اور ٹیلہ
 بن جاتا ہے پس لاکھوں کنکر کا ضرور ہے کہ اگر کیجاے جمع ہووین ایک چوٹا پہاڑ
 ہووے مگر ہر حجرہ کے پاس تھوڑے کنکر بقدر قلیل رہتے ہیں۔ نہروان علیہ الرحمۃ
 سے روایت ہے کہ ایک اہل حمام نے واسطے پانی گرم کرنے حمام کے ایک شتر کے
 استخوان پر آگ ڈالا اور بہت سا بھوکا مگر آگ اوسپر کچھ بھی اثر نہیں کی پھر دوبارہ
 اوسپر آگ بھوکا پھر کچھ بھی اثر نہیں کی پھر تیسرے بار جبکہ اوسپر آگ بھوکا اور جلایا

حرم طایف
 حرم

حرم طایف
 حرم

ایک شعلہ شدت چوئی سے نکلے اور اس شخص کے سینہ پر بیٹھا پہرہ یافتہ نے مذا کیا کہ ای
 شخص تیرے واسطے خرابی ہو کہ یہہ اونٹ تین بار حج کیا پہرہ او سیراگ کس طور سے اثر
 کرے گی۔ علماء کہتے ہیں کہ حجاج کے واسطے مستحب ہے کہ حیران بیت اللہ کے خدمت
 میں کچھ نہ کرے اس واسطے کہ حیران بیت اللہ پر احسان کرنا باعث مقبولیت حج کا
 ہے۔ داخل ہونا بیت اللہ کے اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چار بار بار
 بار اول روز فتح مکہ میں بار ثانی روز دوم فتح مکہ میں بار ثالث روز حجة الوداع میں
 چوتھا بار عمرہ قضا میں اور اب ہی عام داخلی کعبۃ اللہ کی سال میں دو بار بار ہوتی
 ہے اور اگر چند حجاج جمع ہو کر شیبہ کلید بردار خانہ کعبہ کو کچھ نہ کرین جب چاہیں جب
 داخل ہو سکتی مگر یہہ داخلی خاص ہوتی ہے اور داخلی عام دو روز ہوتی ہے پہلے روز درون
 کی دوسرے روز عورتوں کی۔ فضائل داخل کعبہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
 روایت ہے کہ باعث مغفرت جمیع گناہوں کا ہے اور آداب داخلی کعبۃ اللہ سے یہ ہے
 کہ غسل کرے اور پانوں کو موزہ اور غلین سے خالی کرے اور نظر اپنی سقف
 کعبۃ اللہ پر نہ ڈالے اور اٹو دھام غلائی میں ایسا نہ کرے کہ باعث ایذا و غلائی کا
 ہو وے اور کلام غیر ضروری دنیوی نہ کرے اگر ہو سکے تو اپنی انگلیوں سے آنسو
 بہا وے۔ ذکر مواضع مبارکہ اور اماکن ماثورہ مکہ معظمہ کہ جمین دعا مستجاب ہے
 حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ پندرہ موضع ہیں اور علماء اود
 مشائخین نے اس سے زائد کہے ہیں کہ بعضی انہیں غیر مشہورہ ہیں۔ جو مواضع کہ
 مشہور ہیں ان پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ مطاف۔ ملتزم۔ باب کعبہ۔ زیر میز آب کعبہ
 وقت حجر۔ اندرون کعبہ وقت نوال۔ چاہہ زمزم وقت مغرب۔ اور چھپر مقام

فضائل داخلی

باب مواضع مبارکہ

ابراہیم کے وقت سحر۔ اور صفا۔ اور مردہ پر وقت عصر۔ اور عرفات میں وقت نال۔
 اور مزدلفہ میں وقت طلوع آفتاب کے۔ اور وقت سعی درمیان میں صفا اور مردہ کے
 اور معنی میں چوتھوں اور ہی رات میں ذیحجہ کے۔ اور حجرات ثلاثہ کے پاس اور باب
 البی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس جو معروف بہ باب حرمین ہے اور باب صفا اور
 باب السلام میں اور جبل شہر اور مسجد کعبہ اور مسجد خیف اور مسجد نمروہ جو نما میں ہے
 اور غار مرسلات میں اور غارہ سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ میں کہ معروف بمولد فاطمہ رضی اللہ
 عنہا ہے جمعہ کی رات میں اور مولد نبی میں کہ مشہور شعب بنی ہاشم ہے وقت زوال
 اور خیزران کہ قریب صفا ہی ما بین المغرب اور عشاء میں اور مکتی ایک قبہ ہے کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوس مقام پر کھارے پوشیدہ ہو کر نماز پنجگانہ خفیۃً ادا فرماتے
 تھے۔ اور جبل نور میں وقت ظہر اور مسجد بیعت یہ وہ مسجد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم سے شتر انصار نے بیعت کئے۔ اور مسجد میں وقت نماز صبح کے روز
 یکشنبہ کو اور موقف پر وقت نماز مغرب کے اور جبل ابی قیس پر۔ اور رباط الموق
 پر کہ مشہور بر باط مغازیدی اور مقبرہ سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا میں اور
 شعب بنی ہاشم کہ اوجاے ایک قبہ ہے اور حوطہ کہ اکثر اوجاے صالحین مدفون
 ہیں اور قبر سفیان ابن عسیتہ کے نزدیک اور قبر شیخ ابی الحسن علی الشیرازی اور
 قبر دلاص اور قبر شیخ علاء الدین الکرمانی نقشبندی۔ اور قبر شیخ عبدالسلام کہ شعب
 جبل نور میں ہے اور مولد سیدنا علی کرم اللہ وجہہ اور مولد حضرت حمزہ۔ اور مولد
 حضرت حمزہ اور مولد حضرت جعفر طیار بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اور زقاق مرق۔
 اور مکان سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور نزدیک اوس حجر کے جو حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے کلام کیا اور عبادت کا حضرت جنید اور حضرت ابراہیم اوسم کی رحمۃ اللہ
 علیہما اور جبل چرا کہ اوسکو جبل نور بھی کہتے ہیں اوسمیں نزول وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم پر ہوا اور آگے نزول وحی کے بھی حضرت اوسمیں واسطے ریاضت اور عبادت
 الہی کے اقامت فرمائے ہیں اور غار جبل ثور میں جو شخص کہ واسطے دور ہونے حزن کے
 دعا مانگے دنیا کی مصیبت کبھی غلین نہوگا مولف اور اق عرض کرتا ہے کہ یہ وہ غار ہے
 کہ بوقت ہجرت مدینہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس غار میں مخفی ہوئے تھے
 اور اس غار پر کٹری اپنا جالہ باندھی اور کبوتر صحرائی بیض دیے کفار جب بتلاش حضرت
 کے آئے جالاکٹری کا دیکھ کر لپٹ گئے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جو ہمراہ
 حضرت کے تھے اونکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لائحف ولا تحزن فرمائے اور
 یہ وہی اثر ہے کہ دعا سے رفع خزن دیاں مقبول اور استجاب ہے اب حجاج اوسکی زیارت
 کرتے ہیں اور معجزہ نبویہ تا حال اوجائے ظاہر ہے کہ اوس غار میں ایک پتھر ہے اور
 اوسمیں ایک ساند بقدر ایک بالمش چار اونگل کے طویل اور بقدر چار انگشت کے عرض
 ہے اور اوسمیں سے حضرت نے ادھر سے ادھر گزر فرمائے چونکہ اوس ساند کو حضرت
 کا جسم مبارک مس کیا ہے لوگ بھی واسطے استحصال برکت کے ادھر سے ادھر گزر جاتے
 ہیں اور خیال چھوٹے ہونے ساند کے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نحیف آدمی بھی اوسمیں
 بدشواری پار ہووے مگر کیسا ہی جسم تنومند آدمی ہو اوسمیں سے باسانی پار ہو جاتا
 ہے مگر کرامت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہے کہ جو قوم حضرت سے بغض
 رکھتی اوسمیں سے پار نہیں ہو سکتی بلکہ اوسمیں پھنس کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور جبل ثور
 جسعین یہ غار میں مکہ معظمہ سے دو تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور اوس کی بھی چٹائی

قریب تین میل کے ہے اور اوسکی ایک راہ معین ہے اگر کوئی آدمی اس راہ سے بنجاوے
 نہایت تکلیف اٹھاتا ہے اسواسطے راہ شناس کو ضرور ہمراہ رکھتے ہیں چنانچہ یہاں
 پہلے حج میں ۱۲ بارہ سو انیاسی ہجری میں واسطے زیارت غار موصوف کو جبل ثور
 پر گیا تھا اور کوئی واقف راہ ہمراہ نہ تھا اثنائے راہ میں ایک ایسا راستہ درپیش ہوا
 کہ وہ بقدر چار انگشت کے عرض تھا ایک جانب میں اوسکے غار محیق اور دوسری جانب
 سنگ بلند تھا یکایک جب غار پر نظر گرمی چکر آیا اور آثار بیہوشی کے نمودار ہوئے
 قریب تھا کہ پیر غرض کہا دے اوس وقت بارگاہ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ آلہ وسلم
 میں پہنچے ہوا اور عرض کیا یا معینا للغرباء والضعفاء والمساکین آپکے مقام
 مبارک کی زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں آپ ہی بجائے پس یکایک ایک بدوی کہ
 پہلے اوسکا پتہ بھی نہ تھا اوس سنگ بلند پر حاضر ہوا اور جھپک کر ہاتھ اپنا دراز کر کے اس
 عاجز کو کھینچ لیا پس تائید مبارک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے یہ گناہ گار
 سے نجات پایا اور معجزہ نبویہ ظہور میں آیا والحمد للہ علی ذلک اور مقامات استجاب
 دعا سے جبل خندہ اور شعب عامر کہ وہ مکہ معظمہ میں مشہور ہے اور مسجد اجابت طریق کہ یہاں
 نامزد مجاہدہ ہے اور مسجد الجن کہ مکہ معظمہ میں اوسکو مسجد الحوس کہتے ہیں اور مسجد رایہ
 کہ اوسمیں منارہ اذان ہے کہ اوس منارہ کو منارہ ابی اسامہ کہتے ہیں اور ایک مسجد
 مقابل میں نزاق الجوزۃ نزدیک میل امین کے واقع ہے اور مسجد سیدنا ابو بکر صدیقؓ
 کہ معروف بدراہجرت ہے اور مسجد تنغیم مقام عمرہ میں کہ اوسکو مسجد سیدتنا عائشہؓ
 کہتے ہیں یہ سب مقامات قبر کہ بحینہ کتاب مشیر شوق الانام وغیرہ سے منقول ہے۔

فائدہ قال ابو الحسن خرقانی قدس سرہ القبلۃ خمسۃ فالکعبۃ قبلۃ

المؤمنین و بیت المقدس قبلۃ الانبیاء و المرسلین و بیت المعمور قبلۃ
 الملائکۃ المکرمین و العرش قبلۃ الدعاء و الحق سبحانه و تعالیٰ
 قبلۃ احبائہ فایمان تو لو انتم وجہ اللہ ترجمہ ابو الحسن
 عرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قبلہ پانچ ہیں۔ کعبۃ اللہ قبلہ مومنین ہے
 اور بیت المقدس قبلہ انبیاء علیہ السلام کا اور بیت المعمور قبلہ ملائکہ کا ہے اور
 عرش معلیٰ قبلہ دعا کا ہے اور حق سبحانہ تعالیٰ شانہ قبلہ اوسکے دوستوں کا ہے
 پہر جس نے تم سے متوجہ ہوا اس جاے پر تجلی ذات باری تعالیٰ جل جلالہ و عظمیٰ
 کی ہے۔

فصل سوم بنیان تولیت کعبہ اور شنگداری محکمہ معظمہ وغیرہ کے

جو زمانہ خلفاء راشدین اور سلاطین اہل اسلام سے آئنگ مذتگذار محمی متعلق ہی
 پہلی فصل میں مال تولیت کعبہ کا زمانہ ابراہیم علیہ السلام سے آنحضرت کے زمانہ
 تک صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ وسلم اپنے موقع پر مذکور ہوا۔ اب جاننا چاہیے کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد فتح مکہ کے عتاب بن رسید کو متولی مکہ معظمہ فرمایا
 او نہون نے لوازمات خدمت مکہ معظمہ سجالاتے رہے اور زمانہ خلیفہ اول جناب
 سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ میں ہی وہی متولی مکہ معظمہ رہے پھر وفات
 اونکا اور وفات خلیفہ اول کا ایک ہی روز میں واقع ہوا پھر زمانہ خلافت راشدہ
 تک کہ منتہاء اوسکا خلافت جناب امام حسن رضی اللہ عنہ ہی صدر دار اسلام
 مدینہ منورہ رہا اور مدینہ منورہ سے عامل واسطے خدمت گزار ہی مکہ معظمہ کے مقرر

ہو کر آیا کرتا بعد انقضائے ایام خلافت راشدہ کے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
 امارت بنی امیہ شروع ہوئی اور صدر دار اسلام ملک شام مقرر پایا لاکن امارت
 بنی امیہ میں چند مدت تک عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما حاکم مستقل مکہ
 معظمہ کے رہے اور خدمت گذاری مکہ معظمہ کی اونہیں سے متعلق رہی یہاں تک
 کہ زمانہ خلافت عبد الملک ابن مروان کا پہونچا اور حجاج نے عبد الملک ابن
 مروان کی جانب سے عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے مقابلہ کیا اور انکو شہید
 کیا اور سوقت سے خدمت گذاری مکہ معظمہ کی بنی امیہ کو تفویض ہوئی اور ملک شام
 سے عامل حرین شریفین کی خدمت گذاری کے واسطے آثار ہا پہر بعد انقضائے
 خلافت بنی امیہ کے خلافت عباسیہ شروع ہوئی اور پائے تخت خلافت عباسیہ
 کا ملک عراق بغداد شریف مقرر ہوا اور خدمت گذاری حرین شریفین کی اوسی
 دولت سے متعلق رہی پہر اثناء دولت عباسیہ میں دولت اخشیدیہ شروع ہوئی
 اور پائے تخت اس دولت کا ملک مصر رہا مگر اس دولت کو نوعی علاقہ دولت عباسیہ
 کے ساتھ رہا پہر بعد انقضائے دولت اخشیدیہ کی دولت فاطمیہ عبیدیہ مصر میں شروع
 ہوئی اور اپنے تئیں دولت عباسیہ سے علیحدہ کر کے آپ خود حاکم مستقل مصر کے
 ہوئی اور خدمت گذاری حرین شریفین کی دولت فاطمیہ کے متعلق رہی پہر دولت
 ایوبیہ مصر میں آئی اور اپنے تئیں خلافت عباسیہ کے ساتھ منسوب کرتی رہی
 اور خدمت حرین شریفین کی بھی اسی دولت ایوبیہ سے متعلق تھی من بعد دولت
 ترکیہ جو کہ مصر میں آئی اور مصر میں اس دولت کے پائے تخت خلافت عباسیہ
 کا مصر ہی مقرر پایا اور خدمت حرین شریفین کی اسی دولت سے متعلق رہی اور بعد

میں دولت جرکسیہ کے ملک ظاہر کن الدین میرس نے روانی محل اور پردہ کعبہ اشدکی
 قاہرہ مصر سے جاری کیا کہ اب تک وہی عادت جاری ہے۔ جانتا چاہیے کہ زمانہ خلافت
 راشدہ سے دولت ترکیہ جرکسیہ تک جو امر نیا ظہور میں آیا پہلی فصل میں حسب موقع
 مذکور ہوا۔ پھر بعد انقضائے دولت ترکیہ جرکسیہ کی دولت ترکیہ عثمانیہ شروع ہوئی
 یہاں تک کہ پائے تخت اس دولت کا استنبول قرار پایا اور ملک مصر بھی دست تصرف
 میں اسی دولت کے آیا اور خدمت حرمین شریفین بھی اسی دولت سے تاحال متعلق ہے
 انشاء اللہ الیٰ یوم القیمۃ ہر خند کہ خاتمہ میں اس کتاب کے احوال سلاطین ترکیہ
 عثمانیہ کا تصریحاً اور کمالاً بیان مقصود ہے کہ سلاطین ترکیہ سے خدمات حرمین شریفین
 میں اضافہ ہوتا چلے آئے۔ علماء تاریخ لکھتے ہیں کہ عہد میں دولت ترکیہ عثمانیہ کے رونام اور خدمت
 تام اہل حرمین شریفین کے ہوئی ایسا کسی اور دور سابقہ اسلامیہ میں نہیں ہو سکا ملک اشرف ابوالنصر
 قایم بانی دولت جرکسیہ ترکیہ میں نہایت صاحب خیر تھا کہ اس نے مکہ معظمہ میں مدرسہ
 اور منی میں مسجد خیف اور عرفات میں مسجد منورہ بنایا اور سقاے عباس یعنی آبدار خانہ
 اور برکہ خلیص ایک بڑا حوض مکہ معظمہ میں بنایا اور عرفات میں نہر لایا اور چاند زخم
 کو درست کیا اور مسجد الحرام کے واسطے ایک بڑی منبر بچھا اور منبر مبارک مسجد
 نبوی اور روضہ منورہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو از سر نو بنایا چنانچہ اب تک
 جالی آہنی اطراف روضہ مقدسہ مطہرہ منورہ نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اویس کے
 وقت کی ہے اور نام اس کا جالی مبارک پر کندہ ہے اور اہل حرمین شریفین کے
 واسطے بقدر کفاف خدمت گذاری مقرر کیا من بعد سلطان محمد ابن سلطان بایزید
 خان عثمانی ترکی رومی نے پہلے سب سلاطین عثمانیہ سے کہیہ زرو واسطے حرمین شریفین

یہ خدمت حرمین شریفین
 جالی آہنی مبارک
 حرمین شریفین میں

زکریا خان سلطان
 محمد رومی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نصب ہے۔ جانتا چاہئے کہ جو مصارف حرمین شریفین کے
 اوپر بیان ہوئے اور سین تصریح اخراجات روشنی حرمین شریفین کی مذکور نہیں حالانکہ
 روغن زیتون اور موم تہی واسطے روشنی حرمین شریفین کے ملک مصر اور شہر
 سے ہزار ہاروپہ کی آتی ہیں پس اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ مصارف روشنی
 کے سوائے مصارف مذکورہ کے ہے اور بہت ایسی مصارف سلاطین روم کے
 حرمین شریفین میں ہیں کہ اوسکا داخلہ کتب تواریخ میں نہیں ملتا چنانچہ سلطان محمود
 خان رومی نے قریب باب السلام کے مدینہ منورہ میں مدرسہ محمودیہ تیار کیا اور اس
 ہزار ہاروپہ کے کتب ہیں اور مشاہیر اساتذہ اور تلامیذ کا بھی اوسکے ہزار ہاروپہ
 کا ہے اور سلطان عبدالحمید خان سابق نے ہی مدرسہ منورہ میں مدرسہ حمیدیہ
 تیار کیا ہے علی ہذا القیاس اور سلطان عبدالحمید خان نے اندرون حرم نبوی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم میں ایک مدرسہ قائم کیا اور سین بھی مشاہیر استادوں کا اور
 متعلمین کا ہزار ہاروپہ ہیں اور تجدید حرم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعرف
 لکھو کھاروپہ کے کیا اور سلطان عبدالحمید خان حال نے بمشاہیر ہزار ہاروپہ
 کے قاریان قرآن اور دلائل اور مولود وغیرہم کو حرمین شریفین میں مقدر کیا
 سولے اسکے مسافر خانے سلطانی مدینہ منورہ میں اور لنگر عام سلطانی بھی مدینہ
 طیبہ میں جاری ہے کہ وہ کتب تواریخ حرمین شریفین میں مذکور نہیں ہے
 اس قسم کے مصارف سلطانی جو کتب تواریخ میں مذکور نہیں اور مولف کے دیکھنے
 میں یا سماعت میں آئے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ باب دوم میں مذکور ہوں گے
 جانتا چاہیے کہ سلاطین ترکیہ جو کسیہ مصر سے ملک صالح ابن ملک الناصر

قلاؤن دو قریہ حوالی مص سے خرید کر کے مصارف تیاری پر دہ خانہ کعبہ میں وقف کیا تا جبکہ عہد میں سلطان سلیمان خان رومی کے وہ دو قریہ ویران ہوئے اور محاصل اسکا پر دہ خانہ کعبہ کو کافی بنوا سلطان موصوف ذرا چند قریات اپنے خزانہ خاص سے خرید کر کے ہمراہ اولی دو قریات کے واسطے تیاری پر دہ خانہ کعبہ کے وقف کیئے چنانچہ اب تک محاصل اُن قریوں کا صرف میں پر دہ خانہ کعبہ اور روضہ منورہ نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاری ہے۔ کتاب السلام علماء السلام بنیاد مسجد الحرام جو حسب الحکم سلطان الوقت کے مفتی مکہ معظمہ نے تصنیف کئے ہیں اوسمیں سند وقف سلطانی ہی تحریر ہے نقل سند وقف سلطانی حدیۃ الناظرین لکھی جاتی ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

صورت کتاب الوقف الشریف السلطانی الامام الاعظم الحاقانی الاعظم
المظفری السیماوی الورد من خدمۃ الاعتاب الشریفۃ السلطانیۃ
الی الدیار المصریۃ المتضمن لافاق جہات علی الکسوت الشریفۃ^{المعظمۃ}
المنیفۃ بالحریمین الشریفین المعظمین المکرمین المنیفین مع ما اشتمل
علیہ من التنبہ علی ذکر جہات الکسوة القدیمۃ المعینۃ فیہ ^{لہ} الحجل
الذی رفع القبة المنخضراء ووضع بساط العبراء وسمک فی سماءہ
لافلک وملاک فی ارضہ الاملاک ففتح مناہج الملک
والدولۃ الغراء وجعل الکعبۃ السلاطین وحن رعایۃ الامراء
وجعل الکعبۃ البیت الحرام لشعائر الدین الزاہر من حج البیت او

أو أعمدة فلا جناح عليه واستعد بحج يوم الجمر ثم الصلوة والسلام
 على سيدنا وسيد الانبياء محمد اعلم الرسل الاعلام والانبيا
 وآله الكرام الاقنياء واصحابه العظام الاصفياء وهذا محل العلامة
 الشريفة بكتاب الوقف الشريف المشار اليه شرفها الله تعالى و
 اعلاها وزاد سموها وعلاها وهذا مثال خط مولانا
 الافندي الآتي شرح فيه المستطرد تحت العلامة الشريفة في
 الحاشية اليسار ومن محل وضعها وصورة ما املى بي هذا الكتاب
 من الاقرار بالوصف على النمط المحرر المستطاب لما جري لدي وتحت
 بين يدي حكمت بموجب الشرعي على ما يقتضيه قواعد الشرع
 المصطفوي بمقتضى العبد المحتاج الى عفوريه الصمد محمد بن قطب
 بن محمد بن محمد القاضي بالعساكر المظفرة المنصورة في ولاية
 اماطوي اما بعد فهذا وثيقة اتيقن بدعيته المعاني البنيان
 بمنيفه انيفه بليغة المباني والبنيان توازي عباراتها راحا حقيقا
 بل هي اصفي وتخلي استعاراتها مسكا سحيقا بل هي انكي بشعرها هو
 القاطع ما حواه فخواها وتخبرها هو الصديق الساطع ما اداه مودها
 وهو انه قد بان لدي كل ذي عقل سديد ان الدنيا الدنيا قنطرة
 العابرين ورياط المسافرين يحمل هذا ويرحل ذلك ولا يدري
 احد الى ما ذا يصير حاله هنالك وما من احد الا وتمطع بهنقي
 ادهم الليل واشهب النار ويسير مع السائرين الى منتهى الاجال

والاعمار وهي للمرء عظمة ما قال سيد الكائنات عليه افضل الصلوة
 اسمعوا دعوا من عاش مات ومن مات فات وكل ما هو ات والاذ
 من اعتبار ادخل مقامه الباقي عدة وعتاد ابا الصدقات التي نبال بها
 النجات ويتوسل بها الى نعيم الجنات على ما نطق به القرآن وحديث
 رسول الرحمن صلى الله عليه وآله وصحبه وسلم حيث قال عز من قائل ان
 الله يجزي المتصدقين والمتصدقات وقال عليه الصلوة الناميات
 اذ مات ابن آدم وانقطع عمله الا من ثلث علم ينفع به او ولد صالح يدعو
 له او صدقة جارية الا وهي الوقف تفكر في ذلك السلطان الاعظم
 والحقان الاكمل الاكرم وطل الله في ارضه وخليفته في رفقته وخفضه
 علوا العلامن آل عثمان عثمان في الحيا من سلاطين الزمان سلطان
 البحرين والبرين والعرض القايم بالسنة والفرض عاشر المجد دين الدين
 الاسلام باحسن المعاشر وعاشر السلاطين العثمانية كالعقد العاشر
 السلطان بن السلطان بن السلطان سليمان شاه خان ابن السلطان
 سليم خان ابن سلطان بايزيد خان لا زالت حقيقة حقيقة العالمين
 منصرف بماء حياته ونماء ذاته وحديقة حديقة العالمين منورق بضياء
 صفاء صفاته وبيضاء سناء حسنة وبلغ ارواح آباءه او اجداده
 الرحمة وسقاهم بالكوثر واسبغ عليهم نعم غفرانه وابد رمتها
 واكثر وراي في نفسه النفيسة نعم الله جزيلة لا يسع لشكرها وعلى ذاته
 الكريمة منه منة جميلة ليس في طوفة ذكرها اراد استقرها

بالآواقف القارية استمرارها بالادارات الدارية متفكر في قول الملك
 المخلوق ما عندكم فيفند وما عند الله باق وناظر في قول الحج المبرور
 ليس له جزاء الا الجنة وعالمها بان تعظيم الكعبة المستورق بالاستاز الشرفية
 العالمية وتشريفها في حج يوجب الجنة وبصير الهدف السائر من العذاب
 واجنة وسائحا في قلبه الفصيح من قول الرسول من زار قبري وجبت له
 شفاعتي ان يستشفع منه بتكريم قبره بالاستازيل بتشريف مراقب الاقباع
 وسرمر صدى الاشباع ايضا بالازار تنزيلا اياه منزلة الزاير في الدائمة
 والتخذ منه القائمة على مر الدهور والازمان فان ذلك الموضع وان
 كانت جرت العادة لكسها كانت بالاموال المتفرقة والاثان المتفرقة
 فاحب ان يكون ما يصرف الى هذا الاثار الشرفية من الاموال المبركة
 المتبركة المنيضة فعين لهذا الحمل املاكه واسبابه واجمل امواله وكساها
 فلذلك استندت الى الاموال الفاضل الغرير الكامل مصباح رموز الدقا
 مفتاح كنوز الحقائق كشافة المشكلات حلال العضلات السمع اعلا
 هذا الكتاب يسر الله له حسن المطاب بقوله الشريف لفظه الخفيف الخواوي
 عن الاعتراف الهادي على الاقرار والاعتراف الذي يجوز الشريعة لا
 حتوائه على ما يعتبره الاصل والفرع وعلى بانه قد وفقا وقانا وسبابها
 وجسمل املاكها وكلها مكنونة على النمط لا كفي الا شغل وعلى الطريق
 المشروع الاكمل لتكون بهذه المصلحة او قانا قارة وادارات دائر
 في الدنيا العاجلة ومفيد له يوم الجزاء والاجلة وتكون عبادته

معتدة لعدة من امسه وقرنية منورق لانفارقه في امسه وقصيرها جرة
 من العذاب وحبته ويكون جزاءها مثل جزاء الحج المبرور والنجدة وتكون
 باعته للرعاة وموجة للشفاعة منها جميع القرى الثلاث المسماة بنيسوس
 وابوالغيث وحوض قميص الواقعة بالولاية المصرية التي كان حصل منها
 في السنة الواحدة مبلغ تسعة وثمانين الف درهم ومنها جميع القرى السبع
 الجديد الواقعة في الولاية الشرقية بالديار المصرية اولها قرية سلكه
 كان حصل منها في تلك السنة مبلغ ثلاثين الف درهم واربعائة مائة درهم
 وستة وتسعين درهم وثانيها قرية سرجي حاصلها فيها مبلغ احدى
 وسبعين الف درهم وثمانية وعشرين درهما وثالثها قرية دلش الحجر
 حاصلها فيها احدى وخمسين الف درهم وثلثمائة درهما واربعه دراهم
 ورابعها قرية منابل وكوم سرجان حاصلها فيها مبلغ سبعة وثلثين الف
 درهم واربعين درهما وخامسها قرية بحام حاصلها فيها اربعة عشر الف
 درهم وتسعمائة درهم واربعه وثلثين درهما وسادسها قرية منية النصار
 وحاصلها مبلغ ستين الف درهم وثمانماية درهم وخمسين درهما
 وسابعها قرية تطاليه وحاصلها فيها مبلغ عشرة الاف درهم واربعه
 درهم واربعه وثمانين درهما يكون جميع النفود المزبورة في تلك السنة
 المسفورة مبلغ ثلاثمائة الف درهم وخمسة وستين الف درهم ومائة
 واثنين وخمسين درهما فضاها ذيا بنصف القطعة رايجبا في الوقت
 ابد الله دولة من سكها باهمه السامي ورفه رعاياه بعد له المتوفى النامي

وقف جميع القرى المزبورة المستغنية عن التحديد والتصرف والتبيين
 والتوصيف بشرتها في مكانها عند أهلها وجيرانها وكونها مشروحة
 معلومة في دفاتر السلطانية والمناشير الخاقانية بجملة ما لها من الجدة
 والمحقوق وما ينبئ اليها بالأصالة والمحقوق والمراسم والمداخل
 والطرائق خلا ما يستثنى منها شرعا من المساجد والمعابد والمنابر والمعابر
 والمراقد والمقابر والأملأك والأوقاف وسائر ما يعرف متسامية
 بالاسامي والأوصاف وسلم جميعها إلى من ولاها عليها بموجب الشرع
 المنصوص ونصبه للخدمة بالأمانة والاستقامة في هذه الخصوص
 وتسلمها هو منه للتصرف فيها بالوجه السداد على ما هو المراد تسليمًا
 وتسلمًا صحيحين شرعين ثم عين السلطان الفائق على هذا فير السلاطين
 في الأفاق بالاستعمال والاستحقاق والسابق في مضاهير التدبير بمكارم
 الأخلاق ومراهم الاستفاق لا زالت شمس سعادته ابدية الإشراف
 وما برحت نجوم سلطنته محمية عن الانحطاق مما يحصل من تلك القرى
 الموقوفة المذكورة على حسب التخمين التي مدارها حاصل السنة المشروحة
 المزبورة والتعيين على هذه النسبة في جميع الأعوام قلت المحصولات أو
 صلت بتفاوت الشهور والأيام مبلغ ما في الف درهم وستة عشر درهما
 لاستار طاهر الكعبة الشريفة شرفها الله تعالى في كل سنة مرق ما جرت به
 العادت القديمة في السنين الماضية العديمة فبقى على هذه التخمين بعد
 الصنف المذكور في السنة مبلغ ثمانية وثمانين الف درهم وتسعمائة وستة

وثلاثين درهما وشرطان يحفظ ذلك الباقي بحفظ المتولي الى تمام خمسة
 عشر عما فيكون عند الجمع في هذا العام على التحين التام مبلغ ثلاثة عشرة
 مائة الف درهم واربعة وثلاثين الف واربعين درهما فعين من هذا
 الباقي المحفوظ المجموع المستطور لاستارة المواضع التي تجدد في القضاء كل
 خمسة عشر عاما مرة وبعد تجديد هذا المزبور لا تجدد في كل سنة بل يرجع
 الى اقضاء خمسة عشر عام اخر ثم تجدد مرة اخرى كذلك ثم فتم الى ان ينفذ
 الدرهم ويتم لكل مرت من تلك المرات وفي كل مرت من هذه المرات يتاحن
 المزبور واليقين المذكور مبلغ سبعة الف درهم واحد وخمسين الف
 درهم وثلاث مائة وسبعين درهما فضاير الجاني الوقت وتلك المواضع
 التي يصرف اليها هذا المقدار في خمسة عشر عاما مرة وهي داخل
 الكعبة الشريفة والروضة المطهرة المنيفة اعني بها التربة المنورة
 لسيد الكونين ورسول الثقلين نبينا محمد عليه الصلوة والسلام الى يوم
 القيام بالمدينة المنورة والمقصورة المعبورة في الحرم الشريف والنبير
 المنيف فيه ومحرابه ومحراب التهجد والاستاء الاربعة لفضل الحرم
 الشريف ومحراب قبة العباس وقبرة وقبر عقيل بن ابي طالب وحضرت
 حسن وعثمان بن عفان وفاطمة بنت اسد رضوان الله تعالى عليهم
 وما زاد بعد هذا وهو مبلغ خمسمائة الف درهم واثنين وثمانين
 الف درهم وستماية وسبعين درهما لاحتمال ان يقع في بعض السنين
 النقصان بسبب الشراء وطوارق المحدثان لان هذا بالتحين وان لم

في بعض السنين جابر نقصان فليجبر من هذا الفاصل في ذلك الزمان
 وان وجد في القضاء المدة وبعد الصرف شيء مما يزيد ويفضل سواء
 كان هذا المقدار او الاكثر منه او الاقل فليشترى الموجود المزبور للملك
 المناسب للوقف من العقار الواقع في موضع الرعاية والاشتهار
 لتكثر محصيل الوقف وتوفر مواضع الصرف بالحاق هذا المشتري و
 المتباع بسائر الارواق واستغلاله معها وصرف غلاته الى المصادر
 المبنية بالاوصاف وتنمية الوقف بهذا التكثر وتمشيطه وتوسيعه
 بذلك التوفير وهذا بعد رعايته شرط انه ان وقع المضايقة
 في هذا الوقف او في الوقف اخر الذي وقفه السلطان ايضا على
 مصالح الفقراء الذاهبين الى الحجاز وعلى جهالهم وسائر مهماتهم
 وكتب له وقفية مستقلة مشتملة على هذا الشرط والقيود لتكون
 مرعية بالخلود والا بد يلزم ان يعين كل واحد من الجانبين الآخر
 بروايد وبفاضل عوايد باتمام بالهم ويلزم له وتكميله لدفع
 مضايقته وضروته واسعاده وارفاده بمعونة المتولين وراي
 حاكم الوقت وارشاده واجتهاده اقرارا واعترافا صحيحين شرعيين
 مصدقين ومحققين مرعيين وقفا صحيحا شرعيا وحسبا صريحا مرعيا
 حاويا على الحكم بصحته اصلا وفرعا على وجه يعتد به دينا وشرعا
 رعايته شرائط الحكم والتجمل في حصول الوقف التسهيل لدى المولى
 الفاضل النحرير الكامل الموقر اعلا هذا الصك الديني واللفظ اليقيني

فتح الله تعالى ابواب المحقق بمفاتيح اقلامه واحكم امور الشرع بثبوت
 احكامه فصاروقفا لازما مسجلا متفقا عليه على مقتضى الشرع و
 موافقى احكامه بحيث ما لا يرتاب فى صحته وانزاهه لوقوع حكم المولى
 الموصى اليه على رأى من رآه من الائمة الماضيين المجتهدين رضوان الله
 اجمعين عالما بالاختلاف الجارى بينهم فى مسئلة الوقف فلزم خلوه
 بخلود السموات وابوده بابود الكائنات الى ان يرث الله الارض و
 من عليها وهو خير الوارثين ولا يحل بعد ذلك لاحد يوم من بان الله و
 رسوله واليوم الاخر ان ينقضه ويعطله او يحوله او يبدله فلا يملك
 ولا يملك بعد ذلك بوجه من الوجوه وسبب من الاسباب وكيف
 يجترى لذلك المؤمن او خائف من الله المهيمن بعد ما سمع قول رب
 العالمين الالفة الله على الظالمين واجرا الوقف بعد ذلك على ارحم
 الرحمين - جرى ذلك وحرر بامر العالى الخاقانى الازال عالميا فى آخر
 صفر المظفر المنظر فى سلك الشهور سنة تسع واربعين وتسع مائة
 من الهجرة النبى صلى الله عليه وآله وسلم

تذکیر حرم مکہ معظمہ کا بیان ہے

بوقت آدھی رات کے موزنین سب مناروں پر سجد احرام کے ہر آمد ہوتے ہیں
 اور اس تذکیر کو بعد ایک کے بطور دورے کے نہایت خوش الحانی سے
 پڑھتے ہیں لیکن تذکیر ماہ رمضان شریف علیحدہ ہے اور تذکیر باقی سال کی
 علیحدہ ہے اب ابتداء تذکیر ماہ رمضان سے کیا جاتا ہے ۔

ايها النوام قوموا للفلاح	واذكر الله الذي اجري الرياح
ان جيش الليل قد دوى وراح	وتدانا عسكر الصبح ولاح
اشربوا ومجّلوا فقد قرب الصبح	
معشر الصوام يا بشري كموا	ربكم بالصوم قد هنا كموا
وحوار البيت قد اعطاكموا	فافعلوا افعال ارباب الصلاح
اشربوا ومجّلوا فقد قرب الصبح	
اغضوا شتمكم وقبل الفوات	وبه توبوا تقوذوا بالهبات
واغضوا هذ الليالي النيرات	واذكر الله بالفاظ فصاح
اشربوا ومجّلوا فقد قرب الصبح	
يا الهى هب لنا فيه المرام	اننا جيران ذى البيت المحرام
ان للجيران حق بالذمام	يا كريم الغفوى يا رب السماح
اشربوا ومجّلوا فقد قرب الصبح	
اسقنا غيثا به تحي البلاد	والمواشي يا الهى والعباد
واجزنا من غلاء فى ازدياد	لا تاخذنا بافعال قباح
اشربوا ومجّلوا فقد قرب الصبح	
قد دعوناك بطه المصطفى	صل يا رب عليه شرفنا
وعلى المهملوا اهل الوفا	وصحاب ما تنادوا بالجناح
اشربوا ومجّلوا فقد قرب الصبح	
نشعر وارضى الله عنكم نشعروا غفر الله لكم نشعروا تاب الله عليكم	

تسبحوا فان في السجود بركة تسبحوا فانه من سنن المرسلين تسبحوا فانه
من اعمال الصالحين تسبحوا فانه شعار المتقين قال الله تبارك وتعالى
انصوم لي وانا اجزي به وقال النبي صلى الله عليه وآله وصحبه وسلم
لصائم فرحتان فرحة عند افطاره وفرحة عند لقاء ربه وان
كل صائم عند افطاره دعوة مستجابة تسبحوا ارضى الله عنكم
تسبحوا اغفر الله لكم تسبحوا تاب الله عليكم تقبل الله منا ومنكم -
وورود **س** اكلوا رضى الله عنكم كلوا غفر الله لكم كلوا تاب الله
عليكم كلوا مما في الارض حلالا طيبا كلوا من الطيبات واعملوا صالحا
كلوا من رزق ربكم واشكروا له بلدة طيبة ورب غفور كلوا وشربوا
حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر ثم اتموا الصيام
الى الليل ولا تباشرواهن وانتم عاكفون في المساجد تلك حد واد الله
فلا تقربوها كذلك يبين الله لكم آياته للناس لعلهم يتقون كلوا رضى الله
عنكم كلوا غفر الله لكم كلوا تاب الله عليكم تقبل الله منا ومنكم -
ووتيسير ايامه بر الليالي والايام يا خالق النور والظلام يا صاحب
الانعام يا ذا الطول ولا نعاصرهم الله عبد الله محمد الله عبد الله
شكر الله محمد الله عبد الله قال لا اله الا الله محمد رسول الله الملك الله
الواحد القهار الكبرياء الله الواحد القهار الملك للبحار الكريم القهار
الحليم الستار خالق الليل والنهار سبحانه هو الواحد القهار خلق السموات
والارض باحق بكون الليل على النهار ويكور النهار على الليل وسخر الشمس

والعمر كل مجري لأجل مسمى الأهل العزيز الغفار وورجوها اشربوا
 عجلوا فقد قرب الصبح بين مرتبه بذكر بيريه وعايرتته من الدعاء
 في الاستحار مستجاب واذكر الله كثيرا في القعود والقيام وارعنوا
 الى الله تعالى بالدعاء والثناء لان الدعاء في الاستحار مستجاب
 پراشربوا وعجلوا فقد قرب الصبح بين مرتبه بذكر بيريه وعايرتته من الدعاء

اشعار وواعيرتته من

هذه اليان تجلي سره فيها

شهر الصيام صنعت للقوم حفلة
 يا حيد اشهر فضل عرف خلوة
 ونبيه اوقات قرب نور خلوتها
 يا خالدا وليا الى الصوم قد ذهبت
 واتم بقية هذا الشمس تخطي
 وتب لعلك تتخطى بالقبول عسى
 وقل الهى انا العبد الذليل قد
 فلا تكلمنى الى علمى والى عملى
 من كان يشكو اداء ذنوبه
 ويعفور من عرف الصيام بطيبه
 الصوم لى وانا الذي اجزى به
 وتحققا ميل السعادة والغنى
 اوليس هذا القول قول الهنا

على نفوس ذات انوار ساقية
 كنوس التفانى والرضا فيها
 يعرج مسكنا فلا طيب يعنا ههنا
 قد نور العرش والدينا وما فيها
 زادت خطاياك تف بالباب لكها
 فاعرست من ثمار الخير تجنيها
 ان تبلغ النفس بالقوى امانها
 انت جوار افانرا اجيها
 واعفر ذنوبى فاني غارق فيها
 فليات في رمضان باب طيبه
 اوليس قال الله في ترغيبه
 يا صامى رمضان نور وابالمنى
 وثقوا بعد الله اذ فيه الهنا

الصوم لي وانا الذي اجزي به

من صام نال الفوز من رب العلا
يا من يرى مرثوسلا وتودد
ووجهه اضحى عليه مقبلا
حرم غيبة في قول رب قد علا

الصوم لي وانا الذي اجزي به

يا فوز من الصوم قام بحقه
ومن التحميم نحي وفاز بعفته
راى تحن القول فيه بصدقه
فان الله قام عن الصيام خلقة

الصوم لي وانا الذي اجزي به

يا من تقضى عمره مع غمك نومك والكسل واعلم بان اعمالك تعرض على
نبي ان لم يستخرج بفعلك وليس يخفى تبهرجك عند ايتان الفصاح
ويتصبب الليران ان كنت تطيب توبة فانفض فهذا وقتها
فبعد خمس ليال يقال قد فرغ رمضان يرحل وما اودعت الا رخصا
الليل واحسنك حين تشهد عليك بالخير ان تضم نهارك ولما تقطر
يحمل غايتك تتبع وتنسى الجايح هذا هو الخذلان تخضر صلوة التراويح
باجهم حاضرا انا القلب غائب في كان وما كان تقطع حيا لك غيبة و
الصوم قبوله من عجب تاكل نجوم العالم وترتجى الاحسان من ليس يحفظ
لسانه ولا الجوارح عن دمل ماله من الصوم لا يقضى النهار جيعان نصحت
جهدى ولكن النصع يصعب على الشقي انا بالمالك والله عمري مضى حيان بالله
عليك قم ودع شهر الصيام قبل السفر ولا تدعه يرحل وهو عليك
عضبان بيض سواد الصهيفة فاموت ادنى من نفس وشف الهلك ونحى

منہ عند بالامان اور تمام سال میں ہر آدمی راستے کے بعد سے یہ تہ کثیر شروع
 پہلے رئیس کہتا ہے اور پھر رئیس کے ساتھ ساتون منارہ واسے کہتے ہیں
 لا الہ الا اللہ تین بار کہتے ہیں پھر سیدنا محمد رسول اللہ تین بار کہتے ہیں
 پھر ولا نستعین الا باللہ لا الہ الا اللہ پھر تین بار ولا تو من الا باللہ
 لا الہ الا اللہ ولا نقول الا علی اللہ لا الہ الا اللہ تین مرتبہ یا قوما احيوا
 داعی اللہ لا الہ الا اللہ تین مرتبہ الکریم المحلیم الذی اذا سئل اعطى
 واذا استعین اعان لا الہ الا اللہ تین بار الکریم المحلیم الذی یقبل التوبۃ
 عن عباده ویغفر عن السيئات لا الہ الا اللہ تین بار الکریم المحلیم الذی
 اذا قطر قطرة من بحر جوده وکرمه ملاء بها الا کو ان لا الہ الا اللہ
 تین بار یا سعادة من قام ولذین احلامه وذكر الله بقلبه ولسانه وقا
 لا الہ الا اللہ سیدنا محمد الرسول اللہ الہی الصادق الفاتح الخاتم
 وسلتنا العظمی الی اللہ یوم العرض علی اللہ وعلی هذه الشهادة نحيا
 وعليها نموت وعليها نبعث افشاء اللہ من الامینین الفائزین بالمطمینین
 المنفحین المستبشرین برحمة اللہ وکرمه ما شاء اللہ کان وما لم یشاء
 لم یکن ولا حول ولا قوت الا باللہ العلی العظیم استغفر اللہ العظیم الذی
 لا الہ الا اللہ انھی القیوم واتوب الیہ واسئله التوبۃ والمغفر لی ولوالدی
 ولوالدی والذی ولمن احسن لی ولمن اساء الی ولمن له حق علی ولمن او
 صانی واستوصانی بدعاء الخیر ولا صحاب الحقوق علی وجميع المسلمين
 والمسلمات الاحیاء منهم والاموات انک یا مولانا یا رب سمیع

قريب مجيب الدعوات القائل تعالى في محكم الآيات البينات على سيدنا
 محمد سيد السادات ان الحسنات يذهبن السيئات ليسرهن
 ربهم برحمة منه ورضوان وجنات لهم فيها نعيم مقيم خالد ين فيها
 ابدان الله عنده اجر عظيم جل الله تعالى ربنا الكريم جل جل جلاله
 جل جل رازقنا جل جل مهيتنا جل جل محيينا جل وجلو على الملائكة
 وعلى العرش استوى وعلى عباده بالرضا يتجلى سبحانه سبحان من فضله
 علينا دائم فبحمان من يحرس بعين عنايته سبحان من تفرد بالبقاء وحده
 وهما في الباقي لا شريك له جل سبحان جل سبحانه سبحان الله سبحانه
 وتعالى ووووهيلا العزيز جبار وملاك عفور قوي مقتدر قهار
 للذنوب غافر وللعيوب سائر ولقلوب المنكسرة جابر وناصر سبحانه وتعالى
 الجبار مذك جبار ووووهيلا سبحان من اذهب الليل واوجد
 النهار واظهر العلامة وشعشع انوار الرعد يسمع بصوته الهدار و
 البرق يلمع من خيفة كلما اومض واستنار تجلي ربنا في الاسحار ونياد
 جل المنادي انا الستار يا عبادي انا الغفار يا عبادي انا خالق الليل
 والنهار العارفون واقفون على قدم الخوف والافتكار لا يتقر لهم قرار
 قرار كلما جد واوجد وكلما جاهد واشاهد واجمال وكحال من لا
 تدركه الابصار ووووهيلا سبحان من لا تدركه الابصار ولا تحيط
 بعظمته الا فكار ولا يغيره الليل ولا يبدله النهار وهو يدرك الابصار
 وهو اللطيف الخبير المنير المنعم الستار هو مولانا ومولانا فنعم المولى ونعم

الضبير وورجوتها احاط ربنا بكل شئ علماً وسعت رحمة كل شئ
 كما ومغفرة وسعة وعلماً سبحانه من رفع السماء بقدرته وبسط
 الارضين بحلته واجري الماء وعلم آدم الاسماء سبحانه واحصى كل شئ
 عدداً وورجوتها ان يقول الماعز جل جلاله بعد نشاءه في العبادة
 فانشى **س** تذكروا جميل من خلقك مضغة : ولا تشي تصويري
 ولطفي في الخشاء : وسلم الى الامور اعلم بانني : انفذ احكامي وفعل ما
 اشاء : ان الله لا يخفى عليه شئ في الارض ولا في السماء هو الذي
 يصوركم في الارحام كيف يشاء - وورجوتها فعال لما يريد قادر ربنا
 الكريم على ما يشاء له الملك والغني وله الحمل والثناء وله العزة والبقاء
 وببينة الخير والجلود والتوفيق والعطاء واسئله العفو عما سلف ومضى
 وهو سميع الرضاء سبحانه لا ادافع الله فيما مضى وورجوتها ان

وسلم امورك المقضاء
 تشي به ما قد مضى
 والرمباضاق القضاء
 لاني عواقبه رضاء
 ففقس على ما قد مضى
 فلا تكن به معترضاً
 وليس فعلي عند رضاء
 انت الذي تسبحني بالرضاء

كن هن همومك معرضاً
 وابشر بخير عاجل
 فلربما اتسع المضيق
 ولرب امر منزعج
 الله عودك انجمل
 الله يفعل ما يشاء
 يا من اذا ابصر في معرضاً
 بحمة التوحيد يا سيداً

دبراموري انا وجميع المسلمين	يارب من اذا دبر امر اقضا
دور اهلوان	
يا ايها الراضى باحكامنا فرص الدنيا الامر مستلماً وان تعلقت باسبابها لان فينا خلفاً باقياً فلا ينعم امرء بمحبوبه	لا بد ان تحمد عقبى الرضاء فالراحة العظمى لمن فوضاً فلا تكن غنياً بما معرضاً من كل ما ياتي وما قد معنى حتى يرى الخيرة فيما مضى
دور نوان	
العمر في الزمان قد انقضى وعلى دين قد عجزت عن الوفاء وافوض من ذاك الجناب بنظرة يا قلب مالك راحم غير الذي يا قلب لا تغفل عن باب به لو كنت لازمت الوقوف باب به مكن غفلت وبات طرفك نامياً	اتري يبي محني الكرم بما مضى فمتى ديوني يا الهى تقضى وارى سواد الليل اصبح بيضاً لما استت وقبت عامل بالرزاء اياك عن ابوابه ان تعرضا لكسالك من احسان حلل الرضاء يا ليت عن ربه لا يفضا
دور سوان	
اليت ببطا لالك اسئلك الرضاء انت الذي ترجي لكل مهمة اتيت الى مولاي اسئله الرضاء	انت الذي تعفو وتغفرها مضى اذ ضاقت الاحوال متسع الفضأ ووقفت في ابوابه متعرضاً

قد مت تعصدي و ذلی و ناتی	وما كان مني في الزمان الذي مضى
من مثله في الكون يخشى ويرتجى	وليس لمخلوق بان يتعرضا
فعا ملني مولاى منه بلطفه	وقال لك البشري غفر الذي مضى
رياسيد فلا ضاع عمري باطلا	وولى زمانى في المعاصى والقضا
فان كان ذنبى عن جنابك مانع	فغفولياتي بالامانى وبالرضا
وما الى شفيع غير جاه محمد	بنى الهدى اذكى رسول ومرضى
عليه سلام الله ما هبت الصبا	وما لاح نجم فى السماء وقد اضاء

دور گیاره مان

لا دافع لله فيما قضى ولا ما ناله فيما اعطى
وقم ربنا بفعل فيملك ما يريد ويحكم في خلقه ما يشاء ويرضى
جل سبحانه سبحان الله

دور باره مان

ليس لله شريك في الملك ولا مدبر له في الامر لا يرجوا ثوابا
ولا يهاب عقابا ولا على باب جوده وكرمه حاجبا ولا يوا با
كل نعمة منه عدل ولا يسئل عما يفعل وهم يسئلون -

دور تيره مان

وهو ذو الجلال لا اله الا الله تين بار پستى بين تبارك وتعالى
في واحد منفرد في ملكه لا شريك له لا ضد ولا ند له الحنان المنان
الرحيم الرحمن الذي لا اله الا هو الحي الباقي جل سبحانه وما سواه فان

دورچود موان

يا رب عفوك اسئل جودك اسئل كرمك اسئل وبسيدنا محمد
صلى الله عليه وآله وصحبه وسلم اتوسل يا رب عبد ضعيف واقف
ببائك اسئل وبالذنوب مثقل اغفر ذنوبي وسامح يا خالق وتفضل
بمحبة خير البرايا يا انى به اتوسل

دوريند موان

قم فى الدنيا جى وناجى مولاك ماشئت فاسئل
وادعوا بقلب سليم لعلك تنجوا وتقبل
واصف وضح ووحده مولا علينا انعم وتفضل
معطى العطايا كريم يا خير انعم واجزل

دورسولهوان

سبحان من انعم فاجزل وحكم فعدل جاد ولم ينجل جاد ربنا
الكريم على عباده وتفضل يقول القائل فى حق عظمتة ولا يسئل
سبحان ربى الكريم الحليم العظيم هو الاول -

دورستر موان

يا اول قبل كل اول واخر ما له محول سبحان الكريم فلا ينجل
سبحان الحليم فلا يعجل سبحان القديم فلا يتحول يا رب عبد ضعيف
واقف بالباب يسئل انعم عليه بمجودك واحسانك يا خالق
وتفضل يا من هو قبل كل اول -

دور اٹھاروان

اول بلا بدایہ و آخر بلا نہایہ سبحان رب البریا سبحان معطی العطا
سبحان کاشف الضر و البلا یا سبحان عالم السر و الخفایا سبحان من
له فی کل شیء آیتہ تدل علی انه هو الاول و الآخر و الظاهر و الباطن و هو
بکل شیء علیم صدق اللہ صولانا العظیم و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ

ممت التذکیر

بعد اوسکے مختصر الفاظ سے صلوٰۃ اور سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
اصحابہ وسلم پر عرض کرتے ہیں بعد اوسکے اذان تہجد کی دیتے ہیں پھر اذان
تہجد دیے کے بعد ایک ساعت توقف کر کے یہ ترجمہ شروع کرتے ہیں -
یا ارحم الراحمین ارحمنا تین مرتبہ کہتے ہیں پھر بعد اوسکے یہ دعا کہتے
ہیں وعافنا واعف عنا و علی طاعتک و شکرک اعنا یا ارحم
یا قیوم بجاہک یا اللہ پھر پوری دُک و قفہ کر کے یا ارحم الراحمین
ارحمنا تین بار پڑھ کر پھر وعافنا واعف عنا و علی طاعتک و شکرک
اعنا یا ارحم یا قیوم بجاہک دنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ
وسلم کہتے ہیں پھر تھوڑی دیر وقفہ کر کے پھر یا ارحم الراحمین ارحمنا
تین بار کہہ کر وعافنا واعف عنا و علی طاعتک و شکرک اعنا یا ارحم
یا قیوم بجاہ سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ کر تھوڑی
عرصہ کے بعد پھر یا ارحم الراحمین ارحمنا تین بار کہہ کر وعافنا واعف عنا
و علی طاعتک و شکرک اعنا یا ارحم یا قیوم بجاہ سیدنا عمر رضی اللہ

عنہ کہتے ہیں پر تھوڑا وقفہ کر کے یا ارحم الراحمین ارحمنا تین بار کہہ کر
 وعافنا واعف عنا وعلی طاعتک وشکرتک اعنایا حی یا قیوم بجاء
 سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ کر تھوڑے عرصہ کے بعد پریا ارحم
 الراحمین ارحمنا تین مرتبہ پریا وعافنا واعف عنا وعلی طاعتک و
 وشکرتک اعنایا حی یا قیوم بجاء سیدنا علی بن ابیطالب رضی اللہ
 عنہ وعن کل الصحابة اجمعین رضی اللہ عنہم کہتے ہیں پر یہ آیت
 قراءت کہتے ہیں ومن احسن قولا ممن دعی الی اللہ وعمل صالحا وقال
 اننی من المسلمین ان اللہ فاق الحب والنوی ینخرج الحی من المیت
 وینخرج المیت من الحی یداکم اللہ فان توفکون فاق الاصباح و
 جعل الیل سکنا والشمس والقمر حسابا ذالک تقدیر الغرین
 العلیم هو الذی جعل لکم النجوم لتقننوا بها فی ظلمات البر
 والبحر قد فصلنا الایات لقوم ینفقهون وقل الحمد للہ الذی
 لم یتخذ ولدا ولم یکن له شریک فی الملک ولم یکن له ولی من
 الذل وکبرۃ تکبیرا پہلے اذان صبح کی دیتے ہیں اور بعد اذان صبح کے
 دیے کے مؤذنین منارہ ہاے اذان سے نیچے اترتے ہیں اور یہ سب
 تذکیرہ اور ترجمہ اور اذان لفظاً لفظاً اور فقرہ اور فقرہ اول رئیس کہتے
 ہیں پھر باری سے تمامی مناروں پر سب مؤذنین اوسی فقرہ کو ادا کرتے
 ہیں پھر رئیس اپنے منارہ پر دوسرا فقرہ کہتا ہے پھر تمامی مؤذنین کہتے ہیں
 ایسا ہی آخر اذان تک پھر مناروں سے نیچے اتر کر یہ درود شریف

پڑھتے ہیں اور اسکو وہاں دستور کہتے ہیں وہ درود شریف یہ ہے
 اللہم صل وسلم وزد ودم وانعم وتفضل وبارک بجلالك وکمالک
 علی زین عبادک واشرف عبادک اسعد العرب والعجم وامام
 طيبة والحرم وصیبع العلم والحلم والحکمة والحکم ابی القاسم سیدنا
 ومولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم وزدہ شرفا یارب وکرمنا وعلیہما
 ومہاتبا ورفعة وبرادر ضی اللہ ابتارک وتعالی عن کل الصحابة
 اجمعین پھر بعد اسکے اقامت نماز صبح جماعت شافعی کے کہتے ہیں۔

باب دوم

المجموع الثانی من کتاب فلاح الکونین فی احوال الحرمین الشریفین زادہما
 شرفا باب دوم بیان میں احوال مدینہ طیبہ کے مشتمل ہے گیارہ فصلوں پر
فصل پہلی فضایل مدینہ طیبہ میں شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جذب
 القلوب میں لکھتے ہیں کہ اجماع امت اور اتفاق علماء اس امر پر ہے کہ افضل
 تمام روئے زمین اور بزرگ ترین تمام شہر و ناکہ معظمہ ہے اور مدینہ طیبہ لیکن
 ترجیح اور تفضیل میں فیما بین ان دونوں شہروں کے اختلاف علماء ہے بعض
 علماء فرماتے ہیں کہ مکہ سے مدینہ طیبہ افضل ہے اور بعض فرماتے ہیں کہ مدینہ طیبہ
 مکہ معظمہ افضل ہے لیکن اتفاق علماء اس پر ہے کہ جو مقام قبر آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے جسد شریف سے متصل ہے تمام اجزائے روئے زمین یہاں
 کہ کعبۃ اللہ سے بھی افضل ہے اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ موضع قبر شریف
 عرش معلیٰ سے بھی افضل ہے اس واسطے کہ آسمان اور زمین کو بزرگی اور شرف

اُجلی ذات مبارک سے حاصل ہے چنانچہ اختلافِ افضلیتِ نفس مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں باقی رہا مذہبِ امیر المومنین حضرت صدیق اکبر اور عبد اللہ بن عمر اور ایک جماعہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کا اور مذہبِ امام مالک اور اکثر علماء و رحمہم اللہ کا یہ ہے کہ مدینہ طیبہ مکہ معظمہ سے افضل ہے اور دوسرے علماء و بھی انہیں کے تابع ہیں مگر خانہ کعبہ کو اس سے علیحدہ کئے ہیں اور کہتے ہیں کہ مدینہ طیبہ افضل ہے مکہ معظمہ سے سوائے خانہ کعبہ کے خلاصہ کلام یہ ہوا کہ قبر اطہر حضرت کی سب مقاموں سے افضل ہے کیا مکہ کیا کعبۃ اللہ کیا مدینہ طیبہ اور کعبۃ اللہ افضل ہے مدینہ طیبہ سے سوائے قبر شریف حضرت کے۔ اب یہ باقی رہا کہ بلدہ مکہ معظمہ بلدہ مدینہ طیبہ سے افضل ہے یا بالعکس اسمین علماء نے طرفین سے بہت دلائل کئے ہیں خلاصہ ان سب دلائل کا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ کو سب سے زیادہ دوست رکھتے تھے اور اُجاگاہ حضرت کے یہی بلدہ طیبہ رہا اور حصول فتوحات عظیمہ اور قوتِ اسلام اور رواجِ دین اسی شہر میں ہوا اور یہ شہر مبارک کل حسناتِ اول و آخر کا منبع اور تمام کمالاتِ ظاہری و باطنی کا معدن ہے اور سب سے زیادہ فضیلت یہ ہے کہ اسمین مرقدا نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ اسکے مقابل کوئی فضیلت نہیں اسوائے اس کے کہ اسی امر سے زمین کو آسمان پر فضیلت ہو اور احادیث صحیحہ طرق متعدد سے وارد ہے کہ پیدائش ہر مخلوق کی اس خاک سے ہوتی ہے کہ جہاں اسکا دفن ہو پس نفسِ پاک آنحضرت اور اکثر آل اور اصحاب اور تابعین کے نفوس اسی زمین مبارک سے مخلوق ہیں جو مدینہ منورہ میں آسودہ ہیں

پس یہ امر شرف اور فضیلت کے واسطے کافی اور بس ہے اور جو کہ فضیلت مکہ کی مدینہ طیبہ پر کہتے ہیں انکے نزدیک یہی ولأجل ہیں لیکن سب سے زیادہ قوی دلیل انکی یہ ہے کہ مکہ معظمہ بلکہ مامی زمین حرم میں ثواب اعمال زیادہ ہے جیسا کہ بعضے علماء فرمائے ہیں کہ احادیث صحیحہ میں وارد ہے کہ ایک نماز مسجد نبوی میں برابر نماز کے اور مسجد الحرام میں برابر ایک لاکھ نماز کے ہے لیکن جو علماء کہ مدینہ طیبہ کی فضیلت کے قائل ہیں وہ اسکا جواب یہہ دیتے ہیں کہ فضیلت زیادتی ثواب پر منحصر نہیں اور سند اسکی یہ لاتے ہیں کہ نماز روز عرفہ عرفات میں اور ظہر یوم نحر منی میں افضل ہے مسجد الحرام سے حالانکہ کثرت ثواب اعمال مسجد الحرام میں ہے اور باعث فضیلت نماز یوم عرفہ عرفات میں اور ظہر یوم النحر منی میں ایک برکت ہے کہ وہ باعث اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاصل ہے اور کمال زیادتی ثواب سوائے کثرت عدد کے نہیں ہے اور جائز ہے کہ ایک چیز باعتبار عدد اور کمیت کے اقل ہووے لیکن باعتبار کیفیت اور حالت کے افضل اور ارجح ہے اگر مجرد زیادتی ثواب فضیلت میں کافی ہو تا تو علماء کے پاس یہ امر مقرر ہے کہ داخل کعبہ افضل ہے خارج کعبہ پر کہ اس میں کسی کو خلاف نہیں ہے۔ لیکن در باب صحت نماز فرض اندرون کعبہ علماء کو اختلاف ہے۔ امام مالک کے پاس نماز فرض کعبہ اشد من جائز نہیں چہ جائے زیادتی ثواب اس سے ظاہر ہو کہ فضیلت زیادتی ثواب پر منحصر نہیں بلکہ یہ امر دوسرا ہے کہ موقوف ہے محض قبول درگاہ الہی اور افاضہ جو نامتناہی حقیقی پر اور جبکہ یہ امر مقرر ہے کہ قبر نبوی تمام رو سے زمین سے افضل ہے اس واسطے کہ موضع قبر شریف محل نزول رحمت

رضوان الہی اور مہبط ملائکہ رحمن ہے ممکن ہے کہ برکت سے اس مقام کے اور فیض و عنایات سے حضرت صدیق کے ایک حالت اور نور قبول اعمال میں نصیب ہووے کہ وہ حالت زیادتی ثواب اعمال اور مضاعف طاعات سے افضل ہووے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بصفۃ حیوۃ اس بلبہ طیبہ میں رونق افروز ہیں اور حضرت اعمال اور طاعات پر قائم ہیں اور ترقیات دائم آپ کے واسطے حق تعالیٰ سے سرفراز ہے ہر چند کہ مضاعف ثواب اعمال نسبت مخلوق کے فرض بھی کیا جاوے مگر شک نہیں کہ اعمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعمال سے جمیع مخلوق کے افضل ہیں اور ثابت ہے یہ امر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت مرحومہ کی تائید اور بخشایش اور شفاعت میں ہمیشہ مصروف ہیں پس حاصل ہونا فیض و رحمت و شفاعت حضرت کا قرب و جوار مدینہ منورہ میں بیشتر اور احسن ہے اس امر سے کہ نفع حصول کثرت طاعات مکہ معظمہ میں حاصل ہووے اور یہ کلام امام تقی الدین سبکی کا نہایت نفیس اور لطیف ہے اور دوسری دلیل افضلیت مکہ معظمہ یہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ معظمہ محل عبادات حج و عمرہ ہے اور فضائل میں حج و عمرہ کے احادیث وارد ہیں جو آپ اسکا قائلین فضیلت مدینہ طیبہ یہ بیان فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ ساکنان مدینہ طیبہ کو ایک ایسا امر عنایت فرمایا ہے کہ وہ عوض حج اور عمرہ کا ہو سکتا ہے احادیث میں وارد ہے کہ جو شخص قصد مسجد نبوی کا کرے دو رکعت نماز اس میں ادا کرے اسکو ثواب حج کامل ملتا ہے اور جو شخص کہ قصد مسجد قبا کرے اس میں دو رکعت نماز ادا کرے ثواب عمرہ کا اسکو حاصل ہے پس ہر شخص مسجد نبوی میں نماز ہر روز بکرات و مرات پڑھ سکتا ہے اور حج سوا

سال میں ایک بار کے دوبارہ نہیں ممکن ہے۔ تیسری دلیل بافضلیت مکہ معظمہ پر یہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ معظمہ سب شہروں سے افضل ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ احب ارضی اللہ یحیہ وہ سب شہروں سے حق تعالیٰ کے پاس دوست زیادہ ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بروز ہجرت مقام خرد درہ یا مقام جحون پر کہ وہ قریب جنتہ المعلیٰ ہے فرمایا کہ مکہ معظمہ سے مخاطب ہو کر کہ اسے بلدہ کریمہ تو سب شہروں سے میرے نزدیک زیادہ دوست ہے اگر میری قوم مجھ کو باہر نکرتی میں کبھی تجھے باہر نہ آتا اور یہ امر دلیل ہے افضلیت پر اس واسطے کہ مکہ معظمہ حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سب شہروں سے زیادہ دوست ہو اجواب اسکا قائلین افضلیت مدینہ طیبہ یہ کہتے ہیں کہ یہ اثر ادا نبوی قبل ظہور فضیلت مدینہ طیبہ تھا جبکہ اقامت حضرت کی مدینہ طیبہ میں بدست طویلہ رہے اور ظہور فضیلت مدینہ طیبہ بوجی آئی ہوا اور حصول خیرات اور اشاعت میرات اور نوح فتوحات اس بلدہ طیبہ میں ہوئی اسوقت حضرت کے پاس بھی یہ امر متحقق ہوا کہ یہ بلدہ طیبہ اور یہ زمین مبارک تمام بلاد اور تمام زمینوں سے افضل ہے اس واسطے حضرت نے حق تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ اے بار تعالیٰ مدینہ طیبہ کو دو چند برکت مکہ معظمہ کے غایت فرما اور دوسری حدیث میں وارد ہے اللہم حبیب الینا المدینہ کجنا مکہ ادا شد یعنی اے بار تعالیٰ مدینہ کو میرے نزدیک مثل مکہ کے دوست کر بلکہ اس سے زیادہ معجم کبیر میں رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے المدینہ خیر من مکہ یعنی مدینہ بہتر ہے مکہ سے اقامت مالک موطائین روایت کرتے ہیں کہ

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بطریق توبیخ اور زجر کے بعد اللہ بن عباس فخر دینی کو
فرماتے تم کہتے ہو مکہ معظمہ مدینہ طیبہ سے افضل ہے عبد اللہ بن عباس نے کہے
کہ مکہ حرم خدا تعالیٰ اور مقام امن اسکا ہے اور اسمین کعبۃ اللہ ہے سیدنا عمر
نے فرماتے کہ میری گفتگو حرم خدا اور بیت اللہ کی نسبت نہیں پہر بار ثانی حضرت
عمرؓ نے فرماتے پہر عبد اللہؓ نے ہی جواب دیے کہ مکہ میں حرم خدا اور بیت اللہ
ہے پہر سیدنا عمرؓ نے عبد اللہؓ کو وہی کہے کہ میں بیت اللہ کی نسبت نہیں کہتا
ہوں چند بار فیما بین یہی سوال و جواب رہا پس کلام امیر المومنین سیدنا عمر رضی
اللہ عنہ سے یہ ثابت ہوا کہ در باب تفصیل مدینہ طیبہ کے مکہ معظمہ پر خانہ کعبہ کشتی ہے
اور مقصود تفصیل مدینہ طیبہ کے مکہ معظمہ پر سو اے خانہ کعبہ کے ہے حاکم متدرک
میں روایت کئے ہیں کہ آن سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت ہجرت مدینہ یہ دعا
فرماتے اللہم انک اخرجتہ من احب البقاع الی فاسک فی احب البقاع
الیک یعنی اے اللہ تو نے مجھ کو میرے دوست شہر سے نکالا پس میری سکونت
اس شہر میں مقرر کر کہ جو میرے نزدیک زیادہ دوست ہو و پس با اثر اجابت دعا یہ ظاہر ہوا
کہ یہ بلدہ طیبہ حق تعالیٰ اور اسکے رسول کے پاس سب جا سے زیادہ دوست اور
محبوب ہوا اس سبب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد فتح مکہ ہی اقامت
اسی بلدہ مبارکہ میں اختیار فرماتے اگر کوئی شخص کہے کہ اقامت حضرت کی مدینہ طیبہ
بامراہی تھی پس نہ بٹلنا حضرت کا مکہ معظمہ میں بعد فتح مکہ اسی جہت سے ہونا بہت
فضیلت کے۔ جواب اسکا یہ ہے کہ امراہی ہی بقضائے حکمت ہے اس واسطے کہ
الحبيب لا یختار الحبیہ الا هو احب واکرم عندہ یعنی دوست اپنے

دوست کے واسطے نہیں پسند کرتا ہے مگر وہی چیز کہ وہ محبوب اور دوست زیادہ
اپنے پاس سب سے پسند علماء اور مباحثہ علمی جو کچھ اسباب میں تہا مذکور ہوا
لیکن تو نسبت نبوی کو نگاہ رکھہ اور مشرب محبت پر رہ اور اعتقاد اس اثر کا
رکھہ کہ بعد حق تعالیٰ کے حضرت کو تمام مخلوق پر ہر وجہ اور جہت سے فضیلت
حاصل ہے اور جو مخلوق خدا میں انکو فضیلت موافق نسبت انکی ذات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل خواہ مکہ معظمہ ہو یا مدینہ طیبہ مکہ مولد اور مقام
بعث حضرت ہے اور مدینہ طیبہ مقام ہجرت اور قرار گاہ حضرت ہے اور تعلق
امر الہی رہو کہ مکہ معظمہ میں سطوت اور جلال الہی ہے اور مدینہ طیبہ میں برکت
کمال دین حق ہے سب جا امر الہی کو ملاحظہ کرو اور تمام میں نور محمدی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو اپنے مشاہدہ میں رکھو انحال حاصل از حبلہ فضایل مدینہ طیبہ وہ ہے جو
اوپر مذکور ہوا کہ حضرت کو حکم الہی واسطے ہجرت مدینہ طیبہ کے ہوا اور مدینہ طیبہ
مبداء اور منشا جمیع خیرات اور برکات کا ٹھکانہ اور گوہر جسم شریف حضرت مدینہ
طیبہ سے بنایا گیا اور تاقیام قیامت زمین مبارک اس بلند طیبہ کے جو اروجہ و
پاک سے مشرف رہیگی۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ جسوقت رحلت شریف حضرت کی ہوئی صحاباے کرام موضع قبر میں حضرت
کے اختلاف کئے سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماے کہ اجزاء زمین میں کوئی جا
اس جگہ سے افضل نہیں کہ جہاں روح مطہر حضرت کی قبض ہوے سیدنا
ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے بھی اس مضمون کے موافق ایک حدیث روایت
کئے ہیں کہ کہ اجماع اس امر پر متفق ہوا کہ جہاں قبض روح پاک ہوئی وہیں دفن

ہوا از جملہ فضائل مدینہ طیبہ یہ ہے کہ حضرت قریب مدینہ پہنچتے ہی سواری
 مبارک کو اپنے بسبب شوق مدینہ طیبہ کے تیز فرماتے یہاں تک کہ چادر
 مبارک دوش مبارک سے علیحدہ ہوتے اور یہ فرماتے کہ یہ ارواح طیبہ
 ہیں اور گرد و غبار مدینہ طیبہ کو چہرہ شریف سے اپنے دور نہیں کرتے
 اگر کوئی صحابی دور کرنا چاہتے ہیں ان کو منع فرماتے اور فرماتے کہ خاک مدینہ طیبہ
 نسیس ہے اور جملہ فضائل مدینہ طیبہ سے یہ سہمہ کہ سیدنا اعلیٰ رضی اللہ عنہ روایت
 فرماتے کہ شیطا طین نا سید ہوعے اس سے کہ مدینہ طیبہ میں ان کی عبادت کیا جاوے
 مگر شران کا در باب نزاع و جدال فیما بین مسلمین کے باقی رہیگا اور سیدنا
 عباس رضی اللہ عنہ روایت کئے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم فرماتے
 حق تعالیٰ مدینہ طیبہ کو پاک کیا نہجاست شرک سے اور از جملہ فضائل مدینہ یہ ہے
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق تعالیٰ سے دعا کئے کہ وفات شریف اپنا
 مدینہ طیبہ میں ہووے لفظ دعا یہ ہے اللہم لا تجعل منایا ناکمئذ یعنی یا اللہ
 تو ہماری موت مکہ میں مت کر دوسری روایت میں وارد ہے کہ حضرت
 فرماتے کہ سوائے مدینہ کسی جایی کو اپنی قبر کے لئی دوست نہیں رکھتا ہوں
 اکثر دعا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی وسطے موت اپنی مدینہ طیبہ میں تھا و کہتے
 ہیں کہ امام مالک رضی اللہ عنہ نے سوای یکبار حج کی مکہ منظم میں نہیں گئی
 بسبب خواہش موت مدینہ طیبہ کے اور از جملہ فضائل مدینہ طیبہ کی یہ ہے
 کہ احادیث صحیحہ میں بطریق متعدد وارد ہے کہ مدینہ برائیوں کے زائل
 کرنے میں علیحدہ کی بل نکالنے میں کوسے کی ہے اور صحیح بخاری میں یہ حدیث

وارد ہے کہ مدینہ گناہوں کو ایسا دور کرتا ہے جیسا کہ بہت چاندی کے
 میل کو قبول اکثر علما و اس حدیث سے دور کرنا اہل شر و فساد کا
 ہے اور اس بلدہ طیبہ سے یہ خاصیت ہر وقت ہویدا ہے روایت ہے
 کہ یک بدوی آنحضرت سے اقامت مدینہ طیبہ پر جمعیت کیا پھر دوسرے
 وقت بعارضہ تپ مبتلا ہو کر خدمت مبارک میں حاضر ہوا اور فتح بیت چاہا
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قصہ میں یہ حدیث فرمائے عمر بن عبدالعزیز
 رضی اللہ عنہ نے جس وقت مدینہ طیبہ سے باہر آئے فرمائے مجھ اس بات کا
 خوف ہے کہ میں ان لوگوں سے ہوں کہ جن کو مدینہ اپنے سے کالہ یا جو
 تمام و کمال خاصیت اس بلدہ طیبہ کے اس وقت میں ظاہر ہوں گے
 کہ جس وقت خروج و جال ہوگا اور مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہو سکیگا ساکنین مدینہ
 جو اشرار ناس ہیں واسطے متابعت و جال کے مدینہ طیبہ سے باہر آئیں گے
 اور زمین مدینہ کی مطلقاً شر و فساد و کد و رست سے پاک ہو ورنہ لیکن فی الجہاں
 بھی یہ بلدہ طیبہ ارباب شر و اہل دیان غیر سے پاک ہے اور وہ لوگ کہ
 خیانت معاصی اور نجاست ذلوت میں ملوث ہیں اگر نادام واپسین ایسی
 حالت میں رہیں ممکن ہے کہ ملائکہ نقالہ ان کے احباب و ظلمات کو اس بلدہ
 طیبہ سے دور کریں چنانچہ مذہب بعض کا یہی ہے اور حکایات صالحین بھی
 اس میں منقول ہیں واللہ اعلم بالصحتہ بعض علماء نے مضمون اس حدیث کا
 ایسا بیان کئے ہیں کہ باعث سکونت مدینہ طیبہ کے فیضان انوار نبوی
 ہوتا ہے کہ اس سے نفوس آدمیوں کے شہوات رو بہ اور لذات

شہوانیہ سے پاک اور صاف ہو جاتے ہیں اور ظاہر میں سبب اس کا یہ ہوتا
 ہوتا ہے کہ اس کو ریاضت نفسانیہ اور شدا ید لاحق ہوتے ہیں کہ اس سے
 نفس اس کا کدورات نفسانیہ اور شہوات جسمانیہ سے پاک و صاف ہوتا ہے
 الحاصل تزکیہ اور تصفیہ نفس کا ہر قسم سے لازمہ اس بلدہ طیبہ کا ہے اور از جملہ
 فضائل مدینہ طیبہ یہ ہے کہ سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام واسطے مدینہ
 طیبہ دعا و عار برکت فرمائے وہ بھی ہے اے بار تعالیٰ برکت عنایت فرما ہمارے
 شہر اور ہمارے صانع اور مدین اسی حق تعالیٰ تیری خلیل ابراہیم نے مکہ کیو واسطے
 دعا کئے ہیں تیرا بندہ ہوں اور نبی ہوں میں تجھے مدینہ کے واسطے دعا کرتا ہوں
 جیسا کہ ابراہیم مکہ کے واسطے دعا کئے بلکہ اس سے مضاعف اور یہ دعا عہدہ نقیائیں
 جو مقام سعد بن ابی وقاص ہے حضرت نے وضو کر کے فرمائے یہ روایت سیدنا علی
 رضی اللہ عنہ سے منقول ہے مصنف جذب القلوب اس موقع پر فرماتے ہیں کہ بیش
 جس جا کہ دعا برکت کی صانع و مدین واقع ہے مراد وہاں برکت و نبوی ہے
 اور جس جا کہ دعا مطلق برکت حدیث میں وارد ہے وہاں مراد برکت
 دارین اور نعمت کو میں ہے اور با شراستجاہت دعا سیدالابرار کے آثار
 برکت دارین اس بلدہ قدسی موطن کے ظاہر اور معاین ہے از جملہ فضائل
 مدینہ طیبہ کے یہ ہے کہ حضرت دعا فرمائے کہ تپ و لزرہ اور وبا اس بلدہ
 طیبہ سے دور ہو کہ چھ مین کہ وہ دار شرک اور طغیان ہے جاوے قبل قدم
 یمنت لزوم حضرت کے مدینہ طیبہ وبا اور تپ لزرہ سے مملو تھا جبکہ ابتداء
 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ میں تشریف فرما ہوئے اصحاب

حضرت کے عارضۂ تب میں مبتلا ہوئے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بلال اور
 عامر رضی اللہ عنہم یک مکان میں مبتلا عارضۂ تب تھے سیدتنا ام المومنین عائشہ
 مطہرہ رضی اللہ عنہا واسطے خبر گیری والد بزرگوار اپنے حکم سے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حاضر ہوئے دیکھے کہ والدین ایک گوشہ میں مبتلا
 عارضۂ تب اور یہ شعر پڑھتے ہیں ۱۔ کل امر مصیغ فی اہلہ والموت ادنی
 من شر اک نعالہ + یعنی ہر ایک شخص اپنے اہل و عیال میں صبح کرتا ہے اور موت
 اس کے نعل کے قسیم سے بھی قریب زیادہ ہے اور بلال رضی اللہ عنہ و عامر
 کفار قریش کو لعنت کرتے اور مکہ معظمہ کو یاد کرتے اور مدینہ طیبہ کے شدت
 شکایت کرتے اسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی حق سبحانہ
 تعالیٰ نے تب و لرزہ اور وبا کو اس بلدہ طیبہ سے مقام حجبہ میں منتقل کیا ظہور
 اس امر کا ایک بڑا معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوا روایت ہے کہ ایام
 جاہلیت میں یہ عادت جاری تھی کہ جو شخص مدینہ طیبہ میں آنے کا ارادہ رکھتا
 اول یک موضع پر آتا کہ نام اس کا نثیۃ الوداع ہے اور تین بار آواز خراکتزنا ہو
 ان کے عقیدے میں یہ بات تھی کہ جو ایسا نکرے گا وہ بار مدینہ سے ہلاک ہوگا
 اور اس مقام کا نام نثیۃ الوداع اسبواسطے رکھے کہ اگر کوئی یہاں سے
 ایسی آواز نکرے وہ شخص گویا اپنی حیات کو وداع کیا اور اپنے کو ہلاکت
 میں ڈالاجیکہ زمانہ حضرت کے ہجرت کا پونچا ایک شخص شعرا سے عربی
 کہ اس کا نام عروۃ بن الورد تھا قصد حاضر ہونے مدینہ طیبہ کا کیا اور جبکہ موضع
 نثیۃ الوداع کو پہونچا عادت جاہلیت پر اس نے عمل کیا اس کو کچھ بھی نقصان

نہیں پونچا جب کہ یہ عادت متروکہ ہوئی ذکر ثبوت الوداع کا احادیث
 میں بہت جائے واقع ہے از جملہ فضائل مدینہ یہ ہے کہ وصال اس بلد
 طیبہ میں نہ آسکیگا روایت صحیحین سے ثابت ہے کہ وقت خروج وصال
 یکجا عتہ فرشتوں کی نگہبانی وصال کے واسطے راہ میں مدینہ طیبہ کے مقرر
 ہوگی کہ اس کے دخول سے مانع ہوگی دوسری حدیث میں وارد ہے
 کہ کوئی شہر ایسا نہیں کہ وصال اس میں نہ آوے گا مگر علم مدینہ اور جنت
 مسلمین وارد ہے کہ وصال جانب مشرق سے نکلتا نزدیک جبل احد کے
 جو قریب میں مدینہ طیبہ کے ہے آویگا لیکن فرشتہ اس کا منہ ملک شام کے
 کی طرف پھیر دیونگے پھر وہ شام میں ہلاک ہوگا صحیحین میں وارد ہے
 یکم داخل مدینہ سے کہ وہ تمام اہل مدینہ سے بہتر ہوگا وصال کے پاس اگر
 کہیگا کہ میں گواہ ہوں کہ تو وہی وصال ہے کہ جس کے نکلنے کی خبر دے
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قصصہ کا حدیث میں بطول مذکور ہے
 ابو حاتم معمر سے روایت ہے کہ وہ مرد اہل مدینہ خضر علیہ السلام ہوں گے
 اور امام احمد بن حنبل روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم یکم و زیوم الخلاص کا ذکر چند بار فرمائے صحابہ اسی کرام نے حضرت
 پوچھے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم الخلاص کیا چیز ہے
 حضرت فرمائے کہ یوم الخلاص وہ دن ہے کہ وصال جبل احد کے
 پاس آکر اپنے اصحاب کو کہیگا کہ تم جانتے ہو کہ یہ قصر سفید جو دکھتا ہے
 مسجد احمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم پھر اندر داخل ہونے کا مدینہ طیبہ میں

کر گیا فرشتہ محافظ مدینہ مانع ہو گئے لیکن وجہ اطراف مدینہ طیبہ جہاں
 سیل پانے کے جاری ہوتی ہے خیمہ استمداد کر گیا مدینہ طیبہ کو تین بار
 زلزلہ ہونے لگا پس اس زلزلوں کے خوف سے جو فاسق یا کافر یا منافق ہیں
 تمامہ وصال کے پاس چلی جاوینگے اور مدینہ طیبہ پیدہی اور سنجاست سے
 بالکل پاک و صاف ہو جاوے گا پس وہ یوم الخلاص ہے اگرچہ فضائل مدینہ
 طیبہ یہ ہے کہ حکیم طلق جل و علانی خاک میں اس بلدہ طیبہ کی خاصیت شفا
 رکھا ہے بہت احادیث میں وارد ہے کہ غبار مدینہ شفا ہے ہر علت سے
 اور بعضی احادیث میں وارد ہے کہ جذام اور برص کے لئے شفا ہے
 اور بعضی احادیث سے ظاہر ہے کہ خاک موضع خاص مدینہ طیبہ کے
 اس کو صیب اور وادی بطحان کہتے ہیں تاثیر شفا میں خصوصیت رکھتی ہے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض صحابائے کرام رضی اللہ عنہم کو
 فرمائے عارضہ تپ میں اسخاک یا کسی اور علان کرین اور مدینہ طیبہ میں خلفاً
 عن سلف یہ عمل چلا آتا ہے اور اسخاک کو واسطے دو اسکے دوسرے ملک میں
 لیجانے کے لئے بھی احادیث وارد ہیں جو لوگ کہ حرم مدینہ کے خاک کو لیجنا
 منع کرتے ہیں اسخاک کو مستثنیٰ کرتے ہیں اکثر علماء اس علاج کو تجربہ کئے ہیں
 شیخ محمد الدین فیروز آبادی فرماتے ہیں کہ میں نے تجربہ کیا کہ میرا غلام کمال
 کامل سے مبتلائے عارضہ تپ تھا تھوڑی خاک اس موضع مبارک کے پانے میں
 ڈال کر اس غلام کو پلایا اس روز اس کو صحت حاصل ہوئی مصنف خبر القلوۃ
 فرماتے ہیں کہ جبکہ بھی تجربہ اس معالجہ کا حاصل ہوا کہ زمانہ مدینہ طیبہ میں مجھ

کسی جہ سے درم قدم پیدا ہوا کہ باتفاق اطباء و منجربہلاکت تھادوا اسخاک
 پاک سے کئی گئی جلد ترشفا حاصل ہوئے تھر اور اق بھی یک امبرجشم خود متا
 گیا کہ یک صاحب علم و وطن سے کہ رشتہ قرابت اس کشف سے بھی رکھتے ہیں
 ہاتھ میں ان کے بیماری اکلہ پیدا ہوئی اور زخم اسکار و زبروز ترقی پذیر ہوا
 اور سب طباہ بلد فی علاج کئے مگر سوائے ترقی مرض کے کچھ بھی نفع نہوا اسی
 عرصہ میں حضوری ان کی مدینہ طیبہ میں ہوئی انہوں نے اسخاک کو اپنے ہات پر
 ملی بہت جلد ترشفا حاصل ہوئی چنانچہ وہ صاحب تاحال بقید حیات صحیح و سالم ہیں و
 اس مرض معذب بنیر قلع و دست کے چارہ ہی نہ تھا لیکن طلب ترشفا شمار سے
 اس بلدۃ الابراہ کے حدیث صحیحین میں روایت ہے کہ جو شخص سات کھجور
 ہمارا کھاوے سحر یا زہر کسی نوع کا اس پر اثر نہ کرے گا ام المؤمنین عائشہ مطہرہ
 رضی اللہ عنہا اس کھجور کو مرض دوار میں کہ وہ نہایت سخت و مشکل علل سے فرماتے
 تھے اور عجوبہ کیتھم کے کھجور ہے کہ اہل مدینہ اس کو جانتے ہیں اور بعض کہتے ہیں
 کہ اصل اس کھجور کا اس جھاڑ سے ہے کہ سرد کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اپنے دست شریف سے اس کو زمین میں نصب فرمائے تھے اقسام کھجور کے
 مدینہ طیبہ میں اس کثرت سے ہیں کہ تعداد انکا مشکل ہے سید مہمودی تاریخ کثرین
 یک سوچا لیس قسم کھجور کے شمار کئے ہیں یک قسم کھجور کے ہے کہ نام امرکا
 اصیانی ہے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یکروز آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم ہات پکڑے ہوئے سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہ کا
 یکباغ مدینہ طیبہ پر گذر فرمائے یکا یک اس باغ کے درخت خرماسے یہ آواز

آئی ہذا محمد سید الانبیاء و ہذا علی سید الاولیاء ابو الامتہ الطاہرین یعنی محمد صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم سزارہین تمام انبیاء کے اور یہ علی سزارہین تمام اولیاء کے والدین
 تمام ائمہ طاہرین کے بعد اس کے حضرت گانگہ رودوسرے درخت پر ہوا اُس کے
 یہ آواز آئی ہذا خیر رسول اللہ صلی اللہ و ہذا علی سیف اللہ یعنی یہ محمد رسول اللہ ہیں اور
 یہ علی سیف ہیں حق تعالیٰ کے پس باعث آواز کرنے اس درخت کے اگلے اٹھانے
 کہتے ہیں کہ اسیحانی ماخوذ ہے سچے اور سچے بمعنی آواز ہیں ابن عباس
 رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کان احب للتمتلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم الجعول یعنی حضرت کے پاس سب کچھ رون زیادہ پسند عجمہ تھے پس
 تاثیر جو کچھ رجوع دین ہے بسبب حضرت کے محبت کہنے کے اس سے پیدا ہوا
 امام نووی دہاتے ہیں کہ اس کچھ کی تخصیص اور کچھ رون کے اقسام سے
 در باب تاثیر ذکر اور شمار سات عدد از جملہ اسرار آلہی ہے کہ سو اے
 شارع صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کے معرفت میں کسی کو راہ نہیں اور ہر کو
 اس پر ایمان لانا اور اعتقاد رکھنا چاہئے بعضے علماء جو کہے ہیں کہ تاثیر
 مخصوص ہے یا کیفیت ہو اے مخصوص ہے یا یہ تاثیر اکثری الوقوع
 دایمی الثبوت یا یہ تاثیر خاص زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر منحصر
 یا یہ تاثیر اس درخت خاص پر موقوف ہے کہ جو زمانہ ارشاد نبوی میں موجود
 تھا اور اب وہ تاثیر مفقود ہے یہ احتمالات تکلفات و اہیہ ہیں کہ تقلید عقل
 بوالفضول سے پیدا ہے اور جس مومن کو یہ حدیث پہونچے کہ حضرت نے
 اقسام خمسہ عجمہ کو پسند فرمائے اور اس کو رغبت سے تناول کئے

پہر اسکی عجب ہے کہ اس کی تاثیر شفا میں تاویلات باطلہ پیش کر کے از جملہ فضایل مدینہ طیبہ یہ ہے کہ حرم مدینہ عظیم میں مثل حرم مکہ کی ہے چنانچہ ذکر اس کا اکثر احادیث میں وارد ہے تمام علماء اور مجتہدین کو عظیم حرم مدینہ طیبہ میں اتفاق ہے لیکن نزدیک امام اعظم ابو حنیفہ کو فی ریح سوا کے عظیم حرم مدینہ طیبہ کی احکام حرم مثل حرمت صید اور قطع شجر ثابت نہیں اور نزدیک امام شافعی رح کے احکام حرم یعنی حرمت صید اور قطع شجر ثابت ہے تحقیق اس مسئلہ کی کتب فقہیہ میں مبین اور مستطور ہے یہ سید محمد دہلوی اس باب میں اطاالت کیے ہیں۔ محرر اوراق استقام پر عرض کرتا ہے کہ کہ موافق مذہب خفیہ سچائے یک نکتہ ظاہر ہوا کہ مکہ معظمہ محل شان جلال الہی ہے پس حکم حرمت صید و قطع و شجر وغیرہ کہ منہج شدت و محنت مقتضای جلال و عظمیٰ ہے حرم مکہ کے واسطے خاص ہوا اور مدینہ طیبہ مورد جلال حقانی اور مہبط مراحم ربانی ہے جو از صید اور قطع شجر وغیرہ کہ منہج وسعت اور رحمت اور مقتضای جلال و مکرست ہے واسطے حرم مدینہ طیبہ کے قرار پایا نہ کثیف اس مقام میں عرض کیا ہے۔

ہر جا کہ تراب آستان افتد در یای کرم در آن مکان مبع زند
جا نیکہ جمال پاک تو کر د قیام ہر ذرہ آن زر رحمت خدا سیر بود
منجملہ فضائل مدینہ یہ ہے کہ آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم واسطے حفظ مراتب ساکنین مدینہ طیبہ کے ارشاد فرمائے المدینۃ مہاجرۃ و فیہا سبعۃ و تحقیق علی امتی حفظ حیرانی یعنی مدینہ میرے ہجرت کی جائے ہے اور میرے

موت والنور اس میں ہوگی اور مدینہ طیبہ سے میرا شہر ہو گا پس میرے
امتہ کی واسطے حفظ مراتب میرے ہمسایہ کی ضرور ہے اور جو کوئی
اہل مدینہ سے بے ادبی اور تنحویف سے پیش آوے انکی واسطے عید
ہے چنانچہ ارشاد نبوی ہوا من حفظکم کنت کہ شہید اور شفیعاً یوم القیمہ جو
شخص کہ اہل مدینہ کی بزرگی کرے گی میں اس کا گواہ اور شفاعت کرنے والا
روز قیامت ہوں گا و من لم یحفظہم شی من طینۃ الخبال یعنی جو شخص کہ اہل
مدینہ کی تعلیم و توفیق میں فرق کرے گی اس کو طینۃ الخبال سے پلائی جائیگا اور
طینۃ الخبال ایک حوض بہنم میں ہے کہ اس میں ریم اور زرد آب و درختوں کا
جمع ہوتا ہے معاذ اللہ اور حدیث صحیح مسلم میں وارد ہے لا یرید احدہم
المدينة بسور الا اذ ابہ اللہ فی النار کما یدوب الرصاص اور یدوب الملح
فی النار یعنی کوئی شخص اہل مدینہ سے برائی کرے اس کو حق تعالیٰ گھاؤ دیتا
ہے جیسا کہ شیش آگ سے بھگتی ہے یا تمک پانی سے پگھلتا ہے بعضے
علماء اس کو مخصوص غداہ آخرت کے ساتھ کہے مگر ظاہر غداہ و کال
دارین کو شامل ہے سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ بکروز آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ میں تشریف فرما تھے یکا یک دوست شریفین
اپنے دراز فرما کر یہ دعا کہتے اللہم من ارادنی و اہل بدی بسور فوجل ہا کہ
یعنی اے بار تعالیٰ جس نے کہ مجھی اور میرے شہر والوں کو برا کیا ارادہ
کرے اس کو جلد ہلاک کر چنانچہ وقوع اس امر کا بعضے وقایع میں زمانہ زید
وغیرہ کے ہوا امام احمد بن حنبل جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

کہ وہ زمانہ فتنہ میں مدینہ طیبہ میں موجود تھے انہوں نے کہے کہ خرابی
 ہو اس شخص کی لئے جو کہ رسول اللہ کو ڈرایا ان کے نزدیک سے
 پوچھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس عالم میں تشریف فرما نہیں
 پہنچے اور ان حضرت کا کیا جاہر نے کہے کہ میں سنا ہوں رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمائے جو کہ اہل مدینہ کو ڈرایا تو اس نے
 مجھ کو ڈرایا اور روایت نسائی میں وارد ہے من اخاف اہل المیۃ
 ظالمہا خانہ اللہ دکانۃ علیہ نعنت اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ۔
 یعنی جو شخص کہ اہل مدینہ کو بطریق ظلم ڈرایا حقتعالی اس کو ڈر آئیگا اور
 حقتعالی کی اور فرشتوں کی اور تمام آدمیوں کی اسپر نعنت ہے اور
 دوسرے حدیث میں آیا کہ اس کی کوئی عبادت فرض و نفل مقبول نہیں
 اتھی مضمون جذب القلوب فی فضایل المدینۃ لمخصّصاً اور خلاصہ نقشی میں
 یہ حدیث ہے حدثنا ابو القاسم بن کامل عن ابی عبد الملک انہ حدثنا
 یرفعہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال مقبستان مضیان
 لاہل السمار کما تضحی الشمس والقمر لاہل الدنیا البقیع المدینۃ ومقبرة بعقلان
 یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے کہ دو مقبرہ ہیں کہ وہ
 آسمان والوں کو ایسا روشن کرتے ہیں جیسا چاند اور آفتاب
 دنیا والوں کو ایک مقبرہ البقیع مدینہ کا دوسرا مقبرہ عقلان میں انتحی
 یہاں سے فضائل مدینہ جو کتاب جواہر ثمنیہ فی فضائل المدینہ میں مذکور ہیں
 جذبات کمرات نقل کئے جاتے ہیں فضائل مدینہ سے یہ ہے کہ انتحی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی کو اپنی دست مبارک کے تیار فرمائے تمام بلاد
 تیغ سے فتح ہوئے مگر یہ بلدہ طیبہ قرآن سے فتح ہوا اس واسطے کہ قبل ہجرت
 چند اہل مدینہ آنحضرت کے پاس مکہ منظمہ میں حاضر ہوئے اور حضرت سے بیعت
 کر کے قرآن سیکھے پس سب اہل مدینہ قرآن سکڑ شتاق قدم ہوئے من بعد
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسب ارشاد اعلیٰ مدینہ طیبہ میں ہجرت فرمائے
 سب اہل مدینہ بیعت اسلام سے مشرف ہوئے اور مرتبہ صحابیت سے
 سرفراز ہوئے۔ فضائل مدینہ طیبہ سے یہ ہی کہ جس کو مرض یا کسی قسم کا ہرج
 دنیا میں پونچھے وہ شخص جالی مبارک پکڑ کے لٹچی ہوئے خواہ وہ کیسی ہی مصیبت
 ہو مبدل بفرح و سرور ہوتی ہے اور ایک روز مدینہ طیبہ میں ثواب ہزار
 روز و کار کہتا ہے ایسا ہی تمام افعال خیر و ساری روایت میں آیا ہے کہ
 جو عبادت مدینہ طیبہ میں مشروع ہوئی ہی ادا کرنا اس کا مدینہ طیبہ میں مکہ منظمہ
 افضل ہے یک حدیث میں وارد ہے کہ درمیان مسجد شریف اور عید گاہ میری
 ایک باغ ہے یا غون سے جنت کے اور یہ میدان وسیع ہے جو شخص کل اس مقام میں
 رہے پس وہ جنت میں رہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امہ مروحہ کو
 مدینہ طیبہ میں مرنے کی لٹی تخریص اور ترغیب نہی اور ساکنین مدینہ طیبہ کو شہید
 شفاعت خالصہ اپنی کا کئی حدیث میں آیا ہے کہ اول حق شفاعت اہل بقیع
 ہیں بعد ان کے اہل معلیٰ ہیں جو منقبہ مکہ منظمہ ہی اور یک حدیث میں وارد ہے
 کہ سرخسار آدمی اہل منقبہ بقیع اور اہل منقبہ کوفہ سے روز قیامت اٹھیں گے
 چہرہ کی شکل ماہ شبہ بہار و چمک روشن ہوں گے اور حشر شریفی آری

یکجماعت فرشتوں کی اس کام پر مقرر ہی کہ جب مقبرہ بقیع مدینہ طیبہ کا اموات
 پہنچاتا ہے اموات کو فرشتے جنت میں جھٹک تے ہیں، اتقیا اور صلحا اور
 مبتلارخصیان اہل مدینہ سے تعظیم میں برابر ہیں اسواسطیکہ یہ تعظیم وسطیٰ ہوا
 ہونے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اور نسبت ہمسائیگی میں سب
 یکساں ہے حدیث میں وارد ہے قریب ہی کہ لوگ تلاش علم سفر کرینگے
 مگر جبکہ وہ عالم زیادہ عالم مدینہ سے نہ پاوسینگے جو ہر مشعل میں تحریر ہے کہ نظر جا
 حجہ شریفہ اور قبہ نبویہ کی عبادت ہے جیسا کہ نظر جانب کعبۃ اللہ صاحب جواہر
 نعیمہ لکھتے ہیں کہ اجل فضائل حجہ نبویہ یہ ہے کہ جو زیارت حجہ شریفہ سے
 مشرف ہووے اور قلب صحیح سے توجہ جانب روضہ منورہ کے کری مدد
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسکی حال پر شامل ہوتی ہی فضائل مدینہ
 طیبہ سی محراب نبوی ہی کہ زائرین کو شرافت قیام بچائی قیام آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاصل ہوتی ہی فضائل مدینہ طیبہ سی مسجد نبوی اور
 اس کا محن ہے کہ جو وہاں حاضر ہے اس کی نظر میں بسا تین دنیا بلکہ تین
 جنت کچھ چیز نہیں معلوم ہوتی اسواسطے کہ وہ شخص شاہدہ روضہ النور اور
 زیارت قبہ شریفہ سے سرفراز رہتا ہے کرامات مدینہ طیبہ سی یہ ہے کہ
 مشہلی اس کا ہمیشہ اہل سنت و جماعت رہتا ہے اگرچہ چند روز غیر مذہب
 بھی متولی رہا مگر قریب میں موقوف ہونے فضائل مدینہ طیبہ سے یہ ہے کہ جو
 شخص مدینہ طیبہ میں پرشیدہ گناہ کرے وہ آشکار ہو جاتا ہے تاکہ اس کو
 تنبیہ ہو کر گناہ سے باز آوے صاحب جواہر شمیم کتاب جامع صغیر سے

نقل کئے ہیں المدینۃ خیر من مکہ لینے مدینہ مکہ سے بہتر ہے اور
 مواہب کے نقل کرتے ہیں کہ المدینۃ افضل من مکہ لینے مدینہ طیبہ
 مکہ سے افضل ہے صاحب جذب القلوب بحلی سی مضمون کی حدیث
 نقل کئے ہیں بیان اس کا بشرح و بسط اور پھر گذر فضائل مدینہ طیبہ
 یہ ہے کہ جو کوئی اس بلدہ طیبہ میں سکونت اختیار کرے یہ بلدہ طیبہ کی
 لئے پناہ ہوتا ہے اور اپنے وطن سے زاید اس بلدہ شریفیہ سے محبت
 پیدا ہوتی ہے یہ کیفیت بھی شمس مذاق سے واقف ہے جیسا کہ بعض شاعر
 کہتے ہیں ۵

ہمیں بیوطنی نے فراہ دیا کہ ذرا بھی خیال وطن نہ رہا فضائل مدینہ طیبہ
 یہ ہے کہ اس بلدہ مبارک میں ظالم کی تائید نہیں ہوتی بلکہ ظالم مقبور اور
 مکتوب ہوتا ہے اور فضائل مدینہ طیبہ سے یہ ہے کہ صاحب جواہر شمیمہ
 لکھتے ہیں کہ پیر ذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں دیکھے کہ
 یکجا بہشت پر تشریف فرما میں پہرے کو اپنے تین چاہ غرس مدینہ پر پہنچی
 جو ہرہ اشفاق میں لکھا ہے کہ لیث فی مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت
 نے فرمائے کہ پہلے شفاعت میں اپنے اہل بیت کے کرو گا پہر جو لوگ کہ نزدیک
 اہل قریش سے ہیں پہر انصار کے کرو گا پہر جو کہ اہل میں سے امجہر پیرا
 لائے اور میری اتباع کئے پہر تمام عرب کے پہر مومنین جو غیر ملک عرب
 ہیں اور جس کے میں پہلے شفاعت کروں وہ افضل ہیں شیخ اسمعیل نقشب
 اپنے خلاصہ میں انس سے اور وہ روایت کرتے ہیں یحییٰ بن سعید سے کہ

کیوقت مدینہ طیبہ میں رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبر کو دوسرے
 جاری تھی یکدم واکھر کھا گیا ہے۔ بستر مومن کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے فرمائے کہ تو نے بڑی بات کہا پر وہ مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنے کلام سے کچھ بڑے بات ارادہ نہیں کیا
 بلکہ یہ میرا مقصد تھا کہ بستر پر مرنے سے شہادت کے وقت بہتر ہے حضرت
 نے فرمائے کہ حق تعالیٰ کے پاس ثمانیت اور مشابہت فی جمیل اللہ کی شہادت
 کو اسجائے سے نہیں کہ جہاں میری قبر شریف ہے بلکہ شہادت فی جمیل اللہ
 سے بھی وہ جائے حق تعالیٰ کے پاس دوست زیادہ ہے اور اس لفظ کو
 بار بار دہن فرمائے کیوقت کیستھصل امام مالک رحمہ کے روبرو خاک پاک مدینہ طیبہ
 خلاف آداب ذکر کیا امام نے بیس درہ مار کر فرمائے کہ یہ شخص قابل قتل ہے
 اسواسطے کہ جسجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اترتے فرمائے ہیں نہانکی
 خاک پاک کی تعظیم نہیں کرتا حدیث میں آیا ہے کہ مدینہ طیبہ کے ہزار نام ہے
 کثرت اسماء دلالت کرتے ہیں عظمت مسمی پر ذکر بعضی فضایل مسجد شریف
 وروضہ منیف و مناقب منبر عالی رتبت حدیث میں وارد ہے کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے کہ یک نماز میری مسجد میں دوسرے
 مسجد کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے مسلم کی رویت
 میں یہ الفاظ زیادہ ہیں فانی آخر الانبیاء و مسجدی آخر المساجد یعنی میں سب
 نبیوں سے آخر ہوں اور میری مسجد سب مساجد سے آخر ہے طبرانی معجم
 کبیر میں روایت کے ہیں کہ یکبار ارقم نے سفر بیت المقدس کے حضرت

فضائل مسجد نبوی و روضہ
 منیف و مناقب منبر عالی

اجازت چاہیے حضرت نے فرمائی کہ یا تم قصد تجارت رکھتے ہو اور تم فرض
کے لئے کہ بقصد نماز مسجد اقصا کی باتا ہوں حضرت فرمائیے یک نماز میرے
مسجد میں مسجد اقصا کے ہزار نماز سے بہتر ہے اور بعضی حدیث میں آیا
کہ یک نماز بیت المقدس میں دوسرے مسجد کے ہزار نماز کے برابر ہے
پس بنا بر این روایت کی فضیلت نماز مسجد نبوی نماز مسجد غیر پر بمقدار
دس لاکھ نماز کی ہوئی لیکن تنہا مسجد الحرام کے جو آنحضرت نے فرمائے ہیں
احتمال ہے کہ واسطے بیان مساوات نماز مسجد مکہ اور مدینہ کے وارد ہو
یا واسطے زیادتی مسجد مکہ کے مسجد کی مسجد مدینہ پر یا واسطے کمی کے یہ تین
احتمالات ہیں بعضی علماء احتمال اول کو ترجیح دے ہیں اور کہے ہیں کہ
فضیلت نماز مسجد مکہ اور مدینہ برابر ہے امام مالک بنا بر کیر وایت
اور یکجہاغت اصحاب مالکیہ کے طرف احتمال ثالث کے گئی ہیں اور کہیں
ہیں کہ زیادتی ثواب نماز مسجد مدینہ طیبہ کے تمام مسجدوں پر بمقدار ہزار
نماز کے ہے اور مسجد مکہ پر کم ہزار نماز سے جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ
استثنائاً مسجد الحرام کے واسطے بیان مزیت مسجد حرام کی ہے زیادتی ثواب میں
مسجد نبوی پر جیسا کہ دوسرے حدیث میں اس کی تصریح آئی ہے الصلوٰۃ فی
المسجد الحرام بمائۃ الف صلوٰۃ والصلوٰۃ فی مسجدی ہالف
صلوٰۃ والصلوٰۃ فی بیت المقدس بخمسمائۃ یعنی نماز مسجد
حرام میں لاکھ نماز کا ثواب ہے اور نماز میرے مسجد میں ہزار نماز کا ثواب ہے
اور نماز بیت المقدس میں پانسو نماز کا ثواب ہے صاحب جامع الترمذی

فرماتے ہیں کہ ترجیح اس بارِ بیشک معلوم ہوتا ہے کہ شمار میں زیادتی بعضے
 ان مساجد کی بعضوں پر تفاوت اور اختلاف باعتبار زیادتی اور نقصان کے
 مذکور ہوا ممکن ہے کہ وارد ہونا اس تفاوت اور اختلاف کا باعتبار اوقات
 مختلفہ کے بموجب و جمعی سماوی اور کشف احوال خفایق اشیا ہو دے
 باینہم وقوع عدد ناقص منافی صحت زاید نہیں ہے واللہ و رسولہ اعلم فیما
 مدینہ مطہرہ کے اس طرف اشارہ ہوا کہ مرجع و کمال مضاعف ثواب کثرت
 اعداد اور زیادت اور کثرت ہے لیکن خطمت ثواب اور قوت ذاتی
 باعتبار تعلق رضامندی اور قبولیت پروردگار کے ممکن ہے کہ عدد اقل میں
 زیادتی عدد اکثر پر موجود چنانچہ سابق میں یہ نکتہ تشریحاً بیان ہوا اب
 جاننا چاہئے کہ ثواب ہر نماز کا جو فضیلت مسجد نبوی میں وارد ہوا پس وہ
 مسجد کقدر ہے آیا یہ ثواب فقط اس قدر مسجد پر منحصر ہے جتنی کہ زمانہ نبوی
 میں تھے یا یہ حکم ثواب جو قدر مسجد بعد حضرت کے زمانہ خلافت راشدہ اور
 سلاطین اہل اسلام میں زیادہ ہوئی ہے اس کو بھی شامل ہے مذہب
 مختار موافق احادیث اور عمل سلف اور قول جمہور علما کے حکم کثرت
 کثرت ثواب شامل ہے ان زیادتیوں کو بھی حدیث میں آیا ہے کہ
 مسجدی الی صفاکان مسجدی یعنی میری مسجد اگر جبل صفا تک دلاز
 کیا جاوے تو وہ میری ہی مسجد ہے اور سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ
 عنہ فرماتے کہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 الی ذی الخلیفہ لکان منہ یعنی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ذی الحلیف تک بھی دراز کیا جاوے تو وہی مسجد ہے اور کھڑا ہوا سیدنا
 عمرو عثمان رضی اللہ عنہ کا ان کے مخراب زیادہ کئے ہوئے ہیں دلیل قاطع
 ہے اس امر پر کہ ملتے زاید مسجد نبوی کی اصل جائے مسجد نبوی کی سات
 ثواب میں برابر ہے ورنہ ترک اس قسم کی فضیلت کا صحابہ ہی غالب مقام
 سے متصور نہیں اگرچہ افضلیت مقام قیام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
 بہ نسبت اور مقامات مسجد نبوی کے باقی ہے ابن تیمیہ کہتا ہے کہ سابعین
 خلف اور سلف کے خلاف ظاہر نہیں ہو اگر بعض علماء ارشاد ہیں کہ قایل
 ہیں یہ حکم اصل مسجد نبوی کے واسطے خاص ہے اور بعضے کہ تب امام
 یقیناً ہیں بھی اسباب میں خلاف مذکور ہے محض طبری
 نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اس قول سے رجوع کئے ہیں اکثر علماء کے
 نزدیک فرض اور نفل زیادتی ثواب میں برابر ہے لیکن بعضے علماء خفیہ
 اور اکثر علماء بالکلیہ تخصیص اس حکم کے فرض کے ساتھ ہیں اس واسطے
 حدیث میں وارد ہے افضل الصلوٰۃ المرئی بیتیہ الا المکتوبۃ یعنی بہتر نماز
 آدمی کی اس کے گہر میں ہے مگر نماز فرض کہ وہ مسجد میں بہتر ہے لیکن
 اس تقریر سے یہ مضمون پیدا ہوا کہ افضلیت بمضاعف ثواب کے تحقق
 ہو سکتا ہے مہذا ممکن ہے کہ نماز نافلہ گہر و زمین حرمین شریفین کے
 بہتر اور افضل اس لئے جو اور ملک کے گہر و نوازا کیا جاوے شیخین
 حجتی اس بات کا افادہ کئے ہیں بیہقی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ یہاں
 کئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے الصلوٰۃ فی مسجدی ہذا افضل من

یادنی ثواب میں
 میں فرض و نفل برابر ہیں

الف حلیۃ فیہا رواہ الا المسجد الحرام والجمعة فی مسجدی ہذا افضل من الف
 جمعة فیما سواہ الا المسجد الحرام وشہر رمضان فی مسجدی ہذا افضل من الف
 شہر رمضان فیما سواہ الا المسجد الحرام یعنی میرے مسجد میں ایک نماز اور
 مسجدوں کے ہزار نماز سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے اور ایک جمعہ
 میرے مسجد میں اور مسجدوں کے ہزار جمعوں سے بہتر ہے سوائے
 مسجد حرام کے اور ایک ماہ رمضان میری مسجد میں افضل ہے اور
 مسجدوں کے ہزار رمضان سے اس حدیث سے صاف و صریح ظاہر ہے
 کہ کثرت ثواب موقوف نماز پر نہیں بلکہ ہر عبادت مدینہ طیبہ میں مکہ
 کثرت ثواب رکھتی ہے فائدہ حکم زیادتی ثواب کا حرمین شریفین
 میں واسطے کثرت ثواب اور باندی درجاست کے ہے نہ واسطے
 برابر ذمہ اور سقوط تکلیف شرعی کے یعنی کوئی ایسا نہ سمجھے کہ کینچاز
 مسجد نبوی کی ہزار نماز فرض کو ذمہ سے ساقط کر دی ہے از جملہ فضائل
 مسجد نبوی یہ ہے کہ احمد اور طبرانی روایت ثقات سے انس بن مالک
 سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے۔
 من صلی فی مسجدی ہذا اربعین و نزل الطہلانی لا تقوۃ
 صلاۃ کتب لہ براءۃ من الناس و براءۃ من العابد و براءۃ من
 الناس یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے کہ جو شخص
 چالیس نماز میرے مسجد پیانی ادا کرے اس کے واسطے عذاب اخروی
 اور دنیاوی سے خلاص و راسخ ہے اور وہ شخص مرض نفاق سے

دور رہے حکمت تعین عدد چالیس نماز میں کھنکس ہے یہ ہو کہ عدد چالیس
عد و کامل ہے اور چالیس نفل مسجد نبوی میں حاضر ہو کر ادا کرنے کے
واسطے خلوص ایان ضرور ہے کہ یہ پانچ منافع سے ہونا دشوار ہے پہلے
خلاصی اتفاق سے حاصل ہو سکے کہ یہ بہترین امر ازمنہ ہے اور صعب ترین
پس اس کو خلاصی عذاب دارین زور فوز سعادت کو زمین بلائیں حاصل ہے
از جملہ فضائل مسجد نبوی یہ ہے کہ بیعتی روایت کے ہیں کہ شخص اگر
مکان پر بارادہ نماز طہارت سے نکلے اور میرے مسجد میں آکر نماز ادا کرے
ثواب حج کامل نامہ اعمال میں اس کے لکھے جاتا ہے اور دوسرے حدیث
میں آیا کہ جو شخص میری مسجد میں حاضر ہو سکے کہ علم سیکھے یا سکھا سکے وہ مثل
اس شخص کے ہے جو شہر جہاد کیا اور جو کہ اس قصد سے نہ نکلے بلکہ غرض
اس کی کلمہ و کلام اور صحبت خلق ہو مثال اس کی یہ ہے کہ جو اپنے محبوب کے
دوسروں کے نزدیک دیکھتا ہے اتنی مضمون جذب الثلوب مخصوص
اسمعیل نے آداب مسجد سے یہ لکھا ہے کہ آذانات بخاریہ مسجد میں
ممنوع ہے چنانچہ کعب احبار سے روایت ہے کہ یحییٰ بن علیہ السلام نے
اس چمن کو فرمائے جو عمارت بیت المقدس میں حاضر ہو کر سنگ مرمر کو پیش
تھا کہ تمہارے پاس ایسی صنایع ہے کہ سنگ مرمر پہل تراشی جاوے تو تمہارے
میں لوہی کی آواز مسجد میں مکر وہ جانتا ہوں کیونکہ حق تعالیٰ ہر کو مسجد میں کثرت
اور وقار کا حکم فرمایا ہے بعض اہل سیر کہتے ہیں کہ چلے چرخون کو جو مسجد
میں لٹکائے وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میں اور بہ اس وقت ہوا کہ جب آپ نے

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ
چرخون کو مسجد میں

تراویح میں جماعت اور امام مقرر فرمائے قرطبی نے اپنے تفسیر میں
ابن ہند سے روایت کرتے ہیں کہ تمیم داری قنادیل اور مقطعہ اور رومن
ملک شام سے مدینہ طیبہ میں لائے پس حاضر ہونا تمیم داری کا مدینہ طیبہ میں
شعبہ واقع ہوا پس انہوں نے اپنے غلام ابوالبرک کو حکم کئے کہ مفظ
بچھاوے اور قنادیل میں تیل اور پانی ڈال کر قندیل یعنی بتیان لگا کر لگا
پھر جبکہ یہ کام تمام ہوا تمیم داری مسجد کی باہر چلی گئی اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم مسجد کے طرف تشریف لاکر ملاحظہ فرمائے کہ مسجد روشنی سے چمک رہی
پوچھے یہ کام کسے کیا صحابائے عرض کئے کہ یا رسول اللہ تمیم داری نے
کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے کہ اس نے اسلام کو روشن کیا لیکن
خوشبوئی لگانا مسجد کو ابو داؤد سے روایت ہے کہ وہ ابن عمر سے روایت
کرتے ہیں کیوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ میں مشغول تھے یکایک
نظر مبارک حضرت کے دیوار قبلہ پر پڑے کہ اس پر بلغم تھا حضرت نے
لوگوں پر غصہ ہوئے اور شاید راوی بھی سکے کہ حضرت نے وہاں زعفران
مل دی لیکن بخور دنیا مسجد کا روایت کیا گیا ہے کہ سپہ ناعم بن الخطاب
کے پاس یکقطعہ چرب اگر کا آیا کہ وہ سب مسلمانوں میں تقسیم ہونے کی گنجائش
نہیں رکھتا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمائے اس قطعہ کو تمام مسجد میں بخور
دیونین تاکہ سب مسلمانوں کو اس سے نفع ہو پھر جبے آجتا سنت
حضرت عمر جاری ہے کہ قطععات اگر سے شب و روز جمعہ مسجد کو بخور دیا جاتا
واٹمتہ بن الاتع سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے

خطبہ نبوی شریف
سے ہوتی ہے کیوقت
روشنی اور قنادیل لگانے
کے پہلے میں تاکہ
روشن روشن ہو سکے
عدوت ہو امانہ

اصل خوشبوئی لگانا
اور بخور دینا مسجد
کو

مسجدوں کو بچون اور دیوانوں سے اور بیع و شرا سے اور جگہ ٹروں سے
 اور آواز بلند کرنے سے اور حدود قائم کرنے سے اور تلوار پر ہنہ کرنے
 سے بچاؤ اور مسجد کے دروازہ پر پلہارت خانہ بناؤ اور مسجدوں کو
 بخور دیا کرو اتھی مضمون خلاصہ نقشی لخصا جوا حدیث کہ فضائل میں روضۃ
 شریف اور منبر شریف کے وارد ہیں جذب القلوب سے نقل کئے جاتے ہیں
 حدیث صحیحہ میں وارد ہے ما بین منی و منبری روضۃ من ریاض الخمبر
 یعنی حضرت نے فرمائے کہ میرے حجرہ اور منبر کے درمیان میں کیل باغ
 ہے باغون سے جنت کے اور بعض روایت میں آیا ہے ما بین قنبری
 و منبری روضۃ من ریاض الجنة یعنی جنت کے فرمائے
 کہ درمیان قبر اور منبر میرے باغ ہے باغون سے جنت کے روایت
 بخاری میں یہ لفظ زاید ہے ان منہوی علی ترعة من ترع الجنة
 یعنی میرا منبر اوپر ایک باغ کے یا کدو رے کے یا ایک دروازے کے
 ہے جنت سے اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص جھوٹی قسم میرے
 منبر کی پاس کہا دے گا کہ کسی مسلمان کی حق تلفی کرے پس وہ شخص اپنے
 تین دوزخ کے واسطے آمادہ کیا اور دوسری روایت میں ہے کہ اگر
 خدا کی اور ملائکہ کی اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے اور یکدیگر میں وارد
 ما بین حجاتی و مصرکائی روضۃ من ریاض الجنة یعنی درمیان
 حجرہ شریفہ اور مصلا میرے باغ ہے باغون سے جنت کے بعضی مصلیٰ
 مصلائی مسجد نبوی کہ حجرہ شریفہ سے قریب ہے اس پر حمل کرتے ہیں اور بعضی

کہتے ہیں کہ حدیث سے مراد یہ ہے کہ وہ بیرون حدیث سے نہ واقع ہو
 مقبول ہے کہ حدیث میں ایسی روایات ہیں جن سے اس حدیث کے ایک گمراہ
 درمیان مسجد نبوی اور وہابی مسجد کا کئے پکار گئی ہیں بنا بر اس روایت کے
 مکان روضہ جنت تست روایت اولی وسیع زاید ہوا جانا چاہئے کہ آقا
 مین منبر شریف حضرت کا حوض کوثر پر ہوتا وارد ہوا اس میں علماء کو
 کئی قسم کے تاویلات ہیں بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ مراد حدیث یہ ہے کہ
 جو شخص منبر شریف کے پاس حاضر ہو کر عبادت کرے وہ شخص آپ کوثر
 سے مشرف ہوگا اور حضوری حوض کوثر اس کو نصیب ہوگی بعض علماء
 یہ کہتے ہیں کہ واسطے اظہار غلط شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 بھی منبر مبارک حضرت کا حوض کوثر پر رکھے جاوے گا بعض علماء اور بھی
 تاویلات کئے ہیں اور دوسرا جو یہ ارشاد نبوی ہوا کہ ما بین حجرہ شریفہ
 اور منبر شریف کے ایک باغ ہے باغون سے جنت کے اسمین بھی علماء کو
 کئی تاویلات ہیں بعضی علماء کہے ہیں کہ مراد اس سے تشبیہ اسمقام کو
 باغ جنت سے نزول رحمت آطمی اور حصول سعادت میں ہے اور بعضی
 علماء یہ فرماتے ہیں کہ مقصود ارشاد نبوی بیان شرف اسمقام کا ہے
 یعنی جو کہ اس جگہ حاضر ہو کر عبادت کرے وہ باعث دخول جنت اسکا
 یہ دو تاویل بھی تکلف بھی بلکہ تحقیق یہ ہے کہ کلام نبوی اپنے معنی حقیقی
 پر محمول ہے یعنی جو موضع کہ درمیان حجرہ شریف اور منبر مبارک کے
 واقع ہے حقیقت میں یکباغ ہے جنت کے باغون سے اس واسطے کہ

روز قیامت اس مقام کو فردوس علی بن لیجا و نیکی چاسچہ ابن جوزی
 اور ابن فرعون امام مالک سے اس احتمال کو نقل کئے ہیں اور اتفاق کچھ تک
 بھی نہیں کے ساتھ ہے اور شیخ ابن حجر مکی بھی مثل اس کیے تاویل فرمائے
 ہیں انتہی مضمون جذبا تطلب لخصاً ذکر فضائل زیارت حضرت علیہ السلام
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مقصد اتھای ارباب دین اور مطلب اعلیٰ اصحا
 یقین ہے اور بیان اثبات حیات انبیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین کا خلاصہ
 فضائل نقشبی میں تحریر ہے ذہب بعض السلف الی تفصیل بدوہ
 برہا قبل مکہ وان افرا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کانوا یبدؤن بالمدینۃ اذ اجوا ومن بدء بالمدینۃ علقہ
 والاسود وعمر بن میمون و ذہب العبدی المالکی ان المشرق المذنب
 لیساقی قبرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل من الثعبۃ وان الجالب
 سوقہا المجاہد فی سبیل اللہ ترجمہ بعض سلف اس طرف گئے ہیں کہ منظر
 کے قبل مدینہ طیبہ کو جانا افضل ہے اور کجاعت اصحاب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعد ادائی جکی پہلے مدینہ طیبہ کو حاضر ہوتے چنانچہ
 ابن سے علقہ اور اسود اور عمر بن میمون ہیں اور عبدی مالکی طرف اس امر کے
 گئے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں واسطے زیارت قبر شریف حضرت کے حاضر ہونا
 کعبہ سے افضل ہے اور جو شخص کو بازار و دن میں مدینہ طیبہ کے تھیرے
 وہ شخص مانند مجاہد فی سبیل اللہ کے خلاصہ نقشبی میں یہ روایت ہے ان میں
 عمر رضی اللہ عنہما کان یضع یدہ الینی علی قبرہ الشریف وقال الاستخراق فی القبرۃ

بزرگ فضائل زیارت
 صفحہ ۱۱۳

بیان آداب زیارت
 بزرگ فضائل

یحییٰ الاذن علی ذالک ویلغی ان لا یستد بہا لقبرا المقدس فی
 صلوٰۃ ولا فی غیرہا یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ دست راست اپنا حضرت
 کے قبر شریف پر رکھ کر کھڑے کہتے تھے کہ میں اذن حاصل ہے اس کو
 چاہئے کہ نماز یا غیر نماز میں پشت اپنے طرف قبر شریف کے نہ کرے
 اگر کوئی مسجد نبوی میں نماز بھی پڑھے تو اس طور پر نہ پڑھے کہ پشت اس کے
 جانب روضہ منورہ ہو ورنہ جو آہر شمیمین میں لکھا ہے قال فی جوہر المنظم
 مذہب اہل البیت تقبیل القبر ومسہ وقال احمد بن حنبل لا بأس
 بہ وعلیہ محب البطری و ابن ابی الصیف وغیرہم من الاجلاء کا
 داخلہ نہ کرنا بلکہ جوہر منظم میں لکھا ہے کہ بوسہ دنیا قبر کا اور رس کرنا اس کا
 مذہب اہل بیت ہے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس امر میں
 کچھ خوف نہیں اور اسی مذہب پر محب طبری اور ابن ابی الصیف اور دیگر
 علماء جلیل القدر مثل سبکی اور مانند ان کے ہیں پہر صاحب جوہر شمیمین فرماتے
 کرتے ہیں کہ جو وقت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ ملک شام سے مدینہ طیبہ میں
 حاضر ہوئے چہرہ نیا قبر شریف پر ملے اور گریہ و بکا کئے اور جو وقت حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا دفن ہوا ہے سیدتنا فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا
 پاک قبر شریف اپنے ہاتھ میں لیکر اور گریہ فرمائے جو آہر شمیمین میں
 بغویسی روایت کرتے ہیں کہ قبر شریف کے پاس سلام اور درود عرض کرنا
 افضل ہے پس حاضرین کو چاہئے کہ صلوٰۃ اور سلام میں جمع کرے ابن عباس
 سے روایت ہے کہ صلوٰۃ بخیر حضرت کے اور کسی پر درست نہیں اور بوضوٰ

کہیں ہیں کہ انبیاء و ان پر صلوٰۃ تبعیت حضرت کے جائز ہے اس واسطے کہ بعضی علماء کی عادت ہے کہ جب جائے نام کسی نبی کا آوے پچلے ہمارے حضرت پر صلوٰۃ اور سلام عرض کر کے بعد ان نبی پر کہ جن کا نام مذکور ہے صلوٰۃ و سلام عرض کرتے ہیں جیسا کہ کہتے ہیں موسیٰ علی نبیہ و علیہ الصلوٰۃ و السلام در المنصور میں منقول ہے کہ موافق روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ مذہب امام مالک و موافق دور و آیات باقیہ مذہب امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما کا ہے یعنی امام اعظم کے پاس انبیاء علیہم السلام پر تبعیت آنحضرت اور استقلاً صلوٰۃ عرض کرنا جائز ہے اور ایسا ہی حال سلام عرض کرنے کا ہے اگر کوئی شخص کسی کو وصیت کیا ہو کہ اپنے جانے سے حضرت کے خدمت مبارک میں سلام عرض کرے پس وہ یہ عبارت سے سلام عرض کرے۔ پس وہ یہ عبارت سی سلام عرض کرے السلام علیک یا رسول اللہ من فلان بن فلان اور پوچھنا اس سلام کا سنت ہے کہ یہ حضرت سے مدد چاہتا ہے سخلاط پوچھنے ملازم کے غائب کو کہ وہ واجب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طریقہ ادب بوقت سلام عرض کرنے کے یہ ہے کہ پشت اپنی جانب قبلہ کری اور متوجہ قبر شریف ہووے اور دیوار قبلہ سے دو چار ہات فاصلہ پر کھڑے ہو کر سلام عرض کرے اور یہہ کترین فاصلہ ہے لیکن دیر تنگ کھڑا رہنا یا ٹھورا وقت یہ موافق حضور قلبی کے ہے پس جس کو حضور قلبی دیر تنگ حاضر رہے و الا فلا جاننا چاہئے کہ فیضا نبوی حاضرین کے واسطے بقدر قابلیت اور استعداد ان کی نظر

ہوتا ہے جس شخص کے واسطے حجاب خودی اور پسندہ غیریت اس کا
 مرتفع اور دور ہو چکا ہے ان کو وقت حضوری میں مشاہدہ برزخ
 کبریٰ بطور کمال اور تقارر و مانی حضرت کے سرشار ہوتی ہے کہ یہ وسیلہ
 تقارر اور مشاہدہ ذات مطلق ہے اور جن کو یہ بات میسر نہیں
 آتی پس تصور اس کلمہ در زبان کی فیضان میں کی طرح کا تصویر
 جیسا کہ جواہر شہینہ میں لکھے ہیں فمن لم یجد الله تعالى في زيارته
 فليراجع نفسه العيبة فانه اما ان اخل بالشروط او وجد سراد
 جدا نيا بسطاً علياً منزعاً عن اللهية مجهول اللب فيه وما
 تحقق علماً يقيناً شهادياً فلا يلزم من الا نفسه القاصد وان لا
 لا منع في فضل الحق ولا منق في جلاء المنور بل القصور من قبل
 المناظر یعنی جس کو مشاہدہ حق تعالیٰ حضرت کی زیارت میں سرشار نہ ہو
 پس وہ شخص اپنے نفس کے عیب کا تجسس کرے پس وہ شخص یا تو زیارت کے
 شروط اور آداب میں قصور کیا یا سر و عبدانی بسط مجهول الکلیف منزع
 کیت سے پایا ہے اور علم یقینی شہادے اس کو حاصل نہ ہوا اس واسطے کہ
 حق تعالیٰ کی جانب سے فیض میں منع اور حضرت کے جانب سے فیض میں
 کوتاہی نہیں جیسا کہ جواہر شہینہ میں لکھا ہے کہ ہر شب جمعہ حجۃ شریف سے
 ہوا انواع بخور کی اور عنبر کے ہر یک شخص کو آتی ہے پس اگر کسی کے نام
 میں نقصان اور فتور ہووے ہر آئینہ وہ اس بوسے محروم ہے خلاصہ
 خلاصہ نقشبی میں جامع کبیرہ روایت کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ دو درشتہ

یہودی انواع بخور کے
 جمعہ شریف سے

ہر ایک شخص کو
 جامع کبیرہ روایت کرتے ہیں

پیدا کیا اور ان کو اس کام پر مقرر کیا کہ جو لوگ خواہ مشرق میں ہوں
یا مغرب میں حضرت پر سلام عرض کریں وہ فرشتے جو اب سلام
انکا دیتی ہیں اور جو لوگ کہ روضہ منورہ کے پاس حاضر ہو کر سلام عرض
کریں جواب سلام ان کا دیتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نہیں
نفس خود خصوصاً اہل مدینہ کا جواب سلام ان کے حسب نسب کے
ساتھ ارشاد فرماتے ہیں سلیمان بن سخیم کہتے ہیں کہ میں یکبار حضرت
خواب میں مشرف ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم
جو لوگ کہ آپ کے پاس حاضر ہو کر آپ پر سلام عرض کرتے ہیں ان کا
سلام آپ کو سلام پہنچتا ہے حضرت نے فرمائی کہ ہاں میں ان کا
جواب سلام دیتا ہوں ابن سعد و رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمائی کہ میری حیات بھی تمہارے واسطے بہتر ہے اور
میری وفات بھی تمہارے واسطے بہتر ہے اس واسطے کہ تمہاری اعمال
مجھے عرض کیا جاتے ہیں جسوقت کہ اعمال نیک تمہارے دیکھتا ہوں
خدا الہی بجالاتا ہوں اور جب بُرے اعمال تمہارے دیکھوں منعقت
اور بخشش تمہارے واسطے چاہتا ہوں اور یکروایت میں وارد ہے
کہ حق تعالیٰ حضرت کو سماعتین فلائق کی گفتگو کے غایت فرمایا پس آپ
ہر ایک فلائق کی بات سماعت فرماتے ہیں دوسری روایت میں
آیا آپ کو تمام مخلوق کے نام پہنچا اللہ تعالیٰ اطلاع فرمایا اور آپ ہر مخلوق
واقف ہیں عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ ایک شخص کو ماکٹا مہرود کے

نفاذت حضرت امیر
واسطے تشریف میں

معتز فرمایا حضرت امیر
کی ایک مخلوق کے لئے
اور واقف ہونا چاہتا
نام سے

بجانب حضرت امیر
نفس کو پہنچا
سلام کے لئے

سلام عرض کرنے کے مدینہ طیبہ میں بھیجتے ہیں وہ شخص روضہ منورہ کے
 پاس حاضر ہو کر ان کا سلام عرض کرتا اور پہرہ واپس لاتا ابہریرہ رضی اللہ عنہ
 سے روایت ہے کہ جو شخص میرے قبر شریف کے نزدیک حاضر ہو کر صلوٰۃ
 و سلام عرض کرے کیفر شتہ اس کام پر مقرر ہے کہ وہ جواب سلام
 ان کا اور صلوٰۃ میرے پر پونچھتا ہے اور صلوٰۃ و سلام عرض کرنے
 امور دنیوی اور اخروی کو کفایت کرتا ہے اور میں اس کا شفیع اور
 گواہ قیامت کے روز ہو گا اور ابہریرہ کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم فرماتے جو شخص میری قبر کے پاس حاضر ہو کر درود عرض کرے
 اس کو میں بذات خود سنتا ہوں اور جو کہ دور سے درود عرض کرے
 اس کو فرشتہ میرے پاس پونچھتے ہیں مواہب لدنیہ میں روایت ہے کہ
 حضرت مشارق ارض اور مغارب ارض سے امتہ کا ورد اور سلام عمت
 فرماتے ہیں اگرچہ درود اور سلام عرض کرنے والے ایک لمحہ میں کر دے
 بلکہ اس سے بھی زاید ہوں متوجہ ہونا حضرت کا اور جواب سلام
 ارشاد فرمایا ہر ایک کا ایک لمحہ میں ممکن ہے جیسا کہ نور آفتاب
 مشرق اور مغرب زمین کو محیط ہے اور آفتاب ایک لمحہ میں کر دے
 مخلوق کے جانب متوجہ ہے پس کیا حال ہوذا تمہارا کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ آپ مبدی اور منشا ہیں نور آفتاب اور
 ہتھاکے بلکہ تمام النوار علویہ کے اور اسرار الہیہ کے منبع اور مخزن
 ہیں خلاصہ نقشبی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حق تعالیٰ

مضامین صلوٰۃ و سلام
 ۱۲

عیسیٰ کے جانب وحی کیا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاؤ اور اپنے اس
 حکم کرو کہ جو شخص ان میں سے حضرت کو پاوے حضرت پر ایمان لاوے
 کیونکہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں پیدا نہ کرتا تو آدم کو اور جنت کو
 اور دوزخ کو بھی پیدا نہ کرتا اور جب میں نے عرش کو پیدا کیا عرش منبش میں
 آیا اور مضطرب ہوا پہر میں نے عرش پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
 لکھا اسوقت عرش کو قرار ہوا ایک بار منصور خلیفہ عباسی واسطے زیارت کے
 روضہ منورہ کے پاس حاضر ہوا اور ہمراہ خلیفہ مذکور کے امام مالک رحمہ اللہ تھے
 پوچھا کہ قبلہ کے جانب متوجہ ہو کر دعا کروں یا حضرت کے جانب متوجہ ہوں امام
 فرمائے کہ تو حضرت کو چھو کر متوجہ قبلہ کیوں ہوتا ہے کہ حضرت تیری اور تیرا
 والد آدم علیہ السلام کی وسیلہ ہیں قیامت میں حق تعالیٰ کے پاس اُتھاب
 یہاں سے آداب زیارت جو کتاب خدایاں قلوب ہیں تحریر ہیں بیان
 کئے جاتے ہیں شیخ عبدالحق دہلوی ہے کتاب موصوف میں فرماتے ہیں کہ
 جب کوئی شخص ارادہ سفر کرے خواہ کوئی سفر ہو اس کو ضرور ہے کہ پچھلے
 استخارہ اور تجدید توبہ کرے پہر ادای حقوق عباد اور نفقہ عیال کرے پہر
 زاد و راہلہ مہیا کرے اور طلب رفیق کرے پہر دوست و اقربا سے
 رخصت ہووے جو دعائیں کہ وقت خروج سفر کے حدیث میں وارد ہیں
 ان کو پڑھے اور اس سفر میں بوجہ خصوص ضرور اور اہم اغلاص نیتھے
 کہ مدار جمیع اعمال اور افعال کا خلوص ہے جیسا کہ حدیث نبوی میں مذکور ہے
 فمن کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ الحدیث اور حضرت

زیارت کی نیت میں تقرب الی اللہ حاصل ہے اس واسطے حضرت کے نیت
 شریف میں پونچنے سے کوئی عمل اور عبادت افضل اور اکمل نہیں کہ یہہذیرہ
 اور وسیلہ ہی تقرب الہیکا بلکہ عین تقرب الہی ہے جیسا کہ ارشاد الہی پہلے ہے
 من یطیع الرسول فقد اطاع اللہ وامن الذین یبایعونک انما
 یبایعون اللہ وراۓہم نذیری منقول ہے کہ زیارت سرور کائنات صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم میں حضوری مسجد نبوی بھی مقصود اور ملحوظ رہے تو مستحب ہے کہ دنیا
 شہر حال طرقت مسجد نبوی کے احادیث کثیرہ وارد ہیں شیخ الخفییہ کمال بن
 ہمام نے بھی اپنے شاہینج سے ایسا ہی نقل کئے ہیں پھر کہتے ہیں کہ اولی اپنے
 کہ پہلے نیت خالص زیارت کے کرے تاکہ موافق اس حدیث کی ہو کہ حضرت
 فرماتے ہیں نماوی اس کو مجھ پاس مگر زیارت میری پہر شیخ عبدالحق دہلوی
 رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حق اس مقام میں یہ ہے کہ شرکت قصد مسجد شریف
 کائناتی اخلاص نیت زیارت حضرت کا نہیں اس واسطے کہ قصد زیارت مسجد نبوی
 مخصوص واسطے اشتغال امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے پس عین
 ملاحظہ اور مشاہدہ نسبت نبوی ہے اور قبل تمامات اور کلمات زیارت
 نبوی سے یہ ہے کہ نیت اعتکاف مسجد نبوی میں جہد رکعت ہو کرے
 اگرچہ یک ساعت ہو اور علم سیکھنے اور سکھانے میں مشغول اور مصروف
 رہے اور حضرت درود شریف اور سلام حضرت پر کثرت سے عرض کرتا
 رہے اور ختم قرآن مجید کرے اور قبل پونچنے مذینہ طیبہ کے اگر یہ نیت کری
 بیفک وہ شخص ثواب اور جزا اپنے نیت کا پاویگا انشاء اللہ تعالیٰ

اور راہ میں اس سفر مبارک کے دایم الشوق اور کثیر اشتیاق حضرت کے
 زیارت کا ہے اور خصلت نیک اپنی رکھے اور اپنے مینہ کو حضرت کے
 محبت کے ملور کھے اور اپنے تین ہمیشہ نیک کام اور طاعت اطہی میں کھو
 تاسینہ اس شخص کا قابلیت اور استعداد انوار محمدی پیدا کرے اور اکثر
 اوقات بلکہ کل اوقات سوائے ادائی فرایض اور قضا ضروریات کے حضور
 بصلوۃ و سلام ہمہ ورانام رہے اور بوقت حضوری کے کمال حد و آداب
 حضرت کے ملحوظ رکھے کہ قبولیت اعمال میں بڑا وسیلہ اور ذریعہ آداب
 امید قوی ہے کہ یہ درود عرض کرنا اس کا حالاً بالمالاً باعث شرف تقار
 بنوی اس کو ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ اور عرض کرنا درود شریف خصوصاً اوقات
 مخصوصہ و احوال مبارک میں مثلاً وقت سحر بعد ادائی نماز فجر اور قریب
 مدینہ طیبہ کے زیادہ کرے اس واسطے کہ حدیث میں وارد ہے کہ حق تعالیٰ ایک
 گروہ فرشتوں کے اس واسطے پیدا کیا ہے کہ تحفہ صلوۃ قاصدان زیارت
 نبویکا خدمت شریف میں گزرا نے اس عبارت کے کہ فلان بن فلان آپ کے
 خدمت شریف میں جو زیارت کے واسطے حاضر ہوتا ہے یہ تحفہ آپ کے
 خدمت میں گزرا نا ہے پس کوئی سعادت اس سے زیادہ ہے کہ نام کھا
 اور اس کے والد کا مجلس شریف سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
 عرض کیا جاوے از جملہ آداب یہ ہے کہ جب حرم نبوی کے قریب پہنچے
 نہایت خشوع اور خضوع اپنے دل کو حملو کرے اور بسبب پہنچنے اپنے
 مقصود کے خوش اور مسرور ہوے حدیث میں وارد ہے کہ جو وقت

زائرین قریب مدینہ طیبہ کے پونچتے ہیں فرشتے انواع ہلایا
 رحمت لیکر ان کے استقبال آتے ہیں اور انواع بشارت
 اور سعادت کے ان کو مبشر کرتے ہیں اور طبق انوار حضور اور
 سرور کے ان پر نثار کرتے ہیں از جملہ آداب یہ ہے کہ جب
 روضہ شریفہ کے پاس حاضر ہووے ایسا تصور اور یقین کرے
 کہ میں بارگاہ سلطان عظیم الشان میں حاضر ہوں اور عظمت
 شاہنشاہی ہمیشہ اپنے دل میں رکھے اور عمدہ تر اسباب
 حفظ قلب اور خضوع باطن سے اس کو اپنے ہاتھ سے نڈیو
 اعضاء کو اپنے معاصی اور اقام سے محفوظ رکھے اور
 زبان کو ہمیشہ صلوات و سلام خیر الانام میں مشاہدہ
 عظمت و جلال کے ساتھ مشغول رکھے اور حرکات غیر
 مہذبہ مثل بلند کرنے آواز کے جو یہ طہریقہ عوام
 الناس سے اپنے تین بچاؤے اگر کمال مراقبہ اس کو
 نصیب ہووے نہا اور نہ خضوع اور خشوع ظاہرین
 حتیٰ اوسع کوشش کرے اور مشابہت مراقبین کے
 ساتھ تکلف اختیار کرے امید ہے کہ بد و وام
 اور استقامت اس مراقبہ کے مراقبہ حقیقہ
 یا حالت قریب مراقبہ حقیقہ کے اس کو پیدا ہوگا
 انشاء اللہ تعالیٰ اگر قریب مدینہ کے پونچے تو جب بلبل مضح پر

لعل میں غریب لکھا
 پادشہ کے دربار میں
 فرشتے انواع ہلایا
 رحمت لیکر ان کے استقبال آتے ہیں اور انواع بشارت
 اور سعادت کے ان کو مبشر کرتے ہیں اور طبق انوار حضور اور
 سرور کے ان پر نثار کرتے ہیں از جملہ آداب یہ ہے کہ جب
 روضہ شریفہ کے پاس حاضر ہووے ایسا تصور اور یقین کرے
 کہ میں بارگاہ سلطان عظیم الشان میں حاضر ہوں اور عظمت
 شاہنشاہی ہمیشہ اپنے دل میں رکھے اور عمدہ تر اسباب
 حفظ قلب اور خضوع باطن سے اس کو اپنے ہاتھ سے نڈیو
 اعضاء کو اپنے معاصی اور اقام سے محفوظ رکھے اور
 زبان کو ہمیشہ صلوات و سلام خیر الانام میں مشاہدہ
 عظمت و جلال کے ساتھ مشغول رکھے اور حرکات غیر
 مہذبہ مثل بلند کرنے آواز کے جو یہ طہریقہ عوام
 الناس سے اپنے تین بچاؤے اگر کمال مراقبہ اس کو
 نصیب ہووے نہا اور نہ خضوع اور خشوع ظاہرین
 حتیٰ اوسع کوشش کرے اور مشابہت مراقبین کے
 ساتھ تکلف اختیار کرے امید ہے کہ بد و وام
 اور استقامت اس مراقبہ کے مراقبہ حقیقہ
 یا حالت قریب مراقبہ حقیقہ کے اس کو پیدا ہوگا
 انشاء اللہ تعالیٰ اگر قریب مدینہ کے پونچے تو جب بلبل مضح پر

اس حالت میں نہ چڑھے کہ بسبب کثرت آمیون کے باعث ایذا
 تلاوت ہووے وگرنہ چڑناجیل مفرح کا متحمن ہے کہ موجب از دیار
 شوق دیار رحمتہ للعالمین ہے جو لوگ کہ اس کو بدعت غیر حسنہ کہتے ہیں
 قول ان کا ہناست شیخ ہے اور انصاف کے معیار اور حقیقت کہ ذی الحجۃ
 میں تریب بیر علی کے پونچھ اتر کے دو رکعت نماز ادا کرے بشرطیکہ
 بیان و مال سے اپنے پر بنفیری ہووے اور علی نام ایک شخص کا ہے
 جو اس کے طرف یہ بیر سو ہے نہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ایسا ہی دآوی
 فاطمہ نہ یہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ہیں از جملہ آداب یہ ہے کہ حقیقت
 بلدہ مدینہ طیبہ یا منارہ یا قبہ اس بلدہ طیبہ کا نمایان ہووے بکمال
 شوق اور بغایت عجز و انکسار کے سرانپا زمین پر مارے اور اپنے کو زمین
 پر ڈالے اور سواری سے اتری اگر ہو سکے تو مسجد شریف تک پیادہ
 جاوے حدیث میں وارد ہے کہ جب ایلمچی عبدالقیس کے حضرت کے
 خدمت مبارک میں حاضر ہوتے بجز نظر کرنے ان کے جمال نبوی پر
 قبل بٹھانے ان کے اپنے تین زمین پر گر دیتے اور حضرت ان کو
 اس امر سے منع نہیں فرماتے از جملہ آداب یہ ہے کہ جب حرم نبوی کے
 مشرف ہوے بعد سلام کے یہ دعا پڑھے اللہم افتح لی ابواب رحمتک
 وارزقنی فی زما تکانبیک ما سرزقتہ اولیاءک و اهل طاعتک
 واغفر لی ورحمنی یا خیر مسئول از جملہ آداب زیارت یہ ہے کہ تہن
 حاضر ہونے کے درست طور سے غسل اور مسواک کرے اور لباس طیف

پہنے اگر سفید ہو تو بہتر ہے کہ لباس سفید حضرت کو بہت پسند تھا
 اور اپنے تین علم و وقاری آراستہ کرے اور لباس احرام سے احتراز
 رکھے جیسا کہ بعض جاہلین کرتے ہیں اس واسطے یہ امر خصوصیات مکہ منکۃ
 ہی اور نہایت خشوع و خضوع ظاہر و باطن اختیار کرے اپنے دل میں جائے
 کہ یہ وہ مکان ہے کہ حق تعالیٰ اپنے حبیب کریم کے واسطے پسند کیا اور
 چلنے میں بوقت اٹھانے اور رکھنے قدم کے کمال حلم و وقار اور آداب
 ملاحظہ رکھے اور جانے کہ یہ وہ زمین ہے کہ جس پر سرور انبیاء صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم قدم رکھے ہیں از جملہ آداب یہ ہے کہ جب شہر مبارک کے
 دروازہ میں داخل ہو دی یہ پڑھے بسم اللہ ماشاء اللہ لا حولہ
 الا باللہ رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق
 واجعل لی من لدنک سلطانا نصیر احسبہ اللہ انت باللہ
 توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اللہم انی اسألك
 بحق السائلین علیک بحق مہمشیائی هذا الیک فانی لم اخرج
 بطرا ولا اثرا ولا دباء ولا سمعة خراجت التقاء سخطک و
 ابتغاء مرضاتک اسألك ان تبعدنی من النار وان تغفر لی
 ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب الا انت اور بوقت حاضر ہونے مسجد کے
 ہر وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ جو شخص
 مسجد کے راہ میں یہ دعا پڑھے اس کے واسطے شہر نزار فرشتہ سپرد
 ہوتے ہیں کہ وہ مغفرت اس شخص کی چاہتے ہیں اور حق تعالیٰ اس پر متوجہ

ہوتا ہے منجملہ آداب یہ ہے کہ قبل داخل ہونے مسجد نبوی کے کچھ صدقہ
 راہ خدا میں دیوے اعتبار اسلام میں یہ حکم واجب تھا کہ جو شخص حضرت
 خدمت میں حاضر ہو کر عرض و معروض کا ارادہ رکھے وہ اول صدقہ دیکر
 پھر حاضر خدمت نبوی ہووے چنانچہ اس آیت میں ارشاد ہوا یا ایہا الذین
 امنوا اذنا جئتم الرسول فقد موأیین یدیٰ بنحو یکم صدقہ پھر
 وجوب صدقہ منسوخ ہوا مگر استحباب باقی ہے چونکہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم اس عالم میں بصفہ حیات تشریف فرما ہیں حکم زیارت
 حضرت کا بھی حکم ملازمت خدمت عالم حیات ہے از جملہ آداب زیارت
 نبویہ یہ ہے کہ جب مسجد نبوی میں بقصد زیارت داخل ہووے زیارت کو
 سب پر مقدم جانے اور کوئی دوسرے کام میں مصروف نہ ہووے مگر جو کام
 ضرور ہے کہ چھوڑنا اس کا موجب شغل خاطر اور تفرقہ باطن ہووے اور
 جب زیارت کو حاضر ہووے تصور عظمت و اہست مکان اور ملاحظہ
 شرف و غرت اس بارگاہ عالیشان سے غافل نہ رہے اور جانے کہ یہ مکان
 مہبط وحی اور منزل رحمت اور مقام غرہ ہے اور یہ مسجد خاتم الانبیاء
 اور مقام سید المرسلین حبیب عالمین ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
 جملہ آداب کے یہ ہے کہ وقت داخل ہونے مسجد نبوی کے کچھ دفعہ کمر
 گویا کہ حضرت داخل ہویکا اذن چاہے لیکن بعض علماء کہے ہیں کہ اسکا
 کچھ اصل نہیں اور بوقت داخل ہونے مسجد کے اول سید یا پیرِ سید کے
 اندر رکھنا اور یہ دعا پڑھنا مستحب ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَلِیْمِ وَالْجَبَّارِ الْکَرِیْمِ

وَبَنُو الْأَقْدِمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ وَكَاهُولُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
 بِاللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ
 عَلَى الْوَصْبِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا ثَابِرًا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي
 أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اللَّهُمَّ وَفَقْنِي وَاعْنِي عَلَى كُلِّ مَا يَرْضَاكَ وَنِ
 عَلَى حَسَنِ الْأَدَبِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ رَحِمَتُهُ اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ
 اس دعا کو بوقت داخل ہونے اور نکلنے مسجد کے ترک نہ کرے لیکن بوقت
 نکلنے کے افتتاحی ابواب فضلك بجائے رحمتك کے کچھ لیکن دعا مخصوصہ
 کافی ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ حدیث میں وارد
 اَدْخُلْ أَحَدَهُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَسْلِمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 از جملہ آداب زیارت یہ ہے کہ اگر بوقت زیارت کو کسی شخص وسط
 سلام کے متوجہ ہو وی حتی الوسع اس سے چشم پوشی اور اعراض کرے
 پھر اس پر بھی گزیر نہ ہو تو جواب سلام میں ضرورت کے زیادہ نہ کہے
 اور باطن سے اس شخص کے طرف متوجہ نہ ہو وے اور حیووت روضہ
 جنت میں کہ مابین حجۃ شریفہ اور منبر شریف ہے داخل ہو وے حضرت کے
 مصلے شریف پر حاضر ہو کر جانب میمنہ بنیت تخیۃ المسجد کے دو گانے
 ادا کرے مگر اس کے قرار ت میں تطویل نہ کرے بلکہ بعد قراۃ سورۃ فاتحہ
 سورۃ قل یا اور سورۃ اخلاص پر اکتفا کرے اگر مصلی پر جائے نپاے قیوم
 مصلے کے دو گانہ ادا کرے اگر بوقت داخل ہونے مسجد کے اقامت نماز

مفروضہ شروع ہو گئی ہو فرض میں داخل ہو جائے کہ غرض تحیۃ مسجد کی ادائیگی فرض سے حاصل ہے اور بعد ادائیگی تحیۃ المسجد کے حدوث کے حقتعالیٰ بجا لاوے کہ ایسے نعمت عظمیٰ اور سعادت کبریٰ سے سزاوارت کیا کہ یہ وہ مقام ہے کہ اس جائے تین حصولِ مزیت نعمت رضا و توفیق اور وصول بمقاصد دارین اور سعادت کونین ہے اور یہی حقتعالیٰ دعا مانگتا رہے اور یقین جانے کہ یہ ایسی بارگاہ ہے کہ اس سے کوئی بجا صادق اور فقیر سائل محروم اور ناامید نہیں ہے اقوال علماء اہل میں مختلف ہیں کہ زائر اول دو گانہ تحیۃ المسجد ادا کرے یا زیارت سے مشرف ہو وے بعض علماء مالکیہ تقدیم زیارت کو تحیۃ المسجد پر جائز رکھے ہیں اور بغض کہے ہیں کہ اگر گذر زائرین کا جانبِ موافقہ تشریف کے ہو وے پھلنے یادہ کرتا ہے لیکن اکثر علماء کے نزدیک دو گانہ تحیۃ مسجد کا ہر حال میں پھلے ادا کرنا مستحب ہے جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بوقت سفر سے مراجعت کر کے حضرت کے خدمت بابرکات میں حاضر ہوا حضرت پوچھے کہ ایا تو نے دو گانہ تحیۃ المسجد ادا کیا میں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ حضرت نے فرمائی کہ پہلے مسجد میں جا کر نماز ادا کرے پھر مجھ پر سلام عرض کر و لیکن خلاف اس سلام میں ہے جو کہ ماوراء اداب دخول مسجد کے ہے اس واسطے کہ جو سلام داخل اداب دخول مسجد ہے وہ بالاتفاق تحیۃ المسجد پر مقدم ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور وہ باب جواز مسجد کے قبل تحیۃ المسجد یا بعد تحیۃ المسجد علماء کو اختلاف ہے نزدیک علماء

بشانغیہ اگر کوئی نعمت تازہ سوائے نعمت دایمی کے حاصل ہووے تو
 ادائی سجدہ شکر اس کو جائز ہے اور علماء حنفیہ سے بھی سجدہ شکر کے
 جو ازین روایات وارد ہیں اور حضرت کے فعل سے بھی منقول ہے
 وانشاء علم پس بجا داکر کرنے دو گانہ تحمیل المسجد کے متوجہ زیارت ہوو
 اور توجہ اپنے جانب قبر شریف کے رکھ کر حضرت سے استعانت اور مدد
 در باب رعایت آداب اس مقام شریف اور موقف شریف کے چاہے
 کہ بغیر اعانت اور مدد آلہی کے قیام اس مقام عالیہ ممکن نہیں اور
 ہاتھ تک ہو سکے خضوع اور خشوع اور وقار اور ذلت و انکسار
 ظاہری و باطنی میں تصور اور کوتاہی نہ کرے مگر جو افعال کہ ان کی شرح
 شریف میں رخصت نہیں اور نظر ظاہر میں وہ آداب نظر آتے
 ہیں ان افعال سے اجتناب کرے جیسا کہ سجدہ کرنا چہرہ کو اپنے خاک
 پر ملنا وغیر ان اس واسطے کہ آداب در حقیقت اتباع اور امتثال
 امر نبوی ہے اگر غلبہ حال اور استیلا شوق سے اس قسم کے آداب
 امور ظاہری اگر بوقت حضور مردم نہ ہو بہتر ہے اور بعضی علماء سے
 اس باب میں کچھ یک گفتگو بھی منقول ہے لیکن مفتی بہ وہی قول ہے
 جو کہا گیا اور بوقت سلام عرض کرنیکی دست رست اپنا دست چپ
 پر مثل حالت نماز کے رکھے کہانی کہ علماء حنفیہ سے ہیں اس میں تصریح
 کئے ہیں اتھی مضمون کتاب جذبات قلوب مختصراً و اوراق عرض کرتا ہوں
 کہ وقت حضوری روضہ مطہرہ کے بعض ساکنین اس بقعہ عالیہ اور بلند طہرہ کے

اس کیفیت کے ظاہر ہے کہ بعض مائتین اس بارہ طیبہ کے جو اطراف سے
 اگر حیا حاضر ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہر وقت سلام عرض کرنے کے ہاتھ ہمارے
 کھڑا ہونا ممنوع ہے۔ اس لیے کہ حالت خاص نماز کے واسطے ہے اور
 نماز عبادتِ اعلیٰ ہے اس وقت میں نماز البدیع اس خاکسار کے ذہن میں
 حضرت کے فیضانِ اہل بیت اور شہادت ہے جو مضامین وار وہو کے تحریر کیا
 اور ساکنین کے ملاحظہ لایا وہ یہ ہے کہ ہم اللہ الرحمن الرحیم قولہ تعالیٰ
 وما امرنا الا لاحیاء العالمین تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کو فرماتا ہے کہ انہیں پہنچتے تھو گرو واسطے رحمتِ جمیع خلائق کے
 پس ذاتِ مبارک حضرت کے سراسر رحمت ہے جمیع خلائق کے لئے اب خیال کیا جا
 کہ اس آیتِ کریمہ میں کمالیتِ رحمتِ حق ذاتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم میں دو طرح سے ثابت ہوئے ہیں تو یہ کہ حقیقہ تعالیٰ رحمت ہوئی
 آپ کے نفی اور اثبات کے ساتھ فکر کیا جو فائدہ حصر کا دیتا ہے اگر ایسا فرماتا
 تو بھی ممکن تھا اور سنا کہ رحمتہ للعالمین یعنی ہمنے تھو واسطے رحمتِ خلائق
 پہنچے مگر یہ حصر اور مبالغہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو مظہرِ کاملِ رحمت
 اعلیٰ میں منہوم نہ تھا اور وہ سراسر معلوم ہوا کہ ذاتِ مبارک حضرت کے
 رحمتِ جمیع عالم کے واسطے ہے نہ خاص مومنین کے لئے کیونکہ رحمتہ للعالمین
 نہیں فرمایا بلکہ رحمتہ للعالمین فرمایا رحمت میں آپ کے سب عالم اکٹھے ہوئے
 تھے کہ غا اور منافقین چنانچہ اگر کفار جزیرہ دیوین تو ان سے قتل و نہب کا حکم
 مرفوع ہوا اور عوامان سے مسلمانوں کے طرح لیا جاو گیا اور دارِ اسلام

شرح مولانا درویش
 افغانی کے شعر و نثر
 شکر اکبر

رہنما حکم ہو گئے گا اور منافقین ہر خند کہ دل میں کفر اور نفیٰ مخضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف سے اور گہروں میں اپنی بے ادبی سے
 خدمت اقدس میں پیش کرتے تھے مگر لفظ ہر کلمہ گوئی کے سبب سے
 باخلاق کریمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے درپیش آتے بیچے
 اپنے شہر مبارک میں رہنے کی ممانعت نصرت اور معذرت ان کی قبول
 کرتے بلکہ ان کی نماز جنازہ کے واسطے بھی تشریف فرمائی کا ارادہ رکھتے
 اور ان کے حق پر تشریف فرما ہوتے چنانچہ یکبار سبب قبول معذرت منافقین کے
 یہ آیت نازل ہوئی عفا اللہ عنک لم اذن لہم حتی یتباین لک
 الذین صدقوا وتعلموا انکاذ بین معاف کیا اللہ تعالیٰ آپ سے کہ واسطے
 حکم دے آپ واسطے ان منافقین کے چنانچہ کہ ظاہر ہوئے واسطے آپ کی
 وہ لوگ کہ سچے ہیں اور جان لیوے آپ جو ٹوں کو تفاسیر میں اس کا پورا قصہ
 مبین ہے سبب تطویل کے عرض نہیں کیا گیا اور یکبار سبب معصرت چاہنے
 واسطے منافقین کے یہ آیت نازل ہوئی ولا تفضل علی احد منهم مثلاً
 اہل ادا ولا تفضل علی قبلا چنانچہ عبداللہ بن ابی بن سلول کو حضرت دین فرمائی
 بلکہ چادر بھی اپنے واسطے کفن کے غنایت فرمائے اور کفار آنحضرت کے دین
 مبارک کو جنگ بدر میں شہید کر دئے تاہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سوائے دعا ہدایت کے ان کو یاد فرمائے اللہم اهد قومی فانیع
 لا یعلمون یا اللہ ہدایت کر میری قوم کو کیونکہ وہ مجھے جانتے نہیں بھی فرما
 رہے ہیں اندون بعضے علما جاہل سیرت اور جہلاء علماء صورت کہ عالم ملکوت

تابع اور اناخیر کی قائل ہیں تعظیم و تکریم آنحضرت کو منع کرتے ہیں کہ جن کے باعث زمین اور آسمان پیدا ہوا اور سارے جہان کا ظہور ہوا اگر ان کی پیدائش نہ ہوتی تو کوئی مخلوق نہ ہوتا اول رحمت اس عالمیان کی یہ ظہور پائی کہ یہ باعث اور جامع جمیع نعمات اور ہر قسم کے رحم کا ہے کہ حق تعالیٰ جمیع عوالم کو حصہ وجود بظہیل وجود فائز الجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرفراز فرمایا لینے آپ کے وجود مبارک کے طفیل سے سب کو وجود نصیب ہوا کیا میں دانس کیا ملا کہ اور شایاطین الغرض ان کا قول یہ ہے کہ سلام عرض کرنا خدمت اقدس میں مانہہ باندہ مکرم منوع ہے کیونکہ یہ شکل نماز خاص ہے اشعر کے واسطے مشابہت اس کی کسی غیر حق تعالیٰ کے واسطے جائز نہیں اور چونکہ بعضے ان فرقہ میں سے مدینہ طیبہ میں بھی حاضر ہیں عوام الناس کہ علم سے ناواقف ہیں اور چندان عقل و فراست نہیں رکھتے خیال کرتے ہیں کہ یہ لوگ علماء مشہور ہیں اور ساکن مدینہ ہیں تو ان کا رستہ ہنگام بس گمراہ ہو جاتے ہیں اور عوام کی گمراہی کا بوجہ بھی سو اے اپنے بوجہ کے ناحق وہ لوگ اٹھالیتے ہیں چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے ویجملون انفاکالا و انفاکامع انفاکما پس سنو اے ہائیو تم ہر خید ہر خید ایسے لوگوں کے دام میں نہ پڑو اور ایمان کو اپنے تباہ اور خراب نہ کر دو کہ تعظیم و تکریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عین ایمان ہے اور فی الحقیقت تعظیم و تکریم اطمی ہے اور ہماری کیا حقیقت ہے کہ تعظیم و تکریم جیسا کہ شایان آنحضرت ہے ادا کرنا حق تعالیٰ خود تعظیم و تکریم آنحضرت کے فرمایا کہ قرآن تمام مملو ہے اور کیسے کیسے

اور اٹھاتے ہیں بوجہ اپنے
انچکنا ہونگا اور بوجہ
سمندر و دریا کا سوا
انچکنا ہو جائے گا

القاب کے ساتھ یاد فرمایا ہے کہ بین ابوبکر کامل کہیں سراج منیر فرمایا اور
 کہیں رسول کریم اور رحمتہ للعالمین کہیں خاتم النبیین فرمایا بیجا تناسک کہ پھر
 خود خاص ناموں میں اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام عنایت فرمایا
 کہ رؤف رحیم ہے اور سوا اس کے کسی بات سے توفیق نہ ہو مگر یہ کہ حضرت کے
 حق تعالیٰ کی طرف سے ادا ہوئے کہ قرآن انور پر یہ زبان بیان سے اور
 قلم تحریر سے قاصر ہے آدمی کو اگر عجب معلوم ہو اور باوجود پروردگار سے تو
 بخوبی منکشف ہو سکتا ہے اور قطع نظر اس سے کہ حق تعالیٰ نے خود توفیق و کریم
 آنحضرت ادا فرما کر مومنین کو بھی ارشاد فرمایا اور توفیق و کریم آنحضرت کے
 سکھایا فاذا طعتم فانتشروا ولا تسانسوا من احدث فی ان ذلکم کان
 یؤذی النبی فیستغی منکم واللہ کا کشتی میں الحلق ہیں اس آیت سے
 یہ فائدہ وہ لوگ کہ دعوت میں مکان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر
 ہو وین انہیں چاہئے کہ باوہب حاضر چین اور کہا نا کہا اس کے بعد جلد بخت
 کرین اور ماند گہروں اپنے آپس میں بات چیت کرتے نہ بیہین اور درو
 جائے فرمایا یا ایہا الذین امنوا لا تقسموا بین یدئ اللہ
 ورسولہ و تقوا اللہ اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو دست و پیر ہستی
 کرو تم روبرو اللہ کے اور رسول اس کے اور درو و تم اللہ سے اور
 دوسری آیت میں فرمایا یا ایہا الذین امنوا لا تفرقوا و اللہ
 موت النبی ولا تفرقوا و اللہ بالقرآن لیس بعض ان تعطل احکام
 و اتم لا تشعرون اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ مومنین روبرو آنحضرت

میں جسوت کہ کھانا کا نام
 اور جاو اور دست بیو با نان کرے
 عقیقہ کی بات اور دست بیو
 ہی کو پس شرم کرنے میں ہے
 اور اندر جانین کرنا جو ان کے
 ہی کو کہ بیان الای موت و شرم
 اور اگر کو اپنے اور دست بیو کرے
 بیچارہ بیچارہ علی طعنہ کہ وہ
 موت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 پر کرنا فیض تبارک و تعالیٰ
 کو جو کامل کا و اللہ کی
 جانے ہوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز بلند نہ کریں بلکہ وعید بھی نازل ہوئی کہ اگر ایسا کریں
تو تمہارے عمل ناچیز ہو نیکانہ ہے اور دوسری آیت میں یہ ارشاد ہوا
ان الذین یبادونک من وراء الحجرات التزائم لا یصلون
وہ لوگ کہ پکارتے ہیں آپ کو پیچھے سے حجروں کے اکثر ان کے نہیں
سمجھتے اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کسی مومن کو کچھ حضرت سے عرض
کرنا ہو تو وہ رو بہ رو عرض کرے اگر حضرت حجروں شریفہ کے اندر ہوں تو
نہ پکارے کہ تنہا ادب ہے عرض کی طرح سے حق تعالیٰ نے تعلیم آداب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن میں فرمایا ہے کہ یہاں کہنے کی گنجائش
نہیں اب خیال کیا جاوے کہ دوزخ تو بیکر و دوزخات ثواب پر رکھنا یہ بھی
ہست صلوٰۃ ہے یا نہیں اس میں کیا حکم ہے انکار نہیں اور ہاتھ یا ٹہر کر
کہتے ہو نماز اور ہست قیام نماز ہے اور دوزخ تو بیچکر ہاتھ پائی
رکھنا ہست خود دار علیٰ ہست ہے حدیث صحیح میں وارد ہے کہ جبریل
علیہ السلام آنحضرت کے پاس حاضر ہوا کہ دوزخ اس کے گھنٹوں پر ہاتھ رکھتا
ہو اور منہ اچان اور احسان وغیرہ پوچھے آنحضرت ان سب کے
اسرار و اسرار کے بارے میں کہ یہ جبریل واسطے تعلیم کرنے
آئے تھے کہ ہر چیز میں کیا ادب دوزخ ہاتھ اپنے
رو بہ رو پوچھ کر بیٹھتا تھا سلیم اللہ تعالیٰ نبوی کو ہووے کہ خدواری خدمت
سوداگوں پر ہست صلوٰۃ ہوئے پس فائل جو کہتا ہے کہ خدواری خدمت اقدس میں
ہستیت نماز نہ ہو تسلیم آداب جبریل علیہ السلام کو ماننا بلکہ خود آپ کو

بہتر جبریل سے جانا کہ جبریل نے بہتیت صلوٰۃ خدمت مبارک میں حاضر
 رہے اور یہ اس کو منع کرتا ہے بدتر ابلیس سے ہو کہ ابلیس کو مرتبہ
 آدم شہود نہیں ہوا تھا بنظر خاکی ہونے آدم کے سجدہ سے باز رہا اور
 یہ شخص جانتا ہے کہ جبریل فضل الملائکہ میں تاہم حضرت جبریل جیسا ادا
 خدمت اقدس میں کئے ویسا ہی آپ نہیں کرتا بلکہ اس کو منع کرتا ہے ۔
 ہذا لا اللہ سواہ السبیل اور یہ نہیں سمجھتا کہ ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا
 تو کیا آدم کو سجدہ کرنے کا حکم فرشتوں کو ہوا تو ببب آپ کے نور مبارک
 کی ہوا کہ آپ کا نور مبارک آدم کے وجود مبارک میں امانت رکھا گیا تھا اور
 یہ وہ ذات مبارک ہے کہ نماز کی حالت اور بہتیت سے خدمت اقدس میں
 کھڑے رہنا تو کیا عین حالت صلوٰۃ میں جو ابدینا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
 واجب ہی کتاب نور المنصود فی الصلوٰۃ والسلام علی صاحب المقام المحمود میں
 تحریر ہے کہ جو ابدینا آنحضرت کو اگر چہ نماز فرض میں ہو فرض ہے چنانچہ
 حدیث میں وارد ہے کہ یک صحابی نماز پڑھ رہے تھے حضرت ان کو پکاری
 انہوں نے بخجال نماز کے جواب ندے حضرت بعد فراغ ان کے نماز سو
 فرمائے کہ میں نے تم کو پکارا جواب کیوں نہیں دے انہوں نے عرض کیا
 کہ میں نماز پڑھ رہا تھا حضرت فرمائے کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی ہے کہ حَقَّاقًا
 فَرَّأَیَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اَسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَا لَعَالَمٌ یَّعْنٰی
 اے لوگ کہ ایمان لائے ہو جواب دیو تم واسطے اللہ کے اور رسول کے
 جبوقت کے پکارو جاؤ تم پس خلاصہ ارشاد نبوی یہ ہو کہ عین حالت صلوٰۃ میں

جواب دینا تم پر واجب ہے اور کیون نہ ہو وے کہ عین نماز میں لینے
 جلسہ اولیٰ اور ثانیہ میں حکم ہے کہ سلام حضرت پر عرض کرین چنانچہ التحیات
 میں مذکور ہے السلام علیک ایہا النبی ورحمتہ اور وہ بکارتہ دیکھا جاوے کہ
 کس طرز کی تعظیم ذکر و تحمید ہے کہ عین حالت صلوٰۃ میں سلام عرض کرنا حکم
 ہوا کہ سلام بھی عرض کرین اور رحمت اور برکات آگاہی بھی عرض کرین
 اب یہ قائل ایسے کلمات نہ صرف ناست مثلاً ہدیہ الہیہ کہ وقت اذان وہ بھی
 اپنے سر پر خاک اڑانا یا گناہ ہے یہ بھی اپنے سر پر خاک ڈالے اور خیال کیا جاوے
 کہ نماز عبادت خاص حق تعالیٰ کی ہے حق تعالیٰ نے اس کو صلوٰۃ فرمایا چنانچہ
 آیت قرآنی ہے من قبل صلوٰۃ الفجر وحين تصنعون ثيابکم من الظہر
 ومن بعد صلوٰۃ العشاء ایسا ہی حضرت پر و عرض کرنے کو صلوٰۃ
 فرمایا کہ ارشاد اُطیٰ ہوا یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما
 پس دو نوبت صلوٰۃ ہوئے اور یک مضمون واسطے تو بیچ مطلب کے عرض کیا
 جاتا ہے کہ کتاب مشکوٰۃ شریف میں یہ حدیث وارد ہے کہ یک اعرابی آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدمت میں حاضر ہوا اور معنی ایمان اور اسلام
 حضرت سے تعلیم پا کر دست و پائی شریف کو بوسہ دیا اور یہ اس حدیث میں
 مذکور نہیں کہ آنحضرت اس کو پائی مبارک کے بوسہ دینے سے منع فرمے اور
 حالانکہ بوسہ دینا پاؤں کا صورت سجدہ ہے ارشاد حضرت محبوب سبحانی غوث
 الصمدانی سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فتح الرمانی میں ہے من اولادیا
 من یسجد لہ الملائکہ یعنی بعض اولیاء اللہ ایسے ہیں کہ جن کے واسطے

فرشتہ سجدہ کرتے ہیں جبکی باعث آنحضرت کے آپ کی امت مرحومہ کو ایسا شرف حاصل ہوا کہ اولیاء امت کو واسطے تعظیم و تکریم آپ کے فرشتہ سجدہ کرتے ہیں پس امتی حضرت کے کہلا کر حضرت کی تعظیم و تکریم منع کرنا اور کہنا بات باندہ کبر سلام مت پڑو کیا ثقافت اور گراہی ہے اور کیا رحمت اس رحمتہ للعالمین کی ہے کہ جیسا کہ اس عالم میں تشریف فرما تھے تو منافقین کو رحمت کاملہ سے اپنے محروم نہیں رکھتے تھے اور قرب و جوار میں ہونے منع نہیں فرمائے جبکہ اس عالم میں تشریف فرما ہیں ایسے اشقیاء بھی جو از سر حضرت کے سرفراز ہیں رہنا لا تمنع قلوبنا بعد اذ ہتیا وحب اننا من انک رحمة انک انت الوهاب مگر عبید نہیں کہ طوالت اقامت اور بلدہ طیبہ سے رنگ اور کدورت دل سے ان کے دور ہوئے اور صفائی حاصل ہوئی حدیث میں وارد ہے کہ مدینہ طیبہ نکال دیتا ہے برایوں کو جیسا کہ نکال دیتا ہے بہت میل لوہی کا اور جذب القلوب میں لکھے ہیں کہ ہوا جہ شریف میں پشت بقابل مقابل چاندی کے بیچ کے کہ دیوار حجرہ شریف کی مقابل وجہ کریم کے نصب ہے پھر ابوقت میں سلام کہیں ہوئے جو آہر شہینہ میں تحریر ہے کہ روبرو زہرہ شہینہ کے دیدار حجرہ شریف منج چاند کی مریخ میں نصب ہے کہ جو مقابل اس کے کھڑا ہووے مقابل وجہ شریف کے ہوتا ہے جبکہ تو بہندہ سلطان احمد خان والی روم کے آئے اس نے بعد حج کے مدینہ طیبہ زیارت مدینہ طیبہ کے لئے منج حاضر ہوا اس چاندی کے منج پر دوپاز

الماس کے آویزان کیا تحرر اور ارقی عرض کرتا ہے کہ اختتام تصنیف کتاب
 جذب القلوب سلسلہ میں ہوا پس مصنف کتاب موصوف کے زمانہ زیارت
 میں یہ الماس آویزان نہ تھے اب تک بھی وہ قطعات آویزان باقی ہے
 کہ اس کا مفصل حال آئندہ بیان ہو گا یہاں سے پہر مضمون جذب القلوب
 در باب آداب زیارت لکھتا ہے اہل سلف بجائے حالی نجاسی یعنی
 پتیلی کی کھڑی ہو کر سلام عرض کرتے اور اس زمانے میں ازواج مطہرات
 کے حجرہ باقی تھے اور مسجد میں داخل کئے گئے نہ تھے اور اس وقت حالی بھی
 نہ تھی اور یہ جائے تین گز قبر مطہر سے فاصلہ پر ہے اور کھڑا ہونا سلف کا
 اس حد میں منقول ہے الحاصل کھڑا ہونا ایسے حد پر چاہئے کہ عالم حیات میں
 آپ کے حضوری اس حد پر لایق طریقہ ادب تھے اور اب زائرین باہر
 حالی نجاسی کی کھڑے ہوتے ہیں اگر متصل حالی شریف یا اس سے کچھ دور
 کھڑے ہو وین دو نو بھی جائز ہے اور سبقین حالی کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم حال - حضوری اور قیام زائر سے آگاہ اور مطلع ہیں اور
 آواز متوسط نہ بہت پست نہ بہت بلند صفت حیا اور وقار سے سلام
 عرض کرے جیسا کہ معلمین رسائل زیارت میں لکھے ہیں اور در باب اختصار
 اور طوالت سلام میں یہ ہے کہ سلام روزمرہ یا تنگی وقت پر اختصار کرے
 اور اول و حلہ میں کہ مسافت بعیدہ قطع کر کے بادل پر اشتیاق سینہ
 خدمت نبوی میں حاضر ہوا ہے اختصار ایسی مقام پر کھان ہو سکتا ہے اکثر علماء
 تطویل سلام کو پسند کئے ہیں اس واسطے کہ کھڑا ہونا حضوری میں اور مخاطب

ہونا حضرت کے طرف اعلیٰ سعادت سے ہے اگر کسی شخص نے وصیت کیا ہو
 اس کے جانب سے سلام عرض کرے اس طرح السلام علیک یا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ والہ وسلم من فلان بن فلان یا رسول اللہ یا
 رسول اللہ اور یہ سلام دوسروں کے طرف سے بھی مقام اول پر حاجت
 کر کے رو برو موافق شریف کے کھڑے ہو کر عرض کرے اور حضرت سے
 شفاعت اور مدد چاہے اور خشوع و خضوع اور ذلت و انکسار میں کوتاہی
 نہ کرے آثار سلفت کو اردے ہے کہ جو شخص اول آیت ان اللہ و ملائکتہ یصلو
 علی النبی آخر تک پڑھے اور بعد اس کے صلی اللہ علیک یا محمد شرف
 بار کہے فرشتہ آسمان سے نذر کرتا ہے کہ حق تعالیٰ اپنے رحمت تجہیز نازل کر
 ایقان آجکی روز کوئی حاجت تیری باقی نہیں رہی کہ بر نہ آئے ہو اور نہ بار
 مانعت نہ حضرت کے باسم علم بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر صلی اللہ علیک یا رسول اللہ
 کہے تو احسن ہے مصنف جذب القلوب فرماتے ہیں کہ اس محل پر اگر یا نبی اللہ
 کہے تو مناسب ہے تاکہ نظم قرآنی سے موافق ہو وے اس واسطیکہ قرآن میں
 یصلون علی النبی و اردے ہے پھر بعد سلام عرض کرنے کے مقام موافق شریف
 جانب بالین مبارک کے آوے اس طویر پر کہ حجرہ شریفہ کے جانب پشت
 نہ وے اسجائے بھی کھڑا ہو کر تحمید اور تہجد اور دعا اور ورد میں مشغول
 و مصروف رہے پھر روضہ جنت میں بجائے منبر مبارک بجائے نشست
 حضرت کے تحفے حاضر ہو کر دعا کرے کہ اسجائے دعا مستحباب ہے ذکر فضائل
 و رد و شریف شیخ عبدالحق دہلوی قس سرور نے جذب القلوب میں لکھے ہیں

بیر فضائل و رد

کہ فوائد اور تشامخ درود شریف کے حد حصر اور احصا سے متجاوز ہیں کہ
 ضبط انکار زبان قلم اور بیان سے دشوار ہے لیکن بعض علماء اور حفاظ
 حدیث سے جو فضائل درود شریف کے احادیث صحیحہ اور روایات
 حسنہ سے ثبوت اس کا ہوا ہے بیان کیا جاتا ہے بعض فوائد ان میں
 اصل درود شریف پر مرتب ہیں اور بعض عدد مخصوص پر اور بعضی
 ان سے اثر کیفیت خاص پر اور بعضی لازم حالت مخصوص کہ کچھ ان میں سے
 ذکر کیا جاتا ہے فوائد درود شریف امتثال امر اعلیٰ ہے کہ قرآن شریف
 میں حضرت پر درود پڑھنے کا حکم ہے اور موافقت اللہ کی اور فرشتوں کی
 ہے کہ حق تعالیٰ اور اس کے فرشتے حضرت پر درود پڑھتے ہیں اور حصول
 دس رحمتہ الہی اور بلند ہونا دس درجوں کا اور ثابت ہونا دس نیکیوں کا
 اور ثننا دس گناہ کا اور بعض احادیث میں وارد ہے کہ یک درود مقابلہ میں دس
 غلام آزاد کرنے کے ہے اور بنی جہاد کی قبول ہونا دعا کا واجب ہونا
 حضرت کے شفاعت گواہی دنیا حضرت کا اس کے واسطے اور نزدیکی حضرت
 اور تائید دروازہ جنت پر حاصل ہونا اور قیامت کے روز حضرت سے
 مشرف ہونا درود پڑھنے والوں کا قبل دوسروں کے اور کفیل ہونا
 حضرت کا جمیع امورات مصلیٰ کو بوقت شدت اور کفایت جمیع مہمات اور
 قضائی جمیع حوائج اور حضرت جملہ گواہان اور کفارہ تمام سیئات اور ظہر
 یکقول کے فوائد فراہم سے بھی کفارہ ہوتا ہے اور قایم مقام صدقہ
 ہونا بلکہ بنا بریکردایت افضل صدقہ سے ہے اور دفع مصیبت اور

اور شفا و امراض اور دفع خوف اور ظاہر ہونا بہت متہم کا اور تھنہ
 دشمنوں پر اور حصول رضائی الہی اور محبت حضرت کے اس کے ساتھ
 اور رحمت بھیجنا حق تعالیٰ اور ملائکہ کا اس پر اور پاک ہونا اور بڑھنا
 عمل کا اور مال کا اور طہارت ذات اور صفائی قلب اور فراغ حال اور
 حصول برکت جمیع امور میں پہنچنا کہ اسباب اور اولاد میں تا طبقہ بلکہ
 اور نجات اہوال قیامت سے اور آسانی سکرات موت سے اور خلاص
 ہلاک دینا اور تنگی ہائے زمانہ سے اور یادنا ہنوی ہوئی چیز و نکا اور دور ہونا
 فقر کا اور نہونا حاجت کا اور سلامتی حاصل ہونا اقسام نخل و جفا سے اسو
 کہ حدیث میں وارد ہے جو شخص کہ حضرت پر درود نہ پڑھے وہ نجیل ہے
 اور گویا کہ وہ حضرت پر جفا کیا اور برائت حاصل ہونا دعا و زعم الف
 اس واسطے کہ حدیث شریف میں دعا و زعم الف درود نہ پڑھنے والے کے
 واسطے ہے اور زعم الف محاورہ عرب ہے کہ مراد اس سے عدم حصول
 مقصود ہے اور خوشبو کا ہونا اس کے مجلس میں اور وہاں لینا رحمت
 حق تعالیٰ کا اس کو اور اس کے جلسہ کو اور زیادہ روشنی کا ہونا وقت
 گزرنے پہل صراط کی اور ثابت رہنا قدم کا پہل صراط پر اور گزر جانا اس
 شخص کا پہل صراط سے کی طرقتہ العین میں بخلاف حال تارک درود شریف
 کے اور اتم مقصود اور اعظم مطلوب یہ ہے کہ اس شخص کا نام سرور کا نا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض ہوتا ہے محرر اوراق
 عرض کرتا ہے کہ فی الواقع یہ عجب فضیلت ہے کہ کوئی چیز فضایل دارین اور

اور سعادت کو نین سے ہسری اس کا کرنا ممکن نہیں اور یہ عجیب ذوق ہے کہ کوئی مذاق اس کو نہیں پہنچ سکتا جیسا کہ بعض شاعر نے اسی مذاق میں کہا ہے سے یارو میرا شکوہ ہے بھلا کیجیو اس سے اور زائد ہونا شوق و محبت کا حضرت کے ساتھ اور حاضر رہنا محاسن نبویہ کا دل میں اور بندہ اپنی آپ کے خیال کا آنکھ میں کہ یہ لازمہ کثرت درود ہے اور محبت رکھنا حضرت کا اور مسلمانوں کا اس سے مصافحہ کرنا روز قیامت حضرت کا اس کے ساتھ اور رویت جمال نبوی عالم خواب میں محبت رکھنا فرشتوں کا اور مرجا کہنا ان کا درود پڑھنے والوں پر اور لکھنا نادرود کا سونے کے قلم سے چاندی کے کاغذ پر دعا لکھنا فرشتوں کا واسطے زیاوہ ہونے خیر و برکت کے اس کے حق میں منفعت چاہنا اور پوچھنا ملائکہ سیاحین کا درود کو حضرت کے پاس اس طور پر کہ ملاں بن فلان آپ پر صلوٰۃ و سلام یا رسول اللہ عرض کرتا ہے اور عظم فواید اور اتم رفائب سے درود اور سلام کی یہ ہے کہ حضرت کے جواب سلام سے وہ شخص شرف ہوتا ہے اور معنی سلام و دعا سلامتی ہے پس کون امر اس سے بہتر ہے کہ حضرت کے دعا سلامتی سے یہ شخص فیضیاب ہوتا ہے اگر تمام عمر میں یکبار بھی حاصل ہوئے حبیب صد ہزار کرامت و شمر خیر و سلامت اور ثبوت اس امر کا یقینات سے ہے کہ اس میں شبہ کو دخل نہیں اس واسطے کہ حضرت کو حیات حقیقی حاصل ہے اور فرض ہونا جو اب سلام کا حدیث نبوی اور قرآن میں وارد ہے بلکہ حضرت کے اخلاق کریمہ میں وارد ہے کہ حضرت از خود سلام میں سبقت فرماتے

پس جواب سلام میں تو اس سے زیادہ امید ہے پس اس جائے سے
یہ نکتہ ظاہر ہوا کہ حضرت کے زائرین دو سعادت سے مشرف ہوتے ہیں
ایک یہ کہ پچھلے حضرت خود اپنے جانب سے سبقت سلام سے مشرف
اور سرفراز فرماتے ہیں دوسرا یہ کہ حضرت اس کے سلام کا جواب ارشاد
فرماتے ہیں ۵۰ ایصد ہزار روح فدائے سلام تو - ویصد ہزار جان نثار
کلام تو فواہل درود شریف سے یہ ہے کہ تین روز تک متواتر شکرگاہ
کراہا کا تبین بھرت درود شریف کے اس کے گناہ لکھنے سے باز رہتے ہیں
مخلوق اس کی غیبت کر نہیں سکتی اور اس شخص کو روز قیامت زیر سایہ
عرش جائے ملتی ہے اور اس کے ترازوے اعمال گراں ہو گے اور
روز قیامت میں پیاسا نہوگی اور ازواج جنت میں بکثرت ملیں گے اور
رشد و ہدایت مصالح دنیا اور آخرت میں حاصل ہوگی اور مثل ہونا
درود شریف کا ذکر آٹمی اور شکر نعمت اور معرفت اور اقرار اس کے
نعمت کا اور اظہار عجز اپنا حق وساطت اور رسالت سے حضرت کے حق تعالیٰ
سوال کرنے میں کہ اے باری تعالیٰ تو رحمت کاملہ اپنے حبیب پر نازل کر اور
شک نہیں کہ حق تعالیٰ ایسا سوال اور طلب بندہ سے دوست رکھتا ہے اور
جس وقت کہ بندہ صرف سوال اپنا امر مغرب خدا اور رسول خدا میں کیا اور
اس کو اپنے مرغوب نفسی بہ مقدم سمجھا لاجرم وہ شخص قابل خیرائے کامل اور متحق
فصل خاص ہونگا اور یہ نکتہ عجیب ہے اور فائدہ غریبہ ہے تہذیب و
دین پس محب و متماق کو لازم ہے کہ اس عبادت مقبولہ کو بکثرت ادا کرے

اور جمیع عبادات لوافل پر مقدم جانے اور اس میں کوتاہی نہ کرے
 اگر عدد مخصوص کو اس پر مواظبت اور مداومت آسان ہو دے
 اختیار کرے اور دروزمرہ اپنا مقرر کرے اس واسطے کہ حدیث
 شریف میں وارد ہے کہ تہوڑا عمل دائم بہتر ہے عمل کے کہ منقطع ہو
 اور چاہئے کہ ہزار سے کم نہ کرے اگر نہیں پانسو پر اکتفا کرے یہ بھی آسان
 ہو دے تو سو کو چھوڑے اور بضعون نے تین ہزار اور بعضی دو ہزار و
 چھ و شام کے اختیار کئے ہیں اور چاہئے کہ وقت خواب بھی کچھ عدد
 اس میں سے مقرر کرے اور مومن جو وقت کہ درود شریف کی کثرت کے
 عادت رکھا پس اس پر کثرت سے پڑھنا آسان ہوتا ہے اور بعض ایسے
 صیغہ ہیں کہ تمام کرنا مدد ہزار کا اس پر نہایت آسان ہے اور جو وقت کہ
 لذت اور شرمینی درود شریف کے مذاق جان طالب میں پونجی ہے
 قوت اور توام اس کے روح کا اسی کی ساتھ ہوتا ہے اور عجب ہے کہ
 یک ساعت روز و شب میں اپنے صرف اس عبادت میں کہ منع الزا و
 برکات اور منقاج جمیع خیرات اور سعادت ہے نہ کرے کہ ارشاد حضرت کا ایک
 صحابی کو ہوا کہ انہوں نے عرض کیا کہ میں اپنا کل وقت درود شریف میں صرف
 کروں حضرت فرمائے کہ اس وقت میں تماری جمیع مہات کو کا کافی ہو گا اور
 گناہ تمہارے بخیر جاگیں اور ارشاد حضرت مرتضوی رضی اللہ عنہ کا ہوا اگر نہ
 پاتا میں اللہ کے ذکر میں لذت جو کچھ پاتا ہوں البتہ اپنے کل عبادت کا
 وقت صلوة نبویہ میں گزارتا اور اہل سلوک درود شریف پڑھنے کو موجب فتح

عظیم اور مواہب شریف جانے ہیں اور بعضے مشایخ نے فرمایا کہ جبکہ شیخ کامل
دستیاب نہوئے وہ شخص التزام صلوٰۃ کبریٰ کہ وہ طریق موصل ہے طالب
مطلوب کے طرف اور بعض مشایخ فرماتے ہیں کہ بسبب قرارِ ستارِ قتل
ہو اذہ احد کی خدا کو پہچانا اور بسبب درود شریف کے حضرت
سمت رکھا اور شیخ کامل امام علی المتقی حکم کبیرین شیخ احمد بن موسیٰ التمش
الصوفی سے نقل کئے ہیں کہ جو شخص درود شریف بہت پڑھے گا وہ شخص
حضرت کو خواب اور بیداری میں دیکھے گا اور بعضے متاخرین مشایخ شاذ
فرماتے کہ جو وقت ولی کامل مرشد ملے التزام ظاہر شریعت اور دوام
ذکر آطمی کرے اور درود شریف میں بکثرت اشتغال رکھے کہ کثرت
صلوٰۃ سے اس شخص کے نور باطن اور صفائی پیدا ہوتی ہے کہ وہ راہ
فیض نبوی کی طرف بیواسطہ بتاتی ہے اور خلاصہ طریقہ شاذلی کہ شعب
طریقہ قویہ قادریہ سے ہے اتفاضہ حضرت سے بیواسطہ بوسیۃ التزم
مباحث اور دوام حضورِ سات ذات حضرت کے ہے سخاوی اور دوسرے
محدثین سے روایت ہے کہ محمد بن مطرف کے تین یکے بعد معین نماز کے
اور سونے کے قبل قہے کیش حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خواب
میں دیکھے کہ حضرت گہر میں ان کے تشریف فرما ہوئے اور فرماتے
کہ تو منہ کو میرے نزدیک لاکہ تیرا منہ درود بہت پڑھتا ہے تاکہ
میں اس پر بوسہ دیوں وہ کہتے ہیں میں شرم رکھا کہ میں اپنا منہ حضرت
کے روبرو رکھوں پہر میں اپنا رخسار حضرت کے روبرو کیا حضرت

میری رخسار کو بوسہ دی جس وقت کہ بیدار ہوا میری تمام گہرین شک کی بو
 شایع ہوئی اور آٹھ روز تک میری رخساری بوی مشک آتی رہی اور شیخ
 احمد بن ابی بکر رواہ صوفی محدث اپنی کتاب میں شیخ مجاہد بن فیروز آبادی
 سی ساتھ اس اسانید کی کہ ان کو پونچھی ہی روایت کرتے ہیں کہ اعلیٰ نبی کہتی
 ہیں کہ بیک وقت شبلی ابو بکر مجاہد کی پاس ملاقات کی واسطی آئی ابو بکر بنی انکی
 تعظیم کے واسطی ادھی اور معافہ کئی اور درمیان میں انکی دونو آنکھوں کی
 یک بوسہ دی راوی کہتے ہیں کہ منی شیخ احمد بن ابو بکر کو کہا کہ یاسیدی شبلی
 تو دیوانی مشہور ہیں پس آپ یہ معاملہ ان کے ساتھ کیسا کی شیخ ابو بکر نے
 کہی کہ منی آپ سی یہ کلام نہیں کیا بلکہ رسولی اصلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضرت
 شبلی کو اپنی کنار میں لہی اور ان کی دونو آنکھوں میں بوسہ دی پس منی عرض
 کیا یا رسول اللہ آپ ایسا کام شبلی کی ساتھ فرماتے ہیں حضرت نبی فرمایا کہ ہاں
 شبلی بعد ہر نماز کی آیت لقد جاءکم رسول الہ پڑھتے ہیں پھر درود مجہر
 عرض کرتے ہیں اور شیخ احمد بن ابو بکر اپنی کتاب میں لکھتی ہیں کہ شیخ شبلی قدس
 نے فرمائی کہ یک شخص اہل ہمایہ میرا انتقال کیا اس سی منی اپنی خواب میں پوچھا
 کہ تعالیٰ تیری ساتھ کیا معاملہ کیا انہی کہا تو کیا پوچھا ہی کہ عجائب ہول مجہر گذری
 اور بوقت سوال منکر و مکیر بڑی دشواری واقع ہوئی میں اپنی دل میں کہا کہ
 شاید تو نبی دین اسلام پر نہیں مرا اور یہ عذاب بسبب اس کی ہی کہ تو نبی زبان
 اپنی یاد آطی سے بیکار رکھا جس وقت کہ فرشتہ عذاب سی میری جانب قصد کی کیا
 یک و خوبصورت خوشبودر میان میں میری اور فرشتگان عذاب کی حامل ہوا اور

ما بکرم زاد در وقت
 بوقت جواب سوال کی
 عذر کیجئے

محبت اور ایمان مجھ کو یاد دلانی اس مرد کو کہا کہ حق تعالیٰ فی تجہیر حجت کری تو
کون ہی اس نے کہا کہ میں وہ مرد ہوں کہ حق تعالیٰ نے تیری کثرت درود
عرض کرنے سے تجھ کو پیدا کیا اور میں مامور ہوں کہ تجھ کو مصیبت اور سختی ہوئی میں
اُس وقت تیری کام آؤں اور شیخ احمد بن ابی بکر انہی کتاب میں لکھتی ہیں کہ
کعب الاحبار ایسا روایت کی کہ حق تعالیٰ موسیٰ پر وحی پہنچا کہ ایہوسی اگر میری حمد
کرنی والی عالم میں نہ ہو دین تو یک قطرہ بارش کا آسمان سی نہ پہنچوں اور یکدانہ نبات
زمین سی نہ اگاؤں ایسی ہی بہت چیزیں حق تعالیٰ فی فرمایا پھر کہا ایہوسی تم چاہتی
ہو کہ میں تسی زیادہ نزدیک ہوں اس طرح پر کہ کلام تمارا تمہاری زبان سی نزدیک
ہی اور جیسا کہ خطہ قلب تمہاری قلب سی تمہاری نزدیک ہی اور جیسا کہ روح بدن
تمہاری نزدیک ہی اور بصارت آنکھ سی نزدیک ہی موسیٰ علیہ السلام کہی کہ ہاں ای
رب بھی بات چتا ہوں حق تعالیٰ فی فرمایا کہ بہت درود محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پہنچو کیہ نسبت تم کو حاصل ہو وی دوسری روایت میں آیا کہ ایہوسی تم چاہتی ہو کہ
پہاس روز قیامت تم کو نہ ہو وی موسیٰ فی عرض کئی کہ ہاں ای پروردگار حق تعالیٰ
فی فرمایا کہ بہت درود پڑو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر روایت کئی ہیں اس کو حافظ
ابو نعیم فی علیہ بن آدم شیخ ابو بکر نے اپنی کتاب میں لکھتی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ
عہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سی روایت کرتے ہیں کہ درود عرض کرنا حاضر
پر محو کرنیو الا گنا ہوں کا ہی زیادہ تر اس امر سی کہ پانی اگی کو بجاتا ہے اور
سلام عرض کرنا حاضر پر افضل ہے عقی رقاب سی اور محبت حضرت کی افضل ہے
اللہ کی راہ میں تلوار مارنے سی روایت کئی ہیں اس کو ابو القاسم اصہبہانی اس

مالک سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ دو مسلمان آپس میں ملاقات
 کریں اور مصافحہ کر کے حضرت پر درود عرض کریں جدا نہ ہوں گی یہاں تک
 کہ گناہیں اگلی پچھلی انکی معاف ہو جائیں گی اور حافظ بن بشکوال فی روایت
 کئی ہیں حضرت مرتضوی رضی اللہ عنہ سی کہ جبوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمائی کہ جو شخص حج فرض ادا کری اور بعد اس کی اللہ کی راہ میں جہاد کری
 حج اس کا مقابل چار سو حجگا ہو ویگا پس جو لوگ کہ قوتہ جہاد نہیں رکھتے تھی
 انکی دل شکستہ ہوئی حقتعالی حضرت پر وحی بھیجا کہ جو شخص آپ پر درود عرض
 کری اس کو ثواب چار سو جہاد کا ملے گا کہ ہر ایک جہاد مقابل چار سو حج کی ہو گا
 اور شیخ مجد الدین فیروز آبادی سی روایت کرتے ہیں قصہ میں ابو المنظر مجاہد
 عبداللہ خیام سمعندی کی کہ انہوں کہی کہ یکروز معاذہ کعب میں رہتے ہو مل
 گیا تھا یکا یک یکم کو دیکھا کہ وہ کہتا ہی میری ساتھ آج بھی گمان ہو کہ شاید
 یہہ خضر علیہ السلام ہیں پوچھا کہ نام تمہارا کیا ہے کہی کہ خضر بن ایشا ابو العباس
 اور انکی ساتھ دوسری شخص تھی میں فی انکا نام دریافت کیا انہوں نے کہا
 کہ الیاس بن شام راوی فی کہی کہ ایا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھی ہو
 انہوں نے کہا کہ ہاں راوی کہی قسم اللہ کی ہی اور قدرت کی ہے تم خبر دو اس چیز
 سی جہکو کہ حضرت سی سنی تاکہ میں تسی روایت کروں کہا او انہوں نے کہ میں
 سنا حضرت سی کہ جو شخص کہی صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 پاک کیا جاتا ہی دل اس کا نفاق سی جیسا کہ پاک کیا جاتا ہی کپڑا پانی سی اور اسی
 اسناد سی راوی کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے کہ جو شخص

صلی اللہ علی محمد کہی اس کی منہ پر ستر دروازہ رحمت کی کشادہ ہوتے ہیں
 اور اسی سناد سی راوی کہتی ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا جو شخص مجلس میں بیٹھ
 یا اٹھی اور بسم اللہ الرحمن الرحیم و صلی اللہ علی محمد کہی حق تعالیٰ اس کے
 واسطی ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے کہ وہ اس کی غیبت کرنی سی لوگوں کو باز
 رکھتا ہے اور اسی سناد سی راوی بیان کرتے ہیں کہ خضر الیاس کی کہی کہ یکم
 ملک شام سی حضرت کی خدمت مبارک میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا
 باپ بوڑھا اور نابینا ہے اور وہ آپ کو دیکھنا چاہتا ہے ولیکن قدرت آئینی
 نہیں رکھتا حضرت فرمائی اپنی باپ کو کہہ کہ ساتھ شب کو صلی اللہ علی محمد کہی
 مجھی خواب دیکھ گیا اور اس سی کہہ کہ مجھی حدیث بھی روایت کری پس اسنی
 موافق ارشاد حضرت کے عمل کیا اور حضرت سی حدیث بھی روایت کیا اور اسی
 کتاب میں ابو ہریرہ سی روایت کرتے ہیں کہ حضرت نی فرمایا درود انبیا اور
 نزل حق تعالیٰ پہ بھیج دیا کہ مجھ کو حق تعالیٰ نی مبعوث کیا ان کو بھی مبعوث کیا
 اس حدیث کو بیہقی شعب اللایمان میں روایت کی ہیں اور ائس رضی اللہ عنہ
 مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمائی کہ جب مجھ سلام عرض کرو میں پر بھی سلام
 عرض کرو اس کو ابی حاصم نی روایت کیا اور روایت کعب میں وارد ہے کہ کوئی
 روز آفتاب طلوع نہیں کرتا مگر ستر ہزار فرشتہ قبر مطر حضرت پر حاضر ہوتے
 اور درود شریف عرض کرتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم پہ شب کو یہ جماعت آسمان پہ
 عروج کرتے ہیں پہر دوسری جماعت ستر ہزار حاضر ہوتے ہیں اور وہی کام
 رہتے ہیں تا وقتیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہونگے ستر ہزار فرشتہ

کتاب التوحید ص ۱۰۰
 باب فی التوحید ص ۱۰۰
 کتاب التوحید ص ۱۰۰
 باب فی التوحید ص ۱۰۰

ساتھ اور بروایت خذیفہ وارد ہے کہ فرمائی حضرت نے درود عرض کرنا مجھ پر
 تاثیر بخش تھی درود پڑھنے والی پر اور اس کی اولاد اور اولاد اولاد
 اس حدیث کو ابن بشکوال روایت کی ہے حکایت یکم دطواف اور مسج
 اور حج کی تمام مناسک سوامی درود شریف کی اور کچھ نہیں پڑھتا تھا لوگوں
 نے اس سے پوچھی کہ تو اور دعا کیوں نہیں پڑھتا اس نے کہا کہ میں عہد سبھا
 کیا ہوں کہ سو اور درود شریف کی اور کچھ نہیں پڑھوں گا اور سبب اس کی
 یہ ہی کہ جب والد میری وفات کی چہرہ انکا شکل حمار ہوا اس سے رنج مجھے
 نہایت ہوا خواب میں گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 تشریف لائے میں حضرت کا دامن پکڑا اور انہی والد کی شفاعت کیا اور
 اس حال کا سبب پوچھا حضرت نے فرمائے کہ وہ سود خوار تھا ولیکن ہر روز
 سو بار مجھ پر درود شریف کو عرض کیا کرتا تھا سو اسطے میں اس کی شفاعت
 اللہ کی پاس کیا اور شفاعت میری حق تعالیٰ کی پاس قبول ہوئی پس میں بیدار
 ہوا اور دیکھا کہ چہرہ والد میرا مثل ماہ چار دہم کی ہوا اور وقت دفن ہانپنے
 ندا کیا کہ باعث عنایت اور بخشش الہی تیری والد کی درود عرض کرتا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا روایت کیا ہیں کہ بعضی اہل علم کو لوگوں نے
 خواب میں دیکھی کہ وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو اور سب باعث کو سبب درود
 عرض کرنے وقت قرار ت علم حدیث کی حق تعالیٰ بخش دیا اور شیخ جلال الدین
 سیوطی دیباچہ کتاب جمع الجوامع میں نقل کئی ہیں کہ ابن عساکر انہی تاریخ میں
 حفص بن عبد اللہ سی روایت کئی ہیں کہ ابو زرعہ کو بعد موت انکی خواب میں

دیکھا کہ پہلی آسمان پر فرشتوں کی ساتھ نماز میں امامت کرتے ہیں راوی نے
 ان سے کہا کہ یہ مرتبہ تم کو کس طور پر ملا انہوں نے کہا کہ اپنی ہانتہ سے
 ہزار ہزار حدیث نبوی لکھا اور حدیث میں حضرت کی اسم مبارک کی بعد
 درود لکھا اور حضرت نے فرمایا کہ یکبار مجھ پر درود عرض کرنے سے حق تعالیٰ
 اس پر سو بار رحمت اپنی نازل کرتا ہی بعضی صحابہ میں سے تین ہزار دینار اعلیٰ
 ذمہ پر قرض تھی قرض خواہ فریاد اس کی قاضی کی پاس کیا قاضی ان کو مہلت
 یکمہینہ کی دیا اور وہ مرد صالح رو بروی قاضی کی آیا اور سجدہ میں آکر حق تعالیٰ
 کے پاس تضرع وزاری کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجی میں
 مشغول ہوا ستائیسویں شب میں دیکھا کہ ایک شخص فرماتے ہیں کہ علی بن
 عیسیٰ نامی جو وزیر ہی اس کے پاس جا اور کہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم فرماتے ہیں کہ تین ہزار دینار میرے ادائی قرض کے واسطے دی وہ
 مرد صالح جبکہ خواب سی خوشحال بیدار ہوئی اور اپنی دل میں کہی کہ اگر وزیر
 پوچھے کہ دلیل صدق اس خواب کی کیا ہی پہ میں کیا کہوں گادوسری شب
 میں پہر خواب میں جمال مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف
 ہوئی اور وہی ارشاد ہوا پہر خوابی انہوں نے بخوشی تمام بیدار ہوئی
 مگر مقتضای بشریت وہی خطرہ دل میں رہا پہر تیسری شب مشرف ہوئی
 کہ آنحضرت فرماتے ہیں کہ تو ابھی آگ کیوں نہیں گیا انہوں نے عرض کئے
 کہ میں علامت صدق اس خواب کی چاہتا ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے بعد تین و آفرین فرمائے کہ اگر تجھی علامت صدق اس کی پوچھے تو جو امین

کہو کہ تو مجھ پر بعد نماز فجر تا طلوع آفتاب پانچ ہزار بار درود عرض کرتا ہی
 قبل اس کہ کسی سے کچھ بات کری اور یہ امر سوائے حق تعالیٰ اور کراما
 کا تبیین کی کوئی شخص نہیں جانتا ہی کہ وہ مرد صالح جبکہ روبرو وزیر کے
 گئی اور قصہ خواب بیان کئی وزیر خوشحال ہوا اور کہا مر جابر رسول رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچن ہزار دینار واسطی قضا ئی دین کی دیا اور
 تین ہزار واسطی نفقہ عیال کی دیا اور تین ہزار دیکر کہا کہ اس سی تجارت
 کر اور جھکے سو گند دیا کہ رابطہ محبت اپنی سی قطع نہ کری اور جو کچھ کہ تجھ کو
 حاجت پڑے مجھے بیان کر وہ مرد صالح تین ہزار دینار قاضی کے پاس
 لای تاکہ اپنی قرض خواہ کو دیون قرض خواہ بہت بے اختیار نہ آیا دینار
 قرض خواہ کو گن دیا اور قصہ پنا انہوں نے قاضی سے بیان کئی کھا قاضی نے
 کہ یہ سب عنایات محض وزیر کی لئی کیوں ہو خاص میں تیری آدائی قرض کا میں
 ہوں پہر قرض خواہ نے جو ماجرایہ دیکھا کہا یہ سب ہزرگی تمہاری واسطی کیوں
 ہو میں نہرا و اس کا ہوں کہ ہرارت ذمہ سے اس قرضہ کے کروں پس
 اللہ اور رسول کے واسطی اس کے قرض سے درگزار قاضی نے کہا جو چیکر
 خدا اور اسکی رسول کے واسطی نکالاموں پھر میں واپس نہیں کرتا وہ مرد
 صالح تمام مال لیکر اپنے مکان میں گئی اور شکر الہی بجالای و اللہ المنة
 و علی رسولہ الصلوٰۃ والتحیہ درود عرض کرنا ہر وقت افضل ہے لیکن
 شب جمعہ اور روز جمعہ میں افضل تر ہے امام احمد ضیل رح فرماتے ہیں کہ شب
 جمعہ افضل ہے لیلتہ القدر سے اس واسطی کہ ذرا حل شریف حضرت کا اسی

شب میں ہوا اور حدیث میں وارد ہے کہ افضل ایام روز جمعہ ہی کہ اسی میں
 آدم علیہ السلام پیدا ہوئی اور اسی میں نوح صو رہوگا اور اسی میں یسوی
 روز قیامت ہوگی پس بہت درود پڑھو مجھ پر کہ درود تمہارا اس دن مجھ پر
 کیا جاتا ہے اور میں تمہارے واسطے دعا کرتا ہوں اور مغضرت چاہتا ہوں
 اس حدیث کو ابو داؤد فی روایت کیا اور امام نووی اس کی تصحیح کیا اور
 دوسری روایت میں آیا ہی کہ روز جمعہ ملائکہ مقربان آلہی تمہاری پاس
 حاضر ہوتے ہیں اور درود تمہارا سنتی ہیں اور میری پاس پونچھتی ہیں اور
 دوسری روایت میں ہی کہ جو درود روز جمعہ عرض کیا جاوی عرش سے
 نیچی نہیں ٹھرتا ہی یعنی عرش کی برابر یا عرش سی بلند ہوتا ہے اور اس روز
 کسی جماعت فرشتوں کو درود نہیں پونچھتا ہی مگر کہتے ہیں کہ رحمت ہوو
 درود پڑھنے والوں پر اور دوسری حدیث میں وارد ہے کہ بہت
 درود بھیجو مجھ پر روز روشن اور شب روشن میں اور یکروایت
 میں ہے کہ خصوصیات شب جمعہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 اس شب میں بنفس نفیس جواب صلوٰۃ و سلام ارشاد فرماتے ہیں کہ اور
 مفاخر اسلام میں مروی ہے کہ حضرت نبی فرمایا جو شخص کہ شب جمعہ میرے
 پر درود عرض کری حق تعالیٰ سو حاجتیں اس کی بر لاتا ہے ستر امور
 دنیا سی اور تیسرا آخرت کے اور یک روایت میں آیا کہ جو شخص روز جمعہ
 ہزار بار مجھ پر درود عرض کری جتنگ وہ جائی انہی جنت میں کی دنیا میں
 نہیں دیکھ گیا دنیا سی نہیں اٹھ گیا سخاوی اس حدیث کو مرفوعاً روایت

بیان اس امر کہ کون
صیغہ درود شریف بہ
افضل ہے

تیسرے خواب میں آؤنگا پہر ابوالمواہب رضی اللہ عنہ فرمائی یہ کہ کیا اچھا منتر کر
اس کے لئی جو حضرت پر ایمان لایا اور میری اتباع کیا پہر حیان سی مضمون
جذبہ لطلب نقل کیا جاتا ہے جو صیغہ درود شریف کی اماندیت نبویہ میں
وارد ہے بیشک وہ افضل ہے اور دوسروں سے بعضی علمائے فرماتے ہیں
کہ جو صیغہ درود شریف میں وارد ہے وہ سب افضل ہی بعضی علما شافعیہ
کہے ہیں کہ جو شخص صیغہ شہد کی ساتھ درود پڑھے بیشک اس نے درود
ادا کیا اس طرح کہ مامور ہوا اور جو ثواب کہ درود شریف میں موجود ہے
بحقیقت اس نے حاصل کیا اور اسید واسطی اگر کوئی شخص قسم کہا فے
کہ افضل درود پڑھوں گا پس وہ شخص درود شہد پڑھنے سے اپنی قسم
ادا ہو جاوے گا اور امام نووی رح فرمائی کہ درود پڑھنے والی کو جائز ہے
کہ جو صیغہ حدیث میں وارد ہے سب کو یکجا ہی جمع کری تاکہ ثواب سب
حدیث کا حاصل ہوئی اور وہ یہ ہے اللھم صل علی محمد عبدک
ورسولک النبی الاحی وعلی ال محمد وانزداجہ امہات المومنین
وذریئہ واهل بیتہ کما بابرکت علی ابراہیم وعلی ال ابراہیم فی
العالمین انک حمید مجید وکما یلیق بعظم شرفہ وکمالہ ورضاک
عنہ وکما تحب وترضی لہ عدد معلوماتک ومداد کلماتک ورضی
نفسک وناز و نہ عرشک افضل صلیتہ واکملہا واتمہا کما ذکرک
الذاکرون وغفل عن ذکرک العاقلون وسلم تسلیما کذا لک علینا
معہم اجمعین اور شیخ کمال الدین خفی رح فرماتے ہیں کہ تمام کیفیات

کہ حدیث میں وارد ہے اس صیغہ میں موجود ہیں اللہم صل بداً افضل
 صلواتک علی سیدنا محمد عبدک ونبیک ورسولک محمد والہ وسلم
 تسلیما وندلا تشریفا و تکریمایا وانزالہ المنزلة المقرب عندک
 یوم القيمة اور ابن قیم جوزی خلی اور بعض علماء شافعیہ رح سی کہی کہ اولی
 وہ ہے کہ جو صیغہ درود کی حدیث میں وارد ہوئی ایک کی وقت اس کو علی اطہر
 پڑھے کہ جمع کرنا سب مینوں کا یہ حیثیت مجموعی احداث ہی اور کسی حدیث میں
 وارد نہیں آتی بہر تقدیر بعضی صیغہ درود شریف کے جو احادیث میں وارد
 ہیں اس جایی ذکر کئے جاتے ہیں وبالله التوفیق صیغہ اولی اللہم صل علی
 محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم وبارک
 علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم فی العالمین ہک
 حمید مجید اس کو سلمیٰ روایت کئی ہیں صیغہ ثانیہ اللہم صل علی محمد
 النبی الامی وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک
 حمید مجید اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم
 وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے
 روایت کئی صیغہ ثالثہ اللہم صل علی محمد النبی الامی وعلی آل محمد کما
 صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اس کو احمد نے
 اپنی مسند میں روایت کئی ہیں صیغہ رابعہ اللہم صل علی محمد واندراجہ
 وذریتہ کما صلیت علی آل ابراہیم وبارک علی محمد واندراجہ
 وذریتہ کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید روایت کئی ہیں

مسلم اور بخاری اور نسائی اور ابن ماجہ نے صیغہ خامسہ اللهم صل علی محمد
 وعلی آل محمد کما بادلت علی ابراہیمہما وعلی آل ابراہیمہما انک حمید
 مجید اس درود کو بخاری اور مسلم اور نسائی روایت کئی صیغہ سادہ
 اللهم اجعل صلواتک وبرکاتک علی محمد وعلی آل محمد کما جعلتها علی
 ابراہیمہما وال ابراہیمہما انک حمید مجید وبارک علی محمد و
 علی آل محمد کما بادلت علی ابراہیمہما وعلی آل ابراہیمہما انک حمید
 مجید اس حدیث کو تلمسانی اپنے منہاخرین روایت کیا صیغہ سابعہ اللهم
 صل علی محمد واهل بیتہ کما صلیت علی ابراہیمہما انک حمید
 مجید اللهم صل علینا معہم اللهم بارک علی محمد واهل بیتہ کما بارکت
 علی بلہیمہما انک حمید مجید اللهم بارک علینا معہم صلواتک اللہ
 وصلواتک المومنین علی محمد النبی الامی السکام علینا ورحمۃ اللہ
 وبرکاتہ اس کو دارقطنی روایت کیا صیغہ ثامنہ اللهم صل علی محمد و
 علی آل محمد صیغہ تاسعہ اللهم صل علی محمد النبی الامی واهل بیتہ و
 امہات المومنین وذرائعہ واهل بیتہ کما صلیت علی ابراہیمہما
 انک حمید مجید ان درود کو ابو داؤد و ترمذی روایت کیا اور نسائی
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 فرمایا جس کو پسند ہے یہ بات کہ ثواب پورما پی سی اوس کو دیا جاوے
 جو وقت ہمیر اور اہل بیت پر درود بھیجے تو اس طور پر پڑھے صیغہ عاشر
 اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما

صلیت و بادلت علی ابراہیم و علی ال ابراہیم اناک حمید
 مجید صیغہ ماوی عشر اللہ جعل صلواتک ورحمتک وبراکاتک
 علی محمد کما جعلتها علی ابراہیم اناک حمید مجید اس کو احد نے
 روایت کیا صیغہ ثانی عشر اللہ صل علی محمد کما امرتنا ان نصلی علیہ
 وصل علیہ کما ینبغی ان یصل علیہ یہ درود کتاب شرف المصطفیٰ
 میں منقول ہی صیغہ ثالث عشر اللہ صل علی محمد عبدک ورسولک
 البنی الہی الذی امن بک وبتائبک واعطہ افضل رحمتک
 واثم الشرف علی خلقک یوم القیمۃ واجزا خیر الجزاء والسلام
 علیہ ورحمۃ اللہ وبراکاتہ تنبیہ چاہئے کہ جو صیغہ درود خالی سلام ہی
 ہو وی بعد اس کے یہ کلمہ ملاوی السلام علیک ایہا البی الکریم
 ورحمۃ اللہ وبراکاتہ اس واسطی کہ درود بغیر سلام اکثر علماء کی پاس
 مکروہ ہی اور خلاف اولی ہونہیں سب علماء متفق ہیں اور انحضرت
 صلی اللہ علیہ الہ وسلم صیغہ درود میں سلام ذکر نہیں فرمائی کہ سلام عرض
 کرنا صحابہ جانتے تھے لہذا محض سلام پر اختصار کرنا بھی مکروہ ہے یا خلاف
 اولی اور عادت اکثر علماء مضعفین عم کے ہی کہ ذکر انحضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم میں لفظ علیہ السلام پر اختصار کرتے ہیں اور کتب عرب میں
 بہت کثر یہ لفظ پایا گیا اور جس پر کہ اتفاق مضعفین متقدمین اور متاخرین
 ہے سو وہ التزاماً لفظ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اختیار کئے ہیں کہ
 اس میں نہایت حسن اور اختصاص بقار مقصود کی ساتھ واقع ہوا

علماء کو اسباب میں اختلاف ہے کہ افضل صیغہ درود کا کونسا ہے اور نہیں
 معلوم کہ یہہ اختلاف اس واسطے ہے کہ ہر صیغہ درود میں حدیث وارد ہے
 پس بسبب وارد ہونے حدیث کے اطلاق انصافیت اس درود پر
 کئی ہیں یا بسبب اشتمال درود کے کیفیت اور کیفیت فاضلہ کی اطلاق فضلیت
 ہوا جو بعضی رسائل میں اسباب میں تحریر کئے ہیں وہ دس قول ہیں قول
 اول افضل درود ثبوت ہر اثر اس کا اوپر گذرا دوسرا اللهم صل علی
 محمد وعلی آل محمد کما ذکرنا الذاکرون وکلبا سہی عنہ الغافلون
 قول تیسرا اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما ہوا اہلہ ومستحقہ
 قول چوتھا اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما انت اہلہ یا نچران قول
 اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد افضل صلواتک عدد معلوماتک چٹا
 قول اللہم صل علی محمد بن النبی الہی وعلی کل نبی وملك وعلی عدد
 کلمات التامات المبادکات ساتوان قول اللہم صل علی محمد عبدک و
 رسولک النبی الہی وعلی انرا واجہہ وذریاتہ عدد خلقتک وراضی
 نفسک ومرتہ عرشک و عدد کلماتک اٹھوان قول اللہم صل علی محمد
 وعلی آل محمد صلواتک دائمہ بدوامک نوان قول اللہم یا رب محمد و آل محمد
 صل علی محمد و آل محمد واجز محمد اما ہوا اہلہ و سوان قول اللہم صل علی محمد
 و انرا واجہہ امہات المومنین و ذریئہ و اہل بیتہ کما صلیت علی
 ابراہیم انک حمید مجید حدیث شریف میں وارد ہے کہ نبی صاحب
 صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہ کہ نے فرمایا کہ جو وقت درود پڑھو تو اچھی طور سے

پڑ و بعضی علماء آیت و قولو الناس حسنا کی تفسیر میں لکھی ہیں کہ مراد ناس
 آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں اور مراد قول جن سی درود عرض کرنا
 آپ پر ہی اور ابن سدی کہ علماء تفسیری ہیں جماعت صحابہ وغیرہم رضوان
 اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے نقل کئے ہیں کہ جس کو حق تعالیٰ بیان شافی اور
 قوت تعبیر معانی صحیحہ سی الفاظ نبیجہ کی سات عنایت فرماوے اس شخص کو چاہئے
 کہ اپنی بیان نبیجہ سی اظہار عظمت شان نبوی انشاء صلوة و سلام کی سات ادا کری
 کہ ایسا شخص سالک مسلک نبی اور عارف اس نعمت نبی کا ہوگا اور معتبر اختلاف
 افضلیت بعضی ان صیغوں درود میں بھی حدیث صحابہ ہو سکتی ہے بنا علیہ
 اکابر سلف و خلف انشای صیغہ ہای یلیغہ اور کلمات بالغہ درود سی مطابق
 ان صیغوں کی جو حدیث میں وارد ہیں کئی ہیں بعضی ان میں سے اسجائی
 ذکر کئے جاتے ہیں منها اللہم صل علی محمد و آلہ السابق للخلق و لا یرحمہ الرحمة
 للعالمین طہورہ عدد ماضی من خلقک و مابقی و من سعد منهم و من
 شقی صلوة تستغرق العد و تحیط بالحد صلوة لا غایۃ لها و لا انتفاء
 لا آمد لها و لا انقضاء صلوة دائمة بدوامک و علی الہ و اصحابہ
 کذاک و الحمد للہ علی ذاک سخاوی نے کہے ہیں کہ اس درود کا ثواب
 دس ہزار ہی اور اسکی وسطی قصہ غریبہ ہی منها اللہم صل علی سیدنا محمد و آلہ
 ماضیہ علی احد من خلقک صلوة دائمة بدوامک باقیہ بقائک
 صلوة تکون لک رضا و لحقہ اداء صلوة مقبولہ لقلدیک معروضہ علیہ
 و علی الہ و صحبہ و ہادک و سلم یہ صیغہ مشہور ہے اور سہمات عشرین کہ اور

متبرک سے منقول ہی اور زمان تا بعین سی اس پر عمل شایخ ہی حضرت شیخ
 اجل اکرم علی المتقی رحم نے اپنی رسائل میں اس درود کی سات وصیت فرمائی
 مصنف جذب القلوب فرماتے ہیں کہ مجھ کو حضرت شیخ عبدالوہاب متقی رحم
 وقت رخصت سفر مدینہ طیبہ کے اس درود کے اجازت دی اور اجازت
 شیخ سی اس درود میں جو مجھ کو نور اور حضور اور خشوع اور تسکین حاصل
 ہوئی اور دوسرے صیغوں میں نہیں ہوئی اور یہ بات خواص اور
 اسرار اجازت شایخ سی ہے واللہ اعلم منها اللهم لك الحمد بعدد
 من حمدك ولك الحمد بعدد من لم يحمدك ولك الحمد كما تحب ان
 تحتد اللهم صل على محمد بعدد من صلى عليه وصل على محمد بعدد من لم
 يصل عليه وصل على محمد كما تحب ان تصلى عليه انشأ اس صیغہ کا طبرانی
 سے ہے کہ اکابر علماء حدیث سی ہیں اور کہے ہیں کہ اس صیغہ کو رب و آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عرض کیا اور حضرت نے سماعت فرما کر قسم کئے ہیں
 کہ دندان مبارک ظاہر ہوئی اور دندان شریف سی نور نمودار ہوا ومنها اللهم
 صل على محمد مائة الف مرة والاف مرة وبارك على محمد مائة الف مرة والاف مرة
 والاف مرة وسلم على محمد مائة الف مرة والاف مرة ومنها اللهم صل على محمد
 الله واصحابه واولاده وانزاجه وذرئته واهل بيته واصحابه
 انصاره واشياعه ومحبيه وامته وعلينا معهم واجمعين يا ارحم الراحمين
 اس کو بخاوی نے شفا سی نقل کئی ہیں اور من بصری رحم فرماتے ہیں کہ جو شخص کہ
 ارادہ کری کہ پورا پالا عرض مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی پیوی پیرنہ

درود مذکور پڑھے ومنها اللهم صل على محمد في الاولين وصل على محمد
 في الاخرين وصل على محمد في المسلمين وصل على محمد في الملائكة
 الاعلى الى يوم الدين اللهم على محمد بن الوسيلى والفضيلة والشر
 والدرجة الرفيعة والبعثة مقام محمود اللهم انت بمجد ولم ارفع
 فلا تحترمني في الحياة سر وبيته وارزقني محبة وتوفني على ملبه و
 اسقني من حوضه شرباً بامر تيسر يا غنيا لا اظلم بعد الا ابد انك على
 كل شئ قدير اللهم بلغ روح محمد واله مناتحية وسلاماً اللهم كما انت
 بلاء ولم اظلم فلا تحترمني في الجنان روية تلمساني نيشاپوري سے روایت
 کسی کہ عطانی کہے جو شخص یہ صیغہ صبح و شام تین بار پڑھے اس کے گناہان
 سب محو ہوں گے اور ہمیشہ خوشی میں رہیگا دعا اس کی مستجاب ہونگی
 دشمنوں پر فتح و نصرت حاصل ہونگی اور توفیق اسباب خیر یہ اس کو حاصل
 ہوئیگی اور ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم وہ بہشت میں رہیگا منہا
 اللهم صل على محمد وبادك وسلم وعظما وكرم في الدنيا باعلاء دينه واطفاء
 دعوتہ واعظام ذكرہ وابقاء شرايعته وفي الآخرة بقبول شفاعته
 في منته وتضعيف ثوابه واطهار فضله على الاولين والاخرين وتقديسه
 على كافة الانبياء والمسلمين في الشفاعة واعلا درجته في الجنة وعلى
 اله واصحابه واتباعه اجمعين منها صلى الله على محمد واله وسلم
 صلوات ما هو اهلها اس درود کے پڑھنے کے واسطے صبح کو حکم ہے منہا
 اللهم صل على محمد وعلى آل محمد صلوات انت لہا اهل وهو لہا اهل وبادك

کرتے ہیں وعلیٰ سم محمد فی الاسماء مصنف جذب القلوب فرماتے ہیں
 کہ جب مجھ کو غلبہ شوق ہو اہرہ برہم عضو شریف حضرت سرسی قدم نگہ جہا جہا
 اور دور و دور شریف میں ذکر کیا جیسا اللہ صلی علیٰ ہر اس محمد فی الرأس
 وصل علیٰ شعر محمد فی الشعیر وصلیٰ جبہ محمد فی الجباہ وعلیٰ عین محمد
 فی العیون وعلیٰ اذن محمد فی الاذان وعلیٰ وجہ محمد فی الوجہ وعلیٰ
 صدر محمد فی الصدور وعلیٰ قلب محمد فی القلوب اور کبھی یہ کہتا تھا وعلیٰ
 بلد محمد فی البلاد وعلیٰ دار محمد فی الدور وعلیٰ مسجد محمد فی المساجد
 اور اسی طور پر ومنها اللهم لبیک اللهم سعدیک صل وسلم علیہ ان
 ملائکة یصلون علیٰ نبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلم تسلیما
 ومنها صلوات اللہ البر الرحیم والملائکة المقربین والبنین والصدیقین و
 الشہداء والصالحین وما سبک من شئی فی الارض یا رب العالمین
 علی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب خاتم النبیین وسید المرسلین و
 امام المتقین الشاہد البشیر الداعی الیک باذنک السراج المنیر و
 سلامہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین یہ صیغہ مروی ہی حضرت علی
 رضی اللہ عنہ سی اس کو شغایین ذکر کیا ہے منها اللهم اجعل صلواتک و
 برکاتک ورحمتک علی سید المرسلین وامام المتقین وخاتم النبیین
 محمد عبدک ورسولک امام الخیر ورسول الرحمة اللهم العتہ مقار
 محمود ان ینظہ فیہ الاولون والاخرون اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد
 کما صلیت علی ابراہیم وعلیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید یہ صیغہ عبد اللہ بن

مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مَنَّمَا اللَّهُمَّ تَقْبِلْ شَفَاعَةَ مُحَمَّدٍ
 النَّبِيِّ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ الْعُلِيَاءِ وَأَتِهِ سُؤْلُهُ فِي الْأَخْثَرِ وَالْأَوَّلِ
 كَمَا اتَّيَبْتَ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بِهِ دُرُودًا وَسُورَةً ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ سَيِّرُوا أَيْتَ كَيْفَ مَنَّمَا اللَّهُمَّ اعْطِ مُحَمَّدًا الْفَضْلَ مَا سَأَلَكَ لِنَفْسِهِ
 وَاعْطِ مُحَمَّدًا الْفَضْلَ مَا سَأَلَكَ لِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ وَاعْطِ مُحَمَّدًا الْفَضْلَ مَا
 أَنْتَ مُسْئِلٌ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ يَهِيئُهُ مَرُومِي هُوَ وَهَبُ بْنُ الْوَرْدِ
 مِنْهَا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ابْنِ الْكَأَمِيِّ الَّذِي
 أَرْسَلْتَهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ وَاصْطَفَيْتَهُ عَلَى الْخَلَائِقِ أَجْمَعِينَ عَدَدَ
 مَا فِي عِلْمِكَ وَنَزَلْتَ مَا فِي عِلْمِكَ وَعَدَدَ خَلْقِكَ وَعَدَدَ كُلِّ ذَرَّةٍ
 أَضْعَافًا مَضَاعِفَةً فِي ذَلِكَ أَلْفَ مِثَالٍ فِي أَلْفِ مِثَالٍ فِي كُلِّ نَفْسٍ وَلِحْجَةٍ
 وَلِحْظَةٍ وَطَرْفَةِ تَطَرُّفٍ بِمَا أَهْلُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ
 وَسَلِّمْ مَنَّمَا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ السَّيِّدِ الْكَامِلِ الْفَاتِحِ
 الْخَاتَمِ بُنَوْرِ الْمُبِينِ وَرَسُولِكَ الصَّادِقِ الْأَمِينِ أَتَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ أَسْلَمَ
 وَالْفَضِيلَةَ وَالْدَرَجَةَ الرَّفِيعَةَ وَالْبَعْثُ مَقَامَ عَجُودِ الَّذِي وَعَدْتَهُ
 الشَّفِيعَ الْمُرْتَضَى وَرَسُولِكَ الْمَجْتَبَى اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ كَمَا صَلَّيْتَ
 عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ
 أَنْتَ حَمِيدٌ عَجِيدٌ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَسَلِّمْ وَتَسْلِيمًا كَثِيرًا
 طَيِّبًا مَبَادِكًا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ مَنَّمَا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
 آلِ مُحَمَّدٍ مَا اخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ وَتَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ وَتَكَرَّرَ الْجَدِيدَانِ وَ

استقبل الفقدان واضاء القمران بلغ سر وحه واسراج اهل بيته
 من التحية والسلام اور بعد اس کے یہ دعا کرے جاتی ہے اللهم
 مرا الساجدين الذين خلقتهم تبليغ بر يا الصلوة من الامنة الى نبك حبیب
 ان يبلغوا هذه الهدية من هذا الحقیق ویقول یا رسول اللہ قد بلغها الیک
 العبد الفقیر المسکین فلان بن فلان الساکن فی بلدة فلانية بجای فلان
 بن فلان کی اپنا اور اپنے والد کا نام مع محل سکونت لیوے العبد
 العاصی المذنب الذی لا یجاولا لا یجالی الا جنابک اور جو کچھ کہ عبارت
 مناسب اس مقام کی ہو عرض کری منها اللهم صل علی محمد و بعد
 اور ارق لا شجاد هو الدواب البراری بعد قطرات الامطار
 والبهار و علی الہ وصحبہ وسلم اور کہی کہا جاتا ہے بعد دکل قطرة
 قطرت من سمائك الی ارضک من خین خلقت الدنیا الی یوم
 القيمة وكذلك اور ارق لا شجاد والدواب البراری والبهار
 منها اللهم صل علی محمد بعد کل ذرة الف الف مرة و علی الہ وصحبہ وسلم
 فضیلت اس رو کی اکابر سے منقول ہے ومنها اللهم صل علی محمد
 و علی الہ وصحبہ وسلم عدد کل شیء وصل علی محمد و علی الہ وصحبہ وسلم
 نائة کل شیء اللهم صل علی محمد و الہ وصحبہ وسلم عدد خلقت وضاء
 نفسك و نائة عرشک و عدد کلک و مفتی عک و مبلغ صرا
 و منها اللهم صل علی محمد و علی الہ بعد د اسماءک الحسنى و بعد
 کل معلوم لك منها اللهم صل علی محمد بعد د کل ما خلقت و ذرات

و بركات عدد كل قطرة من سماءك الى ارضك من حين
 خلقت الدنيا الى يوم القيمة كل يوم الف مرة وعلى الله وصحبه
 وسلم ومنها اللهم صل على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد صلاتها
 تكون لك رضا وخطة اداء واعطه الوسيلة والفضيلة والدجرة
 الرفيعة وابعد عنه ثقا ما محمودا واخيرا عنا افضل ما جازيت نبيا
 عن امة وصل على جميع اخوانه من النبيين والبصديقين والشهداء
 والصالحين وعلى جميع الاولياء والمؤمنين وعلى سيدنا شيخنا محمد بن
 عبد القادر الماكين الامين وعلى جميع ملائكتك من اهل السموات
 والارضين وعلى جميع عبادك الصالحين وعلينا معهم يا ارحم الراحمين
 قرأت اس درود کی بعد نماز فجر کے کتب مشائخ میں آئی ہے ۔

منها اللهم صل على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد صلاتها تمنجنا بها
 من جميع الاحوال والافات وتقضى لنا بها جميع الحاجات وتطهرنا
 بها من جميع السيئات وترفعنا بها عندك اعلى الدرجات وتبلغنا
 بها اقصى النجايات من جميع الخيرات في الجوت ولا وجد المهمات اور
 کبھی من جميع السيئات کی بجزیرہ الفاظ بھی اضافہ کرتے ہیں وغیرہ لہذا یہاں
 جميع النکالات وتکفر عنا بها جميع الخطیئات مصنف جذبہ القلوب
 کہتے ہیں کہ اپنے تجربہ میں آیا ہے کہ اس درود شریف کا پڑھنا تمام
 غائبات اور مہمات دنیوی اور اخروی کے واسطے کافی ہے اور
 اقل عدد اس کا تین سو بار ہے روایت ہی کہ یک شخص واسطے قرأت

ہزار ہزار مرتبہ اس درود کے مامور ہو اتین سو بار پڑھا تھا کہ جب
 اس کی حاصل ہو گئی جب سی تین سو بار اس کا وظیفہ مقرر پایا۔
 ومنها اللهم صل على سيدنا محمد ن النبي الاخي الطاهر النقي صلواتك
 تحمل بهم العقد وتفك بهم الكرب صلواتك تكون لك رضا والحقة ۱۵۱
 وعلى اله وصحبه وبارك وسلم پڑھنا اس درود کا دل اور سینہ کو روشن
 اور کشادہ کرتا ہے اور حاجات کی روائی اور تمام غموں کو دفع کرتا ہے حضرت
 غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سی اس درود کو نقل کئی ہیں ومنها اللهم صل
 سلم وبارك وكرم على سيدنا وحبينا محمد عبدك ونبيك وسواك
 النبي الاخي نبي الرحمة وشفيع الامة الذي ارسلته رحمة للعالمين وعلى
 اله واصحابه واولادها وذريته واهل بيته الطيبين الطاهرين
 وعلى انوار واجه الطاهرات اصهار المومنين افضل صلواتك وانزل
 وانجي بركاتك وعلى جميع الانبياء والمرسلين وعلى لوان وراج واصحاب
 كل منهم والتابعين اور مصنف جذب القلوب سی یہ الفاظ زاید ہیں وعلى
 سيدنا الشيخ محمد الدين عبد القادر الملکین الامین وعلى کل ولی اللہ فی
 العالمین وسائر المومنین من الاولین والآخرین عددا ما علم اللہ وزنا
 ما علم اللہ وارحمنا الصالحین وارضعنا وامن کل آفة
 وعامة واعف عنا واملنا بلطفک الجمیل ولا تسلط علينا بدونا من لا
 یرحمنا برحمتک یا ارحم الراحمین امین امین روایت ہی ہے
 صحابین سے کہ جو شخص درود شریف کی موافقت کرے حق تعالیٰ اس کو ہر آفت

محفوظ رکتا ہے مصنف موصوف کو اس درود کی بعضی مشایخ حدیث سی
 اجازت ہی و منها اللهم صل وسلم علی سیدنا و مولانا و شفیعنا و
 ملاذنا و ملجأنا محمد و علی له و اصحابه و اولاده و ذریئته و ان
 واجه و اهل بیتی و اتباعه و انبیاءه صلواتنا شیهة من معدن البر
 الذی بینک و بینہ ولا یعرفہ احد الا انت ا و هو و بارک و کرم
 و شرف و عظم و مجد حسب تر به و درجته عندک و مقدس ا کراما
 و محبتک له و صل وسلم علیه علی الہ عدد کل علم علمته ایلا و کل فضل
 خصصته به و کل نعمة التمت بها عبده صلواتنا جامعة لجمیع المراتب و شاملة
 لکل الدرجات و عامة لکل الخیر ما یمکن ان یتصور و ما لا یتصور و ما
 یظهر علی احد و لا یخفی الا علی سیدنا محمد عبدک و رسولک
 و نبیک و حبیبک و خلیاک صغیرک و نجیبک و ذخیرتک و
 خیرتک و خیر خلقک الذی اسلة رحمة العالمین و ہادی الضالین
 و شفیع المذنبین و ولی التائبین و طریق العارفين و امام المتقین
 و نور المستبصرین و راحا علی الباکین و بشر المطیعین و نذیرا
 للعاملین و رافقا و رجا بالمولود الذی نور قلبه و شرح
 صدره و رفعت ذکری و غطت قدسی و اعلیت کلمته و ایدت
 دینہ و اتیت یقینہ و رحمتہ و عمت بہا کتہ اللهم صل وسلم
 علیه صلواتنا تنور بها القلوب و یخفف الذنوب و تشرق البیوت و تکتشف
 الکروب و تفرح الاموم و تذلل الغوم و تدفع الیلاء و تنزل النقاء

و تسهل الامور وتشرح الصدور وتوسع القبور وتيسل الحساب و
تعلم الكتاب وتثقل الميزان وتثني الجنان وتعد اللقاء وتتم النعماء
صلوة تصلح الاحوال وتفتح البال وتصفى الوقت وتجنب المقت صلوة تعم بها
وتحيط كل نعمتها وتشيع النوارها وتطهر سرائرها موحية للسداد وباعثة
على الرشاد مانعة عن الضلال دامة لا اختلاف ومحصلة الكمالات صلوة
لا تنزع خيرا من خيرات الدنيا والاخرة الاصلحتها ولا تترك كما لا من
كما لا تظاهر والباطن الا تتمتها واكملها صلوة دائمة متصلة باقية
غير منقطعة واقعة بلسان الحال القال مودية لجميع الحقوق في جميع
الاحوال صلوة لازمية مرضية كاملة مكملة تامة متممة نامية منمية
مقبولة مشمولة جليلة خريجة نيرة سرور البقاء ضياء سناء انشاء عنا
وعلم احلاذ وفاقا اولاد اخراد اوهل و باطن برحمتك وفضلك و
جودك و عنايتك و كلاتك و مايتك يا الله العالمين و يا خير الناصرين
و يا ارحم الراحمين و يا اكرم الاكرمين و يا غياث المستغيثين الى يوم الدين
من انزل الادل الى ابد الابد برحمتك يا ارحم الراحمين و اخر دعوى
نهران الحمد لله رب العالمين صل مذب القلوب فرطت من حين كه بوقت
مفطورى مدينه كى كالت غلبه شوق لكونه و سحر پر كيا يه مولف كثر من مجى
بهد قريب رخصت كچه اشعار نهد بن صلوة و سلام اور معروفات كو
اسپه بارگاه رحمته للعالمين مين پشيان چنانچه اثر پذيرانى بعضى معروفات
ظاهر موابس كل معروفات اس بارگاه قبول هون تو كچه عجب نهين بلكه

امید قوی اس بارگاہ عالی سی یہ ہے کہ یکو وہ اشیا غایات ہوگی
 کہ ہماری حوصلہ تصور میں بھی نہیں اس واسطے کہ حضرت کی دست مبارک
 میں کو بنیانِ جنت کی ہیں اور حضرت کی رحمت کاملہ اس امت مرحومہ شامل
 ہے کہ حضرت نے فرمائے کہ جنت تمام انبیاء پر حرام ہے جب تک کہ میں نہ داخل
 ہوں اور تمام انبیاء کی امت پر حرام ہی جب تک کہ میری امت نہ داخل
 ہوں لفظ حدیث کو ذکر کیا جاتا ہی راوی الدارمی والترمذی
 وحسنہ عن ابیہریرۃ رضی اللہ عنہ مرفوعاً مفاہیج الجنة بیدی در
 الطبرانی بسند حسن عن عمر بن الخطاب ان الجنة حرامت علی الانبیاء حتی
 ادخلها وحرمت علی الابرار حتی تدخلها افعی کن فی ذیل سیرۃ المحمدین علیہ
 کرامت علی الدہلوی ذکر آداب سکونت مدینہ طیبہ کا فائدہ کتاب ذیل سیرت
 محمدیہ میں تحریر ہے فی الکامل للمبرور وما کفر بہ الفقہاء الجاح انہ رای الناس
 یطوفون حول حجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما یطوفون باعواد
 وترمتہ وانما کفروہ بهذا لانہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قال ان اللہ حرم
 علی الارض ان تاكل اجساد الانبیاء اخرجه ابوداود وترجمہ کتاب تاریخ کامل
 جو مبرور کی ہی ہے اس میں مذکور ہے کہ جن مسائل میں فقہاء نے حجاج کو کافر
 کہیں انہیں سے یک مسئلہ یہ ہے کہ یکروز حجاج نے دیکھا کہ لوگ اطراف
 حجۃ رسول اللہ کی طرف کر رہے ہیں حجاج نے کہا کہ یہ لوگ اطراف میں
 کڑیوں اور جد کہنے کے طواف کرتے ہیں وجہ حجاج کو کافر کہنے کی یہ ہے
 کہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

فکر آداب سکونت
 مدینہ طیبہ کی

حق تعالیٰ زمین پر اجساد انبیار کو کہانے سے حرام کیا ہے جانا چاہئے کہ
 آداب حرمین شریفین سے یہ ہے کہ وہاں کے ساکنین اور قریب جوار
 کی تعظیم اور تواور توقیر کری اور سوائے خیر کے یاد نہ کری اگرچہ امر لغزش کا بھی
 دیکھی ان سے تو ضرور ہے کہ چشم پوشی کری اور ان کا ذکر برائی سے نہ کری
 کہ برائی سے ذکر کرنا غیبت ہی اور حدیث میں وارد وہی کہ غیبت اعمال
 نیک کو ایسا کہا جاتی ہے جیسا کہ لکڑی کو آگ کہا جاتی ہے غیبت تمام مسلمانوں کی
 عموماً ممنوع ہے اہل حرمین شریفین کی غیبت میں بوجہ خصوص بہت شدت
 ہی اس واسطی کہ محلین کی تعظیم و توقیر خواہ وہ کبھی جاہوں بسبب ان کی
 صلاحیت کی ادا ہوتی ہی خصوصیت سکونت حرمین شریفین کو کچھ اس میں
 دخل نہیں بلکہ جو شخص کہ ساکنین حرمین شریفین سے لغزش دیکھ کر پہرانی
 تعظیم و توقیر کیا ہے اسی خالص تعظیم حرمین شریفین بجا لایا اسباب میں آدمی
 خوب خیال کری کہ ہر مسلمان امیدوار رحمت اور غفران آطمی اور شفاعت
 حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں یعنی آدمی خواہ کیسا ہی گناہ
 کری اگر حضرت آطمی حضرت کی شفاعت سے شامل حال ہو جائی گناہ اس کی بالکل
 عدم ہوگی اور حضرت کا ارشاد مبارک ہی شفاعتی لاہل الکباۃ من امتی یعنی
 میری شفاعت بڑی گناہگار ان امتہ کی واسطے ہے جبکہ سب امتہ مرحومہ
 حضرت کی شفاعت کی امید قوی ہے پس کیا حال ہو کہ اہل حرمین شریفین کا
 اور کیا عجب ہی کہ یہ لوگ باعث سکونت ایسی محل تبرک کی وہ جماعت اور
 زمرہ میں داخل ہو وین کہ جن کی حق میں فرمان آطمی ہے اولئک یدلہ اللہ

سنا تھم حسنات یعنی وہ لوگ وہ ہیں کہ حق تعالیٰ ان کی برائیوں کو
 نیکیوں کے ساتھ بدل فرماتا ہے اور زبان حال ان کا مترنم اس
 شعر کا ہے **سہ نصیب بامست بہشت اینچہ اشناس برو کہ مستحق کرامت**
گننا ہکا رانند۔ اس فحلی پرا کیماں حضرت سید الشہیدنا حمزہ و عم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت حضوری مدینہ طیبہ کے سموع ہوا بیان کرنے میں
آٹھ ہے حضرت کی مزار مبارک مدینہ طیبہ سی یک میل کے فاصلہ پر ہے اور سی
عرس شریف حضرت کے سال میں دو تین بار ہوتے ہیں بعضی میلوں میں لوگ
آتش بازی بھی جلاتے ہیں یک علما مدینہ طیبہ سی یہ عادت رکھتے تھے کہ بروز
آتش بازی کہ امر خلاف شرع ہے آپ موعتا بعین کے عرس شریف میں حضرت کے
حاضر نہیں ہوتے اور روز دوم حاضر ہوتے کیوقت انہوں نے خواب میں
سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ سے مشرف ہوئی فرمایا کیا ہسی یہ امر نہیں ہو سکتا کہ
ہماری حاضرین کے گناہوں کو حق تعالیٰ سے معاف کرائیں اور انکی شفاعت
جناب باری میں کریں جبے اُن عالم کو اپنی عدم حضوری پر ندامت ہوئی
اور بعد اس کے وہ عالم ہمیشہ پوٹ عرس شریف حضرت کی حاضر ہوا کرتے
اور کتاب جوہرۃ الشفاف فی فضائل الاشراف میں جو سید مہود سی ہے
تھوہ ہے وقد قال ابن القدير اخبرني الشريف القاضي المراضى الخفي
انه رأى والدي ابا عبد الله المسكوي في المنام سنة ثلثة وعشرين
دستة مائة فقال لها فحل الله بك فقال غفر لي فقلت له لما ذ انقال
بشي من النسبة بيني وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلت

بیان شریف
 حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ
 کا عرس شریف

انت شریف فقال لاقلت فمن ابن النسبة قال كنسبة الكلبي الى الراعي
 قال ابن القديم فاولته بانسابها الى الانصار وانه ادلى العلم ترجمه
 کہے ہیں ابن قدیم نے کہ خبر آئی محبو شریف قاضی رازی خفی کہ انہوں نے
 میرے والد ابو عبد اللہ سلاوی کو خواب میں دیکھے ^{۱۲۳} چہ سو تیس ہجری
 میں پوچھے کہ حق تعالیٰ تمہاری سائنتہ کیا معاملہ کیا کہی کہ بخبر یا بہر قاضی موصوف
 نے پوچھا کہ کیا سبب بخبتائش ہوئی کہا اوہوں نے بسبب تہوڑی نسبت کے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی رکھتا تھا قاضی موصوف نے پوچھے یہ
 والد کو کیا تم سید ہو کہی کہ نہیں یہ پوچھے کہ نسبت تمہاری حضرت کے
 سات کہاں سے آئے کہے کہ محبو نسبت حضرت کے طرف ایسی ہو گیا کہ نسبت
 کتنی کی راہی اور چو پان کی طرف ابن قدیم کہتے ہیں کہ میں اپنی والد کی کلام
 سے جانتا کہ وہ اپنی نسبت انصار کی طرف بیان کرتے ہیں اور وہ اہل علم سے
 ہیں یعنی والد ابن قدیم کے نسبت انصار رسول اللہ کے طرف رکھنے کے
 سبب سے حق تعالیٰ ان کی مغفرت اور بخشائش کیا کہ اس نسبت کو انہوں نے
 بحال ادب ظاہر کیا کہ میری نسبت حضرت کے ساتھ مثل نسبت کہتے کہ
 ہے چو پان کی طرف یعنی میں اس بارگاہ عالی بنویس مثل کتون کے نسبت
 رکھتا ہوں ولعمرا ما قال سے نسبت خود بگت کردم و بس مفعلم۔
 زانکہ نسبت بگت کو توشد بی ادبی پس ساکنین ہینہ طیبہ کے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمراہ نسبت جوار اور ہمسائیگی رکھتے ہیں ان کو محبت
 اور مغفرت حق کیوں نہ سرفراز سو حدیث شریف میں آیا ہے کہ جودت

خجۃ البقیع جو مقبرہ مدینہ طیبہ کا ہے مردوں سے بہر جاتا ہے فرشتے
 ان کو جنت میں چمک دیتے ہیں یہ سیدی انت جنبی و طیب قلبی
 آدہ پیشیں تو برہان پی در مان طیبی۔ ماہمہ تشنہ لبانیم تو کی آبجیات
 لطف فرما کہ زحل میگذر و تشنہ لبی اور دوسری حدیث کتاب جو ہرۃ
 الشفان میں یہ ہے اخرجہ ابو طاہر النخلص فی السادس من حدیث
 و البطرانی والد ارقطنی فی اول الملایح من افرادہ وغیرہم ان اول
 من اشفع لہ من امتی اهل المدینۃ ثم اهل مکۃ ثم اهل الطایف
 روایت کئے ہیں اس حدیث کو ابو طاہر نخلص نے اپنی چھٹے حدیث
 میں اور دارقطنی چوتھے حدیث کے اول میں جو ان کے احادیث افراد
 ہیں اور ان کے سواے محدثین میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 فرمائے پہلے اپنی امت میں سے شفاعت اہل مدینہ کرونگا پہلے مکہ معظمہ
 پہلے طائف کے اور قرآن شریف میں حق تعالیٰ فرمایا و ماکان اللہ
 لیعد بہما وانت فیدم یعنی نہ عذاب کرے گا اللہ ان کو کون کو جن میں
 آپ ہو باعث شریف فرمائی حضرت کی اور رونق افروز رہے قبر مطہرہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس عالم میں جمیع مومنین رحمت الہی
 سے سرفراز ہیں مگر اہل مدینہ منورہ کے واسطے تخصیص خاص حاصل ہے اور
 حدیث شریف میں مطلقاً سب عرب کے ساتھ محبت رکھنے کا حکم ہوا کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے جو شخص اہل عرب کے محبت رکھا پس وہ میری محبت
 باعث ان ہی محبت نہ رکھا پس محبت رکھنا جملہ قوم عرب ہی ملامت اور نیشانی

بیان اس حدیث
 اول شفاعت و شفقت
 اہل مدینہ ہے

محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور اس کے خلاف بین امر خلاف
 ہے نعوذ باللہ ہتھا جبکہ مکہ مکرمہ قوم عرب سے محبت رکھنے کا ہوا پس اہل
 حرمین شریفین کے واسطے اور دوستی رکھنے کے باب میں خصوصیت حاصل ہے
 اور محبت میں یہ عادت جاری ہے کہ دوست کے اگرچہ برائی ہی ہو وہ
 وہ دوست اپنی دوست کی برائی کو ٹوکر نہیں کرتا بلکہ اس میں تاویلات حسنہ
 کرتا ہے جیسا کہ شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرمائی ہیں ۱۰ از صحبت دوستان بزم
 کا خلاق بدم حسن نمایند اس زمانہ میں بعضی حجاج وغیرہ اس امر میں مبتلا ہیں کہ
 اہل حرمین شریفین کے حال میں خصوصاً اہل مکہ معظمہ باعث صفت جلال الٰہی
 زبان شکایت دراز کرتے ہیں اور جو اہل حرمین شریفین کہ بدو اور جالین
 ہیں ان کی شکایت میں تو کوئی ذوق نہیں چھوڑتے اور جو خوبیاں کہ انہیں
 ہیں تو اس کا کچھ ذکر ہی نہیں کرتے زبان کو سوائے طعن و تشنیع انکی نہیں
 کہہ لیتے یہ امر باعث قلت محبت اور نسبت کا خدا اور رسول صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سی ہر کہ کیونکہ اہل مکہ جو اکر عتبہ اللہ ہیں اور بدوے جو اہل حرمین
 شریفین انہیں سے جو لوگ کہ جالین یعنی اہل شہر ہیں ان کو یک اور بڑی
 خصوصیت حاصل ہے کہ وہ لوگ واسطہ اور وسیلہ ہیں حجاج کی پونجی میں
 مکہ سے طرف مدینہ کے اور مدینہ سے طرف مکہ کے اسباب میں میں
 فیاض لدین مان حرم النخل بہ بندہ کیا خوب کہے ہیں ۱۱ قاصد لے چل جو
 نبی تک لی دیتا ہوں تجھے میں جی تک ۱۲ اور بعضی عاشقین کہے ہیں ۱۳
 زلف تو ہر دو جانب خونریز فاشقاںست چنری نمی تو ز گفت رود تو دیانت

۱۰ شد اسباب بین الکی
 خص اہل حرمین شریفین
 دوستی کے بارے میں

۱۱ وہ اس کے کہ بدوے
 اور جالین کے ہیں

اور یہ نہیں سمجھتے کہ سفر حج میں حجاج لوگ کیسی کیسی محنت جان و مال
 اٹھاتے ہیں مگر یک ادنیٰ سی بات کو اختیار نہیں کرتے باوجودیکہ زبان کو
 ان کی شکایت سی روکنا چند ان دشوار و مشکل نہیں اور ان کی شکایت کچھ
 مرض نہیں بلکہ کچھ ثواب و نفع سوائے نقصان کے متصور نہیں اور ثواب
 اس امر کا ہے کہ اس باعث سی کمالیت ثواب حج میں نقصان اور فتور واقع
 ہو ورنہ خود بالشر نہ ہا پس سکوت ان کی شکایت سی حجاج کو ضرور ہے اور امید
 کمالیت ثواب ہے اور سلامت حال حجاج اس امر میں متصور ہے کہ بزرگوں نے
 فرمائے من سکت مسلم ومن سلم بخا یعنی جس نے سکوت اختیار کیا اس کو سلامتی
 حال حاصل ہوا اور جس کو سلامتی حال حاصل ہوا وہ نجات پایا اگر کوئی شخص یہ کہے
 کہ یہ شکایت کرنا اس واسطے ہے کہ لوگوں کو حالات سفر اطلاع ہوئی اور بوقت
 سفر حجاجی خرم اور احتیاط سی رہیں اور حق تعالیٰ بدویوں کے قراقر میں شکایت
 فرمایا الا عراب اشدد کفرا و نفاقا یعنی جو عرب کہ صحرائی اور بدوی ہیں وہ
 سخت زیادہ ہیں کفر و نفاق میں جو اب امر اول یہ ہے کہ جب آدمی حج اور زیارت
 کے واسطے حرمین شریفین حاضر ہوتا ہے معلوم ہوا ان کی تمام امور ضروری اور لایحیائی
 اطلاع حجاج کو دیتے ہیں یہاں ایسے امور کے ذکر کے کچھ حاجت نہیں سوا اس کے
 اطلاع اور انتباہ کرنا مومنین کو ان کی حفاظت اور ہوشیاری کے واسطے یہ غلط
 و رعایت ادب جو حرمین شریفین بہ نیت صلح و خیر خواہی مومنین کے یہ امر آخر ہے
 اور محض طعن و تشنیع کرنا امر آخر جو اب امر ثانی یہ ہے کہ یہ ارشاد الہی اس وقت تھا کہ
 یہ نوز کل بدو ملی سلام سی شرف نہیں ہوئی تھے اور کفر و نفاق انہیں باقی تھا

بالینہ زمانہ نبوی میں بدوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں حاضر
 ہوتے تھے اور طرح طرح کی بذلقتی اور شدت سی درپیش ہوتے تھے آپ انکی سات
 سزا میں خلق اور رحمت سے معاملہ فرماتے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اگر ارادہ
 سزا میں اور مواخذہ کا کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع فرماتے پس امتیونکو
 چاہئے کہ حضرت کی خلعت اور عادت اختیار کریں اور جو بدوی کہ حضرت کی وقت
 میں اسلام سے مشرف ہوئی تھے حق تعالیٰ انکی تعریف قرآن مجید میں فرمایا ومن
 الاحزاب من یومن باللہ والیوم الآخر یتخذ ما ینفق قرابات
 عند اللہ وصلوٰا الرسول الا انھا قرابة لھم سید خلاصہ اللہ
 فی رحمۃ ان اللہ غفور رحیم ترجمہ بعضی بدویوں میں سے وہ لوگ
 ہیں کہ ایمان لاتے ہیں اللہ پر اور قیامت کے دن کے سات اور جو چیز
 خرچ کرتے ہیں ان کو باعث نزدیکی خدا اور رسول سمجھتے ہیں آگاہ رہو کہ
 وہ نزدیکی خدا اور رسول ہے قریب ہے کہ حق تعالیٰ ان کو اپنی رحمت میں
 داخل کرے گا اور اللہ بہت بخشنی اور رحم کرنا والا ہے پس اس وقت میں سب
 بدوی لوگ اسلام سے مشرف ہیں۔ زبان فیض ترجمان حضرت پیر و مرشد
 قبلہ و کعبہ قدس سرہ الغریزی سی کہ پہلے کیا پارچ کو تشریف لیجا کر وطن تشریف فرما
 ہوئے تھے سوائے تعریف اور توصیف ان لوگوں کے اور کچھ مسموع نہیں
 ہوا اکثر ارشاد مبارک حضرت کا باب میں جالین کے ہوا کرتا کہ وہ لوگ مسرنگان اور
 چوہ داران حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور حقیقت میں کلام الملوک
 الکلام کیا یہ اچھی تمثیل اور کیا اچھا ارشاد ہے یعنی جبکہ بادشاہ کیلوانچے نہیں

مین سے طلب فرماتے تو اپنے چوہدار اور سرہنگیوں کو اس کے طلب کے واسطے بھیجتے ہیں پس وہ چوہدار اور سرہنگان سلطانی نہایت شکوہ اور جلالت اور تمکین سے آتے ہیں اور معاملہ اس شخص سے نہایت شدت کا کرتے ہیں کہ انکی یہ معاملہ کرنے سے اس شخص کا نفس شکسہ ہوتا ہے اور خضوع اور خشوع اس کے دل میں پیدا ہوتا ہے پس وہ شخص کمال تواضع سے بارگاہ سلطانی میں حاضر ہوتا ہے پس زائر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی بعینہ ایسا ہی معاملہ درپیش آتا ہے کہ نوجو طلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کی طاقت نہیں کہ آپ کے خدمت مبارک میں حاضر ہو سکے جب آپ طلب فرماتے ہیں تو سامان سفر دینہ طیبہ کا قرار پاتا ہے اور جمالین جو راہبر ہیں طبعیت ہر ایک آدمی کی مختلف ہے بعضی کی قلوب صافیہ ہوتے ہیں کہ ان کو زیادہ تربیت کی حاجت نہیں ہوتی اور بعضوں کو قلوب مکدر ہوتے ہیں کہ ان میں کدورت بخل اور نخوت وغیرہ ہوتی ہے پس جو لوگ قلوب صافیہ رکھتے ہیں پس وہ لوگ جمالین کی ہر طرح سے رعایت رکھتے ہیں اور ان کو ہر طرح خوش کرتے ہیں وہ لوگ بیوج بآرام تمام خدمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوتے ہیں اور جن کے دل میں غل و غش رہتا ہے وہ بمقتضای کسر و بخل متبادلہ اور محاولہ اور بخل سی جمالین کی ساتھ درپیش آتے ہیں پس وہ لوگ بھی اپنی سطوت اور اقتدار اسبابی ظاہر کرتے ہیں کہ کبر و نخوت بالکل انکی خیال سے نکلیا جاتا ہے بعد بارگاہ سلطانی نبو میں حاضر ہوتے ہیں جانا چاہتے کہ حرمین شریفین میں خالص عرب بہت کم ہیں اور جو لوگ کہ

خالص عرب ہیں وہ لوگ سب طرح کی تہذیب ظاہری اور تہذیب باطنی سے مہذب
اور آراستہ ہیں اور اہل مکہ میں جن کی مزاج میں جلال اور غصہ ہے وہ لوگ
اکثر اسواتے ہیں اور اہل اسواق بھی خالص عرب نہیں بلکہ وہ اولاد
ہیں غیر ملک کے لوگوں کی بعضی عادات سے ان کے حجاج کو رنج ہوتا ہے
تاہم اہل مکہ خواہ عرب خالص ہو یوں خواہ اولاد غیر وطن ہو وہیں خواہ شرفا
ہوں یا غیر شریف برکت سے اس جہاں کے مغنم کی قوت ایمان اور دینداری
وغیرہ صفات حسنہ ایسے ان میں پیدا ہیں کہ اور ملک الون میں اس کا
عشر عشر بھی حاصل نہیں اور مدینہ طیب کے لوگوں کی مزاج میں تو سوا
رحمت اور اخلاق کے جلال اور غصہ ذرہ نہیں ہے کہ احوال ان کا احوال
بلد میں بیان کیا جاوے گا اب یہاں تھوڑا ذکر دیوں کا بیان کیا جاتا ہے بدوی
اس کو کہتے ہیں کہ جو جنگل میں عربستان کے زمین جو کہ عوام الناس اس ملک میں
کے آنکھ بدو کہتے ہیں یوں تو ملک عرب بہت بڑا ہے مگر اسی عرب بہت
ہیں اور اس کے سکان بھی بے حساب ہیں مگر جو صحرا کہ ماہین مکہ معظمہ اور
مدینہ طیبہ کے واقع ہے اس کے ساکنین بھی لکھا ہیں ایک شتر بان سے
اس خاکسار نے پوچھا اس نے تعداد کہا کہ مثل الرمل یعنی شمار ان کا مثل جنگل کے پتے
کے ہیں الحاصل وہ لوگ ایسے بکثرت ہیں کہ سلطان وقت ان کے بندہ سے
عاجزا و رہزنی اور اعلیٰ ان کا سلاح بند اور سپاہی خواہ کوئی پیشہ کوئی مصالح ضرور کیا
اور شجاعت اور جرات مری میں تو زمین عرب کی تاثیر اور خاصیت ہے اور انعام
ان میں وہ لوگ ہیں کہ جن کے پاس کچھ اونٹ ہیں اور کبھی اس کچھ زراعت اور وہ ہی باغیں

موقوف ہے بارش ملک عرب میں خصوصاً حوالی حرمین شریفین بہت کم ہے جو کہ ایک
ہندوستان کی راج بھی نہیں اور ان لوگوں میں بعضی وہ ہیں جن کو صبح و شام کھجور
رہتی اور دود بکری یا اونٹ کا بچ و شام منہ لہو عیال بسیری شکم ملی اور مکان انکی
کھجور کے پٹری اور پٹری ہیں اور یہ لوگ بہت کم ہیں اکثر فقرا رہیں اور فقرا
کئی مراتب ہیں بعضی نہیں وہ لوگ ہیں کہ ان کو معاول و عیال طعام ہر روزہ تعلقت
و عیش ملتا ہے اور بعضی وہ لوگ ہیں کہ یک روز در میان ہیں اور بعضوں کو دو روز
در میان ہیں پس اگر طعام بھی میسر نہ ہو ایک کو کچھ اور دوسرا روز میسر ہوں اور ایک
یک چلو بہرہ دود بکری یا اونٹ کا میسر ہو اور ان کی مکانوں کا حال یہ ہے کہ
اکثر ان میں سے بیگانہ ہیں اور پہاڑوں کی درون میں رہتے ہیں اور بعضوں کی
مکان ہال اور کچل کے رہتے ہیں اور بندوبست سلطانیکا وہاں کہیں نام و نشان
بھی نہیں بلکہ یک سپاہی سلطانہ بھی کہیں وہاں نہیں رہتا اور نظر نہیں آتا مگر میں
شریفین کی وسط راہ میں یک مقام رابغ ملتا ہے اس میں یک قلعہ ہے اس قلعہ میں بیس
پچیس سپاہی رہتے ہیں جو ان کو اپنی ہی حفاظت شکل ہے دوسری حفاظت کیا کریں
اور اتنا براہ میں حرمین شریفین کے اکثر جادو طرفہ پہاڑ قریب قریب ہیں کہ دریا
ان پہاڑوں کے قافلہ گزرا ہے پس دو طرفہ پہاڑ ایسی موقع پر جاتی قلعہ میں واقع
ہے کہ اگر ان دو طرفہ پہاڑوں پر دس بیس آدمی کچھ ہتھیار تو کیا فقط ہاتھوں میں
پتھر لیکر کھڑے ہو جادوین ہزار ہا آدمیوں کی ٹوٹنی سننے کی لئے کافی ہیں اور بھی
دو طرفہ پہاڑ پر یہ بدوی باصلاح کہ کمال شجاعت اور مردانگی ہی موصوف اور متنا
ہیں رہتے ہیں اور قافلہ ہزار ہا اونٹوں کا با سامان نقد و جنس قیمتی ہزار ہا اسکر و حیات

گزر کرتا ہے اب جائی انصاف اور غور ہی کہ باوجود ایسی بے بدستی حاکم اور بیخونی
 کی اور باوجود ایسی فقر شدیدی کی اور باوجود ایسی شجاعت اور صلاح رکھنے کے
 اور ایسی کثرت انکی اور ایسی موقع پر رہنا ان کا کہ مکان ان کی مثل قلعہ بلکہ بہتر
 از قلعہ ہر اور گزر قافلہ والوں کا و بروان کی مثل سونے کی چڑیوں کی ہے قافلہ
 زائرین کا لوٹ اور فارنگیہ ایسی کب سلامت جائی کا موقع ہے مگر انہیں کی صبر اور قناعت
 اور توکل اور دینداری ہر کہ ہمیشہ ہر سال دو تین بار قافلہ بدینہ طیبہ کا مکملہ منظر سے آتا
 ہوتا ہے باسن و امان آتا ہوتا ہے بلکہ جو زائرین کہ پیادہ ہوتی اور پیادیوں کی راہ
 الگ مقرر ہے اور اس راستی سی وہ لوگ جاتے ہیں کہ طاقت سواری نہیں رکھتی پس ان
 لوگوں سی بدوی نہایت تعلیم و توقیر سی پیش آتے ہیں اور حتی الاکان ان کی خاطر
 واری اور ہماندار میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرتی یہ خاکسار سنہ ۱۲۸۰ ہجری
 میں جبکہ مکہ منظر میں حاضر ہوا ایک زن و شوہر حجام پیشہ ہمراہ تھی وہ بسبب حالت
 فقر کی راہ پیادہ نشی بدینہ طیبہ کو حاضر ہوئی ایسی صفات حسنہ بدویان کی بیان
 کرتے ہیں کہ ہر منزل میں بدویوں کی مکان میں اترتی اور ہر بدوی اپنی مقدار
 موافق انکی ضیافت کرتے اور اہل خانہ کو اپنے ہی کہتا کہ ان کے ہاتھ
 پاؤں دھو لا دین اور ان کے پاؤں پر ہاتھ ہاتھ پہیر کر اپنے منہ
 اپنے منہ پہنتی اور کہتی کہ یہ پاؤں کہاں جانیوالے میں یا کہانی آئی ہیں اور اگر
 گاہی حسب تقدیر الہی اسی قافلہ والوں کا اور طرح معاملہ درپیش بھی ہوا تو سموع
 ہوا کہ ویسی لوگ مقدورین بہت کم ہوتے ہیں یعنی ان ہزار ہا آدمیوں کی قافلہ سی
 کینہزار بھی نہیں نقصان پاتی پس نسبت ایسی مقدار تزلیل کی بہ نسبت لکھو کہا بدویوں کی

سو کو یک بھی شمار نہیں ہوتا اور اچھی بُرے سب لوگوں میں ہر چنانچہ زمانہ مبارک
 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ و صحبہ وسلم کی کہ وہ سب زمانوں میں بہتر تھا کفار اور
 منافقین و ناسقین بھی تھی پس یکجاعت قلیلہ کے باعث سب کو بُرا کہنا کمال نادانی
 اور یہ بھی خیال کیا جاوے کہ اور ملک میں صحرائی لوگ جو چور کا سب اختیار
 کرتے ہیں انکی پاس لکھا روپیہ اور اشرفی اور جواہر کے خزانہ مملو رہتی ہیں اور ملک
 بھی سرسبز اور شاداب رہتا خوردنی اور نوشیدنی میں کسب طبعی ان کو تکلیف
 اور ہرج نہیں ہوتا اور حاکم وقت کی طرف سے ان کا بندوبست بھی ہوتا ہے
 اس پر یہی انکی حرص اور طمع روز افزون رہتی ہے اور وہ اپنی کام میں روز
 بروز ہوشیار اور تیز ہوتے جاتے ہیں پس مومنین کو ضرور ہو کہ طریقہ انصاف کو
 بات سی ندیوں اور جملہ قوم عرب سی محبت رکھیں اور زبان اپنی ان کی شکایت
 روکین تا مقبولیت حج اور زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ان کو نصیب
 سرفراز ہو وی اور ایسی اعمال کو کہ نبی نفع محض ہیں خطرات اور وسوسہ شیطانی
 سے سمجھیں کہ وہ بڑا دشمن ہے اور چاہتا ہے کہ ثواب اعمال مومنین کم ہو وی
 بلکہ اس کی خواہش اور خوشی یہ ہی کہ بالکل ثواب عمل جھٹ ہو جاوے پس مسلمانوں کو
 چاہئے کہ شیطانی سی بیچیں اور امید و ارمقبولیت الہی اور مقبولیت حضرت
 رسالت پناہی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم میں سب باعی دلختہ ایم و سنیہ نگاریم یا رسول
 و اماندگان صحبت یا رسول یا رسول اگر لطف یا کیم شاد شاد لطف
 تو امید بازیم یا رسول پیہ آداب و باب ساکنین اور جوار حرمین شریفین
 کی تعظیم و تکریم اور حسن ظن رکھنی میں مذکور ہوئی جس شخص کو کہ سعادت خصوصی

حرمین شریفین نصیب ہوئی ہے اس کو اپنی ذات کے واسطیہ آداب چاہیے
 کہ ہمیشہ توبہ اور استغفار اور زارمیں وہ شخص زیادہ اپنی دطن اور دوسرے
 جالیوں سی مصروف رہی کہ حاضرین کو وہاں کی حضوری خاص بارگاہ آلہی اور
 قرب خاص حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرفراز ہی بندہ گون
 فی فرامی ہین مقربانرا پیش بود حیرانی یعنی جتنا کہ قرب بارگاہ سلطانی میں
 زیادہ ہوتا مناخوسہ ہی زیادہ ہے پس حتی الامکان لٹاہ صفیہ سی ہی جتنا
 رکھی کہ بعضی علماء فرامی ہین کہ صغائر اس جالی میں حکم کبار تر کہتی ہین اور اولی
 حرمین شریفین کی یہ ہی کہ کسی چیز کو یہاں تک کہ خاک پاگل کو وہاں کی بڑی کبھی کیونکہ
 زمین مکہ معظمہ جالی تولد مبارک اور زمین مدینہ طیبہ جالی ہجرت اور اقامت اور
 مقام استراحت اور آرامگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اور جملہ اشیا
 جو وہاں کی ہین سب کو وہاں سی نسبت حاصل ہو اور سب اشیا وہاں کی زبان
 حال تر غم ہین سے اچور ہین نزدیک تو بری جائیں کہ ہر کوہ گل ہین تو ہین
 ہین و گر خار تمارے پس یہ نسبت اُن اشیا کو حاصل ہونیکی باعث سب اشیا کو
 وہاں کی سب ملک کی اشیا سی بہتر جانے اگرچہ وہاں کی اشیا زمین کوئی اوست
 اور ملک کی اشیا سی کم پائی جاوے چنانچہ بوقت حضوری مدینہ طیبہ کجیاں
 ترک کیا سموع ہوا کہ وہ بہ نسبت ہجرت مقیم مدینہ طیبہ ہوا تھا کیا رانہی کہانی کی
 واسطی جنات یعنی دہن خرید کیا اور قوام اس کا نوعی رقیق تھا اس کی زبان سی
 یہ بات جاری ہوئی کہ ہماری ملک دہن یہاں سی بہتر ہوتا ہے عالم نام ہین
 اس کو اشارہ نبوی ہوا کہ جلد یہاں سے جا اور اپنی ملک کا دہن استعمال کر

و گرد تیرایان سلب کیا جاوے گا نعوذ بالله من غضبه و غضب سولہ
 ہر چند کہ یہ امر قلیل الوقوع ہے اور عادت اس رحمتہ للعالمین کی رحمت اور
 مغفرت گناہان امتہ مرحومہ ہی مگر بارگاہ سلطانی ہی ایلمری ہی پیر خد سے
 اور یہ بات جان رکھی کہ گناہ صغائر تو کیا گناہ کبائر بھی شفاعت آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق تعالیٰ معاف فرماتا ہے چنانچہ حدیث وارد ہے شفاعتی
 لاہل الکبائر میں اتنی یعنی شفاعت میری ان لوگوں کی وسطی ہے جو میرے
 امتہ میں گناہ کبیرہ کی ہین پس اس حدیث سی واضح ہوا کہ کیسی بات ناراضی حق تعالیٰ
 کی کسی سی ظہور میں آویں چھترت اس سی راضی ہین پس امید ہو کہ حضرت کی شفاعت
 سی وہ عفو ہو جاویں اور اگر عاذ اللہ نارضا مندی حضرت کی ہو ویں پس جب تک
 حضرت اس سی راضی نہ ہو بین اللہ تعالیٰ ہی اس سی راضی نہیں ہے اللہم اترقنا
 رضاك و رضا حبیبك صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قلامہ فضائل شیخ بہمیل
 نقشبی میں لکھا ہے استحق من عاب تربتها للتغیر افاق مالک مرحۃ اللہ علیہ
 فہم قال تربتها ردية بظہنک لہین دستا و امر سبجہ وقال ما احویہ
 الی ضرب عنقه تربتہ دفن نہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیہم انہا
 غیر طیبۃ یعنی جو شخص کہ خاک پاک مدینہ طیبہ کو عیب کلمہ مستحق ہو نہر کافتوی دے ہین
 امام مالک ح حق نہیں اس کی کہ کہا خاک مدینہ خوب نہیں تینس وری مارین اور اس کی
 قید کرین اور فرمای کہ مستحق تھا یہ شخص گردن مارنیکا جو خاک کہ جس میں دفن مبارک
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوا اس کو کہتا ہے خوب نہیں آداب سکونت مدینہ طیبہ
 یہ ہے کہ ہر چند فارح روضہ نبوی سی گذرنا ہو ویں مگر جبکہ مقابل روضہ منورہ

ہو وی ضرور ہی کہ توقف کری اور سلام عرض کر کے آگے بڑی چنانچہ خلاصہ نقلی
 میں تحریر ہے کہ ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس کی فرمایا
 کہ ابوجازم کو کہو تو مجھے گذر کرتا ہے موبہ پہیرتا ہوا یعنی توقف کر کر مجھے سلام نہیں
 پڑتا جیسا ابوجازم فی بوقت مرور مجاوی ہونے رونہ منورہ کی سلام عرض کرنا آپ
 پر ترک نہیں کرتی اور جبہ آداب جذبہ لعلوب میں تحریر ہے عرض کی جاتے ہیں
 پہلا ادب اس سفر مبارک کا یہ ہے کہ اس سفر میں نیت خالص زیارت نبوی کی رکھی
 اور ابن صلاح اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہا فرماتے ہیں کہ اگر اس میں قصد مسجد یا
 بھی رکھی تو بہتر اور مستحب ہے اور شیخ الحنفیہ کمال الدین بن ہمام بھی اس بات کو اپنی
 مشائخ میں ہی نقل کی ہیں اور حکمات زیارت نبوی سی یہ ہے کہ مسجد نبوی میں نیت
 اعتکاف کری اگرچہ کی ساعت ہو اور جبہ آداب سی یہ ہے کہ مسجد نبوی میں سجادہ
 بچھا کر لوگوں پر جاتی تنگ نہ کری بلکہ چاہے کہ جتنگ چاہی مسجد میں بیٹھی اور جب
 اوٹھی سجادہ ہی اٹھالیوی اور مسجد میں تھوک یا کچھ رکھا کر اس کا تحم نہ ڈالی اور جبہ
 آداب ضروری ہے کہ اکثر لوگ بسبب عوارض بشریہ کی اس میں تصور اور کوتاہی
 کرتے ہیں یہ ہے کہ محبت ساکنان مدینہ طیبہ اور نوٹیم میں ان کو کوتاہی نہ کری
 ہر خد کہ وہ لوگ سوای سکونت مدینہ طیبہ کی اور کچھ مرتبہ اور فضیلت ترکہ ہو
 یہاں تک کہ فسق و بدعت اور سائر اقسام معاضی میں منسوب اور مطعون ہو وین
 اسوا سیکہ شرف جوار حضرت کا ان کو کافی اور یہ شرف کسی بدعت اور مصیبت
 و اہل نہیں ہوتا اور جن خانت اور امیہ عفو اور مغفرتی یوس نہیں کرتا جو کہ
 مزلقہ الاقدام رعایت میں اس ادب واجب الاتہام کی بحال بعضی سادات اہل علم

کا ہی کہ وہ بعضی تفصیلات اور بدعتوں میں ملوث ہوتے ہیں ان کو بھی اسوی العظیم
 اور اجلال کی نہ دیکھی اور اعتقاد رکھی کہ بدعتیں میں نیکیوں کی معمور اور مستور ہیں
 اور ملاحظہ فرمائے قول مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم جو شان میں اہل بیت
 باوجود صد و بعضی تفصیلات بعضی اہل بدعتی واقع ہوا ہی غافل نہ ہو اور وقت
 ملاقات طریقہ بشارت اور لین کلام کو ہاتھ سے نہ دیوی اور شجرہ نسبت
 قرابت اور شرف چرا حضرت کا جو ان کو حاصل ہی ملاحظہ رکھو اور ب و شتم و
 غنطت سی اپنی تین باز رکھی کہ فرزند عاق نسبت فرزند سی خارج نہیں ہوتا
 چنانچہ بعضی مشایخ آیتہ تطہیر سے یہ معنی سمجھتے ہیں کہ کوئی شخص اولاد پیغمبر صلی اللہ
 علیہ آلہ وسلم سے دنیا سی نہ ہو ٹھیک یا بگاڑا کہ پہلی رحس اور دنس معنوی سے
 مثل مرض وغیرہ کی پاک نہو گا یہ ترجمہ کتاب آداب کا ہی جو بعضی علما نے
 تصنیف فرمائے ہیں اور کلام سید سمجھو بکا اور دوسری علما کا محل عایت ادب
 میں اس کی ساتھ موافق ہے واللہ اعلم علما حکم ذکر حکم زیارت قبر شریف
 آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کہ واجب ہی یا مستحب ہی اور توسل اور تہجد
 کا زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی باجماع علما افضل سنتہ اور مستحب
 ہے اور بعضی علما مالکیہ واجب کہتی ہیں اور امام ابو حنیفہ کی پاس ہی قریب واجب
 اور تاج الدین سبکی فضیلت اور قربت زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ
 و صحبہ وسلم کو سات قرآن اور حدیث اور اجماع امت اور قیاس کی جو اصول اربعہ
 شرع شریف میں بیان کی ہیں اما کتاب اللہ فرمان حق تعالی کا جو و لو انہم
 اذ ظلموا انفسہم جادوا لک یہ آیت کریمہ دلالت کرتی ہو اور پر رغبت

ولانی حضورِ بارگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور مغفرت چاہنے کی
 حضرت سی اور جمیع علماء اس آیت کریمہ سی برابری حالتِ ممات اور حیاتِ ممات
 کے مابین آدابِ زیارت شریف میں حکم کی ہیں کہ اس آیت کو عرض کریں اور مغفرت
 چاہے اور امیدِ کمالِ رحمت سی حضرت کی اساتذہ معروضہ کی جو سرخسہ فرمائی کہ مغفرت
 چاہنا حضرت کا واسطے اس بندہ کی جو مستغفر حاضر ہو خدمتِ اقدس میں نسبت
 دوسری تا کہ زیادہ ہو اور اس حکایت کو باسانید روایت کی ہیں کہ محمد بن حرب
 ہلالی کہتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا اور زیارتِ قبر شریف کر کے مواجہہ شریف
 میں حاضر تھا ناگاہ یک عربی آیا اور زیارت کیا اور کہا یا خیر الرسل حق تعالیٰ جو کتاب
 آپ پر نازل کیا اور فرمایا دلو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفر اللہ الع والہ اور
 میں حاضر ہوا ہوں مغفرت چاہنے والا گناہوں سی اپنی بوسیلہ شفاعت آپ کی اور دیا
 اور یہ شعر بھی عرض کیا یا خیر من دنت بالقاع اعطہ قطاب من طیبہ القاع
 واکم نفسی لندار بقبر انت سالئہ فیہ العفاف و فیہ الجود و اکرم راوی
 یہ کہتے ہیں بعدِ پیشہ اس کی میں شرف ہوا خواہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
 کہ فرماتے ہیں حق تعالیٰ لی بخشا اس کو بسبب شفاعت میری اور حافظ ابو عبد اللہ صباح
 انطلام میں روایت کرتے ہیں امیر المومنین علی کریم اللہ وجہہ کی بعدِ دفن آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کی بعضین روز کی یک عربی حاضر ہوا اور بی اختیار قبر شریف پہ گرا اور
 خاک مبارک کو اپنی سر پہ بیٹھا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ جو کچھ کہ آپ خدا تعالیٰ
 سی نبی ہم آپ سی نبی اور جو حق تعالیٰ نازل کیا آپ پر کلامِ مجید اس میں سی یہ آیت
 بھی ہے دلو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفر اللہ الع والہ واستغفر لہم اللہ رسول

لوجود اللہ تو ابا مرجم اور میں اپنی ذات پر ظلم کر کر حاضر ہوا ہوں
 خدمت شریف میں آپ کی میری واسطی مغفرت چاہی جی راوی فرماتی ہیں کہ قبر
 شریف سی آواز آئی قد غفرلک یعنی تحقیق بخشا گیا اسطے تیری اور لیکن
 ہونا زیارت شریف کا بہت سی احادیث وارد ہیں کہ باہمین فضیلت اس کی ذکر کئی
 گئی ہیں اور احادیث صحیحہ متفق علیہ کہ از زیارت قبور میں آئی ہیں سچ باب ثبوت
 استحباب زیارت قبور المسلمین صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی کہ یہ القبور ہی کافی ہے اور اجماع
 امتہ فضیلت اور استحباب زیارت میں آگے مذکور ہوا اور مذہب صحیح یہ ہے کہ زیارت
 آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی عموماً واسطی مردوں اور عورتوں کی برابر ہی آقا قیاس
 زیارت کرنا آنحضرت کا قبور اہل بقیع اور شہداء اور احد کی تین اور جب زیارت دوسروں کے
 مستحب ہوئی زیارت قبر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اور تبرک حاصل کرنا اور
 رحمت چاہنا اور شفیض خیر ہونا مسات صلوٰۃ و سلام کے حضور میں ملا کہ عاقین جناب
 عرش آب کی بطریق ادبی مندوب اور مستحب ہے اور بعض علماء کہتے ہیں نفع و زیارت
 قبور سی نقطہ یاد کرنا آخرت کا ہے جیسا حدیث میں وارد ہے مردوں و القبور
 فائزہا تذکرہ الاصل اور واسطی استغفار اہل قبور کے جیسا کہ زیارت کرنا آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل بقیع کو اور کبھی اسطے نفع لینے کی اہل قبور سی جیسا زیارت قبور
 صالحین کی اور امام مجتہد الاسلام نے فرمایا ہے جو شخص کہ ساتھ اسکی حالت حیات میں
 اس کی تبرک طلب کرتے ہیں بعد موت اس کی بھی سات اس کی تبرک اور ارتفاع
 حاصل کرتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ قبر امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کی سچ
 اجابت دعا کی تریاق اکبر ہے اور کبھی زیارت واسطی ادائی حقوق کی ہوتی ہے حدیث

شریف میں آیا ہے جو شخص بارت کرے اپنی والدین کی ہر جمعہ میں تو لکھنا ہے
 بار الوالدین کر کی اگرچہ تھا حالت زندگی میں ان کی نافرمانی و نافرمانی اور زیارت
 قبر شریف سید المرسلین صلی اللہ علیہ آلہ وسلم میں یہ سب معافی حاصل ہو کر توبہ و
 طہنیت و شفاعت و استغاثہ و استوداعات آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی توبہ اور استغاثہ
 بجناب آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اس وقت سی ہو کہ روح مبارک جسم شریف سے متعلق
 ہوئی تھی جیسا کہ علماء حدیث تصحیح اس حدیث کی بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہے ہیں
 کہ جبکہ دم علیہ السلام سی خطیہ سرزد ہوئی تو توبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم یہ عرض کہ
 یا رب اسالک بحق محمد ان تغفر لی اور حیات دنیا میں اور عالم نزع میں
 اور عرصہ قیامت میں کہ انبیائی مرسل کو جمال دم مارنیکانہ ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ
 آلہ وسلم فتح باب شفاعت فرادگی اولین و آخرین کو مستغرق بکار رحمت اور نعمت
 کرانگی اور سبکہ کہتے ہیں کہ جبکہ توبہ تسامح اعمال ملاحہ کے باوجود استیباکی کہ فعل
 انسان ہے اور تصور و نقصان کی سات تعریف کیا گیا ہو جائز ہے اور درگاہ الہی
 میں مقبول ہو چنانچہ آیت قرآنی ناطق ہے واستعینوا بالصبر والصلواتوسل
 بجناب آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی کہ محبوب خدا ہیں بطریق اولی جائز ہے
 لیکن توبہ کی وجہ دنیا کے مدت حیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی زیادہ
 اس ہی کی کہ صبر کیا جاوے حدیث شریف میں آیا ہے کہ پیر دنیا بنیاد ملت شریف
 حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم دعا فرمائی کہ حق تعالیٰ عافیت
 سرفراز فرمادی حضرت ارشاد فرمائی تو اگر جاہل ہوں دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ بیانی
 عطا کری اور اگر ثواب آخرت چاہتا ہے تو صبر کرو کہ وہ بہتر ہے واسطے تیرے

بسند صحیح روایت کرتے ہیں کہ زمانہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی قمیض واقع ہوا
 ایک شخص قبر شریف کی پاس حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ متسق لاشک فانہم قد
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی خواہشیں تشریف لاکر فرمائی کہ تو عمر کو شہادت اور
 خوشخبری دی کہ اس سال بارش ہوگا اور اس قسم توسل کی حقیقت یہی کہ توسل کرنا
 حضرت سی یہ چاہتا ہے کہ انہی حاجت روائی کی واسطی حقیقت کی پاس حضرت شفاعت
 اور وفا و امان جیسا کہ حالت حیات میں حضرت سی عرض کرتے تھے اور مضمون عبارت
یا محمد انی تو بہت بہلی ربی اس سی خبر دیتا ہی بن جوی روایت کرتے ہیں
 کیوقت اہل مدینہ کو قحط سخت واقع ہوا لوگ خدمت میں حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا
 کی حاضر تھی حضرت نبی فرمائی کہ تم لوگ حضرت کی قبر شریف کی پاس حاضر ہو کر تھوڑا سا
 آسمان کی جانب کہو کہ وہاں کیا ہیں قبر شریف حضرت کی اور آسمان کی کوئی شئی حاصل ہو
 لوگوں نے موافق ارشاد حضرت کی عمل کو برسات بہت ہوا اور صالحین اور اولیاء اللہ
 ہی تعلق اور مقیمان نبوی ہر واسطی صالحین کی توسل میں بھی آثار اور اخبار وارد ہیں
 حدیث صحیح میں آیا ہے کہ عہد خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میں کیوقت بارش نہ لگ پھر
 عمر رضی اللہ عنہ توسل حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی حق تعالیٰ کی پاس دعا کی اور کہی کہ خداوند
 جسوقت کہ زمانہ پیغمبرین قحط ہوتا تو ہم تیری پیغمبری وسیلہ سی دعا بارش کی واسطی
 کرتے تھے اب توسل تیری پیغمبر کے چپا کرتے ہیں پس تو پانی برسا اور بکروایت میں آیا ہے
 کہ عباس رضی اللہ عنہ اپنی دعا میں کہو کہ خداوند اسبب نسبت تیری رسول کی یہ لوگ میری
 طرف متوجہ ہوئی ہیں تو مجھ کو روبرو انکی شہادت کر اور حاجت روائی میں مستفید
 نزدیک مقرر بہت سی آثار اور اخبار وارد ہیں محمد بن المنکدر کہتے ہیں کہ ایک شخص

در تہذیب
 صالحین

میرے والد کی نزدیکی تھی دینار رکھا کر جہاد کو روانہ ہوا اور کہا کہ اگر تم کو حاجت ہو
 اس میں سے خرچ کرو پھر نوقت ضرورت میری والدہ کی اس سے خرچ کی جبکہ وہ
 شخص بیٹ کر آیا اپنی دینار کو طلب کیا والد میری اس کی ادائیگی عاجز ہو کر کہو کہ
 کل تیری امانت دوں گا اور مجھ کو جو میں آپ حاضر ہو کر شب بامشب کی کبھی رو برو و روضہ
 منورہ کی اور کبھی نزدیک منبر مبارک عجز و الحاح کرتے یکایک اندھیری شب میں
 کیمر و ظاہر ہوا اور اتنی دینار کی تہیابی ان کو دیا پھر میری والدہ نے اپنا قرض اس سے
 ادا کیا امام ابو بکر مرقی کہتے ہیں کہ میں اور طبرانی اور ابوالشیخ روضہ منورہ کی پاس
 حاضر تھے اس حالت میں کہ بہو کی پیر غالب تھی اور دو روز سی طحام ان کو میسر نہیں ہو
 تھا جب وقت عشاء قریب ہوا رو برو مرقہ انور کے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ الجوع
 یہ کہکھ میں اور ابوالشیخ سو گئی اور طبرانی انتظار میں کسی چیز کے بیٹھے تھے یکایک شخص
 سید علی اگر دروازہ ٹھوکی ان کی ہمراہ دو غلام تھے کہ ان کے ہاتھ میں زنبیل تھی ان
 طعام انواع و اقسام اور کچھ رتھو انہوں نے ہماری پاس آکر بیٹھے اور کہا نا کہا نا
 اور باقی ہماری پاس چھوڑ کر کہو کہ تم شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے پاس
 کی اس وقت حضرت خواجہ میں میری تشریف فرما ہو کر ارشاد کیا کہ جو کچھ تماری پاس ہے
 لیجاؤ اس واسطی میں تماری پاس حاضر ہوا ابن الجبلا کہتے ہیں کہ میں نے مدینہ کو حاضر
 ہوا اس حالت میں کہ مجھ پر یکہ و فاقہ گزری تھی میں نے قبر شریف کی پاس کپڑی ہو کر
 عرض کیا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سو گیا خواجہ میں حضرت صلی اللہ علیہ آلہ
 وسلم تشریف فرما ہو کر یکے بعد دیگرے مان مجھے غنا تیرے ہی نصف اس میں سے حالت
 خواجہ میں کہا لیا جب بیدار ہوا نصف میرے ہاتھ میں پائی تھا ابو بکر قطع کہتے ہیں

کہ میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا اور عجیب پانچ فاقہ گذری تھی چھٹی روز نزدیک
 قبر شریف حضرت کے حاضر ہو کر عرض کیا انا ضیفک یا رسول اللہ یعنی میں آپ کا
 مہمان ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سو رہا خواب میں آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم ہی مشرف ہوا ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت کے سید ہی جانب اور عمر
 حضرت کی ایسا رہا اور حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہ حضرت کے روبرو تھے
 پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ مجھے ارشاد فرمایا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روتی
 افروز میں راوی کہتے ہیں کہ مجھ کو خبر فرحت اشک میں اٹھا اور بوسہ چشمان کیا
 کالمی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک روٹی عطا فرمائی جو وقت میں بیک
 ہوا ایک ٹکڑا اس روٹی کا میری ہاتھ میں تھا احمد بن محمد صوفی کہتے ہیں کہ تین مہینے
 نے جنگل میں پہلا درجہ میرا تمام شقوق ہو گیا تھا اسی حالت میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا
 اور حضرت پر سلام عرض کیا اور سو گیا یکا یک حضرت خواب میں تشریف فرما ہو کر
 ارشاد دے گا کہ ای احبیر کیا مال ہو اور کیا عرض رکھتا ہے میں نے عرض کیا انا لجامع
 دانافی خبیاتک یا رسول اللہ حضرت فرمائی کہ ہاتھ اپنا کھول اور چہرہ اہم
 مجھ عنایت فرمائی جب میں بیدار ہوا وہ در اہم میری ہاتھ میں تھو پہرینے بازاری
 فالودہ وغیرہ کہا کہ جنگل میں گیا اس قسم کی سرفرازی کی حکایات بہت ہیں اکثر
 جن حکایات میں کہ سرفرازی طعام ہو اور ماخوذ بنفس نفس سرفرازی طعام ہو ہے
 یا کسی ہل بہت میں ہی واسطی سرفرازی طعام کی ارشاد ہوا کوئی غیر شخص اس طبعیت
 واسطی سرفرازی طعام کی ارشاد نہیں فرمائی اور مقتضای کرم بھی ہے تنہم جب
 ان چار اقسام یعنی کتاب اور سنت اور اجماع است اور قیاس سی تو مل اور تہما و

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی ثابت ہوا اول توسل بروح مقدس آنحضرت کے قبل موجود مبارک آپ کے کہ اس منقبت عظمیٰ میں کسی انبیاء اور اولیاء کو آپ کی ساتھ مشارکت نہیں اس واسطے کہ نہ وارد ہونا نص کا اور کسی انبیاء کے لئے اس بات کافی ہے دوسرے توسل حالت حیات و نبویہ میں ظاہر ہے کہ امت مرحومہ حضرت کے شبیہ حالت حیات میں بباعث توسل حضرت کی فائز بقاصد دارین ہوئی اور بباعث شرف متابعت اور نسبت قرابت کی آل اور اصحاب اور اولیاء امت بھی اس توسل میں داخل ہیں اور ظہور تصرفات اور کرامات اولیاء اللہ اس عالم میں واسطی اثبات مدعا کے کافی ہے حصہ توسل عمر رضی اللہ عنہ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی سات کیونکہ خلاف نہیں ہے ایسا ہی توسل و راستہ دوسرے شفاعت قیامت کے روز انبیاء اور اولیاء اور صالحین امت سی بھی جائز ہے جیسا کہ کتب عقائد میں مذکور ہے لیکن توسل و راستہ اور مقام قبر میں اختصاص اس کا حضرت انبیاء رضی اللہ عنہم سے ہونے میں تردد ہے ظاہر ہے توسل و لیاء اللہ اور صلحا سی بھی جائز ہے واللہ اعلم و دلیل واسطی جواز توسل انبیاء اور اولیاء کہ ام کی مقام بزرخ میں قیاس حالت حیات پر ہو یعنی جیسا کہ حالت حیات میں انبیاء اور اولیاء سی توسل جائز ہو ویسا ہی مقام تجر اور بزرخ میں انسی توسل جائز ہی اس واسطے کہ اولیاء اللہ کے روح مبارک کو ادراک و شعور اور مرتبہ قرب ان کا حتمی کے پاس بعد رحلت ان کے بھی حاصل ہو اور انسی توسل و راستہ اس محل میں بھی ہیں کہ جو خاص بندہ حتمی کے ہیں ان کو یہی حاصل اور مرتبہ اور محبت جو حق تعالیٰ کی بارگاہ میں سرفراز ہو و پسے بندگی و روحانیت کی وسیلہ سی اور انکی مرتبہ اور قرب کی ذریعہ سی خدا کی نزدیکی کا

اور یہ امر کچھ احتیاج نص صریح کا نہیں رکھتا بلکہ نہ وارد ہونا نص کا در باب مانعت
 اس توسل کے کافی ہے ہاں اگر کہیں دلیل قطعی در باب خصوصیت توسل ساتھ
 انبیاء علیہم السلام کی پائی جاوی تو مانعت درست ہے مگر کوئی دلیل تو ایسی ظاہر نہیں
 اگر کوئی کہے کہ ایمان پر موت ہونا اور قرب الہی باقی رہنا سوای انبیاء کی اور زندگی
 و اطاعت میں جو اب اس کا یہ ہو کہ باقی رہنا روح کا و طاعت انبیاء کی اور غیر شکی برابر ہے
 فیجوز اتوسل بہم و کافل بالفضل اور بہت سی اخبار مشایخ کبار کی جو اب بکشف
 ہیں اس شبہ کو دور کرنیوالی ہیں ہاں بعض فقہاء کو یک طرح کا خلاف ہوا الحق الحق ان
 یتبع واللہ اعلم اتھی مضمون مذکور قلب مخصوص کشف عرض کرتا ہے کہ اس مقام پر چند
 حکایات جو عنایت رحمۃ للعالمین کی مستغنین پر شامل ہوئی ہو کتاب مصلح الانعام سے نقل
 کی جاتے ہیں اور جہاں لفظ مولف مرقوم ہو وہاں مراد مولف کتاب مصلح الانعام ہو نقل کر
 کہ بعض شیوخ قبر دان الثعالبہ کے ایسا کہتے ہیں کہ یکم و انچو ملک سی ارادہ سفر حج کا
 یکد دست فی اس سی کہا کہ میں حاجت رکھتا ہوں تو متوجہ ہو کر حاجت روائی میرے
 کر اس مروئی کہا کہ کیا تیری حاجت ہو اس دوست فی اس کو کہا کہ میری یہ عرضی کوثرینہ
 منورہ میں لیا کہ جانب بالین روضہ منورہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دفن کر
 اور سلام میرا عرض کر مگر اس کو کہول کر مت دیکھا اور بھی میری بڑی حاجت ہے
 اس مروئی کہا کہ میں تیری حاجت کو قبول کیا پہر وہ حاجی موافق وصیت اپنی خود دشمن کے
 عمل کیا اور پہر بعد فراغ حج و زیارت وطن کو اپنی رجوع کیا اس کی دوست فی شہر کے
 باہر تگلس حاجی کا استقبال کیا اور قسم دیکر باصرہ چلا اپنی مکانیں اس حاجی کو لگیا او
 بہت اچھی طور سے انکی نیافت کیا اور بوقت خست اپنی مکان کے باہر تگ ان کو پوچھایا

اور کہا کہ حق تعالیٰ تجھ پر خیر دیوی تو نے میری عرضی پونچا یا وہ حاجی کتھو میں کہ مجھ کو اس
دوست کی یہ بات سنا کر کمال تعجب ہوا کہ اس کو یہ حال میری عرضی پونچا کیا کیسا معلوم ہوا
پھر وہ حاجی نے اپنی دوست سی پوچھا کہ تو فی حال میری عرضی پونچا کیا کیسا جانا اس نے کہا
کہ میرا کچھ نہ ہے کہ میں تجھ کو بیان کرتا ہوں ایک بھائی میرا چوٹی لڑکی کو چور کرنا تھا کہ کیا میں
اس لڑکی کو بھجنت و شقت اچھی طور سے پرورش کیا پھر وہ لڑکا بھی ایام طفولیت میں انتقال
کیا میں نے کیشب خواب میں دیکھا کہ قیامت برپا ہو اور آدمی نہایت سختی میں پیاسی ہیں
اور میں ہی پیاسا ہوں اور وہ برادر زادہ میرا ہاتھ میں پانی لیا ہوا کھڑا ہے پس
میں نے اس برادر زادہ سی اپنی پانی کو طلب کیا پس اس نے چھوڑا ہدیا کہ میرا باپ تجھی
تھو از یاد ہو چکا ہے یہ بات اس لڑکی کی نہایت گراں معلوم ہوئی پھر میں نے خوابی گھر
اٹھا اور جو ماجرا کہ شب کو میں دیکھا تھا اس سے عجیب رہا پھر صبح کو اپنا سبیل خدا کے
راہ میں خیرات کیا اور بارگاہِ الہی میں دعا کیا کہ حق تعالیٰ مجھے فرزند دیوی پرہیز
مذت کی بدی حق تعالیٰ سے ہے یک لڑکا عنائیضریا جو تہنی بوقت رخصت سفر چکی دیکھتے تھے
چپ تک کو اتفاق سفر چکا ہوا تو میں یک عرضی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حدیث
مبارک میں اسمضمون کی لکھا کہ حضرت حق تعالیٰ سی دعا فرما دین کہ اس لڑکی کو قبول فرما
و اسٹی امید اس بات کی جو بھائی نے میری سبب لڑکی کی نفع پایا ہے مجھے ہی حاصل ہوو
پھر عرضی وہی تھی جو تماری ہمراہ روانہ کیا پھر وہ لڑکا ظلالی روز بیمار ہو کر انتقال
کیا بس میں نے جان لیا کہ عرضی میری حضرت کی خدمت مبارک میں پہنچ چکی ہو لڑکا
مقصود میل حاصل ہوا وہ حاجی کتھو میں جو تاریخ وفات اپنی لڑکی کی اس نے مجھے بیان
کیا اور میں نے خیال کیا تو معلوم ہوا کہ اسی تاریخ میں میں نے روضہ منورہ سکے

پاس حاضر ہو کر عرضی کو اس کے پونچا یا تھا مولف روایت کرتے ہیں حافظ ابان
 بن علی القشیری سے وہ روایت کرتے ہیں ابابند مرسی سے وہ حکایت کرتے ہیں
 حافظ ابی طاهر اسمعیل بن الاناطی سے وہ کہتے ہیں کہ سمحون نامی شخص جو بیان کرتے تھے
 کہ مجھے یکبار اہل روم قید کیا اور ایک زمانہ تک ان کے قید میں گرفتار رہا پس اپنی عزیز
 میں نے فکر کیا کہ نہ میری پاس کچھ مال ہی کہ وہ کام آوی اور نہ کوئی اہل قرابت ہیں
 کہ وہ مجھے چھڑا دیں اب سب کے واسطے سوای اس کی کوئی تدبیر اور توجہ نہ نہیں ہے کہ میں
 اپنا عرض حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مبارک میں لکھ کر بھیج دوں
 ایک عرضی انہی عرضی حال کی لکھ کر ایک سوداگر مسلمان کو وہ عرضی دیا اور اس کو
 کہا کہ جو وقت تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روضہ اقدس کی پاس پونجی تو اس عرضی
 کو قبر اہل کی نزدیک لٹکا دی پس وہ مرد سوداگر زیبا ہی کیا پہر جو وقت کے لوگ
 مجھے ملٹی یک سوداگر تلافی حلاج میں تھا مجھ کو حاکم وقت سی لینا چاہا پس یکا یک میر
 پاس آیا اور مجھ کو حاکم وقت کے پاس لگیا پس نزدیک حاکم کے کیمز دتھا میں گمان
 کرتا ہوں کہ وہ مرد عجیب تھا حاکم نے مجھے دیکھ کر اس مرد عجیب سے کہا کہ یہ وہی شخص
 کہ جس کو تو مجھے مانگتا ہے وہ مرد عجیب نے حاکم کو کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں
 یہ وہ مرد عجیب فی ہذا نام پوچھا پس میں نے اپنا نام بیان کیا پہر کھا کہ اپنا خط لکھ کر
 بتا جبکہ میں نے اپنا خط لکھ کر اس مرد عجیب کو بتایا اس وقت حاکم وقت سے کہا کہ یہ ہی
 شخص ہے کہ جس کو میں نے تجھے چاہا تھا پس مجھ کو وہ مرد عجیب نے حاکم وقت سے خرید لیا
 اور ان کافروں کی ملک سے نکالا سمحون نامی کہتے ہیں کہ میں نے مرد عجیب سے
 پوچھا کہ تو نے مجھ کو حاکم وقت سے کیسے خرید لیا اس نے کہا کہ میں بعد فراغ حج واسطے

زیارت کی مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا جو وقت کی زیارت بنو لسی مشرف ہوا اور
 قبر اطہر کے پاس حاضر رہا یکا یک سیر دل میں خیال آیا کہ کاشکی اگر حضرت اس عالم
 میں تشریف رکھتے مجھے کچھ حکم اور ارشاد فرماتے تو میں ارشاد حضرت کا بوشہم بجالا
 بجز اس خیال کی یکا یک یک کاغذ پر میری نظر پڑی کہ قبر اطہر کے نزدیک لٹکا ہوا
 اسی ہل رہا تھا پہرہ کاغذ کو دیکھتے ہی میری دل میں خیال آیا کہ جو میں نے بات چاہا
 تھا وہ حاصل ہوئی اور حضرت نے اس کاغذ کی مصنون کا مجھے ارشاد فرمایا میں پہرے
 جب کاغذ کو دیکھا تو اس میں تیرا نام لکھا ہوا تھا اور تونے انچر خلاصی قیدی حضرت
 صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سی چاہا تھا پہرے جس شہر میں کہ توفیق نہا میں فی دہان کا قصد کیا اور عالم
 سی تھو لینا چاہا اور معاوضہ میں تیری کچھ روپیہ ہی مقرر کیا جب تو حاکم وقت کے
 پاس حاضر ہوا تو مجھے تجھ سے شناخت نہ تھی پہرے میں نے وسطیٰ قصد یق اس امر کہ ایاکا تب
 عرضی تو ہی ہی نام تیرا پوچھا اور خط تیرا دیکھا جب میں تحقیق کر لیا کہ تو وہی کاتب عرضی
 ہے حاکم وقت کو روپیہ دیکر تیری خلاصی کیا اور یہ کام میں وسطیٰ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ آلہ وسلم کی محض کیا ایضا مولف کہتے ہیں کہ باسانید مجھے یہ بات پونجی کہ فقیہ
 ابو علی الحسین بن عبد اللہ بن ابراہیم الحمون فی ایک قصیدہ ثعت شریف میں آنحضرت
 صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی لکھا اور عرض کیا کہ مجھے انعام اس کا شہادت فی سبیل اللہ
 ملی پہرہ خدا کی راہ میں شہید ہوئی مولف موصوف شیخ زاہد ابوالعباس احمد بن محمد
 ہراتی ہی کہ وہ مشہور رہ ابن تائیت ہیں روایت کرتے ہیں کہ شیخ زاہد نے کہے
 کہ میرے نزدیک شہر فاین میں یکجورت تھی اس کی یہ عادت تھی کہ اگر اس کو ہی
 امر مصیبت کا درپیش آوی کہ اس ہی وہ گہلہ جادی ملے انچر تون کو منہ پر اپنی لکھ

آنکھوں کو اپنی بند کر کے یا **جھل** کہتے تھے **صلی اللہ علیہ آلہ وسلم** شیخ زہد کہتے ہیں کہ بعد
 انتقال اس کی پہل اہل قرابت نے اس کی مجلس بیان کیا کہ اس کو خواب میں دیکھا
 اور پوچھا کہ ای میری پہوئی فرشتہ منکر و نکیر جو آدمیوں کو سختی اور فتنہ میں
 ڈالتی ہیں اور ان کی ایمان کی آزمائش کرتے ہیں تو فی دیکھی بس اسورت
 مرحومہ نے جوابدیا کہ ہاں جبکہ میری پاس وہ فرشتہ آئی اور میں ان کو دیکھتی
 ہی ہاتھ کو اپنی منہ پر رکھ کر **جھل** کہی **صلی اللہ علیہ آلہ وسلم** پہرانی ہاتھوں کو
 منہ پر سی نکالی اُن فرشتوں کو نہیں دیکھی کہ کہاں گئی اور کیا ہوئی ایضاً
 مولف موصوف روایت کرتے ہیں شریف اباسحاق ابراہیم بن عیسیٰ بن جابر
 الحنفی سی کہ وہ ایسا کہتے ہیں کہ میں درمیان مدینہ طیبہ اور ملک شام کے قحط
 پہل و نٹ میسر مقام میں گم ہوا اور مجھ کو شیخ احمد رفاعی سی اجازت پوچھی
 کہ شیخ نے فرمایا ہیں کہ جو شخص کو کوئی حاجت درپیش ہو وہی پس وہ میل
 جو مشہر عبادان ہے اس جانب میری قبر کے طرف متوجہ ہو کر سات قدم مجاہدی
 اور مجھ سے فریاد چاہے پس حاجت اس کی ادا ہوگی پس منہ اپنا شہر عبادان کی جانب
 کر کر شیخ احمد رفاعی سی اتنا تھکا کا ارادہ کیا یکایک ہاتھ سی ندا آئی کہ تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ آلہ وسلم شرم نہیں کرتا کہ تو قرب میں شہر مدینہ ہو کر غریب حضرت
صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے فریاد کرتا ہے پہر میں نے منہ اپنا مدینہ کے طرف منہ پر
 اور عرض کیا یا سیدی یا رسول اللہ میں آپ سی فریاد چاہتا ہوں اس لفظ کو ہی
 تمام نہیں کیا تھا کہ شہر بان نے مجھے کہا کہ اونٹ تیل مل گیا یہ موجود ہے مولف
 ایس بن ابی تمیمہ سی روایت کرتے ہیں انہوں نے عطاسی اور عطانی ابو ہریرہ

کہتے ہیں کہ انصار نے حضرت کی خدمت مبارک میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ
 بخار ہماری پاپس آیا ہی آپ دعا فرماؤ کہ ہمارے دور ہوئی پہر حضرت فی دعا فرمائی
 اور بخار انصار کا دور ہو ا ایضا مولف موصوف ابوالحجاج یوسف بن تیمی
 روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک بار بسبب خرچ سواری ہنونیکی مکہ منقطع سے
 مدینہ طیبہ کو پیادوں کی راہ سی گئی وہ کہتے ہیں کہ درمیان طریق میں رہتے ہوئی پہر
 اسباب میں فریاد آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سی گئی یکایک نظر انکی یک عورت
 کی طرف پڑی کہ وہ مدینہ طیبہ سی آرہے تھے جب انہوں نے ان کو دیکھی پہر واپس
 مدینہ کو جانا شروع کئے راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان کی یہ حرکت سے جان لیا کہ
 واپس ہوتا ان بی بی کامیری رہنمائی کی واسطی ہیں ہی ان کی قدم بقدم گیا
 یہاں تک کہ مدینہ طیبہ کو پہونچا ایضا مولف موصوف ابوالحجاج یوسف مذکور سے
 روایت کرتے ہیں کہ ایک فقیر کو دیکھو کہ وہ واسطی ریا رت مدینہ جا رہے تھے اور راہ
 گم کی بحج در راہ گم کرنے کے فریاد آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم خدمت میں گئی یکایک
 قہ عباس جو قریب مدینہ ہے ظاہر ہوا مالاکہ درمیان ان کی اور قبہ عباس کے
 تخمیناً یکروز کی راہ تھی مولف موصوف ابو عبد اللہ عبد بن سالم سے جو ان کا عرف غلام
 ہے روایت کرتے ہیں کہ بیشک خواب میں دیکھی کہ وہ دریای نیل میں کچھیرہ پر ہیں
 یکایک گر آیا اور گل جانیکا ارادہ کیا پہر سیر دل میں نہایت خوف پیدا ہوا یکایک
 ایک شخص ظاہر ہوئی اور میری دل میں یہ آیا کہ وہ شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ
 آلہ وسلم ہیں حضرت نے مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ جو وقت تجھ کو کچھ شدت واقع ہوو
 تو یہ بات کہو نا انا مستجیر یک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم راوی موصوف

لیخو ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ بعد اس ماجرا کی ایک ناہنیا بہائی میر حضرت کے زیارت
 کا ارادہ کیا میں نے ان سے اپنا خواب بیان کیا اور کھا کہ اگر تم کو کچھ شدت واقع
 ہو وی اس وقت انا مستجیر ہاں یا رسول اللہ کہو پس انہوں نے اپنے
 وطن سے سفر کی یہاں تک کہ بعد فراع حج سفر مدینہ طیبہ کا قصد کیا اور اٹنا راہ
 میں بلدہ رابغ جس کو اب رابق کہتے ہیں پونجی اس مقام پر ان کی پاس پانی نہایت
 قلیل تھا اور ان کا یک دم تنکا کہ وہ بھی وسطی پانی کی جست وجو کی گیا تھا راوی
 کہتے ہیں کہ مشک میری ہاتھ میں تھی اور شدت سی بچے پیاس ہوئی اس وقت
 محبو نصیحت میری بہائیکی یاد آئی اور میں نے کہا انا مستجیر ہاں یا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ پر یہ کہنے کے یکسر دلی آواز مسوع ہوئی وہ یہ کہتا ہے کہ
 تو اپنی مشک بہر لی اور مجھ پر پانی کی آواز سننی میں آئی کہ میری مشک میں آ رہا ہے
 یہاں تک کہ میری مشک لبریز ہو گئی اور مجھ پر نہیں معلوم کہ یہ پانی کہاں سے آیا مولف
 موصوف شیخ ابو الحسین علی بن یوسف البقریسی روایت کرتے ہیں کہ میں نے مشک
 میں خواب دیکھا کہ ایک شیر خراں نے مجھ پر حملہ کیا میں نے فریاد حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم سے کیا وہ شیر رو بروی ہٹ کر سپر ہی جانب آیا میں نے یا محمد کہا پہر بائیں
 جانب آیا میں نے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا پہر ہٹ کر چپے آیا میں نے
 یا محمد کہا اس وقت یک شخص پیدا ہوئی کہ وہ فیما بین میری اور شیر کے مائل ہوا
 بہر میں نے ان کو نہ دیکھا اور خواب سے ہشیار ہوا تو کف و صوف ابو محمد عبد الوہد
 بن ارضہا جی ہی روایت کرتے ہیں کہ وہ یک سال مکثام میں جا رہی ہو وقت کہ تا ملہ
 مدینہ طیبہ کہ جائیگا تیار ہوا تھا غلہ میں ندا ہوئی کہ ہر یک شخص تین روز کا پانی اپنی جگہ

اور میں نے بغیر پانچویں ہمراہ قافلہ سفر کیا جو وقت کہ شب ہوئی سورہ طہ پڑھا اور حضرت
 عرض کیا کہ میں آپکا ہمان ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حق تعالیٰ سی
 میں نے دعا کیا کہ حضرت کی جہاں بالکمال سی مشرف فرماوی تاکہ اپنی مقدمہ میں کچھ
 حضرت سی عرض کروں پہر جب میں سو گیا خواب میں حضرت سی مشرف ہوا اور حضرت
 پر سلام عرض کیا حضرت نے مجھ کو اپنی سینہ شریف سی ملا کر فرمائی کہ تو اپنی حاجت روئی
 کی ساتھ خوش ہوا اور کچھ فکر ست کر راوی کہتے ہیں کہ حضرت کی برکت سی قافلہ صبح
 ایسی پانی پر پہونچا کہ وہ پانی تمام اہل قافلہ کو کفایت کیا اور برکت سی دیدار مبارک
 حضرت کی مجھے ایسی قوت حاصل ہوئی کہ میں تمام قافلہ پر سبقت کرتا مولف موصوف
 اصغر عبد اللہ الحسین بن الحارث بن سکین سی روایت کرتے ہیں کہ خواہ میں دیکھنے
 دومراپنی ہاتون میں بڑی بڑی دو چہرے بان لیکر آئے اور ارادہ فرمایا کہ اس قوت
 راوی کہتے ہیں میں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ کے واسطی چوڑ دو انہوں نے جواب دیا
 کہ تو رسول اللہ سی محبت نہیں رکھتا میں نے کہا کہ قسم خدا کی میں رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سی محبت رکھتا ہوں پہر مجھے چوڑ دو بار راوی کہتے ہیں کہ بعد اس واقعہ
 کے حکم عالم مجھ پر ہوا کہ تم قلعہ میں جاؤ پہر میرے دل میں وہی بات آئی جو میں نے
 خواب میں کہا تھا میں نے عالم کے آدمیوں سے کہا کہ تم رسول اللہ کے واسطی
 مجھے چوڑ دو پہر میں نے برکت کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقید قلعہ سے
 خلاص پایا مولف موصوف ابو عبد اللہ محمد بن سالم سے روایت کرتے ہیں کہ
 میں پیادہ و کبکی راہ سے مدینہ طیبہ کے زیارت کو گیا جب مجھ کو ضعیف لاشع ہوتا تو میں یہ
 کہتا انا فی ضیافتک یا رسول اللہ یعنی آگے ہانڈاری میں ہوں یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ پر کہنے کے ضعف میں لاپرواہ ہو تا مولف موصوف احمد بن محمد
 سلاوی ہی روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں بعد زیارت شریف آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم بوقت معاودت وطن اپنے کے روبروئے روضہ اقدس حاضر ہو کر
 عرض کیا یا حبیبی یا سیدی و سیدنا اللہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اب جنگل
 میں ہوتا ہوں جو وقت سب سے کچھ شدت درپیش ہو جاوی تو میں آپ کی وسیلہ حق تعالیٰ
 سی دعا کر دنگا پہر روبرو وزارت سیدنا ابوبکر الصدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی
 حاضر ہو کر بھی کھاروی کہتو میں اتنا راہ میں ایک صحرا روق و دوق میں یک بڑی
 باولی تھی اور اس میں پانی تھا میں اس میں گر پڑا اور صبح عصر تک اسی میں رہا وہ
 سوای موت کے مجھے اور کچھ نظر نہ آتا تھا اس وقت میں نبی جو حضرت کی خدمت میں عرض
 کیا تھا یاد آیا پہر میں حضرت کے طرف متوجہ ہو کر عرض کیا یا عجل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 جو کچھ میں آپ سی اور صاحبین سی آپ کی عرض کیا تھا اور اس سی زاید کہتو نہیں آیا
 کہ مجھ کو قدرت حاصل ہو گئی اور تائید مبارک حضرت کی باولی سی باہر آیا اور ہلاکت سے
 نجات پایا والحمد للہ علی ذلک مولف موصوف یسین بن ابی محمد سی روایت کرتے
 ہیں کہ وہ کہتو ہیں کہ ہم لوگ گاؤں میں تھی ایک فقیر مدینہ سی مراجعت کیا ہوا میری پاس آیا
 اور کھا کہ میں نبی حب مدینہ منورہ سی نکلا میری پاس کچھ تھا اور میں بہو کا تھا اور اتنا
 راہ میں جب مجھی بہو کی شدت ہوئی میں نبی حضرت کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا انا
 جالک و انا ضیفک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی میں بہو کا ہوں اور
 آپ کا بہان ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ پر اس کہنو کی مجھی تین روز کا غلہ
 ملا اور تین جب اسی خیال کیا تو معلوم ہوا کہ وہ غلہ مدینہ طیبہ کا پیسا ہوا ہے مولف موصوف

ابا عبد اللہ محمد بن علی الجرجانی سی روایت کرتے ہیں کہ وہ اہل ہین میں مقام جرجین
 تھا اور میں نے دریا ہین داخل ہوا یکا یک موج اور ہوا اور دیا کو ایسی آئی کہ قریب
 تھا کہ غرق ہو جاؤں اوس وقت کھا الغیاث باث یا رسول اللہ امددنی لغیر
 فریاد ہی آپ سی یا رسول اللہ ای نبی میری مدد فرمائی اور حضرت کی سات شک کیا
 پس بجز دستوجہ ہونے حضرت کی طرف یا تو کشتی بسبب ہوا اور موج کی دریا کی اندر چلی تھی
 یکا یک بسبب تائید مبارک حضرت کی اوپر آگئی مولف موصوفہ شیخ سی روایت کرتے
 ہیں یک شیخ ابوالحسن علی بن ابی القاسم دوسری ابوالحسن علی بن ابی الفضائل اور
 یہ دونوں ابو العباس مرسی ہی وہ کہتے ہیں کہ میں یک وقت میں دریا پر سوار تھا پس یکا یک
 دریا کو متوجہ ہوا اور ہم قریب تھے کہ غرق ہو جاوین اوس وقت یک شخص کی آواز
 سنی میں آئی کہ وہ یہ کہتا ہوا ہے دشمنوں اپنے نفس کی تمہاری نوبت پہنچاں پونجی او
 تم دعا نہیں کرتی راوی کہتے ہیں اس وقت میں نے اپنی ہاتون کو دراز کر کے دعا کیا کہ
 یا اللہ تیری نبی کی حرمت سی جو تیری نزدیک ہی تو ہکو بچالی اور سلامت رکھ بیہنا
 میرا بھی تمام نہیں ہوا کہ میں نے دیکھا یک جماعت فرشتوں کی دریا کو گھیر لی اور مجھ کو
 بشارت نجات اور سلامتی دی میں نے اپنی رفیقوں کو کہا کہ کل کی روز تم مقام مرسی
 جو منزل مقصود ہے پونجی کی صحیح و سلامت انشاء اللہ تعالیٰ ابوالحسن علی بن الفضائل
 کہتے ہیں کہ ابو العباس مرسی نے مجھے نصیحت کی کہ ایفرز ند تجبی کوئی حاجت ہو وی تو پوسیلہ
 آنحضرت صلی علیہ وسلم کی دعا کر مولف موصوفہ فارس سی روایت کرتے ہیں کہ بی بی کو ان کی بڑ کا
 تولد ہوا اس شب میں کہ سخت برسات اور جاذہ تھا اور انکی پاس اس وقت کوئی شئی تھی کہ بڑ میں
 چلے یا لکڑی یا کہانکی قسم سی خرید کرین نہایت مفکر ہوئی اس حالت میں غنودگی کا غرض ہی

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سی مشرف ہوئی اور حضرت سبقت فرما کر سلام اُٹھا کر
 اور فرمائی تو کیوں متفکر ہو عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایسا حال ہے حضرت نے فرمائی کہ
 صبح کو طمان مجوسی کی پاس جا حضرت اس کا نام بھی فرمائی کہ میں اس کو جانتا ہوں پہر شاد
 ہو کہ تو اس مجوسی کو کہہ کہ رسول اللہ کا ارشاد ہے کہ میں درہم مجھے دی فارس کہتے
 ہیں کہ جب میں غنودگی سی ہشیار ہو اکمال متعجب و متحیر ہوا اور دل میں کہا کہ یہ بات
 نادر ہی شیطان کو قدرت نہیں کہ صورت حضرت کی کپڑے کو خواب میں آوی اور حضرت
 مجوسی کو کہو فرمائی ہیں پہر سو گیا خواب میں پہر حضرت رونق افروز ہو کر فرمائی کہ تو
 دیر ست کر اور اس مجوسی کی پاس جا پہر صبح ہوتی ہے میں نے اس مجوسی کی پاس گئی کیا
 کہ وہ کٹھن ہوا تھا مگر اس نے مجھے نہیں پہچانا اور مجھ شرم معلوم ہوئی کہ اپنی حاجت اس
 کہوں پہر اس نے مجھے بغور دیکھ کر کھالای بزرگ تم کچھ حاجت رکھتے ہو میں نے کھا کہ
 ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمائی کہ مجھ کو میں درہم دی اس نے
 اپنی آستین کا کونا کھول کر پیش درہم مجھے دیا پہر میں اسی کھا کہ ایک شخص میں نے
 تجھ کو حضرت کی ارشاد سی پہچان کر تیری پاس آیا تو مجھے کیسا پہچانا کہ میں درہم دی
 دیا اس نے کھا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سی خواہمیں شب کو مشرف ہوا کہ ایسا
 ایسا حلیہ شریف تھا مجھ کو ارشاد فرمائی کہ کل کی روز یکہ و اس حالت اور صورت کا جب
 تیری پاس آیا میں درہم اسی دینا پس میں اس غلالت سے تجھے پہچانا کہ تو رسول اللہ کا
 پہچا ہوا ہے فارس کہتے ہیں کہ پہر وہ تھوڑا توقف کر کے کھا کہ تو مجھے انچو مکان میں لیجا پس
 میں اس کو انچو مکان میں لیگیا بعد اس کی ہمیشہ اور جو رو اور لڑکا بھی آیا بپت پارو
 اسلام سی مشرف ہوئی اور اپنی اسلام میں رست اور ستقیم ہو موصوف کہتے ہیں

بیک وقت معتمد علی اللہ خلیفہ عباس شب کو سو رہا تھا یکا یک خواب سی گہرا کر اٹھا اور کہا
 کہ منصور جمال کو قید بجانہ سی یحسان حاضر کر و پس منصور کو رو بر و خلیفہ کی حاضر کئے پوچھا
 اس سی کہ تو کب سی قید ہی اس فی کھا کہ تین سال سی خلیفہ فی کھا کہ تو سی حال اپنا کھا
 جمال مذکور نے کھا کہ سکونت میری شہر موصل ہی میرے نزدیک ایک اونٹ تھا کہ تین
 مزدوری کر کر لہن عیال کو اپنی پرورش کرتا پس مجھ کو مزدوری نہ ملنی کی باعث سے
 میری اہل و عیال پر تکلیف واقع ہوئی اور میں وسطی طلب معیشت کی شہر موصل کو
 چوڑ نکلا پس یکا یک بکھاجت لشکری محمی اتنا راہ میں ملی کہ وہ چورون کو گرفتار
 کر کے لارہے تھی اور میں ان کا لپٹی تھا ان چورون میں سی ایک مرد نے سپاہیوں
 مال دیکر چوٹ گیا اور اس کی بای پر سپاہیوں فی مجھے گرفتار کئی اور اونٹ بھی
 میرا لیلی میں نے ہر خندانسی کھا کہ شہر مجھے چوڑ دو گمرہ نمائی پہر ان چورون میں
 بعضی تو مر گئی اور بعضی رہائی پای اب نقطہ میں تھا باقی ہوں معتمد علی اللہ فی پانسو
 دینار سرخ دیا اور تین دینار میرا شاہرہ مقرر کیا اور اپنی اونٹوں کا مجھے جمال بنایا
 پہر ظیفہ فی حاضرین مجلس طرف متوجہ ہو کر کھا کہ میں فی ابھی خواب میں حضرت
 صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو دیکھا کہ فرماتے ہیں ای احمد تو ابھی منصور کے جانب متوجہ ہو
 اور اس کو قید سی رہا کر کہ وہ مظلوم ہی فاکلک معتمد علی اللہ لقب خلیفہ ہی اور نام
 اس کا احمد ہی مولف موصوف کہتے ہیں کہ ابو حسان زبیدی کی پاس یکم و خراسانی
 یک کیسہ دس ہزار درہم کا امانت رکھا کہ ارادہ حج کا کیا یکا یک سمرو کو خبر موت والا
 اس کی پونجی یہ خبر سنا کہ ارادہ حج سی باز رہا اور ابو حسان اپنی امانت طلب کیا
 امد ابو حسان بہت قرضدار تھو وہ دس ہزار درہم اپنی ادای قرض میں صرف کرے

ادائی امانت میں نہایت حیران اور پریشان ہوئی اور یہ قصہ بہت بڑی
 خلاصہ یہ ہے کہ ابو حسان کو مامون خلیفہ وقت فی طلب کیا اور رکھا تاہم کیا قصہ
 بیان کرو ابو حسان اپنا سب قصہ کہا مامون فی سنکر بہت رویا اور رکھا کہ اس کی شب
 عجمہ رسول اللہ فی سو فی ندی اول شب میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مجھے
 فرمائی کہ ابو حسان کی مدد کر پس جاگ گیا میں اور تم کو نہیں پہنچا نا اور اپنی ان میں
 خیال کیا کہ تمہارا حسب نسب دریافت کرو گا پہر سو گیا پہر حضرت خواب میں تشریف
 فرما ہوئی اور فرمائی کہ ابو حسان زیادتی کی مدد کر پہر میں خواب سی کہہ لکی اوٹھا
 پہر سو گیا پہر بار سوم کلمہ زر جرسی فرمائی دیکھ امداد با حسان یعنی تیرے واسطے
 خرابی ہو مدد کر با حسان کی پہر میں جب سی نہیں سویا اور آدمیوں کو تیری تلاش
 میں بھی ابو حسان کہتے ہیں پہر خلیفہ فی مجھ کو دس ہزار درہم دیا اور رکھا اس مرد خرابی
 کی امانت ادا کر پہر اس قدر دیکھ رکھا کہ تو اپنی مکان کی تعمیر کر اور کام اپنی درست کر
 پہر تیس ہزار درہم دیکھ رکھا اس میں لڑکیوں کی شادی کرو اور سامان جہیز ان کا تیار
 کر پہر میرے نزدیک آ زیادہ اس سی سلوک کروں گا ابو حسان کہتے ہیں کہ جس وقت
 میں اپنے مکان میں تو دیکھ رکھا کہ وہ مرد موجود ہے پس اس کو مکان کے اندر لے گیا
 اور یک تہلی نکال کر اس کو دیا اور رکھا کہ اپنی امانت لی لی اس نے دیکھ کر رکھا کہ تہلی
 میری نہیں پس میں اپنا قصہ بیان کیا اس نے رو کر رکھا اگر تو آگئی اس کے بیان
 کرتا تو یہ معاملہ تشریف کا تجھے در پیش نہ کرتا تم ہے اللہ کی میں وہ مال نہ لوں گا
 جو وہ میرا نہیں اور میں تم کو معاف کیا ابو حسان کہتے ہیں پہر میں مامون خلیفہ کے
 پاس گیا خلیفہ نے مجھے اپنے نزدیک بٹھایا اور کہہ دیا نامہ اپنی جانماز کی نیچے سے

نکال کر مجھے دیا اور کھایہ عہد نامہ قضاوت مدینہ کا ہی اور تیری واسطے میں نے
 اس قدر ماہوار مقرر کیا پس حق تعالیٰ کا خوف اور تقویٰ کی لڑنا کہ عنایت رسول اللہ
 تجھ پر فرما رہا ہو مولف کہتے ہیں کہ شہر بغداد میں یکم و عطار اہل کربھی نہایت امانت
 دار میں مشہور تھا یکبار مقرر ہوا کہ خانہ نشینی اختیار کیا اور ہر روز اپنی حاجت
 ادائیگی کی لیے حق تعالیٰ کی پاس دعا کرتا اور آنحضرت پر درود عرض کرتا جبکہ شب جمعہ
 ہوئی موافق مہمودہ اپنی حضرت پر درود پڑھ کر حق تعالیٰ سے اپنی حاجت چاہا اسی شب
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوا حضرت فرمائی کہ تو ابن عیسیٰ وزیر کے پاس
 جا اور میں اسی حکم کیا ہوں وہ تجھے چار سو دینار دیوے گا تو اس کو اپنی صرفت میں لا
 اور وہ کہتے ہیں کہ مجھ پر سو دینار فرض تھی پہلے میں ابن عیسیٰ وزیر کی پاس گیا مگر وہاں
 نے وزیر کے نزدیک جلسے سے منع ہوا ایک ایک اندر سی یک رفیق وزیر کا نکلا کہ
 وہ مجھے پہنچاتا تھا اس کو میں اپنی حال سے اطلاع کیا وہ کھا کہ تیری تلاش میں وزیر
 صبح ہی اور تیرا حال اور حسب نسب مجھے دریافت کیا پس تو یہیں ٹھہر پڑ
 رفیق وزیر کے پاس جا کر بہت جلد میری پاس پلٹ آیا اور مجھے ہمراہ اپنے
 وزیر کے پاس لے گیا وزیر مجھ کو نام میرا پوچھا کھان میں فلان بن فلان عطار پہنچو
 پوچھا کیا تو اہل محلہ کہہ رہے ہیں نے کھا ہاں وزیر نے کھا کہ حق تعالیٰ تجھ کو خیر و خیر
 دیوی کہ تو میرے پاس آیا قسم ہی خدا کی آج کی شب میں سویا نہیں اس واسطے
 کہ میں خواہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ فراتے ہیں فلان بن فلان
 عطار کو چار سو دینار دی کہ وہ اپنی کام میں لاوی پہر عطار کہتے ہیں کہ میں بھی کھا
 حضرت میری خواب میں بھی تشریف لا کر مجھے ایسا ایسا فرمائے وزیر یہ سنکر

بہت رویا اور کھا کہ میں امیدوار ہوں کہ رسول اللہ کی عنایت مجھ پر ہمیشہ رہے
 پہر چار سو دینار منگو اگر مجھے دیا اور کھایا وہ اسطے اتباع امر رسول اللہ کی
 ہے اور کھا کہ چہ سو دینار ان پٹ طرف سے میں تجکو بہ کیا وہ مرد عطار کھو کہ میں
 حضرت کے ارشاد سی کبھی زاید نہ لوں گا سو کھو کہ میں اسی میں برکت سمجھتا ہوں
 پھر وزیر رویا اور کھا کہ یہ بات تیری حق ہے جو تیرا دل چاہے سولی نہ اتر
 ہیں کہ میں چار سو دینار لیا کچھ اس میں اپنا قرض ادا کیا اور باقی میں تجارت کیا
 یک سال نہیں گذرا کہ میری پاس ہزار دینار جمع ہوئی پہر اس سی مابقی قرض اپنا
 ادا کیا اسوقت سی میرا حال روز بروز حضرت کی عنایت سی درست ہو اللہ مصل
 افضل صلواتک علی اشرف المخلوقات سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد
 واصحابہ وسلم خصوصاً علی ولادۃ الشریف محبوبک سیدنا و مرشدنا محمدی ^{الذین}
 غوث الاعظم وعلی آل نبیہ واتباعہ اجمعین امین۔

فصل دوم بیان میں روضہ منورہ

سید المرسلین صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی جذب القلوب میں تخریر ہے کہ جس حجۃ شریفین
 کہ قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اور ثبوت صاحبین رضی اللہ عنہما میں وہ حجۃ شریفہ
 داخل مکان ام المومنین عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا تھا اور وہ حجۃ شریفہ شاخ خراسی بنا
 ہوا تھا جو وقت کہ اس میں حضرت سرور انبیاء استراحت فرمائی اور دفن شریف
 حضرت کا بموجب حکم آہلی اس حجۃ شریفہ میں ہوا حضرت عائشہ مطہرہ اپنی مکان
 مبارک میں اپنے تشریف فرما تھی اور درمیان میں بی بی کی اور قبر آنحضرت صلی اللہ
 علیہ آلہ وسلم کی پردہ نہیں تھا من بعد جب حضرت کی عویارت مبارک کی حضور میں

لوگوں کی کثرت شروع کئی اور قبر مبارک کی خاک پا کر ایجا نہیں جرت اور بی پڑائی
 اختیار کئی حضرت رضی اللہ عنہا کی مکان کو اپنی دو درجہ فرمائی اور یکٹ یو انجما میں
 قبر مطہ کی اور اپنی سکونت گاہ کی بنا کئی جب تک فن شریف سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا
 اس حجرہ شریف میں نہیں ہوا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نزدیک قبر شریف حضرت
 سید المرسلین صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی اور قبر مبارک سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی گاہ
 بیگاہ ہر موقع اور ہر حالت میں حاضر ہوتے یہ جہ وقت دفن شریف سیدنا عمر رضی اللہ
 عنہ کا اس حجرہ میں ہوا حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا جب تک مستہ کامل نصرانی نزدیک
 قبور مطہ کی نہ آئی الحاصل یہ حجرہ شریف بعد وصال شریف اور دفن مبارک حضرت
 کی ویسی ہی یکجا ت پر رہا جبکہ زمانہ خلافت حضرت عمر کا پونچا اس حجرہ شریف کو نشت
 خام ہی بنا فرمائی اور یہ حجرہ شریف زمانہ عمارت ولید تک ظاہر تھا کہ ہر یک شخص
 اس حجرہ شریف کی زیارت مبارک سی مشرف ہوا کرتے یہ عہد خلافت ولید میں
 عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ حکم ولید بن عبدالملک اس حجرہ شریف کو ہدم کر کے
 نقش دار تھیں بنا کئی اور دوسرا احاطہ بھی اس حجرہ شریف پر قائم کئی اور کوئی
 دروازہ اس حجرہ شریف کا یا اس احاطہ بیرون حجرہ کا باقی نہیں رہے محمد بن
 عبدالعزیز سی روایت ہی کہ بوقت کہودنی پایہ اس حجرہ شریف کے بیکدم ظاہر
 ہوا اور بعد تحقیق کی معلوم ہوا کہ یہ پای مبارک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ہے پہنچا
 سیدنا عمر بن عبدالعزیز سی اجبتگ حاضر ہونا حجرہ شریف میں ممنوع ہو گیا ۵۴۸ھ
 میں حجرہ شریف سی یک آواز سمعی ہوا اس طریق پر کہ جیسا عمارت سی کوئی چیز
 گری ہے پہر یک شاخیں وقت میں سی تجوین کی گئی کہ وہ صفت طہارت اور

لطافت اور مجاہدت سے موصوف تھے اور قبل چند روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ ثمریہ ترک طعام کرتے
اور اپنے قن یک سی سے باندھی اور ایک دریچہ کے یک جانب میں سقف حجرہ ثمریہ کے بنا
اندر دن حجرہ ثمریہ کے داخل ہوئی غالباً اسوقت خاک سقف حجرہ ثمریہ سے گری تھی
اسکو کھالی اور اپنی محاسن سے جاروب کشی اسجائی پاک کی کہنے پہر قریب بن اسی ایام کے
ایک اغوات میں سے کہ وہ صاحب خدمت تھا کسی اور مصلحت کیواسطے حجرہ ثمریہ میں حاضر
ہو کر صفائی حجرہ ثمریہ کیا اور سترہ پانسو چاس ہجری میں جمال الدین اصفہانی کہ صاحب
تأثیر حمید اور مجاہد جزلیہ تھی اور جو ار حضرت بن قریب باب جبریل کی مدفون ہے جالی منزل
کی اطراف میں حجرہ ثمریہ کی بنایا اور اسی ایام میں ابن ابی لہبی کہ وزراء سے ملوک مصر سے
تبا پردہ دیبائی سفید کا اسمین سرخ ریشم سے سورہ یس بنا ہوا تھا واسطے حجرہ ثمریہ کے
مستفی باللہ خلیفہ عباسی سے اجازت لیکر پہنچا اور وہ پردہ حجرہ ثمریہ پر آدیزان ہوا چنانچہ
اجنگ سلاطین روم میں یہی عادت جاری ہے اور سترہ چہ سو ستتر دولت قلاؤں
صالحی میں احاطہ حجرہ کے اوپر قبہ سبز سقف مسجد نبوی بلند بنا ہوا کہ اسکی قبل بلندی
قبہ ثمریہ کے زیادہ نصف قامت آدمی سے نہیں تھی اور جالی نجاسی اطراف حجرہ ثمریہ کے
ہی گزارنا صاحب جذب القلوب فرماتے ہیں کہ اب یعنی سترہ اکیس ہزار یک ہجری میں
جو زمانہ تصنیف کتاب جذب القلوب ہے بنا مسجد نبوی ملک اشرف قانیبائی کی ہے یہ
سلاطین مصر سے تھا اور بنا اسکے سترہ من واقع ہوئی اور یہ ملک قانیبائی کی ہاتھ
ملک مصر سلاطین روم کی ہاتھ میں گیا اور ملک قانیبائی نے بیاعت تبرک ہونے جاتے
حجرہ ثمریہ کے اقدام مبارک سے تکلف فرش سنگ مرمر نہیں کیا بلکہ محض اسخاک
یا گہرے لکڑی یا گہرے سلیمان رومی نے ادا اسطین سترہ اکیس ہزار کے فرش سنگ

مرمر کا حجرہ شریفہ میں کیا اور حدروفہ جنت اور حد زیادتی عثمانی اور مقام تہجد حضرت بنا سلطان
 موصوف ہے فاعلم بعضے سخن میں جذب القلوب کے ملوک شر اکسہ اور بعض میں
 ملوک شریکہ اور تار یخون میں ملوک جبر اکسہ مرقوم ہے باختلاف الفاظ یہ سب نام یکووم
 ترک کا ہے اور ان قوم سے سلاطین ہوتی ہیں ۵۵۵ پانسونادون ہجری میں یک
 معجزہ بنوی ظاہر ہوا سلطان محمود بن زنگی کہ صلحا ر سلاطین سے تھا اور جمال اسکا ذر
 تھا یکشب خواب میں سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوا اور حضرت
 دو شخصوں کے جانب ارشاد فرما کر ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے انکے سر سے بچا سلطان
 موصوف نے فرارست سے جان لیا کہ البتہ اب کوئی امر عجیب مدینہ طیبہ میں حادث ہوا
 سلطان موصوف نے ایسوقت اخیر شب میں ہمراہ اپنے بیٹے شخص اور بہت مال لیکر
 متوجہ طرف مدینہ طیبہ کے ہوا اور سولہویں روز داخل مدینہ طیبہ ہوا اور تلاش میں
 ان دو ملعون کے بہت مال سب اہل مدینہ کو تقسیم کیا اور سب کو بجلہ تقسیم مال بلا کر
 بنور دیکھا مگر کسیکو موافق صورت ان ملعون کے جو خواب میں دیکھا تھا نہ پایا پھر سلطان
 نے فرمایا کہ آیا کوئی اہل مدینہ سے باقی رہا ہے کہ میرے روبرو نہیں آیا لوگوں نے کہی
 کہ اب کوئی شخص ایسا باقی نہ رہا کہ نہ آیا ہو دے مگر دو شخص مغربی کہ صفت عفت و صلاح
 وجود و کرم سے آراستہ ہیں بیاعت مشغولی درود و ظایف ہرگز لوگوں میں نہیں آتے
 سلطان ان دو شخصوں کو اپنے روبرو طلب کر کے دیکھا کہ یہ وہ ہی دو شخص ہیں جو خواب میں
 دیکھا تھا سلطان نے انے پوچھا کہ فرد گاہ منہاری کہاں ہے انہوں نے کہا کہ فرد
 گاہ ہماری طانی مسافر خانے کے حجرہ میں کہ وہ قریب حجرہ نبویہ واقع تھا سلطان ان دو
 شخصوں کو دین بٹلا کر آپ بختہ انکی فرد گاہ میں لگایا دیکھا کہ قرآن طانی میں رکھا ہوا

اور کتب نصاب و دقائق اور مال بیک گوشہ میں رکھا ہوا ہے اس مال سے مدینہ کے
 ساکنین کو تقسیم کرتے تھے اور سونے کی جاتے پر اس کے بیک حصہ بچا ہوا تھا سلطان
 نے اس حصہ کو الٹا یا دیکھا کہ ایک ٹرنگ جانب میں حجرہ نبویہ کے کہو دین ہیں
 اور دوسرے جانب میں بیک غار ہی کہو دین ہیں تاکہ مٹی اس ٹرنگ کے اس غار
 میں ڈالیں اور بیک دوسری روایت میں وار د ہے کہ دو چٹے خاک لیجا نیکے واسطے
 ہی وہاں رکھے ہیں اور انکی یہ عادت تھی کہ ٹرنگ کی مٹی رات کو نو اچی بقیع میں لیجا کر
 ڈالتے بعد نہدید اور تعذیب شدید کی بیان حقیقت حال کئے کہ وہ دو نو نفر ترقی چون
 رضاری نے انکو بلباس حجاج مغارب بہت کچھ مال ہمراہ انکے دیگر مدینہ طیبہ کو روانہ
 کئے تھے تاکہ کسی جیلہ سے حجرہ شریفہ نبویہ میں داخل ہو کر حضرت کے جسد شریف سے
 بے ادبی کریں لکھا ہے کہ جس شب میں یہ ٹرنگ قبر شریف کی نزدیک پوچھا اور
 بارش اور رعد اور زلزلہ عظیم پیدا ہوا اور صبح میں اسکی سلطان داخل مدینہ طیبہ ہوا
 الحاصل سلطان کو یہ بات انکی سنکر حالت عظیم پیدا ہوئی اور بہت رونا اور رونا
 ناپاک کہ زیر جالی حجرہ نبویہ کی گردن مارا پھر انکی اجساد پلید کو جلایا اور اطراف میں حجرہ
 نبویہ کی خندق کہو کر شیش گلا ہوا اسپین بہرانا کہ کسی شخص کو قبر شریف نگ پوچھنا
 ممکن نہو دوسرا قصہ یہ ہے کہ ابن بخار تارخ بغداد علی ساکنہا اسلام میں لکھے ہیں
 کہ بعضے مذاقہ امراء عید یہ سے کہ وہ حکام مصر تھے اور خدمت حرمین شریفین ہی انکی
 تفویض تھی چاہے کہ اگر جسد مبارک حضرت کا اور صاحبین کا مدینہ طیبہ سے مصر میں
 نقل کیا جاوے البتہ ملک مصر کے واسطے موجب منقبت عظیم ہوگا اور مصر کو
 تمام ممالک دنیا پر شرف اور افتخار حاصل ہوگا اور مسلمان ہر طرف کے واسطے

واسطے زیارت کے مصر میں آؤنیکم الحاصل حاکم مصر نے بنا براس خیال محال کی عمارت
 عظیم مصر میں تیار کیا اور ایک شخص کو کہ نام اسکا ابو الفتح تھا اپنے حصول مقصود کی واسطے
 مدینہ طیبہ میں پہنچا اہل مدینہ سب اس حال سے مطلع اور واقف ہو گئے تھے جیسا ابو الفتح
 اول مجلس میں اہل مدینہ کے پونچا ایک قرار مدینہ سے بعظمت تمام اس آیت کو پڑھا
 کہ۔ وَ اِنْ نَكُنْوَ اِيْمَانًا مِمَّنْ يَبْعِدُ عَنْهُمْ وَ طَعَنُوا فِيْ ذُنُوبِكُمْ فَعَلَوْا اِيْمَانًا لِّكُفْرِهِمْ
 لَا اِيْمَانًا لِّكُفْرِهِمْ يَنْتَبِهُونَ اَلَا تَعْلَمُوْنَ قَوْمًا نَّكُنُوْا اِيْمَانًا مِّنْهُمْ وَ هُمُ اَبَا خَرَجٍ السَّوْلِ
 وَ هُمْ يَبْذُوكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اَتَخْشَوْنَهُمْ فَاِلٰهٍ اَخْرَجَ اِنْ تَخْشَوْنَ اَنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ
 پس جماعت اس آیت کے جوش اور حرکت اہل مدینہ میں پیدا ہوئی چاہے کہ ابو الفتح
 کو اسی مجلس میں قتل کریں لیکن حکومت اور خدمت اسماءے پاک کی اُن اثرار کے
 ماتمہ میں تھی سرعت اور تعجل اس باب میں مصلحت نہیں دیکھی ابو الفتح کے دل میں
 یہی خوف پیدا ہوا اور کہا میرا سر یہی اگر جاوے بہتر ہے اس بات سے کہ دست
 تعرض اپنا قبر شریف پر دراز کروں اور اسی شب میں ہوا سخت ہی کہ اس زمین
 ہل گئی اور اونٹ بعد بالان اور گھوڑی معرین کے مثل گونی پہرنے لگے ابو الفتح کو
 کو یہ حال دیکھ کر عبرت اور خوف زیادہ ہوا اور خوف دہشت حاکم مصر کی جو دل میں
 اسکے تھی بالکل جاتی رہی اور وہ اپنے صدق ہمت اور خلوص عقیدت سے
 سلامت واپس بیٹھا محبت طری کتاب ریاض نفوس میں لکھتے ہیں کہ یک قوم دفعہ
 حجاب سے رو برو امیر مدینہ کے آئے اور بہت مال اور ہدایا اسکو دے ناگہ
 حجرہ شریفہ میں حاضر ہو کر اجساد شریفہ صاحبین کو حجرہ منیفہ سے باہر لائیں آمیر مدینہ
 بیاحت بد مذہبی اور حطام دینوی اس امر کو قبول کیا اور جواب یعنی داربان مسجد

نبوی کو حکم دیا کہ جب یہ جماعت حرم نبوی میں داخل ہونا چاہیں، جستار لکھ لاجاؤ سے اور وہ لوگ جو کام کر رہے ہوں کو منع نہ ہو ورنہ بواب مذکور کہتے ہیں کہ اگر کسی وقت لوگ نماز عشا سے فارغ ہوئے اور دروازہ حرم نبوی بند کئے گئے پالیس آدمی سامانِ روشنی اور آلاتِ ہدم عمارت ہمراہ لیکر دروازہ باب السلام پر کھڑے ہوئے اور دروازہ دہری بواب کہتے ہیں کہ میں حکم امیر پر مجبور تھا دروازہ حرم کھول دیا اور خود ایک گوشہ حرم میں بیٹھ کر روتا رہا واللہ اعلم کیا غضب الہی نازل ہوتا کہ کیا حسرت برپا ہوتا ہے پھر قدرت الہی بندہ پر ہوئی۔ سبحان اللہ وہ جماعت بھی منبر شریف تک نہیں پہنچی تھی تمام ہم معاً آلات اور اسبابِ قربِ ستونِ ازیافِ عثمانی کے زمین میں دھس گئی۔ امیر ایک دیر تک منتظر رہا کہ کوئی شخص اُن سے آوے اور اپنی کارروائی بیان کرے جنگِ زمانہ تک پہنچا کوئی خبر امیر کو معلوم نہیں ہوئی بواب کو بلایا اور کیفیتِ اوٹکی پوچھا بواب نے جو حالِ کار و کار دیکھا تھا بیان کیا اس سے کہہ کر کہ تو دیوانہ ہے جو یہ بات کہتا ہے اس نے کہا کہ تو خود کر دیکھ کہ ابھی اُن لوگوں کے دھسنے کا باقی ہے اس واسطے کہ بعض لوگ جماعت کا لباس اور پیر باقی رہ گیا ہے محبِ طبری نے اس حکایت کو ثقافت سے نقل کئے ہیں کہ وہ صدقہ دیانہ سے مشہور ہیں اور بعض مورخان مدینہ بھی اس کو ذکر کئے ہیں چنانچہ ہم دی اپنی تاریخ میں اس کو ذکر کئے ہیں نہ کہ حلیہ جالی شریف درفشہ منورہ نبویہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ وانا کی التیجہ۔ جالی شریف جو جانبِ سواۃ شریف کے واقع ہے اوسمیں تین چشمہ بڑی رواق کی مثلِ رواق ہے سبز نبوی اس کے ہیں کدھت اور بلند سی ہر رواق کی بقدر بیس ہاتھ ہے عرض مختلف ہے۔ عرض درمیان کی رواق کا سات ہاتھ اور عرضِ دو باز کی رواق کا چھ چھ ہاتھ ہے طول جالی مبارک مواجہ شریف کا معہ

ستون اور کونوں کے انتیس ہاتھ ہیں اور اس جانب میں فاصلہ نابین جالی شریف اور
 حجرہ نبویہ کے بقدر دو ہاتھ کے ہے اور درمیان یہ تینوں رواقوں کے پتیلی جالی نصب ہے
 مگر نقشہ جالی کی نصب کاتینوں چشموں میں مختلف ہے دو بازوؤں کی رواق میں چوکھٹ نصب
 کہ کے ہر ایک رواق میں دو دو چشمہ پیدا کئے اور درمیان ہر ایک کے ان چشموں سے پتیلی
 جالی نصب ہے نقشہ یہ دونوں چشموں جالی کا یہ ہے کہ چوکھٹ ان کی پتیلی ہے اور دو بازو
 اور اوپر کے چوکھٹ چاندی سے ہے اور درمیان کی رواقی چشمہ میں نقشہ جالی کا اسطور
 پر ہے کہ وسط جالی میں نمونہ دروازہ کا بنا ہوا ہے عرض اس نمونہ دروازہ کا بقدر ایک نیم
 ہات اور طول اس کا بقدر تین ہات کے ہے اس چشمہ کے اوپر کی چوکھٹ اور دو بازو کی
 چوکھٹیں سراسر نقروی ہے فقط دہلیز پتیلی ہے اور درمیان اس نمونہ دروازہ کے پیشانی
 پر ایک تختی نقروی نصب ہے کہ عرض اس کا موافق عرض نمونہ دروازہ کے ہے اور طول
 بقدر تین ہات ہے لہذا تختی پر کچھ ترکی عبارت تحریر ہے۔ بلندی جالی مبارک کی
 چوبیسون چشمہ رواقی میں نصب ہے بقدر نصف چشمہ رواقی کے دس ہاتھ ہے ہر ہر
 جالی مبارک کے چشمہ پر تین کلس یا لمع طلائی لگی ہیں بازو کی دو کلس بقدر ایک بالمش اور
 درمیان کا ایک کلس بڑا ہے اور درمیان کے کلس میں یا اللہ یا محمد کندہ ہے اور
 ہر چشمہ جالی میں آدمی جالی تک لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین محمد رسول اللہ
 صادق الوعد الامین بخط ثلث کندہ ہے کہ قطعا دس کا بقدر ایک انگشت ہے اور
 نصف جالی باقی میں دہلیز تک کل بزرگ کندہ ہے اور ہر چشمہ جالی میں دو دور و شندان
 مدد و سطر زیارت حجرہ شریف کے بنائی ہیں مواجہہ شریف کے جانب جو لوگ کہ حاضر ہوتے
 ہیں وہی دو شندان سے زیارت شریف سے مشغول ہوتے ہیں اور اسی جانب میں حجرہ شریف

پر ہ پر محاذی قبر طہر نبویہ کے اسم مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تحریر ہے ہذا قبر النبی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور محاذی قبر طہرہ صاحبین کے اسم مبارک صاحبین
 اسی طور پر پھر یہیں الحال یہ جالی شریفین جس کا حلیہ مذکور ہوا یہ جالی روہر کی ہے اور نقشہ
 اس جالی کا ایسا ہے جیسا کہ پتیل کی تختی پر جالی کندہ ہوتی ہے اور پیچھے اس جالی کے
 ایک دوسری جالی بطور چوڑی کے پتیلی اسخون کی ہے کہ سبیری ان سخون کی بقدر فبضہ
 درختے اور پیشانی پر اوس جالی کے بقدر سوا ہاڑی کے طلع طلائی ہے عرض و طول اس
 جالی کا موافق جالی اول ہے۔ پیچھے اس جالی کے ایک اور تیسری جالی تار کی ہے
 یہ جالی بید کی لکڑی میں نصب ہے کہ وہ بید کی لکڑی چیمہ ہلے روافی میں جڑی ہوئی ہے
 مگر جالی اول و دوم نصف چشمہ تک تھی یہ جالی نیچے سے اوپر تک چشمہ بھر کر ہے اور درمیان
 ان تینوں جالی کے بقدر ایک بالٹش کے فاصلہ ہے یہ تین چشمہ روافی کہ جس میں
 جالی نصب ہے ستون اول کے چارہاں اور ہر ہر ستون نصف سنگ مرمر کا حجر
 حلیہ ون کا مفصلاً حلیہ مسجد نبوی میں بیان کیا جاو گیا اور اوپر ہر ہر چشمہ کے ایک ایک
 تختی تیسرے رنگ باحروف طلائی نصب ہے طول اوس کا موافق عرض چشمہ کے اور عرض اس
 تختی کا مقدار دیر بالٹش کے ہے اور بجانب مواجہ شریفی کے جو قطعہ مسجد نبوی کا ہے
 وہ ایک قطعہ زیارت عثمانی کا ہے اور اسی جانب دیوار قبلہ ہے یہ تین چشمہ روافی جو بجانب
 جالی مواجہ شریفی کے ہے ہر چشمہ کے رواق پر پردہ ہاڑی طلسمی آدینان ہے نقشاون پر دو کتا
 یہ ہے کہ اوپر ون کا کمانی ہے ادا پر سے یہ پردہ موافق رواق کے میں کمان رواق سے
 چسپیدہ بند ہی میں ہر چند کہ یہ پردہ طول و عرض میں برابر ہیں رواق کے مگر نصف
 رواق تک موافق بلندی ستون رواق کے ستون تک ہنوشی مدوری سے زمین معلق

او نیز ان سے ہے اور یہ ہے کہ چاروں جانب جو اون پر دون کا کافی سے ہے بقدر کمان جہاں طلائی چھانگشتی
 کلا بتوں کی بطور سوال اور اس کے بقا صلا ٹھہرنا گشت کے لگی ہوئی ہے اور جس قدر کہ پردہ
 زمین سے معلق ہیں اس کو بھی دیکھی جہاں اور قور کلا بتوں سے ہے الحاصل یہ پر دون کو ہتمامہ
 اطراف میں بڑی جہاں اور فیت کلا بتوں عریض ہے اور یہ پردے بھی بڑی عظیم الشان
 پیالیش میں تھینا مکسر سرنگوں کے لگاؤ انداز سے ہوں گی ایسی عظیم الشان عمارت پر ایسے پروں کا
 معلق رہنا ثبات باد گاہ شاہنشاہی معلوم ہوتا ہے۔ جالی شریف جو بجانب بالین مبارک
 کے واقع ہے اس کے بھی تین چشمہ رواق درمیں طول ان رواقوں کا چالیس ہاتھم اور رفعت
 اسی تھوڑے جواہر شریف کے کہ ان میں ذکر ہو رہے ہیں رواقوں کی ستون نصف کے سنگ
 سادہ کے نقشہ کار طلائی ہیں پھر ہر رواق میں ان تینوں رواق سے ستون استاد
 کے ایک رواق کو دو دو چشمی رواقی کئے ہیں اور ان چشموں کے ستون نصف کے
 سنگ مرمر کے ہیں ان میں تین بڑے چشموں کے چھ چھوٹے چشمے ہوئے ہیں ان چشموں
 زمین سے آدھو شیشہ کے ہیں جالی نصب ہے اور اس پر سبز رخسار کیا ہوا ہے اور سر پر اس
 جالی کے لنگر کے آٹھ ہیں۔ ہر ایک بالمش کی بندی صحر لنگر سے میں لغو لنگر کندہ
 ہے اور سر پر اس جالی کے بقدر ایک ہات کی کار طلائی ہے دوسرے چشمہ رواقی میں جو
 جالی نصب ہے اس میں ایک دو پائی دروازہ دوسرے کا جالدار نصب ہے طول اس کا پانچ ہات
 اور عرض چار ہات ہے اس دروازہ میں تین انگشتی خطوط کار طلائی ہے اور درمیان ان دونوں خطوط
 کے سبز بیل واقع ہے اور اس دروازہ میں دو قفل چاندی کے نصب ہیں اور پیشانی
 پر اس دروازہ کے قفل درج اور حروف کندہ ہیں یہ عبارت مفہوم ہوتی ہے سنتہ
 شان و شامین و شامین یعنی آٹھ سو اٹھاسی میں یہ جالی تیار ہوئی اس پر بھی بے طلا کیا ہوا

اور نام اس کا باب الوفود ہے اور یہ دروازہ ہمیشہ نامسدور رہتا ہے جس وقت کہ سلطان
یا اہل مدینہ پر کچھ شدت کا وقت آوے یہ دروازہ کھول کر حضرت سے مدد اور اعانت طلب کرتے
ہیں اور اس کو باب الوفود اس واسطے کہتے ہیں جس وقت کہ الہی ہر طرف سے حضرت کی
جناب میں حاضر ہوتے حضرت حجرہ مکان ام المومنین عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے اسی
جانب سے برآمد ہو کر اپنی قافرا با صفا سے اون کو فخر فرماتے وفود جمع واقع بمعنی الہی ہے
اور بازو پر اس دروازہ کے ستون نیم سنگ مرمری استادین ایک ستون جانب شمال
اس دروازہ کے ہندہ اسطوانۃ الوفود کندہ ہے اور جو ستون کہ جانب جنوب پر جو جانب
قبلہ واقع ہے اس پر ہندہ اسطوانۃ السیر کندہ ہے اور درو بر واس ستون کے اندرون مسجد
ایک ستون ہے اس پر ہندہ اسطوانۃ الولیاء الشہور یا اسطوانۃ التوبۃ کندہ ہے اور بازو پر
اوس کے یکو جانب مغرب ایک اور ستون ہے اس پر ہندہ اسطوانۃ الخلقہ کندہ ہے حال ہر ہر
ستون کا بعد تم طیار جالی شریف کے بیان کیا جاوے گا الغرض ہر ہر چشمہ جالی میں پیشانی
پر بخط طلائی تختیان نصب ہیں جیسا کہ مواجہ شریف کے چیمون کی پیشانی پر ہیں اور اس کا
ذکر اپنے محل پر ہوا یہ جالی ضخیم یعنی عدل دار جس میں گل و برگ اور حروف طلائی کندہ ہیں
نصف چشمہ مسجد نبوی تک نصب ہیں وہاں سے انتہا دکان تک جالی لوی کے تعلق
ہے اور ان چیمون کی رواقوں کے گوشوں میں چینی کے دھڑ سے رنگارنگ گل کاری
کی ہوئی ہے یہ نیول بڑے رواقوں پر جو جانب بالین واقع ہے پردے اطلس سبز
مثل مواجہ شریف کے آویزاں ہے اور اس جانب بالین سے حجرہ نبویہ تک تعمیرات
ہات کا فاصلہ ہے اب حال ستونوں کا عرض کیا جاتا ہے۔ لیکن اسطوانۃ الوفود اسکو
کہتے ہیں کہ الہی حضرت کے خاست اقدس میں اسی جانب سے حاضر ہوتے تھے وجہ اس کی

اور باب الوفود کی ایک بھی ہے اسطوانۃ الحارث کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے
 نماز کی جاسے تھی اور آپ دہین تشریف رکھ کر گجراتی آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرما تو
 اس واسطے اس کو اسطوانۃ الحارث کہتے ہیں۔ اسطوانۃ السیر کے پاس تخت آن حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطے اعتکاف کے آخری ماہ رمضان شریف میں پڑھتا اور اسی
 تخت پر حضرت اعتکاف میں تشریف رکھتے۔ اسطوانۃ ابوالباب وہ ہے کہ ابوالباب آن حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک میں بے عذر حاضر نہیں ہوئے پھر اپنے
 فضل پر ندامت پریشان ہو کر اپنے تئیں اسی ستون سے باندھ لئے پھر اون کی توبہ قبول ہوئی
 اور قبولیت توبہ میں یہ آیت نازل ہوئی **وَعَلَى ثَلَاثَةِ الذِّينِ خَلَفُوا** الخ اور اسی کی تفسیر
 میں قصہ انکامین ہے اسطوانۃ عائشہ وہ ستون ہے کہ بعد تحویل قبلہ بجانب کعبہ آن حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہر یا ٹھارہ روز اس ستون کے پاس نماز ادا فرمائے بعد اسکے اب
 جہان محراب نبوی ہے وہاں اپنی نماز کی جائے مقرر فرمائے مگر وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت
 اور ثواب سولے حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کے کسی کو معلوم نہ تھا۔ حضرت موصوفہ کی
 فرمائے سے لوگوں کو معلوم ہوا اس واسطے اس کو اسطوانۃ عائشہ کہتے ہیں اور وہاں بھی
 دعا مستجاب ہے۔ اسطوانۃ مخلوق وہ ستون ہے کہ بنا بریک روایت کے قبل تیار ہوئی منبر شریف کے
 حضرت اسی ستون پر تکیہ کر کے خطبہ ادا فرماتے بعد تیاری منبر کے جبکہ حضرت منبر پر خطبہ
 ادا فرمانا شروع کئے وہ ستون مثل پھون کے گھٹا یا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 ہاتھ اوپر پرہیز ادا فرمائے اگر تو چاہتی ہے کہ بعد کادخت سرو سبز دنیا میں یا بہشت
 کے چشمن سے یا فی بیوسے اور اولیاء اللہ تجھ سے میوہ کھاویں۔ اس میں کئی روایت
 ہیں بنا بریک روایت کے اس نے جنت کو اختیار کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو

زمین میں دفن فرمائے اسی ستون سے مولانا دوم رحمہ اللہ خبر ہوئے ہیں۔ اسٹن خانہ
درمجر رسول پناہ نیز پنجاب عقیول حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ جب حال اس
ستون کا ذکر فرماتے گریہ کرتے اور شاد فرماتے کہ کیا حال ہوا ہمارا لکڑی کو عشق اور محبت
حضرت کا پیدا ہو کر حضرت کی جدائی سے گریہ کی اور ہم باوجودیکہ انسان ہیں اور حضرت پر ایمان
لائے ہم میں عشق حضرت علی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہ پایا جاوے۔ لغرض اس ستون کو مخلوق
جو ایک قسم کی خوشبوئی کا نام ہے لگایا کرتے اس واسطے جو اب ستون اوس کی جگہ پر ہے
اوس کو ستون مطلقہ کہتے ہیں۔ جالی شریف جو بجانب خلف شریف کے واقع ہے ستائیس
ہات طولاً اور رفت اور بلندی اسی قدر ہے جو چشمہ مواجہ شریف اور بالین شریف کے ہیں
اور ان دونوں چشموں کو بھی دو چشمہ کہتے ہیں مگر ان دونوں چشموں سے ایک چشمہ بڑا ہے اور
ایک چھوٹا ہے۔ پہلے چشمہ میں دروازہ لوہے کا جالدار موافق نقشہ باب الوفود کے ہے
اس کو باب شامی کہتے ہیں مگر فرق محض اتنا ہے کہ باب الوفود میں خطوط طلائی طولاً ہیں
اور باب شامی میں عرفا اور پیشانی پر اس دروازہ کی یہ عبارت بخط ثلث کندہ ہے۔ افسانہ
هذه المقصورة الترفیفة الطاب الملك المشرق ابو النصر قاتیبائی علم
ثمان وثمانین وثمانایہ۔ اور اوپر خط کوئی کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کندہ ہے اہل ان سب حروف پر طبع طلائی ہے اور نقل تقری مثل باب الوفود کے ہے
اور ایک طرف کا کونہ اس دروازہ کا بقدر ایک ہاتھ کے عرض اوپر سرسرواق تک کا چھتی
اس میں خط کوئی نص من اللہ وفتح قریب ویشہ للومنین یا محمد منی اللہ علیہ
والآلہ وسلم لکھا ہوا ہے اور اس دروازہ مبارک کے چبوترہ چھ ہاتھ مربع واقع
اور ہر دو جانب اس چبوترہ کے تین تین ہاتھ بلند اور ایک ہاتھ سے زیادہ عرض دیا و نقشا۔

پتھر کی ہے اس دیوار میں کتاب خانہ نصب ہیں اغوات لوگ اس میں اپنا سامان رکھتے ہیں
 اسی دیوار پر پانچ فالوس آہنی روشنی کی باغلاف پارچہ سرخ رکھے رہتے ہیں ذکر اہون کا
 مفصلاً فصل روشنی میں آدے گا انٹ اللہ تعالیٰ اور تختی ہا سے چوبی اسپر سور سے اور آیا
 لکھے ہوئے اسی دیوار پر دہری رہتی ہیں جو لوگ کہ سالم قرآن نہیں پڑھے وہ اس سے شرف
 ہوتے ہیں اس جوتہ پر سنگ مرمر کا فرش اوپر چائنا قالین عمدہ کنی کچی رہتی ہیں اور زائرین
 بھی یہاں حاضر ہو کر زیارت سے مشغول ہوا کرتے ہیں اس جگہ میں قرآن بھی ہوتے
 دہرے رہتے ہیں زائرین یہاں حاضر ہو کر قرآن خوانی کرتے ہیں یہ دروازہ بوقت غسل ہائیدہا
 روشنی اندرون روضہ منورہ ہر ملہ اور بوقت غسل روضہ مطہرہ ہر سال روشن ہوتا ہے اور
 کیفیت مفصلاً فصل روشنی اور فصل تقریبات میں بیان ہوگی انٹ اللہ تعالیٰ۔ دوسری
 رواق میں بھی دو چشمہ ہیں پہلے چشمہ میں محراب سادہ کا ایک جسم تراشا ہوا نقش پانچ بات
 بلند تختہ اور دو بات حریف استاد قائم ہے اور اس پر نقش و نگار مصفا کندہ ہے بالمرحہ طلانی
 اور اس محراب کے پیشانی پر بخط ثلث زرین آیت ومن اللیل فمجددہ نافلۃ للک
 صبح اب سبھتک ربک مقام محمودا کندہ ہے اور اس محراب پر نقش کریم مظلوما
 بہت عمدہ ایک تختی پر لکھا ہوا ہے نصب ہے ایک بازو پر اس محراب کے ان اللہ وملا
 یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلو علیہ وسلم و تسلیما۔ دوسرے بازو
 پر نصر من اللہ و فتح قریب و بشر المؤمنین بخط کوفی بالمرحہ طلانی ہے اور اس
 محراب کے اوپر سے سراسر رواق تک کارچینی کیا ہوا ہے یہ محراب بجائے تہجد گاہ حضرت کے
 قائم کیا گیا یحان حضرت کے وقت مبارک میں ایک حصیز بھی رہتی تھی حضرت اوپر نماز
 تہجد ادا فرماتے۔ دوسرے چشمہ میں بھی جلالی آہنی موافق نقش فوق الذکر نصب ہے اور کور

اوس طرف کا بھی ویسا ہی سلسلہ کار چینی ہے اوس میں بھی بظ کوئی آیت ان اللہ مولا مکتہ
 یصلون علی البغی الخ لکھا ہوا ہے اس کو نام سے متصل ایک گھر مال بندہ آدم سے
 محض وقت نماز دھری ہے اور اسی کے جوڑ کی ایک اور گھر مال متقابل اس کے اغوات کے چوڑ
 پر رکھی ہوئی ہے یہ دونوں گھر مالین نہایت عمدہ بیش قیمت جال ہیں بہت صبح ہیں ہر چند کہ
 آلات بخو کے بھی اوس میں ہیں مگر بر رعایت اداب حرم نبوی اوس کو کوئی زمین دیتے محض
 وقت نمائی کے جانب کوئی دیتے ہیں۔ اس رواق کے دو برو بھی چوڑہ ہے اسپر بھی
 جانماز قالین عمدہ کی سفروش ہیں لوگ واسطے استحصال برکات کے مقام تہجد گاہ نبوی ہیں
 نماز تہجد وغیرہ ادا کرتے ہیں اطراف اس چوڑہ کے کٹھرہ پتیلی ہے متصل جالی شریف
 روضہ منورہ کے اس طرف کتاب خانے آئندہ اس سلسلہ رکھے ہیں اوس میں قرآن شریف
 اور دلائل الغیرات اور اکثر کتب علوم دینی رکھتے ہیں اور اون کتابخانوں پر مسند و مین عمدہ
 عمدہ رکھے ہیں اس میں کلام اللہ کے سید پارہ پاکیزہ خط کے مطالعہ مذہب رکھے ہیں بعد نماز
 ظہر اور عصر کے اس سے لوگ قرات کرتے ہیں اور ان رواقوں پر بھی موافق حلیہ سابقہ کے
 اطلسی پردے پڑے ہیں اور اسی جانب میں اندون جالی مبارک قہ چھترہ خاتون جنت
 رضی اللہ عنہا کا واقع ہے اور اس جانب کی جالی سے حجۃ نبویہ تک ٹخنیا پندرہ بات کا قافلہ
 ہے۔ جالی شریف جو جانب پائین مبارک ہے تین رواقی چشمہ بڑی بڑی طول میں ٹخنیا چالیس
 بات رفعت اون کی اسی قدر ہے جو سابق میں مذکور ہوا دور و قین اوس میں سے برابر محاذی
 اور متصل ہیں لیکن تیسری رواق یہ درواخون سے تین بات چھ ہے جس کے سبب
 تین ہاتھ جالے رواق سوم کے ایک کونڈہ تین بات کا عرض پیدا ہوا اس کو نڈہ
 سرائے کار چینی ہے اور یہ جنگ تر عرق خفاف کا بنا ہوا ہے اور یہ دو چشمہ جو محاذی

متصل ہیں اس میں بھی لوہے کی جالی موافق نقشہ بقا الذکر نصب ہے اور ایک چشمہ جو
 ان چشموں سے بہت کر ہے اس میں دروازہ جالی آہنی کا نصب ہے پیشانی پر اس دروازہ
 خطوط طلائی طولاً تحریر ہیں اور اس دروازہ پر تین قفل نفوذی ہیں اور اس کو باب قبہ
 فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں اس سے اور باب شامی سے راہ پہلے قبہ فاطمہ رضی اللہ
 عنہا کی ہے وہاں سے راہ حجرہ نبویہ کی ہے اسی باب کے اغوات اور شیخ الحرم وغیرہ
 دو وقتہ واسطے روشنی کے اور بخوردینے کے جالی مبارک کے اندر حاضر ہوتے ہیں اور
 اکثر لوگ یہاں حاضر ہر خدمت میں حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کے عرض حاجات
 کرتے ہیں اور یہ مقام استجاب دعا بھی ہے اور یہ تینوں چشموں کی بڑی بڑی رواقین
 ہیں اور پر دے اطلسی موافق علیہ سابق کے آویزان ہیں القامل جالی بالین اور پائین
 شریف کی جو تین تین چشمہ رواقی ہیں دو چشمہ بالین اور دو چشمہ پائین کے اندر حجرہ نبویہ
 واقع ہے یعنی یہ دو چشمہ محیط حجرہ نبویہ ہیں اور دوسری رواقی چشمہ بالین و پائین کے اندر
 قبہ حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا ہے اور درمیان میں قبہ حضرت عائشہ کے اور حجرہ نبویہ کے
 ستون سنگ مرمر کے نصب ہیں اس میں جالی لوہے کی نصب ہے اور اس جالی میں
 دو طرف راستہ واسطے مدور فتیمہ بالین قبہ خاتون جنت اور حجرہ نبویہ کے چھوٹا مہوا ہے
 اندرون جالی شریف اطراف میں حجرہ نبویہ کے فرش سنگ مرمر شفاف کا ہے
 اس میں سنگ سیاہ کی گل کاری ہے اور جیسا کہ باہر کی جانب پردے اطلسی معجم ہار
 ادیت کلاتوں ہے ویسا ہی اندرون حجرہ نبویہ کی کمانوں پر پردے آویزان ہے طول
 حجرہ نبویہ کا بجانب بالین شریف اور پائین کے تختیا میں ہاتھ اور بجانب مواجہ شریف
 اور خلف شریف کے بھی اسی قدر ہے رخت حجرہ شریف کی تختیا پندرہ ہاتھ اور حجرہ شریف

اوپر سے مسقف ہے اور سقف کے گنبد ہے یہ گنبد جالی شریف جن کمانوں میں نصب ہے
 انہیں کمانوں پر بنائی گئی ہے بیضہ گنبد شریف کا کمانوں سے تختیاں پچیس ہات بلند ہے
 اور سنگ بست ہے اور اس بیضہ شریف کے بجائے باریک چوڑے کے پتھر جس کا نصب ہے
 اوپر سے روغن سبز کیا ہوا ہے اور اس کے کھس طلائی بقدر چار ہات کے رفیع نصب ہے
 اور اس کھس کے حلال طلائی ہے کہ حلال عید اس پر ہر سال و ماہ شمار ہوتا ہے دورہ
 بیضہ گنبد شریف کا تختیاں سو ہات کا ہے گنبد شریف باہر مدینہ طیبہ کے دو مین کوں سے
 نمایان ہوتا ہے اور یہ معجزہ نبویہ ہے کہ گنبد شریف بہت بلند بلند پہاڑوں سے بلند معلوم
 ہوتا ہے اور بڑے بڑے پہاڑیں رو برو گنبد شریف کے پست پائے جاتے ہیں جیسا کہ
 حال حیات شریف میں حضرت کے ظہور معجزہ نبویہ تھا کہ بڑے بڑے قداور آدمی حضرت کے
 رو برو پست معلوم ہوتے تھے اور شان مبارک حضرت کی کہ شان الہی ہے سب سے رفیع اور
 بلند پائی جاتی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیم حجۃ نبویہ کی دیوار تمامہ سراسر پردہ سے پوشش
 کی ہوئی ہے یہ پردہ سبز و سفید ریشم سے تیار کیا ہوا ہے یعنی سبز زمین پر سفید ریشم سے
 کلمہ طیب اور اسم مبارک آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنا ہوا ہے اور وسط میں اس
 پردہ شریف کے کمر بند زین دو بالش کا عیض اس میں بھی حروف نے ہوئے ہیں گرداگر
 حجرہ مبارک کے یہ پردہ شریف بوقت تبدیل سلطان روم کے تبدیل پاتا ہے یعنی
 جب سلطان نیا تخت نشین ہوتے ہیں نیا پردہ گذرانا جاتا ہے اس واسطے یہ پردہ
 شریف کا تبرک کیا ہے اور دیکھتے ہیں کیا ہے کہ زائرین کو اغوات ایک روپیہ لیکر بقدر
 ایک ہی روپیہ کے مدد قطع کر دیتے ہیں۔ تاہوت یعنی صندوق مزار شریف حضرت
 خاتون جنت رضی اللہ عنہا مربع چار ہات کا اور بقدر قدام بلند اور سراسر چوبی ہے اور

اس پر اطلس سبز کا غلاف سلر سرستور ہے اور یہ قبر شریف مستطیل بطور قبر کے واقع ہے
 اوپر سے غلاف کے کچی دوشالہ زین گران قیمت کے اور کچی دوپٹہ نیارسی بیش بہا گذراستے
 ہیں اور ہر ماہ میں اوس کو تبدیل کرے ہیں اوپر سے اون دوشالوں اور دوپٹوں کے
 تیسواں جواہرات بیش بہا اقسام اقسام کے گذراستے ہیں اور موسم زیارت حجاج میں بڑی
 بڑے موتیوں کے عمدہ گران قیمت تیسویاں رہتی ہیں جذب القلوب میں شیخ عبدالحق دہلوی
 رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اب جس جگہ روضہ اطہر حضرت سیدۃ النسائی بی فاطمہ الزہرا
 رضی اللہ عنہا واقع ہے وہیں مکان مبارک حضرت کا تھا۔ اور اس تابوت پر شامیازہ اطلس
 سبز زردوزی چکن کار لگا ہوا ہے۔ سوائے روایتی پردوں کے جو سابق میں مذکور ہوئے
 ہر چہ شہ جالی شریف میں اطلسی پردے دوسرے قسم کے آویزاں ہے کہ اطرا زین آنکے
 حاشیہ غرق زرین چکن کے کام سے ہے اور عرض حاشیہ ہلے ندرین کا اس قدر ہے
 کہ ہودہ اطلس کا درمیان میں بہت کم چوٹا ہوا ہے اور کا زرین چکن سے آیات قرآنی
 وغیرہ بنے ہوئے ہیں ایسے کل جالی مبارک کے چوبیس پردے ہیں بہ سبب اختلاف
 طویل اور عرض چیموں کے عرض و طویل پردوں کا کبھی مختلف ہے پردے بڑے اونچے
 دس دس بات طویل اور چھ چھ بات عرض ہیں اور اسی قسم کے پردے اس سے
 بھی بہت بڑے بڑے پانچوں دروازہ صوم شریف اور تینوں محراب مسجد نبوی ابراہیم دروازہ
 منبر اور دیگر ہاے باب جبریل پر آویزاں ہے۔ پس اس قسم کے پردے کل تین دواہیں
 چالیس ہیں سوائے منبر شریف کے کل پردے بوقت قافلہ

حاج آویزاں رہتے ہیں اور حالی آیام میں نہیں

رہے مگر منبر شریف کا بڑا ہر چہ میں دروازہ منبر شریف

آویزاں ہوتا ہے

فصل سوم بیان مین مسجد نبوی علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات کے

صاحب جذب القلوب فرماتے ہیں کہ علماء تاریخ اور اہل سیر بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ مین تشریف لائے کہ انٹھنی حضرت کی اب جہان دروازہ مسجد نبوی ہے وہاں بیٹھ گئی حضرت نے فرمائے کہ یہ مقام ہمارے آتے کا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اور اس آیت کوتلاوت فرمائے۔ وقل رب انزل فی منزل مبارکک۔ وافت خیر الملتین ایں وقت مین یہ مکان مسجد نبوی کا غلستان تھا اور وہاں ایں غلستان کے مرید یعنی جاے خشک کرنے پھور کے کہ ملک سے دو یتیم کے تھی جو کہ بعض انصار اول کو پرورش کرتے تھے اور ایک جماعت مسلمانوں کی کہ قبل از تشریف فرمائی حضرت کے مدینہ طیبہ مین اسلام سے شرف ہوئے تھے وہاں نماز ادا کرتے تھے حضرت نے اون یتیموں کو طلب فرما کر اس جاے کو خرید فرمانا چاہا وہوں نے بلا عرض گذرانا چاہا مگر حضرت راضی نہ ہوئے اور اون کو پہلے قیمت دیکر بعد اس کی بیاد مسجد کی او اس جاے شروع فرمائے اور بعضے انصار بھی علاوہ اس کے نخل اپنے بمعاضد اوس زمین کے اپنے پاس سے اون یتیموں کو دئے اور مالکان زمین کو راضی کئے اور جو نخل کہ بے موقع واقع ہوئے تھے وہاں سے نکال دئے اور جو موضع کہ قریب سیرابوب کے ہے وہاں سرخشت تیار کئے حضرت نے بنفس نفیس اپنے سات ایک جماعت صحابہ کی بنا مسجد مین خشت اور تعمیر اور تسلی اور تشویق صحابہ کے لئے یہ بشارت فرماتے اللہم لا یخیر الا خیر الا خیر الا خیر ولا یخیر الا خیر

والہاجر تہ اور سقف مسجد کا خراکی شاخ سے اور ستون اوس کے بھی کچھ کی لکڑی سے بنا کے حلیث میں وارد ہے کہ جس وقت حضرت نے بنا مسجد شروع کئے جبریل امین حکم لائے کہ سقف مسجد موافق سقف مسجد موسیٰ کے بلندی میں ہو دے کہ سات گز سے زائد نہ تھا اور زمین اور کلفات کو اوس میں راہ نہ ہو دے سقف مسجد نبوی حضرت کے زمانہ مبارک میں اس طہر پر تھا کہ اگر بارش ہو دے پانی اوس کا آدمیوں کے سروں پر گرتا اور طول مسجد کا بنا داول میں قبلہ سے حد شمال تک چوبن گز اور عرض مشرق سے مغرب تر سٹ گز تھا پھر فتح خیبر کے بعد سن سات ہجری میں تجدید بنا کر حضرت نے فرمائی اوس وقت طول و عرض مسجد شریف سو سو گز ہوا اور اس بنا زانی میں بھی حضرت اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم خشک کو بنیاد مسجد میں اپنے ہاتھوں سے رکے اور پھر بنا داول کے بعد سولہ یا سترہ مہینہ تک بیت المقدس کے طرف نماز ادا فرمائے من بعد موافق حکم الہی کعبۃ اللہ قبلہ مقرر ہوا اور مسجد کے تین دروازے تھے ایک کا جانب قبلہ اور ایک جانب غرب کہ اس کو باب رحمت کہتے ہیں اور جانب مقابل میں دوسرا دروازہ تھا کہ حضرت اسی دروازہ سے شریف لایا کرتے اس کو اب باب جبریل کہتے ہیں اور حضرت کے وقت میں اس کا نام باب آل عثمان تھا اور سمت قبلہ اس مسجد مبارک کا حضرت نے برای العین مشاہدہ فرما کر تقریر کئے کہ جبریل امین حسب ارشاد الہی کو وہ اور حقون کو درمیان سے اٹھا دئے کعبۃ اللہ بعینہ مشاہدہ مبارک میں حضرت کے آیا اور قبلہ اس مسجد کا جانب منبر اب کعبۃ اللہ ہے بعد تجویل قبلہ کو حضرت نے اسطوانۃ خلق کے پیچے چودہ یا پندرہ روز نماز ادا کئے اب اس کو اسطوانۃ عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں۔ من بعد حضرت نے اپنی نماز کی جاسے وہ مقرر فرمائی جہاں اب محراب نبوی ہے حضرت کے زمانہ مبارک میں عادت محراب مسجد کی نہ تھی مگر بن عبد الغزیز

رضی اللہ عنہ کے وقت میں یہ عادت جاری ہوئی اور قبل وضع منبر قرب میں اُس ستون کے جو متصل جانب غرب مسجد کے تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ادا فرماتے اور کبھی کبھی حضرت یہ سبب طول قیام کے اس جگہ لکڑی بھی نصب فرماتے تھے پھر ایک شخص نے منبر تیار کر کے گلدانا اوس وقت سے منبر پر خطبہ ادا فرمانے کی عادت قرار پائی پھر وہ لکڑی کہ حضرت گاہے گاہے اوس پر تکیہ فرما کر خطبہ ادا فرماتے تھے آواز سے گریہ و بکا کی قصداً اس کا اوپر گندرا۔ طول منبر شریف بقول صحیح دو گز تھا اور علیہ منبر شریف کا بیان علیہ مسجد نبوی میں آوے گا ان شاء اللہ تعالیٰ پہلے زیادتی مسجد فیثہ میں زمانہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میں ہوئی پس سیدنا عمر حسب ارشاد نبوی شام ہجری میں مسجد نبوی کو جانب قبلہ اور جانب شام اور مغرب زیادہ فرماتے اور یہ سبب واقع ہونے حجت ازواج مطہرات کے جانب مشرق زیادہ نہیں کئے پس طول مسجد زمانہ نبوی میں یکانب شام ایک سو چالیس گز اور عرض اوس کا مشرق سے مغرب تک ایک سو بیس گز تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد تھا کہ اگر ان حضرت اسباب میں اشارہ نہ فرماتے زیادتی مسجد میں ہرگز نہ کرتا اگرچہ آدمیوں پر جلتے ننگ ہوتی اس زیادتی مسجد میں مکان سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا داخل ہوا اور مکان سیدنا جعفر طیار کا نصف زیادتی وغیرہ نصف زیادتی عثمان رضی اللہ عنہ میں داخل مسجد نبوی ہوا۔ دوسری زیادتی زیادتی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ ہوئی اور حضرت عثمانؓ نے ستون مسجد نبوی نقشبدار پتھروں سے اور سقف مسجد چوب سا گولان سے بنا کئے اور ستون مسجد کو لوہے اور قصاص سے مستحکم کئے زیادتی عثمانؓ بجانب شمال مسجد کی زیادہ اور بجانب جنوب کتر واقع ہوئی اور بجانب مشرق یہ سبب واقع ہونے حجت ازواج مطہرات کے بحال خود کھی گئی اور ابتداء عمارت عثمانی شہر

بیچ الاول ۲۹^{مین} اور تمام اس کا اول محرم ۳۰^{مین} ہوا اور بعض کہتے ہیں کہ ۳۱^{مین}
 ہوا لیکن مشہور قول اول ہے۔ تیسرے بار تغیر اور زیادتی مسجد نبوی میں بوقت ولید
 بن عبد الملک کے واقع ہوئی اور عمر بن عبد العزیز اس وقت میں ولید کی طرف سے عامل مدینہ
 طیبہ تھے پس عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ حکم دیا کہ لوگوں کی ہر اطراف مسجد نبوی
 کے تعبیت المال سے خرید کر کے داخل مسجد کئے اور حجرات ازواج مطہرات بھی منہدم
 ہو کر شامل مسجد مبارک ہوئے اس وقت لوگوں پر مصیبت ہوئی کہ اگر حجرات ازواج مطہرات
 باقی رہتے لوگ اس کے زیارت سے مشرف ہوتے کہ کس طور سے حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم اس دار فانی میں بسر برد فرماتے ہیں اور ولید نے مکان حضرت عائشہ خاتونِ جنت کا
 جو اوس میں فاطمہ بنت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیوی اور اوس کی اولاد
 اوس میں سکونت پذیر تھی جبراً لیکر داخل مسجد کیا عمر بن عبد العزیز حکم دیا کہ ہر دینار جو اوس
 مکان دینا چاہے گرا دے ہوں نے اس امر پر قسم کھائی اور قبول نہ فرما کے اور بیرون
 مدینہ ایک موضع اپنی سکونت کے واسطے اختیار کئے کذا فی جذب القلوب تھرا وراق کنز
 المطالب یا زبدۃ الاعمال میں دیکھا کہ اہل باغ فاطمہ رضی اللہ عنہا جو اندرون احاطہ مسجد کے
 واقع ہے وہ یہ ہے کہ جب فاطمہ بنت حسینؑ یا مروید مکان سے فاطمہ الزہراءؑ جدہ شریفہ
 اپنی کے باہر آئے اس مقام پر کہ جہاں اب باغ فاطمہ سے نامزد ہے مکان بنا فرمائی
 اور حکم کئے کہ وہاں بادلی تیار ہوئی جبکہ تیاری بادلی شروع ہوئی اوس میں کئی خیر حاصل
 نکلی حضرت موصوفہ اس میں آب وضو اپنا ڈالے جب سے کوئی خیر حاصل نہ ہو نہ ہیں ہوئی اب
 وہ بادلی بجاہ زمزم ہے اس کے پانی کا نہ بھی آب زمزم سے ہشتاب رہے لوگ
 اس کو بطریق تبرک پیتے ہیں اور تطبیق اس روایت کی جذب القلوب کے روایت سے ممکن

کہ حضرت موصوفہ پہلے مدینہ طیبہ سے باہر اپنی واسطے جاے مقرر فرمائے ہوں پھر مقام
 باغ فاطمہ پر جاے سکونت اختیار کئے ہوں رجحان الی نقل مضامین جذب القلوب طول
 مسجد شریف زمانہ میں ولید کے دوسو درہم تھا اور عرض ایک سو سینت گز ولید نے
 عمارت مسجد شریف میں نہایت تکلف کیا سقف اور دیوار اور ستون پر مسیح کے نقش
 طلائی کیا اور قصر روم کو لکھا اوس نے چالیس کار گیر اور چالیس شخص قوم قطعی کے اور اسی ہزار
 دینار اور ہزینہ ہائے نقروی اور قنادیل اور ایک ہفتایت میں چالیس ہزار مثقال طلا اور
 انواع واقسام کے اسباب تکلف مسجد شریف کے واسطے ہیجا اور علامت محراب مروج
 ہے اسی وقت سے عہدایت سے کہ ایک شخص کار گیران روم سے ارادہ کیا کہ قریب
 حجرہ شریف کے پیشاب کو بے بھر داس قصد کے زمین پر گرا سر اوس کا پارہ پارہ ہوا
 بمعنائس بات کے دوسرے کار گیر اسلام سے مشرف ہوئے لکھتے ہیں کہ اس وقت میں
 بہتر صورت شجر یا بہتر نقش لکھتا تیس درہم علاوہ مزدوری کے انعام پاتا قطع نقش و
 نگار دیوار قبلہ کو منتیالیس ہزار درہم صرف ہوئے ابتدا عمارت ولید شہد ہجری اور
 اتھارہ سال کا شہد ہجری میں ہوا عمارت ولید میں چار گوشہ اسے مسجد میں چار مینار
 اذان تیار ہوئے سلیمان بن عبد الملک جبکہ بعد اسے حج مدینہ طیبہ میں نیابت کو
 حاضر ہوا جو منارہ کہ قریب باب السلام کے تھا اور اوس کا سایہ صحن مکان میں سلیمان
 بن عبد الملک کے گریہ تھا اوس کو منہدم کیا صاحب جذب القلوب فرماتے ہیں کہ ظاہر
 کلام سید مہودی سے یہ پایا جاتا ہے کہ قبل عمارت ولید کی عمارت تیار ہو چکی
 جاری نہ تھی واللہ اعلم بالصواب اور زمانہ ولید میں مسجد نبوی میں نماز جنازہ ادا کرتے تھے
 تھا چوتھے دفعہ زیادتی مسجد نبوی میں بوقت مہدی علیہ عباسی کے ۱۶۱ میں

ہوئی اس نے بھی مثل لید کے تکلف اور زینت عمارت مسجد نبوی میں کیا اور زیادتی مہدی
 کی نقطہ بجانب شام بمقدار دس ستون کے ہوئی بعض روایت میں آیا ہے کہ شام میں
 مامون خلیفہ عباسی نے بھی عمارت مہدی میں بھی زیادہ کیا واللہ اعلم بیان خلیفہ مسجد نبوی
 جو حال بنا کی ہوئی سلطان عبدالجید خان بن سلطان محمود خان کی ہے باعث بنا و حال
 یہ مسعود ہوا کہ بنا قدیم سے ایک دھڑا ایک مصلی پر گرا اور وہ مشہد ہوئی سلطان
 موصوف نے یہ خبر سنا کہ یہ بنا مسجد شریف کیا یہ مسجد نبوی اور حرم شریف نہایت
 عمدہ و شک خد برین ہے دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے جو عشاق نبوی بن اون کے
 واسطے حرم نبوی کا جلیہ عرض کرنے میں آیا ہے تاکہ جو لوگ بظاہر شہ زہین ہوسکے میں
 اس کے تصور سے ایک نوع کی زیارت اور برکات اور سعادت خطمی حاصل کریں ابتداء
 بیان خلیفہ مسجد نبوی دیوار قبلہ سے کی جاتی ہے۔ جانا چاہئے کہ حضرت عثمان رضی اللہ
 عنہ زیادتی مسجد نبوی میں جو فرمائے وہ بجانب قبلہ واقع ہے اس واسطے کہ دیوار مسجد نبوی
 جو حضرت کے وقت میں تھی وہ چھپھٹ گئی لیکن نشان کے واسطے کٹھڑہ پستی بنا کر
 بن اور آل مسجد میں رونق منورہ اور منبر اور محراب نبوی واقع ہے اور جو جگہ کہ حضرت
 عثمان رضی اللہ عنہ بجانب قبلہ زیادہ فرمائے اس کو زیادتی عثمانی کہتے ہیں سوائے اسکے
 ہر طرف مسجد نبوی کے اور سلاطین نے اضافہ فرمائے ہیں تاہم نشان آل مسجد نبوی
 ہر طرف میں واسطے برکات کے باقی رکھے ہیں یعنی جہان تک کہ مسجد نبوی تھی ہاں تک
 نیم نیم ستون کو مسجد کے زرد نگاری ہے اور جہاں سے اضافہ سلاطین ہے وہ ان کے
 ستون سراسر سادہ ہیں کیفیت اس کی مفصل آگے بیان کیا جائے گی معلوم ہو رہے
 کہ دیوار قبلہ مسجد نبوی مع زیادتی عثمانی اور اضافہ سلاطین طول میں یک سو پینتالیس فٹ

اور دیوار قبلہ میں سولہ چشمن رواق بندی سے پیدا ہیں ہر چہ چشمن قریب ایک ہاتھ کے بلندی
 پر بہ نصب تختیان سنگ مرمر سے ابتدا دیوار قبلہ سے انتہا تک خیابان بندی ہے
 اور درمیان میں شل خانہ آئینہ کے جاسے چھوڑ کر ہر دو جانب میں اس کی تختیان سنگ
 مرمر کی بقدر ایک ہاتھ دو انگشت کے عریض اور بقدر ایک ہاتھ ایک بالٹ بلندی نصب ہیں
 اور پیشانی پر اس کے بھی تختی سنگ مرمر نصب ہے پس یہ چشمہ شل خانہ آئینہ بقدر دو ہاتھ
 چار انگشت کے بلند اور بقدر ایک ہاتھ دو انگشت کے عریض واقع ہے متن میں جو شل آئینہ خانہ
 واقع ہے اس میں چینی سفید نہایت عمدہ سپر گل کاری بزرگ سرخ و سبز و اوہ بہ شکل شہا
 کی اہوئی ہے اور عاشرین میں اس کے چینی سبز عمدہ شفاف نصب ہے کہ حسن لطافت لکھا
 دیکھنے سے متعلق رکھتا ہے یہ ہے صفاء عمارت کہ در کشائش بدیدہ بار
 نہ گرد نگاہ از دیوار پس حالت یہ نیزین گل کاری بزرگ ہاے اتوان زمین شفاف سفید
 پر جو سب بکار چینی شل آئینہ کے کجلی اور برخان اپنا بتا رہی ہے اور رواق بندی دیوار قبلہ
 جو چشمہ پیدا ہیں ہر چہ چشمن بہ خیابان بندی کا چینی چھ چھ سات سات واقع ہیں اور جو
 تختیان سنگ مرمر کی پیشانی پر اس کا چینی کے واقع ہیں اوپر سوار مبارک آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو دلائل الخیرات میں دو سو ایک اوپر ہیں بخط طلائعی عبد کندی
 ہیں اور محاذی ہر ہر اسم شریف کے ایک عظمہ در ہے کہ اس میں عبارت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم بخط نائب طلائعی کندہ ہے کہ قطعاً نام ان حروف کا بقدر ڈیڑھ انگشت کے ہے اور زمین میں
 روغن سرخ بھردے ہیں کہ وہ حروف طلائعی زمین سرخ میں رشک یافتہ ہیں ایک
 جلوہ نمائی کرتے ہیں اور شان خطائے حروف اس کے نہایت خوش خلی سے
 لکھو ہوئے ہیں کہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں اور اوپر اس کے ایک پٹی بقدر چھ انگشت کے

عریض کار چینی کی سرسرو واقع ہے پھر اوپر اس کے یکسٹر خط مثلث طلانی منبہ کی واقع ہے
 کہ قط قلم اس کا موافق سابق کے ہے اور زمین اس کی منبر سے اور ایک سطر سراسر
 دیوار قبلہ پر واقع ہے عریض بقدر ریح گز معادی تھمنا اور اسی دیوار قبلہ میں محراب عثمانی واقع ہے
 کہ وہاں سلسلہ اس کار چینی کا منقطع ہو کر پھر دوسرے جانب شروع ہے پس ہر وہاں
 میں محراب عثمانی کے اور روشندان کے خیابان بندی کار چینی کی ہے جسے چشمہ میں
 محراب عثمانی واقع ہے اس کی رواق بھی سب سے بڑی ہے جانب یمن محراب عثمانی پانچ
 چشمہ رواق بندی اور اٹھائیس خیابان کار چینی ہے اور جانب یسار میں کہ انتہا میں اس کے
 باب السلام ہے گیارہ چشمہ رواق بندی اور ستاون خیابان کار چینی ہے اور اسی طرف
 زیادتی مسجد نبوی میں جواز جانب سلاطین ہے ایک سطر مطالاس بن زمین کی محراب
 عثمانی کی رواق پر سے گزر کے آخر دیوار قبلہ تک پہنچی ہوئی ہے اس سطر کی ابتدا میں
 بعد بسم اللہ کے آیت فی بیوت اذن اللہ ان ترفع آخر تک بعد اس کے مع بسم اللہ
 آیت فاذا قرعت القران فاستعذ آخر تک پھر مع بسم اللہ سورہ انا قحوا کامل پھر
 درود شریف اور بہت اشعار نعتیہ گذرہ ہیں تمام اس سطر کا مکرر آیت آخر سورہ انا قحوا جو ہو الہی
 اور اسل رسولہ تا اثر السجود تک ہے پھر اوپر اس سطر کے بقدر چھ انگشت ایک چوٹی کار چینی کی بطور
 اوس کی پیشانی کے واقع ہے پھر اوپر اس کے دوسری سطر خط مثلث علی مطالاکہ قط قلم
 اوس کا بقدر دو دائرہ ہائی انگشت کے ہے عرض اس سطر کا قریب دو بائش کے اور زمین
 اوس کی سرخ ہے پھر اوپر اس کے بقدر چھ انگشت کے کار چینی واقع ہے پھر اوپر اس کے
 سطر سوم مثل اول کے خط طلانی منبہ کہ قط قلم اس کا بھی بقدر تیر انگشت اور زمین اس کی
 سبز ہے اور یہ سطر دین میں بھی آیات قرآنی مثل انما نعبد اللہ اور سوال کے

آیات قرآنی ہست کندہ ہیں بیان اس کا تمامہ اس مختصر میں گنجائش نہیں رکھتا پس یہ مینون
 سطر یعنی ہر دو جانب مسطور زمین سبز اور درمیان میں زمین سرخ نشان خط ثلث طلمائی نہایت
 جلوہ نما ہے اور یہ مینون مسطور ابتدا دیوار قبلہ سے انتہا تک ہے لیکن بعض سطروں ان مسطور
 اور سطر دوم سرخ متن اور سطر سوم سبز متن محراب عثمانی تک منقطع ہو کر جانب ثانی محراب
 موصوف کے شروع ہیں اور دیوار قبلہ کی آخر تک منتہی ہوئی پھر اوپر اوس کے کار چینی ارتفاع
 کمان چشمہ تک واقع ہے اور درمیان میں ایک ایک روشندان ہر چشمہ میں بطور درجہ
 کے نہایت خوشنما کماندار ہے اور جالی آہنی نہایت نازک ہر روشندان کے درمیان
 نصب ہے اور رواق کے ہر دو جانب آئینہ ہاے دکازنگ سفید اور سبز اور اوہ کی کل کاری
 اور مسجد نبوی کی پشت کی جانب مکان عشرہ مشرہ کا ہے اوس میں درخت ہاے سبز ترنمازہ
 نصب ہے ان روشندان میں سے نہایت زہت سے نمائش دیتے ہیں کہ اس کے دیکھنے
 والوں کو فرحت حاصل ہوتی ہے طول ان روشندان کا مقدار چار ہات کے اور عرض دو
 ہات کا ہے ارتفاع دیوار قبلہ کمان نو تک مقدار چالیس ہات کے تخمیناً ہے اور کمانوں پر
 قبة واقع ہیں مگر ارتفاع قبة مختلف ہیں کہیں تخمیناً دس ہات کہیں کم کہیں زیادہ جس
 چشمہ میں کہ محراب عثمانی ہے وہ چشمہ بھی سب سے بڑا ہے محراب عثمانی نہایت پر تکلف ہے
 یعنی سنگ مرمر کا ہے بمقدار ڈیڑ قدم بلند اور بقدر چار ہات کے عرض ہے رواق
 اوس کی سنگ مرمر سفید شفاف مہرہ دار سیاس میں سیاہ پھلیان نصب ہیں مگر
 نہ بعینہ صورت پھلی کی کہ نام شروع ہے اور ہر پھلی کے دونوں جانب طلمائی تحریر
 ہے اور ہر دو جانب اوس کے زمین سرخ میں قطعات متعددہ بخط ثلث مطلقاً اور قط قلم
 بمقدار ڈیڑ انگشت کے ہے تحریر ہے اور رواق محراب کے تین ہات اوپر ایک دابڑہ سنگی جو

اطراف میں اس کے برگ عمدہ کنندہ ہیں اور تمام دائرہ مغرق بطلاب ہے اور اس دائرہ میں بآئینہ
 بندی گل کاری گونا گوں ہے اور ہر دو جانب اس دائرہ کے دو سمو سے سنگی بھی مثل دائرہ
 مذکورہ مغرق بطلاب اور گل کاری آئینہ بندی کے واقع ہے پس یہ دائرہ معہ ہر دو سمو
 ایک عجیب خوش نما ہے اور اس قہر میں بائیس روشندان کماندار نفیس بصفت مذکورہ
 ہے جانب یمن محراب موصوف کہ جانب شرق مسجد شریفی ہے پانچ چشمہ جو واقع بندہ کمانہا
 چپیدہ دیوار قبلہ سے ہیں اس میں اٹھائیس آئینہ کار چینی ہے اور آخر میں دیوار کے اس طرف
 دروازہ منارہ حضرت بلالؓ کہ اس کو اب منارہ رئیس کہتے ہیں واقع ہے و جسے یہ ہے کہ
 کہ اس منارہ پر اب رئیس المؤمنین اذان دیتے ہیں الحال بعضے جانب اس دیوار قبلہ میں
 محراب عثمانی کا محاذی جالی مبارک مواجہ شریفی کے واقع ہے اور جانب یمن محراب موصوف
 کہ غربی ہے اور سلاطین اس طرف مسجد مبارک کو زیادہ سے کہتے ہیں گیارہ چشمہ کماندار ہیں کہ میں
 ستاون آئینہ کار چینی ہے اور باب السلام مسجد نبوی اسی جانب ہے۔ عرض زیادتی عثمانی کا
 بیس بات جو ہے یعنی باقی ہے اس میں سلاطین وغیرہ کے طرف کے کچھ زیادتی نہیں
 ہوئی۔ زیادتی عثمانی کی دو بھر ہیں طول میں درجہ اول درجہ دوم سے کم ہے اس واسطے کہ
 دونوں جانب میں اس کے حجرہ دس دس بات کے طویل واقع ہیں درجہ اول ایک سو پچیس
 بات ہے اور درجہ دوم ایک سو پچیس بات ہے اور در طول اس کا باب السلام سے منارہ رئیس
 تک اور عرض دیوار قبلہ سے وہ کٹھن متلی ہے جو صد زیادتی عثمانی ہے پس صد اربعہ زیادتی
 عثمانی جانب یمن کی جالی مواجہ شریف واقع ہے اور باقی کٹھن متلی ہے اور زیادتی عثمانی
 میں نیم ستون سنگ مرمر کے ہیں اس میں حسب موقعہ شجرہات متعددہ طلائی ہیں اور
 سنگ مرمر کالی شفاف سفید مہر دار ہے اطراف میں اس کے کتابت بخط ثلث طلائی

نعتیہ وغیرہ نہایت خوشنما ہے انتہا میں اس نیم ستون کے حلقہ برگہاؤ سنگ سادہ بروغن
 سرخ نہایت عمدہ کندہ ہے اور یہ حلقہ بزرگ ایک بالشت کی بلند ہے اور مغرق بطلاب ہے اور
 اس نیم ستون مرمر پر ستون سنگ سادہ بروغن سرخ کمال نزاکت اور صفائی سے استاد
 کیا ہوا ہے قابل تصویر اس ستون کا بھی مغرق بطلاب ہے اور یہ نیم ستون سنگ مرمر اس
 ستون سرخ کی کرسی معلوم ہوتا ہے کرسی نشینی اور صفائی اور نزاکت اور صنایع اس کی قابل
 دید ہے زیادتی عثمانی اہتر بات طول اور بیس بات عرض ہے باقی ستر بات طول میں
 اسی طرف جو سلاطین کی زیادتی ہے اس میں بھی ویسا ہے دیوار قبلہ میں کمانہا ہے چسپیدہ
 معائنہ کار چینی جیسا کہ زیادتی عثمانی میں بیان اوس کا بشیر و بسط ہوا واقع ہے رواقہ مسجد
 شریف جو نیم ستون مرمر واقع ہیں چالیس پر ایک ہے اور یہ نیم ستون مرمر تیرہ ہیں کہ علامت
 زیادتی عثمانی ہے باقی جو زیادتی سلاطین ہے اس میں ستون سنگ سادہ کی سرخ ہیں کل
 ستون زیادتی عثمانی اور زیادتی سلاطین جو بجانب زیادتی عثمانی ہے اکتیس ہیں اور جانب
 یسار محراب عثمانی دروازہ منارہ باب السلام ہے وہ بھی نہایت عمدہ اور بکافیت ہے جو کتب اور
 پیشانی اوس کی مغرق بطلاب ہے الخضر جو کتھرہ پستلی حد زیادتی عثمانی ہے جانب
 اس کے وہ مقام کی ابتدا ہے کہ حضرت علیؑ علیہ وآلہ وسلم ابتدا مسجد شریف فرمائے ہیں
 پس یہ کتھرہ مذکور منبر دیوار قبلہ اس کے واقع ہے اور اسی سے ریاض الجنۃ شروع ہے تین
 چشمہ مسجد نبوی تک ریاض الجنۃ کا عرض اور چار چیموں تک اس کا طول ہے اور اس جائے
 ریاض الجنۃ اس واسطے کہ تین کبریاں مقام درمیان قبر محضر اور منبر منبر کے واقع ہے اور حدیث
 شریف میں وارد ہے ما بین قبری ومنبری مرفوعة عن ریاض الجنۃ یعنی درمیان
 قبر شریف اور منبر منیف میرے ایک باغ ہے باغ اور جنۃ کے محدثین معنی میں اس طرح ہے

وجوہات متعددہ بیان کئے ہیں پس بکثرت استعمال روضہ مخدوف ہو کر ریاض الجنۃ مشہور
 ہوا حدود ریاض الجنۃ میں بھی ویسے ہی نیم نیم ستون مرمیہ بن جیسا حدیث یادتی عثمانی میں
 ذکر ہوا۔ پھر ماہر اس ریاض الجنۃ کے اور دو چشمی بہ نصب ستون ہلے سنگ سرخ غیر مرمیہ
 کرتا نصف ستون کا رطلانی ہے اور طول و عرض اونکا موافق چشمہاے سابق ہے یہ وہ
 حد ہے کہ یہاں تک آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابائے کرام کے وقت مبارک میں یہ
 مسجد نبوی پر تھا تیسرا ایک اور حد ہے کہ ستون سنگ سرخ رہا نہ علاحدہ سر اور کرسی پر
 اور ان کے ہے اور طول میں مسجد نبوی کے بعد دثانی تین ستون کے بعد جو تھے ستون پر
 ہذا مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کندہ ہے اور تین کرسی ہائے سنگین یا تختی ہائے سنگ
 مرمیہ مسجد مبارک میں نصب ہیں یہ علامت اس کی ہے کہ کل مسجد نبوی معہ سقف
 اور محن آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابائے کرام رضی اللہ عنہم کے وقت میں آتی ہی
 تھی من بعد خلفاء عباسیہ اور بنی امیہ کے وقت میں اضافہ ہوئی کل مسجد نبوی معہ زیادتی
 صحابائے کرام سوائے زیادتی عثمانی مشرق سے مغرب انیانویں ہاتھ اور جنوب سے
 شمال تک انیانویں ہاتھ الحمد للہ کہ یہ پیمائش قریبے رعایت جذب القلوب کے اب
 جو ہمارے سقف مسجد نبوی ہے بعض نوہات بجانب شمال اصل مسجد شریف جو معہ محن تھی رہ گیا
 اور باقی سب اصل مسجد نبوی معہ محن کو سقف مسجد بنا حال معہ اضافہ سلاطین محیط ہے اور
 معلوم کیا چاہئے کہ اوپر محض تفصیل ان ستون کی بیان کی گئی جو حدود عثمانی اور حدود اصل
 مسجد نبوی وغیرہ تھی سیاہ اس کے جو سلاطین نے سقف مسجد نبوی میں اضافہ کئے ہیں
 ان کے ستون اور چشمہ ماسیوائے انکے ہیں اصل مسجد نبوی بجانب بالین روضہ اقدس کے ہے
 لیکن مخدوفی بالین روضہ منورہ کے فقط چھ چشمہ مسجد موصوف کے ہیں اور ایسی اصل مسجد نبوی

جو کہ جانب بالین مبارک روضہ منورہ کے واقع ہے محراب نبوی اور محراب سلیمانی اور دو کبری
 ہیں محراب نبوی اس جگہ پر ہے کہ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایام طہات
 تک امامت سے اپنے صحابہ کرام کو نماز پڑھائی۔ محراب موصوفنگ مرمر شفاف کا ہے جگہ
 طمانحایت عمدہ اور طریقہ محراب مسجد جو تاحال مروج ہے یکاد ہیو اسے عمر بن عبد العزیز
 رضی اللہ عنہ کا ہے قبل ان کے یہ طریقہ نہ تھا کہ عامل مدینہ طیبہ جانب سے ولید بن عبد الملک
 کے تھی اونہوں نے بنائی پشت پر اس محراب کے یہ عبارت ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم
 صلی اللہ علی سیدنا محمد وبارک وسلم امن بعزائمہ هذا المحراب النبوی العبد
 المعتوف بالتقصیر مولانا السلطان ابو النصر قانیای خلد اللہ ملکہ
 سنہ ثمان وثمانین وثمانمات یعنی ابو النصر قانیای نے اس محراب کو شہ ہجری
 میں تیار کیا محراب نبوی بنائے قدیم میں سلطان عبد الحمید خان بانی حال نے اس میں کچھ
 تصرف نہیں کیا اظہر محراب جانب بالین جالی آقدس روضہ اطہر سے بیس ہا کے فاصلہ پر
 ہے اور بلندی محراب شریف بقدر دو قد آدم ہے اور پر اس محراب کے ایک قبہ مثلث یعنی
 سہ گوشہ اسپر ایک کس طلائئی بہت عمدہ نصب ہے یہ قبہ مع کس رخت میں بقدر قد آدم
 نہایت رفیع الشان ہے اور دل یعنی فصاحت محراب شریف بقدر سواد دہات کے ہے ہر چند
 کہ اس محراب مبارک میں چند قطعات سنگ مرمر ہیں مگر صناعی سے ایسا وصل کیگیا ہے
 کہ کل محراب ایک جسم دکھائی دیتا ہے اس محراب کے رواق سفید مرمر شفاف پر سیاہ
 لہرہ چلی نما نہایت جلوہ دیتا ہے اور اس رواق پر ہر دو جانب خطائش کے سطر کندہ
 اسپر طلائئی ملع ہے اور یہ عبارت تحریر ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم قد نری
 قلب وجماع فی السما فلنولینک قبلۃ تمضیا قول وجماع شطر

المسجد الحرام وحیت مآکتہ فلو اوجوہکم شطرق صدق اللہ ان
 اللہ وملائیکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذانوا صلوا علیہ وسلم
 تسلیما صدق اللہ اللہم صلی علی سیدنا محمد خاتم النبیین واما
 المرسلین ورسول رب العالمین۔ اور ماتحت اس سطر کے ہر دو جانب اوق
 محراب موصوفین یہ حدیث کندہ ہے کہ زمین اوس کی سبز ہے قال النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم الصلوۃ عماد الدین پھر اندرون محراب ایک سطر میں یہ حروف طلا سے تحریر ہے
 الحامدون الساجدون الامرون بالمعروف والنہی عن المنکر
 والحافظون لحدود اللہ وبشر المؤمنین اور ہر دو جانب منخامت محراب
 خط طلائی سے کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کندہ ہے زمین سبز
 و سیاہ و سرخ میں اقسام اقسام کی طلائی عمدہ گل کاری ہے کہ دیکھنے سے تعلق ہو
 پیشانی پر اوس کے ہر چہار جانب سنگ مرمر کی بیل اور بچول کندہ کر کے کیا ہے وہ بھی
 سبز سرخ مفرق بطلا ہے اوپر محراب کے جو قباہ کلس بنا ہوا ہے اس میں بھی سبز سرخ رنگ کے
 زمین میں عمدہ عمدہ طلائی کام ہے چہ زمین اوس قبہ کے ایک طبقہ مدد سبز رنگ ہے اوس میں
 حروف زرین کندہ ہیں نشان طغرا در سے برابر سمجھ نہیں ہوتی اور یہ محراب کے کسی طرف
 دیوار نہیں ہے دونوں بازو پر کٹھرہ پتیلی نصب ہے اور تھوڑے فاصلہ سے جنب میں کٹھرہ
 پتیلی کے دونوں طرف محراب کے کمان میں پتیلی ہیں پھر جانب ثانی کمانوں کے کٹھرہ پتیلی
 نصب ہے اور یہ وہی کٹھرہ مدیادتی عثمانی ہے اور دونوں کمانوں کی اندر دروازہ بطور پچانک
 کے نصب ہے کہ اس دروازہ سے زیادتی عثمانی میں آدمی داخل ہو سکتا ہے اور اون دونوں کمانوں
 ایک ایک گردہ پتیلی نصب ہے ایک کمان کے گردہ پر بخط ثلث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کندہ ہے اور دوسرے پر یہ حدیث سے ماہلین بتی و منبری، موضہ من، ریاض الجنۃ
 اور جانب ثانی کمان بتلی جو بالمشیت محراب نبوی ہے پھر ایک گردہ کمان پر قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کندہ ہے اور دوسری پر یہ حدیث من زمہ فی مما
 فکانما نزل فی حیاتی ترجمہ حدیث اول در میان حجرہ اور منبر میرے ایک بلغ
 ہے باغون سے جنت کے ترجمہ حدیث دوم جو شخص کہ میری زیارت رات کے بعد کرے
 پس گویا کہ وہ مجھ سے عالم حیات میں ملاقات کیا اور یہ دونوں کمانین در میان منبر شریف
 اور حجرہ منیف کے واقع ہیں جانب یسار منبر مبارک کے ایک طرف ہیں یہ حدیث کندہ ہے
 الایمان لیاذن الی الدینۃ کما تاذن الحیۃ الی جہا اور دوسری جانب میں یہ
 حدیث کندہ ہے من ہذا قبری وجبت لہ شفاعتی صدق رسول اللہ
 ترجمہ حدیث اول۔ ایمان داخل ہو گا مدینہ طیبہ میں جیسا کہ داخل ہوتا ہے سانپ اپنی سوراخ میں
 ترجمہ حدیث دوم۔ جو شخص کہ میری قبر کی زیارت کرے اس کے لئے میری شفاعت
 واجب ہے مجھ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم محراب نبوی بغا صلا تیرہ بات کے منبر
 شریف سے واقع ہے پس یہ محراب در میان جالی بالین شریف اور منبر منیف کے واقع ہے
 جانتا چلے گا او اہل عہد ان حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں منبر کا طریقہ نہ تھا اور سبب
 بناء منبر دو لکھتے ہیں بھلا یہ کہ جب حضرت کو دیر تک خطبہ میں کھڑے ہونے سے تکلیف
 ہونے لگی دوسرا یہ کہ ایچی بابا سے واسطے سیکھنے احکام اسلام کے آپ کی خدمت
 یفتر میں حاضر ہوتے صحاباے کرام سے آپ کو تمیز نہیں کر سکتے اس واسطے تیاری
 منبر کئے تاکہ حضرت اسپر شریف رہنے سے خطبہ میں ہرج نہ ہو اور ایچی بھی حضرت کو
 صحاباے کرام رضی اللہ عنہم میں پہچان لین اور جو منبر شریف کو بنایا اس کے کمان

بعضے باقول یا یا قوم اور بعضے میمون اور بعضے صباح اور کلاب کہتے ہیں اور یہ منبر مبارک چوبی تیار ہوا تھا اور سنہ سات یا آٹھ ہجری میں تیاری اس کی ہوئی بلندی میں بقدر دو ہات کے اور تین درجہ کا یعنی دوزینہ اور ایک نشہ گاہ تھی بقدر ایک گز مربع اور نیچے نشہ گاہ کے جو درجہ تھے وہ بالشت بالشت کے عریض کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نشہ گاہ منبر پر نیشہ رکھ کر پائے شریف اپنے درجہ دوم پر رکھتے جس وقت کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے ازراہ ادب دوسرے درجہ پر بیٹھتے تیسرے درجہ پر پائے شریف اپنا رکھتے بعد جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تیسرے درجہ پر بیٹھ کر پائے شریف اپنے زمین پر رکھتے جس وقت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے چھ سال تک موافق طریقہ رضی اللہ عنہ کے عمل کے من بعد ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ پر شریف رکھے اور منبر مبارک کو پارچہ قبطی سے غلاف تیار کر کے پھسلے کہ قبل حضرت عثمان کے یہ عادت نہ تھی حضرت کے وقت سے شروع ہوئی جب کہ معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے چھ درجہ منبر تیار کئے پھر جب مروان حاکم مدینہ طیبہ ہوا منبر نیشہ کو وسیع کیا اور طریقہ وسعت منبر نیشہ اس طور پر ہوا کہ منبر نبوی پر اب بنو س کا منبر بطور غلاف کے بنایا گیا تاکہ نشہ گاہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں لوگوں کے بیٹھنے سے محفوظ رہے اس وقت میں لوگ اس میں ہات داخل کر کے منبر نیشہ کو مس کرتے تھے اور برکت اوستا حاصل کرتے تھے اور واسطہ خذ برکت کے کسی طرف نشہ گاہ نہ کھڑی کھلی رکھتے تھے۔ ایک بار معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان کو کہ اس وقت میں حاکم مدینہ تھے کہ منبر نبوی کو مسجد نبوی سے نقل کر کے شام کو مسجدین جبکہ مروان حسب ایماے معاویہ منبر نبوی کو حرکت دینے کا ارادہ کیا ایک ایسی ہوا سے سیاہ ہی کہ دوزخ میں

ستارہ نظر پڑے اور دوسری روایت میں لکھا ہے کہ معاویہ بذات خود بارادہ نقل منبر
 فیشہ کو حرکت دی سوچ گھن سی ایسی تاریکی ہوئی کہ دن کو ستارہ نظر آئے معاویہ
 رضی اللہ عنہ بشاہدہ اس حال کے اس فعل سے باز آئے بلکہ یہ ضد کے کہ میں منبر فیشہ کو
 اس لئے حرکت دیتا کہ دیکھوں دیکھنے کا کیا ہے یا کیا ہے۔ مطری سے یہ روایت ہے کہ
 معاویہ نے منبر شریف کے چار درجے کے کہ منبر شریف نبوی جو تھاتین درجہ ایک
 اور دوسرے منبر تین درجہ کا بنا کہ منبر نبوی اور اس کے ایسے کل چھ درجے پھر جبکہ منبر شریف کے
 لکڑیاں باعث کھنگلی کے گر گئے خلفا ابنی عباس نے منبر فیشہ کی تجدید کے اسطور
 پر کہ منبر نبوی کی لکڑیوں کے سات دوسری لکڑیاں چکئی تھیں اس کے گیسلی تیار کر
 پھر جبکہ حرم شریف میں آتش زدگی ہوئی یہ منبر فیشہ محروق ہوا پھر بعض خلفا ابنی عباس نے
 تجدید منبر کے اور جو لکڑیاں منبر نبوی محروق کی پکی رہیں اس کو دیوار قبلہ مسجد نبوی کی
 جانب دھکے لئے تاکہ لوگ اس کو سکرین اور برکات حامل کریں اس واسطے کہ وہ لکڑیاں
 حضرت کے جسم شریف سے مس کی ہوئی تھیں۔ بمقامیکہ نشان کتبائے توبہ و رسالہ
 سجدہ صاحب نظران خواہد بود۔ الغرض کئی بار رد و بدل منبر فیشہ کا ہوا آخر الام
 اب منبر مسجد نبوی میں موجود ہے بنا کیا ہوا سلطان مراد بن سلطان سلیم رومی کا ہے
 اور تاریخ بنات ۹۹۸ ہجری ہے اور یہ تین منبر فیشہ پر خطائے طلائی کندہ ہے منبر اولیٰ سلطان
 ملادیہ منبر تیسرا سنگ مرمر کا ہے کہ نہایت محروہ و شفاف ہے اس کے نیچے چوترہ
 سنگ مرمر کا قریب دو بالشت کے ہوئے مواجہ منبر تحت چوترہ دوسرے پان سنگ مرمر
 کی اوپر اس چوترہ کے بقدر عورت کے حویض اور ایک تہ آدم پر ایک ہات فائدہ بلندی
 میں ہے اور اس مکان میں دو پانی دروازہ نصب ہے پیشانی پر کلن کے کمرہ طیب اور کمرہ

اشعار بھی کندہ ہیں بیابحت دشت مفہوم نہیں ہوتے کمان دروازہ پر جا بجا تختیر طلائی
بہت عمدہ ہے اور اس کمان سے سیڑیاں منبر کی شروع ہیں پھر دوس درجہ پر نشست گاہ
کو اوپر ہر چار طرف کمان سنگ مرمر کے عمدہ بنے ہوئے ہیں بقدر قد آدم رفیع ہیں
ان چاروں کمان پر ایک قیہ مخروطی سنگ مرمر کا بقدر قد آدم بلند بنا ہوا ہے سراسر مغرق اطلال
ہے اور ہر دو جانب سیڑیوں کی منڈیر سنگ مرمر جالدار کے نصب ہے اور یہ بھی سراسر
طلائی ہے منبر شریف کا دروازہ ہمیشہ مقفل رہتا ہے مگر جمع کے روز کھلتا ہے اور سپر
ایک پردہ اطلس سبز کاندزین کا معلق ہوتا ہے اور ہر دو جانب اس کے نشان سبز
غلی کاندزین کی نصب ہوتے ہیں چنانچہ بیان اس کا مفصلاً فصل نماز میں کیا جاوے گا اس
منبر شریف کے روبرو سات ہات کے فاصلہ پر ایک کبوتر ہے کہ بلندی اس کی زیادہ قد آدم سے
میں ہات سے زمین اس کی سراسر سنگ مرمر کی ہے کہ ستون مرمری پر قائم ہے راہ آمد و رفت
میں کمان قائم ہے اور اس میں دو پاٹی دروازہ قائم ہے اور ماتحت کمان کے سیریاں سنگ سیاہ
کی چکر دار نصب ہیں اور یہ کبوتر صغیر یعنی چھوٹا کبوتر کہلاتا ہے اور پنج وقت نمازوں میں
کبیرین اور سپر کھڑے ہو کر باواز بلند تکبیر کہتے ہیں تاکہ تمام مصلین کو رکوع و سجود اور قیام
امام کی اطلاع ہو اور عرض منبر شریف کے دونوں جانب میں درحالوں پر بے غلاف قرآن مطلا
عمدہ عمدہ خط کے قریب دو تین سو کے رکھے ہوئے ہیں اور بہت سے لوگ اس جگہ
حاضر ہو کر تلاوت قرآن مجید کہتے ہیں اور منبر کے بازو کی جانب دس ہات کے فاصلہ پر
بجانب مغرب محراب سلیمانی ہے یہ ایک کلا گیا ہوا سلطان سلیمان خان رومی کلبہ نقشہ
اس محراب کا بعینہ موافق محراب نبوی ہے مگر فرق یہ ہے کہ وفاق محراب نبوی میں کار
طلائی زیادہ ہے اور محراب سلیمانی میں اس قدر نہیں اور ان دونوں محراب کو درمیان میں

منبر نبوی واقع ہے اور پشت محراب سلیمانی پر یہ عبارت کندہ ہے: **اشاهد المہربان**
المبارک المظفر سلطان سلیمان شاہ بن سلطان بایرام خان
اعز الله انصاه محمد والہ وسلم تاریخ شہر جمادی الاول سنہ ۹۰۰ ہجری ثمان
 وتسعایہ کامل ترجمہ یہ ہے کہ اس محراب کو سلطان سلیمان شاہ نے سنہ ۹۰۰ ہجری
 شہر جمادی الاول میں بنوایا ہے اور اس محراب کی بھی ہر دو جانب میں شیل محراب نبوی
 کے دو کمانین پستیلی ہیں اور اس میں پستیلی دروازہ میں ایک کمان کی پیشانی پر لا الہ
 الا اللہ الملک الحق المبین دوسری پر محمد الرسول اللہ صلاۃ
 الوعدہ الامین دوسری جانب میں ایک کمان پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وآلہ وسلم شفاعتی یوم القیمۃ حق فمن لم یؤمن بھا لم ینج من
 اہلہا اور ایک جانب میں دوسری کمان پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم شفاعتی لا اهل الکبائر من امتی ترجمہ حدیث اول یہ ہے کہ آن
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شفاعت میری روز قیامت حق ہے جو شخص
 ایمان میری شفاعت پر نہ لائے یعنی انکار میری شفاعت کا کرے وہ مستحق شفاعت کا
 نہیں ہے مصداق انکار شفاعت فرقہ بندیہ ہیں جن کو وہابیہ کہتے ہیں پس مسلمان کو
 لازم ہے کہ حضرت پر جان سے فدا ہوں اور تصدیق ارشاد حضرت کریں اور ایمان لیں
 اللہم ارننا قباحبک وحبیبتک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رجعا الی
 المقصود جو جالی روضہ منورہ کی خلف شریف کے جانب واقع ہے اسی طرف میں
 قبۃ تون جنت رضی اللہ عنہا کلمہ ہے اور یہ قبۃ شریفہ کی اطراف بھی پالی روضہ
 منورہ کی محیط ہے اور باہر اس جالی کے ایک قطعہ کو کئی چشمہ مسجد نبوی کے قریب

ہیں طول اس قطعہ کا جنوب سے شمال تک انتیس ہات اور عرض اس کا مشرق سے مغرب
تک تیس ہات ہے اور اس قطعہ مسجد میں دو چوتھرہ ہیں ایک چوتھرہ متصل جالی شریف کے
کہ اس میں محراب تھم گاہ نبوی واقع ہے اور نقشہ اس کا حلیہ جالی شریف میں بیان
کیا گیا اور سیری درمیان میں چوڑ کر پھر ایک چوتھرہ بطور چو کی خانہ کے واقع ہے کہ اس پر
اغوات موافق باری اپنے شب و روز حاضر رہتے ہیں طول اس کا قریب دس بارہ ہات
کے ہے اور عرض دو تین ہات کے ہے اس چوتھرہ کے پیچھے ایک اور چوتھرہ اغوات کے
کہ وہ قریب بارہ پندرہ ہات کے مربع ہے اور اطراف اس کے پستلی کٹھروں ہے کہ
سنگین نقش ہو گزروں میں نصب ہے اور ہر چہ کہ جائزہ قالین تمام مسجد نبوی میں مفروش
ہیں مگر خصوصاً اس چوتھرہ پر عمدہ عمدہ قالین کی جائزہ تختی ہیں اس واسطے کہ یہاں اصل
خدمت مثل شیخ الحرم نائب الحرم اور خزانہ دار کی حضوری کا مقام ہے اور ان کے لئے
یہاں مصلیٰ بھی بنتے ہیں اور بوقت نماز بیگناہ سب اسی چوتھرہ پر اغوات صاف باندھ کر
نماز ادا کرتے ہیں اور اس قطعہ مسجد میں دو گھڑیاں بلند بقدر قدام پیش رفتی دھڑکتی ہیں
ہیں کہ ذکر اور ان کا حلیہ جالی شریف میں ہوا اور اسی قطعہ مسجد میں سراسر ہوتا ت مسجد کہ
انتہا اس کا سراسر چوب مسجد ہے واقع ہے اور اس قطعہ مسجد میں کہ واقع خلف شریف ہے
حجرہ اغوات ہیں کہ اس میں کوئی بیاں منادہ ہانے اذان کی اور مصلیٰ اماموں کے
اور سامان وغیرہ کہتے ہیں اور باب انساں بھی یہ سب قریب جالی شریف کے
اور دروازوں سے لایا ہے اور چوتھرہ کلاں مربع اغوات کا جس کے اطراف کٹھروں پستلی
ہے جس کا ذکر اوپر ہوا ہے چوتھرہ محراب صفحہ کا آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے وقت میں تھا کہ یہاں ایک سانپ بنا ہوا تھا جو صحابہ کرام کے چاروں بے سامان تھے وہ

یہاں کہتے تھے ان کو اصحاب صفہ کہتے ہیں انہیں میں سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
ہیں کہ اون کی خوراک اور غذا محض دیدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اون پر باوجودیکہ
تین تین چار چار فاقہ گذرتے تاحم وہ کسی سے سوال نہ کرتے ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ
اکثر اوقات شدۃ فاقہ سے مجھ پر غشی آجاتی لوگ یہ گمان کرتے کہ اس کو کچھ جنون ہوا
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہیں سے ہدیہ آتا وہ سب اصحاب صفہ میں
تقسیم پاتا اور بعضوں کو خیرات پنے ساتھ کھانے میں شریک فرماتے اور بعضوں کو
صحبائے کرام جو اختیار تھے ان کو تفویض فرماتے تاکہ اون کی ضیافت کریں اور اسطر
لقب اصحاب صفہ کا حضرت کے وقت میں ضیافت السلیمن تھا شامان کا سو کبھی زیادہ کبھی کم
ہوتا تعریف اون کی حق تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے للفقہاء الذین احصوا فی سبیل
اللہ لا یستطیعون ضربا فی الامراض بحسبہم لیاہل اعیان من التعفف
تفہم لیسوا ہم لیسوا لون الناس الخافا جرہم بخیرات اور صدقات کے مستحق
وہ فقرا ہیں جو اپنے تین اللہ کی راہ میں روکے ہیں کہ زمین پر چلنے کی قوت نہیں رکھتے جو
لوگ کہ حال سے ان کے ناواقف ہیں بحسب نہ سوال کرنے کے اون کو غنی اور مالدار
جانتے ہیں اسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم انکو علامت مبر اور تقویٰ سے پہچانتے
ہو وہ لوگ کسی سے مجر و الحاج سے نہیں سوال کرتے انتم و اسی طرف میں حجرات انواع
مطہرات ہیں اور آمد و رفت بھی اولن کی اسی جانب سے تھی اس واسطے اس کو باب
کہتے ہیں اب بھی عورات کی جامی جو مسجد نبوی میں ہے قریب باب النساء کے واقع
ہے فقط جالی مبارک پائین کے طرف میں جو قطعہ مسجد نبوی ہے طول اس کا جنوب
شمال تک سراسر متصل نہ یاقتی عثمانی جانب دروازہ مندرہ ربیعہ ہے اور جانب

شمالی اس کا متصل سراسر قطعہ مسجد جالی پائین مبارک ہے اس قطعہ کا مشرق سے مغرب تک
 کہ جانب مغرب میں اس کے باب جبریل اور جانب مشرق میں جالی پائین روضہ منور
 ہے اور ایک ہی درجہ سے اس قطعہ میں تین حجرہ کے بقدر چار ہاتھ کے بلند اور دو ہاتھ کے
 عریض ہیں اور باہر سے اس کے سینھائے آہنی اور اندرون میں دروازے نصب ہیں
 اور یہ ایران تینوں حجرہ کو یکجا طلائی ہے اور درمیان کے حجرہ کے پرکار طلائی زائد
 ہے اور پیشانی پر اس کے ایک طرہ طلائی نصب ہے اور نیچے اس کے بار طلائی یہ آیت
 شریفہ ہے ان الله وملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا
 عليه وسلم تسليما اس جانب ستون مقام جبریل ہے کہ یہ ستون حال میں جالی
 شریف کے اندر داخل ہو گیا ہے اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ شاید حضوری جبریل خدمت
 نبوی میں اسی طرف ہوتی ہوگی اب بعض معلمین میں یہ عادت جاری ہے کہ زائرین کو
 اس مقام میں حاضر کر کے ملائکہ پر اس مضمون سے عرض کرتے ہیں السلام علیکم یا ملائکہ
 ما فیمن قبرا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی سلام ہو تم پر اسے فرشتو جو حاضر
 ہو تم اطراف قبر مبارک نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس سے بھی یہ پایا جاتا ہے کہ شاید
 ارباب کشف کو شہود اس بات کا ہوا ہے کہ قبر انور کے پاس ستر ہزار درود نوبت نبوت
 حاضر ہوتے ہیں حضوری اول کی اسی دروازہ سے ہوتی ہے باہر باب جبریل کے اور اول
 تینوں درجوں سراسر سنگ مرمر کا فرش ہے اور دونوں جانب ایندوانتہا میں فرش سنگ
 مرمر کے دروازہ چوبی خوش نما نصب ہیں اور یہ فرش سنگ مرمر بیرون دروازہ مسجد
 نبوی خاص اسی دروازہ مبارک کی طرف ہے اور دوسرے دروازہ مسجد کے طرف نہیں
 اور اندر حد سنگ مرمر موجود بلکہ بیرون مسجد ہے مگر یہاں کوئی جوتہ چمن کر حاضر نہیں ہوتا

یہ اہتمام بھی مخصوص اسی دروازہ سے ہے کہ اور دروازہ ہاے مسجد تک جو پہنکر حاضر ہونے کی اجازت سے سبب اس کا ظاہر میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دروازہ یعنی باب جبریل جالی روضہ منورہ سے قریب ہے کہ ایسے کوئی دروازہ قریب نہیں اور شاید تعظیم فرشتگان حاضرین قبر شریف بھی مد نظر ہو واللہ اعلم اور جو جازہ کہ لاوارث ہو اور میت حرم شریفین حاضر کرنے کی اپنے کو وصیت نہ کیا ہو ان کی نماز بھی یہی فرشتہ سنگ مرمر پر ادا کرتے ہیں اصل طول مسجد نبوی بنا حال معہ زیادتی عثمانی و زیادتی سلاطین مشرق سے مغرب تک ایک سو اڑتالیس ہاتھ ہے مگر دو درجن کا طول کچھ کم ہے اور عرض مسجد نبوی جنوب سے شمال تک ۹۶ ہاتھ ہے باب النساء کی جانب میں متصل قطعہ مسجد خلف شریف سراسر دالانچہ بیوتات غرب روئے ہے اور اس کے دو درجن ہیں گل میں جنوب سے شمال تک ایک سو ایک ہاتھ ہے اور عرض میں مشرق سے مغرب تک اٹھائیس ہاتھ ہے اور اس میں بقدر شتر ہاتھ کے عورتوں کے واسطے جالی نصب ہے چوٹی کہ اسپر روغن بنبر کیا ہوا ہے اس جالی میں سو اے عورتوں کے مرد بیٹھ نہیں سکتے اور اس دالانچہ کی دیوار میں سراسر کتابخانہ نصب ہیں کلاس میں اغوات اور اہل حرم اور مدرسین سامان اپنا رکھتے ہیں تعداد میں اہتر ہیں ان میں ایک درجے کتابخانہ اڑتالیس اور دو درجے تیس ہیں ابتدائیں اس بیوتات کی قریب باب نسا ایک دیوار سنگ بست بقدر قد آدم ضخیم دو ہاتھ کی اور طول میں سولہ ہاتھ وسط میں اس دیوار کے محض واسطے خوشنمائی کے ایک محراب سنگ سرخ کہ اوسپر گل کاری مبنذ ملمع طلائی ہے کہ عمارت حال میں تیار ہوا ہے اور اس دیوار میں بھی کتاب خانہ نصب ہیں محض اغوات اس میں اپنا سامان رکھتے ہیں مابین اس

دیوار کے اور عورتوں کے ہالی کے انیس ہاتھ کا فاصلہ ہے اس قطعہ میں شب کو اغوات
 موافق اپنی بلدی کے یہاں حاضر رہتے ہیں اور بستر ہای خواب بھی اون کے یہاں
 رہتے ہیں اور بر عایت حضوری اغوات اس والاچہ کی رواقوں پر پردے آویزاں
 ہے معمول ہے کہ بسترین اغوات کے قبل غیثا آتے ہیں اور بعد ازاں صبح اون کے
 مکانوں کو واپس جاتے ہیں اس والاچہ غروب روئے کے جواب میں محاذی دوسرا
 والاچہ شرق روئے باب الرحمتہ کی طرف پر واقع ہے طول اس کا مساوی طول والاچہ
 غروب روئے کے ہے مگر عرض اس والاچہ کا پینتیس ہاتھ ہے دوسرے طول میں
 ان دونوں والاچوں کے دس دس رواق اور عرض میں دو در و رواق ہیں والاچہ غروب روئے
 میں کتاب خانے دیوار میں نصب ہیں اس والاچہ شرق روئے میں کتابخانہ ہلے چوبی
 بلندی میں سات ہاتھ اور عرض میں تین ہاتھ اور ضخامت میں بقدر ایک ہاتھ ہیں
 اور تعداد میں پینتیس ہیں ان میں بھی اہل حرم اور مصلیان اہل مدینہ کا اسباب رہتا
 ہے اور ان کتاب خانوں کو اغوات کے کچھ تعلق نہیں اور جو کہ غیر ملک والے مدینہ
 طیبہ میں اقامت پذیر ہوں اور اہل حرم سے راہ درسم پیدا کرین بشرط مستعار
 کوئی ایک کتاب خانہ کی کوئی ان کو ملتی ہے یوقت حضوری حرم شریف اسباب
 ضروری اپنے رکھنے کا انکو بہت آرام ہوتا ہے متصل ان دونوں والاچوں کے
 جواب مسجد مبارک واقع ہے کہ طول اس کا ایک سو اڑتالیس ہاتھ ہے دونوں
 جانب میں اس قطعہ کے ایک ایک منارہ اذان ایک معروف منارہ شکیلہ دوسرا
 منارہ سلیمانیا واقع ہے اور دروازہ ان مناروں کے بھی اسی جواب میں سے ہے
 اور وسط میں اس کے باب مجیدی ہے روبرو سے مسجد مبارک اور بیوتات کے

دو تین ہاتھ کے نیک طرہ طلائئ مثل قلگی طاہس کے نصب ہے اور
ہر دو جانب تختی پر گل کاری نہایت عمدہ کندہ ہے اور آسپہر بھی طمع طلائئ
ہے اور تختی بنر میں بخط ثلث طلائئ یہ حدیث کندہ ہے صلوٰۃ فی
مسجدی خیر من الف صلوٰۃ فی غیرہ الا المسجد الحرام۔ ترجمہ ایک نماز
میری مسجد میں بہتر ہے ہزار نمازوں سے دوسرے مسجدوں میں مگر مسجد
حرام اور جو واقعین مسجد مبارک اور جواب اور والا نیچے بیانات کہ محاذی صحن
مسجد واقع ہیں دو دور واقون کے وسط میں سر پر ہر ہر ستون کے سنگین
مدورات بقدر دو بالش دورہ میں نہایت خوش قطع آئینہ نمایاں اور اطراف
ان مدورات کے سہ نابی قور بلندی میں سبہ انگشتی واقع ہے اور اس
پر صمغ طلائئ ہے اور اس مدورات میں بخط ثلث طلائئ اسمائے
صحبا بے کرام رضی اللہ عنہم اور اسمی وواز ددا مام وغیرہم رضی اللہ
عنہم کندہ ہیں اور بمثل آئینہ طلائئ نہایت مزین اور خوشنما
معلوم ہوتے ہیں تعداد میں انچالیس ہیں قبة ہلے مسجد مبارک
معه جواب اور والا نیچے کل دو سو تیس اور ستون کل مسجد میں معہ
جواب وغیرہ تین سو اٹھاون اس میں نیم ستون مرمری یعنی چوبستون
کمرین سے نصف تک سنگ مرمر اور نصف سقف تک سنگ سادہ کی کتیس
ہیں اور نیم ستون زرین یعنی جن ستون کے نصف تک محض کار طلائئ ہے
اور باقی سنگ سادہ کے ہیں سترہ ہیں اور نیمہ جو بطور جواب کے
دیوار سے متصل نصب ہیں ارسٹ اور باقی ستون سادہ دو سو بیس

بہن سطرہی ستونوں کے دورہ میں اس قدر ہے کہ دونوں ہاتھ آدمی اگر
 حلقہ کرے اس میں آجائے نیم ستون مرمری اور نیم ستون طلائی پر نصف
 تک کار طلائی اور باقی ستونوں کے سروں پر یقہر ایک ہاتھ کار طلائی
 ہے اور سر پر سب ستونوں کے گل کاری نہایت عمدہ پتھر پر کندہ ہے
 اور اس پر طبع طلائی ہے اور سب ستون بلکہ کل مسجد سنگ سرخست
 بنی ہوئی ہے اور واسطے زینت اور برقان کے روغن پہرا ہوا ہے۔ پس
 ہر ہر ستون سرخ پر نقش عمدہ طلائی کمال نزاکت اور صفائی سے
 ہے۔ مثل سرو ایک صورت تصویر ہے اور دریچے جو دیوار قبلہ میں واسطے
 آمدورفت ہوا کے اور روشنی کے بنائے ہیں نہایت پاکیزہ اور
 مزین ہے کسی جگہ تو وہ دریچے بصورت گل پتھر سے تراشے ہوئے
 نہایت نزاکت اور صفائی سے دیوار قبلہ میں نصب ہے اور اس میں
 آئینہ ہائے رنگارنگ موافق مقتضائے مکان اس میں جڑے ہیں
 وہ آئینہ ہائے رنگارنگ بصورت برگ گل ہیں اور توران کے مغرق بطلان
 اور کوئی دریچے رواق دار ہیں اور کوئی مزین ہیں اور رواقوں میں اور اطراف
 حاشیہ در چھا آئینہ ہائے رنگارنگ نصب ہیں اور وہ سب دریچے
 تعداد میں (۲۸۴) ہیں قطعات بخط طلائی آئینہ دار حجرہ شریفہ
 کے اطراف اور سوا اس کے بکثرت نصب ہیں اس میں احادیث
 اشعار نقشیہ تحریر ہے۔ اوں قطعات میں سے ایک قطعہ
 میں یہ حدیث ہے۔ اللہم صل علی محمد بنی صالح الجزان للہ سبعون

عالم حول العرش يستغفرون بحب الی بکرا و عمر رضی اللہ عنہما و یلعنوا
 بلغض الی بکرا و عمر۔ ترجمہ حدیث تحقیق کے واسطے حق تعالیٰ کے ستریز
 مخلوق ہیں اطراف عرش کے کہ مغفرت چاہتے ہیں مجبین الی بکرا و عمر کے
 واسطے اور دشمنوں پر ابو بکرا و عمر رضی اللہ عنہما کے لعنت کرتے ہیں
 اور ہر دروازہ مسجد نبوی کے مقابل ایک قطعہ بخط ثلث طلائعی پر
 تکلف آویزاں اور اس میں نوبت سنتہ الاعتکاف تحریر سے لیتے
 میں نیت اعتکاف مسنون کی کرتا ہوں اور یہ یاد رہے کہ ہر کوئی
 شخص بجز داخل ہونے مسجد مبارک کے نیت اعتکاف کر لے
 تاکہ سب چند اس کو ثواب حاصل ہو۔ ایک ثواب زیارت
 نبوی دوسرا داخل مسجد۔ تیسرا اعتکاف کا اور یہ بنا بر مذہب
 امام محمد رحمہ اللہ علیہ کے ہے۔ ان کے پاس وقفہ کرنا مسجد میں نیت
 اعتکاف ایک لمحہ بھی اعتکاف صحیح ہے اور ہر قطعہ معلقہ مسجد
 شریف نہایت پر تکلف اور مزین اور مصفا ہیں کہ صفائی اور حسن میں
 آئینوں پر مات کرتے ہیں اور یہ سب قطعات بطور آئینہ بندی کو فرمائیے
 اپنے اپنے موقع پر آویزاں ہے صحن میں مسجد مبارک کے محاذی جالی
 خلف شریف کے ایک احاطہ ہے اور اس کے اطراف میں کٹیرہ
 آہنی سبز نصب ہیں اور آمد و رفت کے واسطے اس میں ایک دروازہ
 ہے مگر جبکہ خادمین حرم شریف آب و سانی اشجار کو جلتے ہیں تو وہ
 کھل جاتا ہے ورنہ ہمیشہ مسدود رہتا ہے ہر کوئی اس میں جانہیں سکنا سکتا

اندر چند درخت خرما اور ایک درخت املی اور ایک درخت بیر کا ہے اور
 یہ باغ فاطمہ کے ساتھ نامزد ہے اور باہر متصل کثیرہ ہاے سبز ایک
 چاہ ہے اس کو چاہ زمزم کہتے ہیں کہ اس میں آب چاہ زمزم آتا ہے چنانچہ
 ایک سال اس کا قصہ یہ مشہور ہے کہ ایک شخص اپنے ڈول
 چاہ زمزم میں مکہ معظمہ میں ڈال دیا تھا وہ ڈول اس چاہ مدینہ میں نکلا
 اور واسطے اظہار منجرہ نبویہ کے وہ ڈول ایک مدت تک مدینہ
 طیبہ میں آویزاں رہا۔ اصل اس باغ فاطمہ کا اوائل فصل میں مذکور
 ہوا۔ یہاں سے طیبہ دروازہ ہاے مسجد نبوی عرض کیا جاتا ہے
 سب دروازوں سے مسجد نبوی کی بہت پر تکلف اور بڑا باب السلام
 ہے کہ جانب اور رخ اس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ بلندی میں دس
 بارہ ہاتھ بلند گل کاری آہنی ہے کہ وہ معرین بہ طلا ہے اور پائونپر
 اس کے بیل بوٹے انواع اتم کے نصب ہیں۔ ایک پاٹ پر
 ان المتقین فی جنات النعیم اور درو کر پر ادخلوها السلام
 آمین پتیلے حروف کندہ نصب ہیں۔ اور اس دروازہ پر ایک
 بڑا قبة مثل قبة ہاے مسجد شریف بنا ہوا ہے اور اندر قبة کے بخط طلائی ستہ
 انگشتی شان ثلث بہت سے آیات قرآنی مثل ونزل من القرآن
 ما هو شفا وغیرہ تحریر ہیں اور باہر دروازہ کے سراسر چوکھٹ
 ایک سطر حروف طلائی جلی پشان ثلث تحریر ہیں کہ اس میں دعا و اسطر
 سلطان عبد الحمید خان کے تحریر ہے اور اس کا نصب بھی سلطان عثمان خان

نیک اوس میں مذکور ہے اور ماتحت قبہ اور ہر دو جانب دروازہ دیواروں پر
 سراسر کارچینی ہے اور کچھ دروازہ غرب رویہ ہے جانب غرب میں مسجد کے
 واقع ہے جنب میں اسی دروازہ کے باب الرحمتہ پہ بھی پر تکلف ہے
 مگر نہ مثل باب تمام کے طول و عرض میں بھی کم ہے اس باب الرحمتہ پر سائبان
 سنگ سرخ ہے دونوں جانب سائبان دو ستون شستونہائے مسجد
 منقش مطلقاً مگر ان ستونوں کے مابین یہ آیت کندہ ہے قل یا عبادى
 الذین اسرفوا علی الفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر
 الذنوب جمیعاً اللہ هو الغفور الرحیم بخط ثلث طلای تحریر ہے یہ دروازہ
 مبارک بھی جانب غرب ہے مسجد شریف میں واقع ہے محاذی اور مقابل میں اس
 دروازہ کے جانب شرق مسجد شریف باب النساء اور اوس کے اطراف
 بھی بھت آیات قرآنی بخط ثلث طلای تحریر ہیں پیشانی پر اس دروازہ کے بخط
 ثلث یہ آیت تحریر ہے جوازولج مطہرات کی شان میں نازل ہے وقرن
 فی بیوتکم ولا تبرجن تبرج الماہلیۃ اور دوسری یہ آیت واذکر
 ما یتلے فی بیوتکم من آیات اللہ والحکمۃ یہ دروازہ شرق رویہ ہے
 جنب میں اس کے سراسر باب جبریل ہے اور پیشانی پر اس کے بخط ثلث یہ
 آیت شریف مطلقاً تحریر ہے فان اللہ ہو مولاء وجبریل وصالح المومنین
 یہ دو دروازہ یعنی باب نسا اور باب جبریل بھی پر تکلف ہیں مگر باب الرحمتہ
 سے کم باب نسا پر سنگ سرخ کا سائبان کمر کی ستون سنگ سرخ پر استاد
 ہے باب جبریل بلا سائبان ہے وسط جواب مسجد نبوی میں باب توسل ہے

جو مشہور باب مجیدی ہے باب توسل بانی مسجد مال سلطان عبد المجید خان نے
 نام اس کار کہا تا کہ وسیلہ اپنی نجات کا ہو وے اور باب مجیدی اس واسطے
 مشہور ہے کہ یہ ایجاد سے سلطان مذکور کے ہر اسکی پیشانی پر خط ملٹ طلای
 کندہ ہے یا لہذا الذین امنوا للفقواللہ وابتغوا الیہ الوسیلہ وجا
 فی سبیلہ لعلکم تفلحون یہ دروازہ سب دروازوں سے بلندی میں
 کم ہے اور جلیہ اسکا قریب جلیہ باب النسا کے ہے اور یہ دروازہ شمال رو ہے
 اور باہر ہر ہر دروازہ کے خفگی پانی کے ہین سنگ سرخ سے نہایت عمدہ
 بنے ہوئے ہین اس میں تو ثیان وضو کی واسطے لگائی ہین مگر باب السلام کے
 خفے حرم شیرف سے کچھ فاصلہ پر واقع ہے اور یہ خفے سب سے بڑے اور
 مدور ہے اور باقی تینوں دروازوں خفے متصل دیوار مسجد نبوی قریب تودروازہ
 ہے مصلے جو مسجد نبوی میں مفروش ہین ہر ہر مصلے بقدر دو ہات کے عرض اور
 تین ہات طویل ہین مصلے پشیمی رنگ سرخ و سبز و زرد ہین کہ چشم ان کے
 بقدر دو تین انگشت کے نہایت نرم اور مچلی ہے کہ اسپر بیٹھنے سے نہایت آرام
 اور راحت حاصل ہوتی ہے اور رنگ ان کا بہت شوخ اور عمدہ ہے کہ دیکھنے
 سے آنکھوں کو زہت اور تازگی حاصل ہوتی ہے اس قسم کے مصلے استبول میں
 تیار ہوتے ہین لیکن ایسا نرم عمدہ رنگ پشیم کا قالین ملک ہند میں دیکھنے میں
 بخین آیا البتہ اس قسم کے مصلے استبول سے مکہ معظمہ میں اگر ایک ایک مصلے ہند
 ہند رہے ہین میں روپیہ کمینی کو بکتے ہین تعداد کل مصلوں کی تین ہزار دو سو اٹھارہ
 ہے یہ مصلے ہر موسم ہر مسجد مبارک میں بچتے ہین اور موسم گرما میں اٹھ جاتے ہین

امواصلے کہ پشی فرش گرم ہوتا ہے موسم سرما میں اس سے آرام ہوتا ہے اور
 موسم گرما میں گرمی زاید ہوتی ہے سابق میں مسجد مبارک میں موسم گرما فقط فرش
 حصیر رہتا تھا چند سال سے وحدانہ مہین کہ وہ خدمت گزار حج میں شریفین
 میں نہایت کمر بستہ ہی سلطان روم سے اجازت لیکر جا نماز ہائے شطرنجی کا
 فرش گزارنا یہ ایام گرما مسجد نبوی میں وہی مصلیٰ کھتے ہیں۔ منارہ اذان مسجد
 شریف میں پانچ ہیں ایک منارہ رئیس کے کہ جائے اذان حضرت بلال
 رضی اللہ عنہ ہے رئیس المودن میں اس منارہ پر اذان کہتے ہیں فقط یہ منارہ
 سلطان عبدالعزیز خان کے وقت میں تجدید نہوا بلکہ منارہ قدیم رہا اور باقی
 منارہ اذان تجدید ہوئے اور یہ منارہ بہ نسبت سب مناروں کے رؤ
 اطہر سے قریب تر ہے اور جانب شرقی دیوار قبلہ سے متصل ہے بلکہ منہ گوشہ
 شکر دیوار قبلہ ہی یہ منارہ سب مناروں سے بلند ہے اور اس کے تین درجے
 ہیں بلندی اس کی قریب دوسو ہاتھ کے دو سر منارہ باب السلام ہے یہ منارہ
 محاذی اور مقابل منارہ رئیس کے گوشہ غربی میں دیوار قبلہ کے واقع ہے اس کے
 قریب میں منارہ باب الرحمہ ہی یہ دو منارہ دو درجے ہیں بلندی قریب سو ہاتھ
 کے ہیں وضع انکی بھی قدیم معلوم ہوتی ہے واللہ اعلم اور دو منارہ دونوں گوشہ
 جواب مسجد شریف میں واقع ہیں نام یک منارہ کاشیکہ دوسرا سلیمانہ ہی یہ
 دو منارے بوضع جدید استنولی نہایت صفائی اور راستگی سے تیار ہوئے
 ہیں ان دونوں مناروں کے تین تین درجے ہیں اور ہر درجہ اس کا
 سنگھائے نقش ہی نہایت نازک ہی اور سر پر ہر درجہ کے طلع طلائی ہے اور

اور بلندی دونوں مناروں کی قریب دیر سو ہاتھ کے ہی حیرم کے شریف کے باہر
 قریب میں کئی احاطہ بنے ہوئے ہیں اس میں طہارت خانہ سنگ بست متعدد ہیں
 اور وہ نہایت پاکیزہ رہتے ہیں اس کی شست و شودن بہر میں کئی بار ہوتی ہے
 ہر ہر طہارت خانہ میں پانی کی ٹوٹی لگی ہے کہ اس سے ہر آدمی باسانی
 طہارت کر سکتا ہے اور لوگوں کو اس سے نہایت آسائش و آرام ہے
 جانا چاہئے کہ مسجد نبوی نہایت عمدہ اور کمال پر تکلف ہے اور اس میں قسم
 قسم کے صنایعی ہیں ایک تو یہ کہ مسجد موصوف باوجودیکہ سراسر سنگ بست ہے
 مگر اس کی بنائیں ایسی نراکت کا رنگری ہے کہ جیسا کوئی تارنیہ کاغذ یا پارچہ
 کمال صنایعی اور نراکت سے ہندوستان میں تیار کرتے ہیں اور نقش اسکا ایسا
 عمدہ اور نفیس کیا ہوا ہے کہ جیسا کاغذ عمدہ منقش ولایت سے آتا ہے اور التزام اس
 بنائے مسجد میں یہ ہے کہ جہاں جہاں ستون مسجد حضرت کے وقت میں تھے اسی
 مقام پر بنا و حال میں قائم ہیں تا برکات بنائے زمانہ نبوی باقی رہے اور حضرت
 کے وقت مبارک میں ستون مسجد نبوی درخت خرماسے اور مقف اسکا شاخا
 خرماسے تھا پس قرنیہ عمارت اس وقت کہان ملحوظ باینہمہ بنائے حال کی قرنیہ عمارت
 میں کچھ بھی فرق نہ کیا اور باقی رہنا قرنیہ عمارت سابقہ کمال عجیب بلکہ معجزہ نبوی ہے
 صلی اللہ علی سیدنا محمد صاحب المعجزات پس یہ عمارت رقیع الشان مصفا مع
 پروہاے رزین اور شیشہ آلات گران بھاسے ملوہے اور مقدر منحت
 عمارت میں سب جائے پر فرش عمدہ تجلی مفروش ہے اور طلا سجائے ایسا
 ہے کہ جایا ہرچہ رودیوار پر اور ہر ہر ستون مسجد پر یہاں تک منارہ ہاے ادا

باوجود اس کلائی اور طبری کے سب مظلما اور مذہب میں اور سب پر ملمع طلائی ہی
 اطلس و حریر کا اس میں اتنا صرف ہے کہ کمانی پردہ روضہ منورہ کے توتو ہاتھ کے
 مکسر میں سب اطلسی میں اور ہر ہر پر دیکے اطراف میں چار شش انگشتی طلائی
 کلاتیوں کے اور چار انگشتی تور طلائی معہ جواب دو انگشتی لگی ہوئی ایسے بھی پردہ بکتر
 میں سوائے اس کے پردہ ہائے اطلسی شکل مربع مستطیل باحاشیہ یکدستی
 کارچکن کلاتیوں ہر ہر محراب اور دروازہ ہا مسجد بارکے واسطے اور ہر پردہ
 پیمائش میں چالیس چالیس کچان کچاس ہاتھ مکسر ہے یہ بھی بکتر میں سامان
 طلائی روضہ منورہ کا مثل طوغہا موم تہی اور قادیل اور دخت طلائی روشنی کے
 اور عود سوڑ میں کہ موضع بہ الماس و یاقوت وزمرد گران بجا سقف پر آویزان ہی
 اور تختیان جو اہر و الماس و یاقوت وزمرد بیش بہا کے اور خوشہ ہا ہر مرد
 گران بہا جو اپنے موضع اور موقع پر لگے ہیں ماوراء اس کے صرف نقرہ کا تو کچھ
 حساب بھی نہیں کہ قادیل جو نفیس مسجد نبوی میں بکتر میں بنجرین سب کے
 نفروں میں اور بڑے بڑے طوغین موم تہی کے دہرے میں اس سے دھندل
 سامان طلائی نفروں روضہ منورہ اور مسجد نبوی کا کوٹھے میں کوئل رکھا ہوا ہے
 اس کے استعمال کی نوبت نہیں پہنچتی پس حرم نبوی ٹھاٹ بارگاہ شاہنشاہی کا
 معلوم ہوتا ہے حاضریں نماز پنجگانہ اور زائرین جو بکتر کمال آداب سے بھجوا کر
 حرم نبوی میں حاضر رہتے ہیں کوی دست تضرع اور دعا روضہ منورہ کی طرف
 دراز کرتے ہیں کوی دست بستہ کھڑے ہو کر متوجہ روضہ شریف سلام عرض کرتے
 ہیں کوی کمال شوق اشک آنکھوں سے بہاتے ہیں کوی بحال ادب بیٹھے ہو

ورو دشریف عرض کرتے ہیں کوئی بنائیت اضطراب جالی شریف روضہ نور کو
 بلک جاتے ہیں کوئی خشوع و خضوع سے اس عتبہ عالیہ پر چہرہ سائی کرتے
 ہیں ہر چند کہ بعض لوگ اس امر سے انگوٹھ کرتے ہیں مگر وہ اپنے فعل سے باز
 نہیں آتے اور اغوات بالباس فاخرہ کمر بستہ گرد پیش روضہ مقدمہ اہتمام
 میں سرگرم ہیں اور ہر خدام حرم بالباس پاکیزہ اپنے خدمات پر معمور اور بکار
 خود مشغول ہیں اس سے صاف و صریح یا اجاتا ہے کہ شہنشاہ عالمی مقام دربار عام
 میں برآمد اور جلوس فرمایا ہے سرفراری کا اس شہنشاہ کے کچھ حال مجھ سے
 مت پوچھو کہ جس کے دل میں یک ذرہ اور محبت اس ذات مکرّم سے حاصل ہو
 اس پر صاف و صریح یہ امر مکشوف ہوتا ہے کہ اس روضہ منورہ میں یک شہنشاہ
 برآمد ہے کہ نظر رحمت اور غنایات سے اپنے ہر ہر حاضرین کو سرفراز فرماتا ہے
 اور ہر شخص بقدر جو عہدہ اور نظر اپنے مقبّل انوار غنایات اور امّ شہنشاہ
 اور جذبہ غنایات حضرت کا ہر ہر حاضرین کے دل پر ایسا ہوتا ہے کہ الطاف
 صد والدین اس پر تصدیق و ثناء ہے اس حال سے عقدہ حل ہوتا ہے کہ صحابہ
 کرام رضی اللہ عنہم بوقت اپنے مخاطب ہونے کے فدائے بابائنا و امہاتنا
 یعنی ہمارے مان یا پ فدا ہوں آپ پر عرض کرتے اور تصدیق مضمون
 حدیث نبوی بھی بمرتبہ حق یقین پوچھتا ہے کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ
 جن کو ذرہ بھی ایمان حاصل ہے وہ لوگ میری شفاعت سے مستفید ہیں اس واسطے
 کہ جو لوگ یک ذرہ ایمان رکھ کر حضرت کے روضہ مبارک کے پاس حاضر ہو جاویں
 غنایات اور رحمت سے حضرت کے محروم نہیں ہیں پس روز محشر تو روز خاص رحمت

اور مکرمت اور شفاعت ہر اس روز وہ لوگ کیونکر حضرت کی شفاعت سے
محروم رہیں گے اور معنی حدیث من ذار قبیہی وجبت لہ شفاعتی کی
بھی صاف حاضرین کو دیکھ جاتے ہیں ترجمہ حدیث حضرت کا ارشاد ہے جو
شخص میری قبر کی زیارت کرے اوس کے واسطے میری شفاعت واجب ہے اور
توجہات حضرت کے قلب حاضرین پر شہود ہونا نتیجہ شفاعت حقائق کے پاس
ہے کس واسطے کہ توجہات حضرت عین توجہات حق ہے پس کہل گیا سر اس
آیہ کریمہ کا کہ تـسـرـا نـمـن و اوردہ ہو لو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤا
فاستغفر اللہ واستغفر لہم الرسول لوجد اللہ توابا رحیما یعنی اگر لوگ
اپنی ذاتوں پر ظلم کرے اور گنہگار ہو کر حضرت کے پاس حاضر ہوں اور حضرت
انکی مغفرت خدا سے چاہیں تو ان پر حق تعالیٰ بھت متوجہ ہوتا ہے اور رحم فرماتا ہے
پس شفاعت حضرت کی نہ مخصوص اور محصور روز قیامت ہی بلکہ حاضرین کی شفاعت
سے حضرت کی دارین میں فیض یاب ہوتے ہیں اور حاضرین کے واسطے بحر رحمت
بلا وقفہ شفاعت سرفراز ہے اور یہ عنایت اور توجہات نبویہ عام حاضرین پر
مبذول ہیں پہر جو لوگ کہ انحصار الخاص یعنی اولیا اور ابدال اور اقطاب
امت مرحومہ میں حال عنایت نبویہ ان پر اور ہے کہ وہ ہم سے بیان نہیں ہوکتا
اور صدوائے اور ہزار افسوس ہے حال پر ان لوگوں کے کہ اپنے تین امت
مرحومہ میں شمار کرتے ہیں اور شفاعت سے حضرت کے انکار اور درباب
زیارت کی توجہات کہہ کر تاویلات و اہیہ کرتے ہیں ہذا اہم اللہ
وایانا سواء الطریق یہ وہ بارگاہ شاہنشاہی ہے کہ سلاطین اور بادشاہان

جہان جس کے حضور ہی کی تمنا ہی میں مر گئے سلاطین ظاہری تو کیا پھر ہے جملہ انبیاء
 و مرسلین صلوٰۃ اللہ علی نبینا وعلیہم السلام یہاں کے انتساب کی تمنا رکھتے ہیں
 اسی باعث سے شب معراج مسجد اقصیٰ بیت المقدس میں سب انبیاء اور
 مرسلین اپنی اقتدا سے غمزدہ ہوئے اور عیسیٰ علیہ السلام تمنا آپ کی امت مرحومہ
 میں داخل ہوں گے اور زیر سایہ مزار اطہر آپ کے دفن ہوں گے جناب
 محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ اپنے جد امجد کی شان مبارک میں ارشاد فرماتے ہیں
 افلت شعوس الاولین وشمسنا ابد اعلیٰ فلتک العلی لا تعزب لیغنی
 سب آفتاب نبوت انبیاء و مرسلین کی چمکی اور غروب ہوئی مگر ہمارا آفتاب
 جو ذات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ہمیشہ بلند رہے گا اور کبھی نہ زایل ہوگا
 اور حضرت کے واسطے اَنَا فَاَنَا قیام قیامت ازدیاد مقامات اور ترقی
 درجات حق تعالیٰ کے پاس سے عنایت اور سرفراز رہے گی اور کیا خوش
 نصیبی مساکین اور فقراء امت مرحومہ ہے کہ لکوک بلکہ کروڑہا حضورِؐ سے
 شرف ہو گئے اور قیامت تک ہوتے جائیں گے نظر خاص اس شہنشاہ کی
 غربا کے حال زار پر ہمیشہ مبذول ہے غریب پروری خاصہ اس بارگاہ کا ہے
 اس واسطے ارشاد ہوا اللھم اجینئ مسکینا وامتنئ مسکینا واحشرنئ
 فی زمناۃ المساکین فقرو قبول تھاد بارگاہ خاص تھا تمغایہ سرکار کا
 فصل چہارم بیچ بیان خدمت روضہ منورہ کے واسطے خدمت مبارک
 جالی شریف کے خوبے مقرر ہیں وہ قریب یک سو کے ہیں اور ان کی واسطے
 ایک ہی طرح کا لباس مختلف اور نفیس مقرر ہے یعنی سر پر مخملی ٹوپی گندہ

گندہ پنہ دار سوئین کا کام کیا ہوا اس پر عامہ بیگوشی صاف چٹہ مدور بندھا
 ہوا اور جسم میں دو تین لباس اندر اور پر سب کی شلیع بڑی آستین کی
 اور سروال اور کمر شال کی فریاد جامہ دار سے بندھی ہوئی اور خوجہ کو بیچان
 کی اصطلاح موافق آغا کہتے ہیں اور جمع ان کی اغوات ہے اور وہ مثل
 سرہنگان اور خوجہ داران بارگاہ عالی نبوی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی ہیں
 اور سب میں بڑے عہدہ دار کو ان کی شیخ الاغوات کہتے ہیں اور
 جہان سامان حرم یفیش کہ ہزار ہا روپیہ کا ہے سب نہیں کی سپردا
 بعد نماز عشاء کی ہر شب لوگوں کی برخواست کی جاتی ہے کیونکہ اندرون
 حرم شریف رہنے کا حکم نہیں مگر وہ جس کو اجازت دیوے پھاٹک کہ
 بادشاہ حاکم صدر کہ ترک اسے وہاں ہی بغیر ان کی اجازت اس وقت کی
 میں نہیں رہتے اور اندرون جالی مبارک کے روشنی اور مقام
 حرم کے قندیلوں کی روشنی سوائے روشنی درختوں کے اور
 حفاظت اور سب خدمت جالی شریف اغوات سے متعلق ہے اور
 بچوں کو جو بعد انقضاء ایام چلہ کی داخلہ کیو اسطے حاضر کرتے ہیں یہ بھی
 متعلق اغوات ہے اور اگر کوئی شخص حرکت نامناسب جیسا مسجد نبوی
 میں آواز بلند کرے یا ہجوم بیوقوف خلاف تہذیب کرے اس سے باز رکھنا
 اور تعلیم ادا کرنا متعلق اغوات سے ہی مسجد نبوی میں کوئی کسی کا نام لیکر
 پکار نہیں سکتا کیونکہ اس میں آواز بلند ہوتا ہے اگر کسی کو بلا نام مقصود ہو تو
 اس آواز خفیف سے کہتے ہیں بسو شرخصان لیتا ہی کیسے بلاتا ہے تمام

بلکہ مبارک کے لوگ باعث خدمت اور قرب شاہنشاہی کی کمال تعظیم
 اور توقیر اغوات کی کرتے ہیں علی الخصوص جسوقت کی اغوات کسی خدمت کے
 لئے اندرون جالی یافتہ کی حاضر ہوتی ہیں پس ہر نگہی ہے معا کوئی
 توہات ان کے اپنے ہاتوں اور سر پر رکھ لیتا ہے اور کوئی ان کی
 جسم پر ہات پیر کر انہی موضع اور جسم پر مل لیتا ہے اور کوئی ان کی قد تو
 اپنا ہات لگا کر اپنے آنکھوں پر رکھ لیتا ہے غرض ہر قسم کے برکات ان کی
 تعظیم اور توقیر میں حاصل کرتے ہیں اور قاعدہ انہیں یہ ہے کہ جس کو خدمت
 گذاری میں مدت سات برس سے تجاوز کرے اس کو یک تگلی سفید جلیج
 کہ بھان اقرائے رئیس یعنی والی ملک کن دستار میں طوطی بگاتے ہیں
 ملتی ہے پس اس کی کمال تعظیم اور توقیر اغوات پر ہوتی ہے کہ جن کو
 وہ طوطی نہیں ہے اور بعضی ان میں عالم ہی ہیں کہ درس کہتے ہیں اور
 یہ لوگ سلطان روم کے پاس سے خرید ہو کر بھان خدمت مبارک میں
 داخل کیا جاتے ہیں زہے نصیب اور ان کے واسطے معاش بھی مقرر
 کیا جاتا ہے اس کا ذکر آگے ہونگا ان لوگوں کے واسطے خاص یہ
 خدمت مبارک ہونیکا یہ وجہ معلوم ہوئی کہ سلطان روم نے اول ہر
 فریق سے واسطے اس خدمت مبارک کے مقرر کیا دیکھا کہ کسی سے بجا اور
 کما حقہ اس خدمت مبارک کی مقرر کیا دیکھا کہ کسی سے بلکہ طیبہ ہیں انہیں
 مقرر کیا باعث اہل و عیال حاضر باشی ان سے شب و روز نہیں ہوئی بعد
 اس کے غلام نہ یہ جیسی کہ وہ خوب نہیں تھے ان کو مقرر کیا وہ بھی باعث

خواہش بشریت بھان کے آداب ادا نہ کئے اور بھان مرد اور عورت
 ہر کوئی حاضر ہوا کرتے اس واسطے جو جن کو تجویز کیا کہ وہ ممبران کو
 اور انوث سے ہین دونو فریق مرد اور عورت کی ہیکلامی کے قابل ہین
 اگر کوئی شخص اپنے طرف سے واسطے خدمت جالی اقدس کے خوب
 داخل کرے تو ہو سکتا ہے مگر زکشیہ صرف ہوتا ہے یعنی اول تو
 خود خوب پیش قیمت اور گران بہا ہوتا ہے دوسرا یہ کہ زکشیہ شیخ الاغوات
 اور جو جن کو دنیا پڑتا ہے جب اس کو جماعت اغوات میں واسطے
 خدمت جالی شریف کے داخل کرتے ہین اور طریقہ اس کے معیشت کا
 یہ ہوتا ہے کہ مشیخ الاغوات کسی ایک خوبے کے اس کی تعویض کر
 دیتا ہے کہ طعام اور لباس اس کا اسی سے متعلق رہتا ہے اور یکہدت
 بنگ اس کو تعلیم آداب اور قواعد خدمت گذاری کزتا ہے بعد اس کے
 جب وہ سب قوانین اور آداب خدمت گذاری تعلیم پا گیا اور امانت اور
 دیانت بھی اس کی دیکھ لئی بوقت خالی ہونے جائے کی اس کو صاحب
 مقرہ پر سلطان خوبی کی میسر آتی ہے۔ حرم میں جاروب کشی بانی
 اسم ہین جاروب کشی ہر روز قریب پہر روز برآمد ہونے کے وقت
 ہوتی ہے وقت جاروب کشی جالی شریف کے پہر وہ جو اطلس بنر
 بنر کے ہین چوڑے ہین تاکہ اندرون جالی شریف گرد و غبار داخل
 نہ ہو فقط پردہ چوڑے کرنے کے واسطے یکھا ذم علیحدہ قوم ترک سے مقبر
 ہے مگر اطراف جالی شریف جاروب کشی اغوات کرتے ہین اب جو مشیخ

اگر کوئی شخص
 خدمت جالی اقدس
 کے لئے خوب
 کرے تو ہو
 سکتا ہے
 مگر زکشیہ
 صرف ہوتا ہے
 یعنی اول تو

اگر کوئی شخص
 خدمت جالی اقدس
 کے لئے خوب
 کرے تو ہو
 سکتا ہے

ہین نام ان کا مستسلم ہے نہایت امانت و دیانت دار ہین اور بڑی خوش
 اخلاق جالی شریف کے اندر جو لکھار و پیہ کا سامان ہی تفصیل اس کی اپنے
 موقع پر ہے حفاظت اس کی انہین کی ذمہ بین ہے چنانچہ قبل چند مدت
 کسی نے سلطان سے خیانت اغوات بیان کیا پس نظر اس کے سلطان نے
 واسطے تحقیقات کی یک شخص کو مدینہ طیبہ میں بھیجا وہ حاضر ہو کر از رو
 دفتر کے سب داخلہ دیکھا تو سامان چہار چند زیادہ پایا آغا مستسلم سے
 زیادتی سامان کا استفسار کیا آغا صاحب نے فرمایا کہ بھہ اہل لخی نے گذرانا
 ہے جب امانت اور دیانت آغا صاحب سے سلطان نے واقف ہوا تو انکو
 لئے تمنا اور نشان پہچائیں کثراوقات آغا صاحب کی حضوری حرم شریف میں
 گذرتے ہین کئی دفعہ سلطان حال واسطے سپرد کرنے عہدہ سترگ کے اپنے
 پاس طلب کیا مگر نہیں جاتے اور عذر اپنے مزاج کا اور بیماری کا کرتے
 ہین مکان ان کا اور سب عہدہ داروں کا اور خوراک کی سرکار کے طرف سے
 مقرر ہے آغا صاحب کو سلطان سے یک گئے روزانہ مقرر ہے اور انکی
 یک نائب ہین ان کو نصف گنی اور آغا صاحب کی بالادست خزانہ دار ہین
 کہ پنجہائی جالی شریف انہین کے تفویض ہے ماہوار ان کی تین ہزار
 قرش ہین یکروپیہ کمپنی کے پندرہ قرش ہوتے ہین ہر چند کہ خزانہ دار
 اب بنام ہین اور کلید ہائے جالی شریف متعلق آغا مستسلم ہے اور خزانہ دار
 کے بالادست نائب الحرمین یہہ دو نو بھی خوب ہین ماہوار ان کی چار ہزار
 قرش ہین اور ان کے بالادست شیخ الحرمین کہ وہ ترکی ہین ان کو باقی

بیان حاجت و پیش
 اور عہدہ داروں کا
 اور بالادستی
 خزانہ داروں کے

کہتے ہیں ماہوار ان کی پندرہ ہزار قرش ہے کل اغوات چار جماعت ہیں
 جماعت اولیٰ کو کلید بردار کہتے ہیں تنخواہ انکی ساٹھ سو پچاس قرش جماعت
 ثانیہ کو خبری کہتے ہیں تنخواہ ان کی پانسو قرش جماعت ثالثہ کو ابطلین
 کہتے ہیں کہ مشہور مطالبین ہیں تنخواہ ان کی یکسو اسی قرش تاک ہے جماعت
 رابعہ کو ردیف کہتے ہیں تنخواہ ان کی اسی قرش بعضے بے تنخواہ بھی ہیں
 اور ترقی اغوات حسب استحقاق خدمت گذاری اور امانت و دیانت ان کی
 موافق قاعدہ عدالت اور نصفت کی درجہ بدرجہ ہوتی ہے سوائے ان
 اغوات کے اور خدمت بعد از پچھ سو کے ہیں ان میں اہل بلدہ اور ترک
 بھی اور بعض ہندی ہیں کہ پچیس آدمی یکہفتہ تک خدمت کرتے ہیں اور ڈیر
 مجیدی حق خدمت گذاری پاتے ہیں من بعد دوسری جماعت آتی ہے سطح
 بر جماعت اولیٰ کی باری بعد چھ مہینہ کے آتی ہے اور کام ان کا شرکت
 اور تائید خدمت اغوات میں ہے۔ بوقت دو گھڑی خام دن برآمد ہوئی تمام
 قیدیوں میں حرم کی روغن زیتون گذراستے ہیں ہر طور پر کہ خوبہ جو بہائے
 شاخدار سے کہ ہر صہ کی بات میں کیجوب رہتی ہے قندیل کو اتارتی ہیں وہ
 خاد میں سے یک کے ہاتھ میں آفتابہ روغن زیتون کا رہتا ہے اس کے ٹوٹی
 سے گلاس میں تیل ڈالتے ہیں اور یک کے ہاتھ میں قندیل لینے بتیان روئی
 کی بنیاد رہتی ہیں وہ گلاس میں لگا دیتے ہیں اور قبل مغرب بھی یہ لوگ روشنی
 قندیلوں میں کر دیتے ہیں اور اغوات محض قندیلین اتارتی ہیں اور علی الصبح
 بعد نماز صبحی فجر کی دروازہ جالی مبارک روشن ہوتا ہے پس یہ خدمت کے ہیں

بیان قاعدہ عدالت
 جماعت اولیٰ کا اور
 اور ان کے سوا
 اور عدالت متعلقہ
 ۱۲۶

ایک یک کشتی تیل کی ہوتی ہے کہ اس کو بطور کھان کے علاقہ لگا ہوا اور اس کے
 اندر گہر گلاسوں کے بنو ہوئے اس میں گلاسین مع تیل و تبنی کے رکھو ہوئے
 ہوتے ہیں پہل اغوات کے ہمراہ جالی مبارک کے اندر حاضر ہوتے ہیں یہ
 گلاسین اندرون جالی شریف کے قدیلوں میں رکھ دیتے ہیں اور وہ
 گلاسین جو شب میں روشن تھے اسی کشتی میں رکھ کر باہر لاتے ہیں اور
 تمام حرم شریف کے جارب کشتی اور درختوں کی روشنی وغیرہ تمامہ متعلق
 انہیں خدمہ سے ہے سو اس کے بعد نماز عشاء روشنی درختوں کی گل
 کرنا اور بعد از ان فجر قبل نماز پہر روشن کرنا اور روشنی موم تبنی ہائے
 کلان کی بھی متعلق انہیں خدمہ سے ہے اور بعد عشاء جب روشنی درختہا
 گل کئی جاتی ہے پانچ فانوس آہنی اغوات روشن کر کے اولاً تمام مسجد
 مبارک کے تلاشی لیتے ہیں تاکہ اگر سہواً کسی مصلیٰ کی کوئی چیز پڑی ہو تو اس
 اٹھا لیتے ہیں اور بوقت طلب اس کو دے دیتے ہیں اور یہ فانوس مثل
 ہند کے ہیں جیسا کہ زمانہ قدیم میں لوگ پردا سٹے حفاظت ہوا کے فانوس
 آہنی اس پر سرخ کپڑے کا غلاف پہنا کر رکھتے ہیں خادین مافوق الذکر کا ایک
 شیخ ہوا ہوا میں تین ہزار قرش پاتا ہے اور کام روغن زیتون قنادیل
 انہیں سے متعلق ہے چند خادین وہ سٹے حفاظت قرآن اور دلائل الخیرات
 وقف مسجد نبوی کے ہیں قرآن و دلائل شریفہ و وقطار دہرے رہتے ہیں
 ایک یہیں منبر شریف دوسرے یہاں منبر شریف کہ سب مطلقاً مذہب خوشنط ہیں
 پس خدمت ان کی یہ ہے کہ قرآن ہر وقطار میں قریب دو تین سو کے ہونگے

ان کو قرا کے رو برو رکھنا اور شب کو یکے موم تہی کی ان کے سامنے رکھنا
 بعد قمرات پہر ان کو اپنے جائے پر برابر رکھ دینا۔ کلید بردار حرم شریف
 چوڑا ہین اور پیش دست ان کے بیس ہین ہر شب دو کلید بردار حرم
 مع چند پیش دست اپنے حرم شریف میں رہتے ہین جسوقت پہلی رات کو
 رئیس موزین باب نسا سر حاضر ہو کر باو از بلند تکیر کہتا ہے پیش دست کلید
 بردار سنتی ہی کلید بردار سے اجازت لیکر دروازہ مبارک کھول دیتا ہے
 جماعت اغوات کے دو وقتہ گنتی ہوتی ہے یک بعد عصر و سہرا بعد نماز صبح
 خفی کی حرم شریف میں جالی مبارک کے قریب باب نسا کی طرف جو اغوت
 کی حاضر رہنے کی جائے ہے ہر شب ہین رہتے ہین اور تبدیل ان کا بعد نماز
 اشراق ہوتا ہے اکثر کا بھی حال ہے اور بعض اپنے دورہ موافق اپنے گہرین
 رہتے ہین اور شب باشی اون کی والا ان شرق مسجد نبوی میں رو برو صراب
 مجیدی کے ہوتی ہے اور قبل وقت نماز عشاء غادہ میں بستری ان کے حرم میں
 لاتا ہے اور بعد نماز صبح کے پہر مکانوں کو ان کے لیجاتے ہین اور بجانب
 شمال جالی مبارک باب چو ترقو بطور چو کچنا کے واقع ہے اس کو دکتہ الازہین
 کہتے ہین وہ جائے اصحاب صفہ ہے اس پر تمام روز عشاء تک اور برخواست
 تک اور اغوت حاضر رہتے ہین حجاج اور زائرین میں سے اگر کوئی چاہے
 تبرک روضہ شریف مثل خاک پاک جالی شریف اور آب غسل جالی شریف اور
 خاشاک باروب جالی مبارک اور ضنیل جو پردہ مبارک کے اطراف اندر جالی
 شریف کے رکھتا ہے اور پارچہ پردہ مبارک حجرو شریف اور موم تہی حرم

اندرون جالی اقدس اس کو دیتے ہیں لیکن ان کو بطور شکرانہ کچھ یک زر نقد
 نذر کرنا بھی ضرور ہے اور بچان کے اغوات نہایت نرم دل اور ذی اخلاق
 ہیں بخلاف حرم کعبۃ اللہ کے کہ ان کی مزاجوں میں غصہ اور جلال غالب ہے۔
 کل خدام مسجد نبویہ کی اور ساتھ چوبندہ طیبہ میں ہیں ان کی اسٹہ اور موزنین
 قریب یک ہزار کے ہیں ان کو بھی وظیفہ حرم شریف کے علاقہ سے ملتا ہے اور
 شیخ الحرم کے بچان سے تقسیم ہوتا ہے نقد و خطبا اور بکریں اور اسٹہ اور
 موزنین حرم میں سو ساٹھ سے ماہوار امام اور خطیب کی پانچ ہجری سیر ہجری
 تہگ ماہوار موزنین اور بکری تین ہجری سیر چار تہگ ہجری دو روپیہ سہنی کی
 ہوتی ہے ماہوار اور ہر ہر خدمت کی الگ الگ ہے اور شیخ بھی ہر یک کا
 علاحدہ مگر بعض ان میں سے ایک شخص دو عہدہ رکھتا ہے جیسا کہ ایک شخص موزنین
 بھی ہے اور بکریا عہدہ بھی رکھتا ہے ماہوار دونوں عہدوں کی لیتا ہے
 علیٰ ہذا القیاس خطیب اور امام اور جو کچھ کہ یک عہدہ رکھتا ہے فقط موزنین یا خطیب
 امام ماہوار یک عہدہ پاتا ہے یہ تو تنخواہ یا ب ہیں سو اسے ان کے تین سو
 اسم علاحدہ ہیں ان کو تنخواہ نہیں ملتی مگر اوقات سلطانی سے حصہ ملتا ہے وہ بھی
 موزنین مسجد نبوی میں کیا کرتے ہیں جمعہ کے روز بکرۃ اولیٰ میں دو چار شخص
 رو برو منبر نبوی کے حاضر رہتے ہیں حسبِ قیاس وقت خطبہ درود اور رضی اللہ
 عنہ اور اذان وغیرہ کہتے ہیں اس کو جلسہ روسا کہتے ہیں تنخواہ ان کی الگ مقرر
 ہے بیان اس کا فصل ادائی نماز روزینہ میں مذکور ہے رئیس الموزنین فرقہ
 موزنین میں کوئی مقرر نہیں جو کوئی منارہ حضرت بلالؓ پر جس کو منارہ رئیس کہتے ہیں

نقد و اسٹہ اور
 موزنین مسجد نبوی
 اور ان کی عمارت
 کل بیان ۱۲

چڑھے پس وہ رئیس ہے ان ہر فرقہ کا ایک ایک شیخ و چچان سب شیخ
 ایک صدر شیخ ہے اگر کسی امر میں ان لوگوں سے اذان امامت وغیرہ میں
 تفرقہ ہو شیخ الحرم باز پرس اس صدر شیخ سے کرتے ہیں اور وہ فرقہ خاص کی
 شیخ سے اور وہ اس شخص سے جو اپنے دُعا اور باری میں تفرقہ کیا مگر یہ نہایت
 شاذ و نادر ہو ورنہ یہاں جو دستورات کہ مقرر ہیں اس میں کبھی فرق نہیں ہوتا
 شیخ الحرم جو با شاعر آغا مسلم سے اجازت لیکر پچھلی شب سے حرم میں حاضر رہتے
 ہیں اور بعد نماز فجر اپنے مکان کو جاتے ہیں نماز پنجگانہ بلا ناغہ بلکہ اکثر اوقات ان کی
 حرم شریف کی خصوصی میں مصروف ہو پانچون دروازوں پر ایک ایک بواب اہل
 سے مقرر ہے خوش نصیبی اہل ہند ہے کہ بواب حرم رسول شہیدین ماہوار ان کی
 نود و نو درخش ہے مسجد شریف میں نقاد و رقیب بھلور صراحی کے لیکر بعضی کچھ چرو
 لیکر سبیل کرتے ہیں اور بعضے نہ بھی پلاتے ہیں ان کا بھی ایک شیخ ہر کہ وقف
 سلطان سیو فیض ہاتا ہر حرم شریف کے ادا ب میں یہ قاعدہ مقہور ہے کہ خوبی اور
 بواب بغیر عبادت کے قصد کی کسی کو کچھ بوجہ لیکر حرم میں آنے نہیں دیتے
 کہ واسطے کہ راستہ بعض جا کا حرم کی اندر سے قریب ہو تو جانتے ہیں کہ یہ رہگذر
 کیواسطے داخل حرم شریف ہوتا ہے ایسا ہی کوئی اگر سین کہانی کی یا زنبیل خالی
 لیکر داخل ہو مگر معلوم ہو ورنہ کہ یہ طعام مستکفین یا نذر مسجد کیواسطے یا زنبیل
 واسطے خریدی خوار مجلس لود کی ہو تو حایل نہیں ہوتی اور کسی کو بڑی لاعطی
 لیکر بھی داخل مسجد ہونے نہیں دیتی ہاں اگر چوٹی لکڑی دستی تو مضائقہ نہیں
 اور کوئی چیز بد بو مثل روغن گیس وغیرہ بھی لائے نہیں دیتے اور جو کوئی حرم

میں اگر خلاف اطوار زائرین کی کرے مثلاً درود پوار خوب دیکھے تو وہاں شہنا
 لوگوں کو ہوتا ہے کہ یہ شاید بد مذہب ہے تماشا بینی یا فحشہ کے واسطے
 یحسان حاضر ہوا ہے چنانچہ یہ خاکسار واسطے علیہ نویسی کے درود پوار سجد
 شریف بخوبی دیکھا ایک شخص عربی میں فرمے کہ تم اسماعیلے ہو میں نے کہا
 اسماعیلے نہیں جانتا خفی ہوں پہر فرمایا کہ تم مسلمان ہو تو التحیات پڑو پس
 التحیات پڑ کر سنا گیا کہ تو ان کو اطمینان ہوا دوسرے بار یہ اتفاق ہوا کہ سید
 شاہ حماد صاحب چھوٹے صاحبزادے بھی روبرو جالی مبارک کچھ سر ملے قلم جو
 لکھتے ہوئے تھے ایک شخص غوات کو اطلاع دیا کہ مجھ مخبر ہے انہیں سے ایک شخص
 آکر دیکھ کر کہا کہ مجھ کا غزمین دعا ہے پس یہ سرفرازی رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے تھے الحمد للہ اور آگے جو دس بارہ سال کی حاضر ہونا ہوا تھا
 تو اس وقت بواب مسجد شریف کو یہ حکم تھا کہ جو کونئی شیوہ سے حرم میں حاضر ہو
 اور بلو بلون کو ایسی شناخت تھی کہ صورت دیکھتی ہی جان لیتی تھی کہ شیوہ
 ہر خند کہ پہلے سے کچھ بھی تعارف نہ ہوا اور جب جماعت نماز کھڑے ہو ان کو
 جبراً حرم سے نکال دیتی تھی سبب اس کا پوچھا گیا تو یہ معلوم ہوا کہ نماز کی بوقت
 لوگ اپنی نماز میں مشغول ہوتے ہیں اہل تشیع اپنی قابو کا وقت پا کر جالی تریف
 نزدیک حاضر ہو کر ہر دو مچا بای کبار جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے پاس حاضر ہیں ان کی خدمت کی بی ادبی کی ارادہ سے کوئی شے
 ناقابل جالی تریف کے اندر ڈالتے ہیں خصوصاً بوقت صلوۃ عصر کہ تاریکی
 بھی شروع ہوتی ہے اس واسطے ایسے وقتوں میں ان کو حاضر رہنے نہیں

دیتے لیکن اب وہ تاکید نہیں کرتا ہم اب بھی عادت اغوات یہ جاری ہو کہ بجز
ادای صلوٰۃ فرض کی کوئی ایک شخص ان میں سے جا کر اطراف جالی مبارک کے
پھر کر دیکھ لیتے ہیں بعد اس کے سنت ادا کرتے ہیں اور تمام روز میں بھی
یہی معاملہ جاری ہو کہ تھوڑی تھوڑے عرصہ کے بعد کوئی ایک شخص غوطے
اطراف جالی مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ و صحبہ وسلم کی گردش کر کے
دریافت کرتے رہتے ہیں بطور پھر کے ۔

فصل چہم

بیان میں کیفیت اذان اور صلوٰۃ پنجگانہ اور جمعہ وغیرہ کے صبح کی اذان کے
پھلے جب دو نیم ساعت باقی رہی رئیس الموزنین باب نسا پر حاضر ہو کر باوجود
بلند لا الہ الا اللہ کہتا ہے کلید بردار حرم شریف میں حاضر رہتے ہیں
اون کی آواز سن کر دروازہ شریف کھول دیتے ہیں رئیس مذکور حرم شریف
میں حاضر ہو کر ریاض الجنۃ میں چند دو گانہ ادا کرتے ہیں وہاں سے پرستارہ
رئیسہ پر درود شریف آہستہ پڑھتا ہوا چڑھتا ہے اور منارہ پر بھی چڑھ کر
چند دو گانہ ادا کرتا ہے اور پھر عید نکیر شروع کرتا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم
ان فی خلق السموات والارض واختلاف الليل والنهار الايات لا والا
لباب الذین یدکرون اللہ قیاماً وقعوداً وعلی جنوبهم وتیفکون
فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت هذا باطلا وسبحانک فقیتنا
عذاب النار ربنا انک من تدخل النار فقد اخرجتہ وما لفظ المسین
من انصار ربنا اننا سمعنا نداً یا ینادی لا یمان ان اسواہم یکم فامنا

فاغفر لنا ذنوبنا وكفر عنا سيئاتنا وتوفنا مع الأبرار ربنا أو آتنا ما
 وعدتنا على رسلك ولا تخننا يوم القيمة انك لا تخلف الميعاد
 ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا أو اخطانا ربنا ولا تحمل علينا اصراً
 كما حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تجعلنا مالا يفتنه لنا به وادع
 عتوا وغفرا لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا على القوم الكافرين ربنا
 آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار ربنا
 امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاكتبنا مع الشاهدين رب اجعلني
 مقيم الصلوة ومن ذريتي ربنا وتقبل دعائى ربنا اغفر لى ولوالدى
 وللمؤمنين يوم يقوم الحساب ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا و
 ترحمنا لنكونن من الخاسرين ربنا عليك توكلنا وابليك ابنتنا
 وابليك المصير ربنا لا تجعلنا فتنة للذين كفروا واغفر لنا
 ربنا انك انت العزيز الحكيم ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا
 بالايمان ولا تجعل فى قلوبنا غلا للذين امنوا ربنا انك رؤوف رحيم
 ربنا اقم لنا موعداً واغفر لنا انك على كل شئ قدير لا اله الا الله
 لا اله الا الله لا اله الا الله فاعلم انه لا اله الا الله الذين
 امنوا وتطمئن قلوبهم بذكر الله الا بذكر الله تطمئن القلوب الذين
 امنوا وعملوا الصالحات طوبى لهم وحسن مآب يا ايها الذين امنوا اظفروا
 الله وقولوا لا اله الا الله وما لكم من نعمة فمن الله وما تفعولوا من
 خير يعلمه الله وما تقدمو من انفسكم من خير تجدد ولا عند الله خير

او اعظم اجرا و استغفر الله ان الله عفور رحيم افلح من ذكر الله
 وقال لا اله الا الله وخاب وخسر من لم يقل لا اله الا الله الجنة وغيرها
 لمن قال لا اله الا الله والنداء وحججها لمن لم يقل لا اله الا الله يأسعد
 لمن قام من مقامه ولذيذ احلامه وذكر الله العظيم المولى الكريم بقلبه
 ولسانه وقال لا اله الا الله لا اله الا الله قبل كل شئ لا اله الا الله
 بعد كل شئ لا اله الا الله بقي ربنا ويفي كل شئ لا اله الا الله قالها
 في الجنان خلافا لله وعن اليزان البعدة الله وعلى الامم اهل الله
 ومن السندس الاحضا كسا الله ومن الحيق المختوم سقا الله ومن
 الحور العين زوجة الله كل ذلك ببركة لا اله الا الله يا رب عفو
 ومغفلا وجود او رحمة ورضا منك يا مولائي وحسن خاتمة بلا محنة
 ختامها لا اله الا الله ما احلم الله لا اله الا الله ما آثر الله لا اله
 الا الله لا اله الا الله ما اعظم الله لا اله الا الله عدد ما خلق الله
 لا اله الا الله عدد ما سرق الله لا اله الا الله عدد ما هو
 سرق لا اله الا الله عدد انفس الخلايق لا اله الا الله عدد كل
 والحصى والذرات لا اله الا الله عدد امواج البحار والدفق لا اله
 الا الله عدد دماهب النسيم الملائق لا اله الا الله عدد دماطاف البليت
 العتيق طائيف لا اله الا الله عدد ما وقف يعرفات الخيوط انفس لا اله
 الا الله عدد ملاذ ليل الجناب الرفيع آمن وخائف لا اله الا الله عدد
 ما شاق الى قلبه هذا الحبيب شائق لا اله الا الله عدد كل راع وحيد

لا اله الا الله عدد كل تايم وقاعد لا اله الا الله عدد ما كان وما
 يكون وعد ما هو كما نفي علم الله لا اله الا الله وحده لا شريك له
 له الملك وله الحمد يحيى ويميت وهو حي دائم لا يموت ببلد الخبر والله
 المصير وهو على كل شئ قدير واسأله اللطيف الخبير فيما جرت به المقادير
 هو ربى هو حسبي حسبى الله لا اله الا هو عليه توكلت وهو رب العرش
 العظيم وكفى بالله شهيدا لا اله الا الله محمد رسول الله النبى الصادق
 الفاتح الخاتم وسيلتنا الى الله وملاذنا وذخرنا وملجأنا عند الله يوم
 العرض على الله على هذا الشهاد لا تخفى وعليها ثبوت و بها نجت امتنا
 الله من الامنين الفرحين المطهرين المستبشرين الفانين بعفو الله
 وكرمه ما شاء الله كان وما لم يشاء مرابطا خالقا العظيم لم يكن ولا حول
 ولا قوة الا بالله العظيم استغفر الله العظيم من كل ذنب واسئله الله العلى
 الكريم من كل خير واسئله بمنه وكرمه وعفوه وجوده ان يتوب على ابن
 يعقوب الى ولو الدى ولو الدى والدى ولو الديهم ومن احسن البنا ومن استنى
 علينا ولما راع الخيرة فينا والمشاينا منا ومن اوصانا واوصينا بالادعاء
 ونخاصتنا ولما تحنا والاحياء نا ولا موتنا ومن فيك اجنا والجميع المسلمين
 والمسلمات والمؤمنين والمؤمنات الاحياء منهم والاموات انك يا
 مولانا سميع قريب مجيب الدعوات يا مقبل التوبة عن عبادة ويعفو
 بكرمه عن السيئات القابل تعالى فى محكم الايات البينات على لسان
 سيد السادات ان الحسنات يذهبن السيئات من بعد سن ذكرى

اشہار حمد و نعمت وغیرہ کو پڑ کر اس آیت پر تذکیر کو ختم کرتے ہیں الا الہ الخلق والہ
 تبارک اللہ رب العالمین ہو الخ لا الہ الا ہو قاعدہ مخلصین لہ الدین الحمد للہ
 رب العالمین اور یہ تذکیر رئیس اور یک فقیر و دوسرا موزن منارہ سلیمانہ پر
 پڑھتے ہیں اور طریقہ اس کے پڑھنے کا یہ ہے کہ یک فقرہ رئیس پڑھے
 چپ ہوتا ہے بعد سکوت رئیس وہی فقرہ موزن منارہ سلیمانہ کہتا ہے
 اس طرح سے ہر دو اس تذکیر کو تمام کرتے ہیں اور یہ تذکیر ہفتہ میں مختلف
 نہیں ہوتے مدام یک ہے طور پر پڑھا جاتی ہے بعد اس کے تہلیل
 کہتے ہیں اور تہلیل ہفتہ میں ہر اک دن الگ الگ ہے اور تہلیل کو
 پانچ دن منارہ کی موزنین ایک بعد ایک کے تاکہ معلوم تمام لوگوں کو ہو جو
 کہ وقت اذان تہجد قریب ہے۔ تہلیل شب شبہ یہ ہے لا الہ الا اللہ
 الملک الوہاب لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم التواب۔ لا الہ الا اللہ سبب الاستجابہ
 و فاتح معلق الابواب لا الہ الا اللہ فاتح الباب کل عبد سبب اداب و منجی من
 تاب من العذاب لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی یس علی باب جودہ و کریمہ
 حاجب و الابواب و لا علی خرابین فضلہ کتاب لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی
 اذا سئل اعطى و اذا دعی اجاب لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی یقبل التوبۃ
 عن عباده و یعفو کبرہ عن من تاب لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی قطر من بحار
 کریمہ علایر السحاب و لطرہ بعین غبائیۃ کشف خا العذاب لا الہ الا اللہ القابیل
 تعالیٰ فی محکم الکتاب علی لسان سید الاحباب رب اجعلنی مقیم الصلوۃ و من ذنوبی
 رجا و تقبل و عافی ربنا انصری و لو الذی و لکنہ منین یوم یقوم الحساب لا الہ الا اللہ

محمد رسول الله سيد الاجاب المنزل عليه الكتاب الهادي الى طرق الصواب
 المضلل بالسحاب افضل من شئ على التراب الذي له اخير آل واصحابه خير اصحاب
 الداعي الى غلبة الخلد والكتاب شفيع المذنبين من العذاب صلى الله عليه وآله
 وصحبه وسلم صلوة دائمة باقية الى يوم المرح والمآب -

تهليل شب يكسبه بهمى لا اله الا الله الذى ارتفعت بقدرته السموات
 لا اله الا الله الذى زينه بالجود الزاهرات لا اله الا الله مبيت الاجبار
 وحى السموات لا اله الا الله قاضى الحاجات ومجيب الدعوات وكاشف
 الكرامات لا اله الا الله العزيز الكريم الذى اذ اسئل اعطى وجاد بالامنيات
 لا اله الا الله العزيز الكريم الذى يقتل التوبة عن عباده ويعفو كبره عن سيئات
 لا اله الا الله العزيز الكريم الذى قطرة من بكار كرمه تملأ الطرقات ونظرة
 بعين عنانية تذهب الحسرة لا اله الا الله القابل تعالى فى محكم الآيات
 البينات على لسان سيد السادات ان الحسنات يذهبن السيئات لا اله
 الا الله محمد رسول الله سيد السادات المبعوث بالآيات البينات
 الى كافة البريات الموبد بالمعجزات الباهرات الداعي الى روضات الجنات
 شفيع المذنبين من الهلكات صلى الله عليه وآله وصحبه وسلم صلوة دائمة
 باقية بالليل والنهار تملأ الارض والسموات -

تهليل شب ووشبه بهمى لا اله الا الله الملك القهار لا اله الا الله
 العزيز الكريم التبار لا اله الا الله كبر على الليل ويكبر الليل على النهار
 لا اله الا الله العزيز الكريم الذى اذ اسئل اعطى واذا استجير جاب لا اله الا الله

الحليم الكريم الذي يقبل التوبة عن عباده ويعفو بكم عن الآثام
لا اله الا الله الحليم الكريم الذي قطرة من بحار كرمه تلاءم الاقطار
نظرة بعين غيابه تذهب عنا الالام لا اله الا الله القائل تعالى في
حكم الايات والذكار على لسان نبيه المصطفى المختار وربي عظيم
سايشاء ويختار لا اله الا الله محمد رسول الله النبي العربي المختار
المعجود يا هادي والافوار الموءدة بالملكوت الابدي علم المجازين والابرار
الذي اله خير ال واصمارة خيرا مصمما ردا على الى جنة الخلد دار القرار
شفيع المذنبين من عذاب النار صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلالة
صلوة دائمة باقية ليس لها حد ولا انحصار تليق بشيخه سيد
لا اله الا الله حقا حق لا اله الا الله ايماننا وصدقنا قبيح المن لا ناورثا
لا اله الا الله تقني الخلايق وربنا عز وجل حي بقي لا اله الا الله
المعجود في سائر الافاق جنوبا وشمالا وغربا وشرقا لا اله الا الله
قائلها لا يزال في درج المعالي رقا ومن كل خير بلقاء ومن كل شر
لا اله الا الله الحليم الكريم الذي اذا سئل اعطى وكان وعدة حقا لا اله
الا الله الحليم الكريم الذي قطرة من بحار كرمه تلاءم الاكوان وزقا ونظر بعين
غيابه تصلح الانسان حقا لا اله الا الله الغافل في حكم اياته تعالى لسان
نبيه صدقا واصرا هاديا يصلوفا وروصطيا عليهما لانسلك منها ما
افز لنا عليك القرآن تشقى لا اله الا الله محمد رسول الله المعجود بالرسالة
حقا المنزل عليه القرآن صدقا اكل الخلايق خلقا واحدا فاصنع الفصحاء

مقالك ونطقا دابر العالمين واتي صلى الله عليه وعلى اله وصحبه صلاة دائمة
 باقية تدوم وبقى تليل شب يا رشنه يبر في لا اله الا الله الملك الدان
 لا اله الا الله العظيم سلطان لا اله الا الله ربنا الرحمن وبه التحا لا اله
 الا الله الحليم الكريم الذي اذا سئل اعطى واذا استعين اعان لا اله الا الله
 الحليم الكريم الذي يقبل التوبة عن عباده ويعفو بكمه عن العصيان لا اله الا
 الحليم الكريم الذي قطرة من بحار كرمه تلا الاكوان ونظرة بعين غنايته تن
 من الاجزاء لا اله الا الله القابل تعالى في محكم القرآن على لسان سيد ولد
 العبدان اى الله يا امر بالعدل والاحسان ومن خاف مقام ربه جنتان
 لا اله الا الله محمد رسول المختار من آل عدنان المنزل عليه القرآن الذي
 فو الله بوجوده الاكوان المبعوث بالهدى والبيان الى الثقلين الانس
 والجان الداعي الى نعيم الجنان شفيع المذنبين من عند اب النيران صلى
 عليه وعلى اله وصحبه وسلم صلاة دائمة باقية في كل حين والى
 تليل شب خشنه يبر لا اله الا الله ولا نعبد الا اياه لا اله الا الله
 ولا نعبد الا على الله لا اله الا الله نعم الرب ونعم الاله طوبى
 لبيد مولا لا اله الا الله الحليم الكريم الذي قطرة من بحار كرمه تلا
 ارضه وسما ونظرة بعين غنايته تقرب العبد الى مولا لا اله
 الا الله الحليم الكريم الذي يقبل التوبة عن عباده ويعفو بكمه عن
 عصاه لا اله الا الله الحليم الكريم القابل تعالى جل شانه وتقدست
 اسماؤه على لسان نبيه ومصطفاه واصبر وصامبر لا اله الا الله

برقی بن اور یہ صلوة نصف ساعت بخمیس میں ادا ہوتی ہے بعد ازاں تہجد کو صلوة مذکورہ ہو کر پڑھنی چاہیے
 لا الہ الا اللہ سبحانہ خالق الاصباح لا الہ الا اللہ سبحانہ منشئ الريح
 لا الہ الا اللہ سبحانہ خالق الاشباح والارواح لا الہ الا اللہ سبحانہ من
 بعلم الليل اين راح لا الہ الا اللہ سبحانہ هارم الليل بضياء الصباح لا الہ
 الا اللہ سبحانہ مطير الجناح لا الہ الا اللہ سبحانہ الکريم الفتح لا الہ الا
 اللہ سبحانہ اللہ الواحد القهار یہ آیات ارکھ کر شیخ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم
 ان اللہ فالق الحب والنوى يخرج الحی من البیت ويخرج البیت من الحی ذالک
 اللہ فانی نوفکون فالق الاصباح وجعل الليل سکنا والشمس والقمر حسابا
 ذالک تقدیر الغریز العظیم وهو الذی جعل لکم النجوم لتهدوا بها فی ظلمات البر
 والبحر قد فصلنا القوم بعقلون وهو الذی انشاکم من نفس واحدة فستقر
 ومستوی قد فصلنا الایات لقوم یفقهون وقل الحمد لله الذی لم یخذل
 ولدا ولم یکن لکم مشرک فی المملک ولم یکن لکم ولی من الدنل وکبره نکیر
 بعد اس کے صبح کی اذان محض رئیس الموزنین دیتا ہے بعد اذان کے
 جوڑنے عرصہ کے بعد منارہ پر سے اوتر جاتا ہے پھر اقامت جاست
 شافعیہ کے ہوتی ہے جمعہ کے روز اگلی اذان کے یہ ترکیب کہتے ہیں
 اللہ صافی السموات وما فی الارض وان تدرعانی صدقیر عظامی وتحفونی بحاسن
 براء اللہ فیخبر بن بشاء ویعذب من بشاء واللہ علی کل شیء قدیر
 امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والؤمنون کل امن باللہ واملئکت
 وکتابہ ورسوله لا نفرق بین احد من رسوله وقالوا سمعنا واطعنا

غفرانك ربنا واليك النصير لا يكلف الله نفسا الا وسعها لها ما كسبت وعليها
 ما اكتسبت ربنا لا تؤخذنا ان نسينا او اخطانا ربنا ولا تحمل علينا اصرا كما
 حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر
 لنا واخفنا انت مولينا فانصرنا مع القوم الكافرين ما كان محمد ابا احد
 من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين وكان الله بكل شيء عليما
 يا ايها الذين امنوا اذكروا الله ذكرا كثيرا وسبحوه بكرة واصيلا هو الذي
 يصلي عليكم وملائكته ليخرجكم من الظلمات الى النور وكان بالمؤمنين رحيما
 تحبهم يوم يلقونه سلام واعد لهم اجرا كريما يا ايها النبي انا ارسلناك
 شاهدا ومبشرا ونذيرا وادعنا الى الله باذن وسرا جامعا وبشر المؤمنين
 بان لهم من الله فضلا كبيرا ولا تطع الكافرين والمنافقين ودع اذنهم
 وتوكل على الله وكفى بالله وكيلا يا ايها الذين امنوا اذا نودي للصلاة
 من يوم الجمعة فاسعوا الى ذكر الله وذروا البيع ذلكم خير لكم ان كنتم
 تعلمون فاذا قضيت الصلاة فانتشروا في الارض وابتغوا من فضل الله
 واذكروا الله كثيرا العلمكم يفعلون واذا رאו تجارة او طموا انفسوا اليها او
 تركوك فاباقل ما عند الله خير من اللهم ومن التجارة والله خير الراغبين
 ان الله وملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا
 تسليما اللهم صل وسلم وزد وبارك على اشرف عبادك وزين
 عبادك سيدنا ومولانا محمد وعلى اله وصحبه وسلم وزده بارب شرفنا
 وكرما ومهابة ورفعة وعزا ومجدا وفخرا وتعظيما بادروا الى طاعة الله

والی طاہر رسولہ والی الصلوٰۃ کان فی امان اللہ تمام ہو ہی تذکیر
 بعد اوس کے وہ صلوٰۃ ہوتی ہے جو بعد اذان تہجد کے ہوتی ہے
 بس کا ذکر اوپر ہوا پیر اذان جمعہ کی ہوتی ہے بعد اذان سوذن
 سارہ پڑا آتا ہے ماہ رمضان میں بجائے تذکیر کے یہ تسبیح
 کہتے ہیں تسبیح اہناکم اللہ پہلے عرس الموزنین کہتا ہے پیر
 موزنین کے بعد دیگرے کہتے ہیں عرس کہتا ہے تسبیح والامنیعکم
 اللہ من بدست موزنین کہتے ہیں عرس کہتا ہے تسبیح انا ب اللہ علیہ
 وعلیکم قبلکم اللہ پیر موزنین جو کہتے ہیں پیر عرس کہتا ہے تسبیح
 وعظموا ومجدوا واعتصموا شہر الصیام شہر التہجد والقیام والانعام
 شہر غفران الاثم یا امتخیر الانام کما مکم اللہ اہل سارہ ایک ایک
 ہی کہتے ہیں پیر عرس کہتا ہے تسبیح وعظموا ومجدوا واعتصموا شہر
 رمضان شہر التہجد والقرآن شہر الفضل والاحسان شہر نفع فیہ
 ابواب الجنات وتغلق فیہ ابواب النیرات ویصد فیہ کل مار کفر
 وشیطن یا امۃ سید ولد عدنان ہناکم امۃ اہل سارہ ایک ایک
 تسبیح تسبیح وعظموا ومجدوا واعتصموا ہذا اللیل والایام
 واكثر فیہا من تلاوة والقیام تدخلوا بحیۃ بسلام یا امۃ النبی
 علیہ الصلوٰۃ والسلام ہناکم تسبیح وعظموا ومجدوا واعتصموا
 شہر البرکات شہر التہجد والقراءة شہر الفضل والחסنات
 ومآل ربہ الخیرات وتحو فیہ المیات وتغفر فیہ الزلات ونسک

فيه الغيرات وترفع فيه الدرجات يا امة سيد السادات هياكم الله
 سيد زين ايكے بعد ايكے بن سر کتے تسجروا هياكم الله تسجروا
 ضيعكم الله تسجروا تاب الله علينا وعليكم قبلکم الله تسجروا وعلموا
 ومجدوا واغتنموا شهرکم هذا شهر عظيم القدر يا اهل التفاکم
 من عتيق فيه ربه اعتقا فيه الجنان تعلقه والار فيه تغلقا فيه
 البركات تنزلت واخير فيه حقا هياکم يا صائمين فابشروا مؤمنين
 ايكے بعد ايكے کتے بن سر کتے عيا والرحمن تسجروا فان في الصور بركة
 سنة بينکم ولد عدنان فان قال صلى الله عليه وآله وسلم
 للصائم فرحان فرحه عند افطاره وفرحه عند لقاء ربه كلوا
 واشربوا هياکم الله كلوا واشربوا لا ضيعکم الله كلوا واشربوا فان
 الله علينا وعليكم قبلکم الله اهل مناره اسکے ايكے بعد ايكے بن سر کتے
 كلوا واشربوا وعظموا ومجدوا واغتنموا واحفظوا حرمات
 مولاكم الذي خلقکم هذاکم والدي رزقکم فاولکم وبعثکم هذا
 النور الشريف هياکم وجوار نبی محمد صلى الله عليه وسلم حياکم
 ورحاکم ولتکملوا العدة ولتکبروا الله على ما هلاکم قبلنا الله
 وایاکم مؤمنين ايكے بعد ايكے بن سر کتے کلوا مما فی ربه رزق
 حلالا طيبا واعلموا صالحا اصلحکم کلوا من رزق ربکم واشکروا
 بلادة طيبة ورب غفور کلوا واشربوا واصلوا على نبيکم خير الانا
 عليه من الله افضل الصلوة والسلام پر یہ اس کے تھیلے

جو آگے گزری پھر بعد اوس پہاڑس اور آٹا، اور دوسرا س منارہ پہاڑیہ تسمیر کہتا ہے
 قرب الاذان وحان وقت الاذان رحمہ اللہ من بتقظ ولصومہ تحفظ
 وعن الغيبة والنهيمة اعرض كلوا واشربوا فقد قرب الصباح
 واكثرول من التلاوة في السوا والصباح يا امة اسعد اللوح هناكم
 اللہ اور بھی الفاظ تسمیر و خیال میں آدے کہتا ہے اور تو سل بجائیت ہر اکرم
 صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کراہی اور اشار بھی دھانسے عزین اہل منارہ جیسا کہ سرس کہہ سکتے ہیں
 کلوا ما فی الارض حلالاً طیباً ولا عملوا اصالحاً اصلحکم اللہ
 سب ذین اہل منارہ جیسا کہ سرس کہہ سکتے ہیں سرس کہتا کلوا من رزق ربکم واشکروا
 اللہ بلکہ طیبہ و رب غفور کلوا واشربوا وصلوا علی نبیکم خیر الامم
 علیہ من اللہ افضل الصلوٰۃ وانزل فی السلام ما بقی من اللیل ۱۲
 لیل واشربوا الماء مع التجل سبحان اللہ العظیم ادب اللیل و اقبل
 النهار قدوة الغریب الحیاں کل ذلک نقص من الاعمار فاعندوا یا اوف
 الابصار الملك لله الواحد القهار بعد اس کے بعد اذان تہجد کہتے ہیں
 بعد اذان تہجد کے تہلیل و تسبیح روزمرہ جیسا ذکر اور پڑھا کہتے ہیں بعد اس
 کے اذان میح کی کہتے ہیں **فصل ششم** بیان میں روشنی روز منورہ
 اور مسجد نبوی کے حال روشنی روزمرہ کا جب گیارہ گھنٹہ پتیش ۳ ذیقہ
 دن کے گزرنے سے ایک شخص عرب اہل بلدہ سے سفید چہ پہن کر باز کر
 اغوات کے حجرہ سے کیفہ اچانڈی اور پیش کی اور چوبے سے چھوٹے
 سیم ہتی واسطے روشنی روز منورہ اور مسجد نبوی کے لاکر گیا روین

درجہ میں مسجد مبارک کے قریب جالی شریف متصل اوس دروازہ
 جالی شریف کے جو رو برو اغوات کے بیوتہ کے ہے بیٹہ جاتے
 مین اور جو لوگ کے نماز کے واسطے حاضر ہوتے مین اون مین بچے اور
 بڑے آن کر ایک ایک شخص اون کیفیتوں اور موم بتی مین سے ایک
 ایک کیفہ اور موم بتی لیکر اون کے طرف بیٹہ جاتے ہیں جب گیارہ
 گھنٹہ پر چالیس دقیقہ دن کے ہوئے ایک اور شخص اسی طریق سے
 سفید شاپا پہن کر کمر باند کمر و بر و کمرہ ثانیہ کے مودب آن کر بیٹہ
 جاتے ہیں جب گیارہ گھنٹہ یا بیس دقیقہ ہوئے وہ شخص کچھ کے
 پاس سے اٹھ کر بسم اللہ کہتے ہیں پس بچہ اون کے بسم اللہ
 سمجھنے کی سب خوشی بڑے اور چھوٹے جماعت کے اپنے مقام
 سے اٹھ کر باب جبریل کے قریب جالی مبارک کے طرف موٹ
 کر کے صف باند کمر دست بستہ کھڑے رہتے ہیں اور کلید بردار
 خوجہ کو بھی جالی مبارک کے دروازہ کی لاکر دروازہ مبارک روشن کرتا
 ہے کو نچیان اور قفل دروازہ جالی مبارک کے تامی چاندی کے مین
 اور سب کو نچیان ایک ہی چاندی کے زنجیر مین ہیں وہ زنجیر اس قدر
 موٹی اور دھار ہے کہ خوجہ کلید بردار اس زنجیر کو اپنے گلے مین
 ڈال کر اغوات کے حجرہ سے باہر نکلتا ہے جب دروازہ مبارک
 جالی شریف کا روشن ہوا دو خوجہ وہی حجرہ مین سے دو سونے کے
 کپے بڑے بڑے اوس مین موم بتی قریب دیڑ گز کے طول ہیں روشن

کر کے باہر لا کر بڑے خوجون کے ہاتھ میں دیتے ہیں وہ خوب سے اوج
 کیونکو اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے جالی مبارک کے اندر حاضر ہوتے
 ہیں اور پیچھے دو اور خوب جے ادن کی جماعت کے جالی شریف کر اندر
 جاتے ہیں پیچھے خوجون کے اور عرب اہل بلد سے ایک ہاتھ میں چاندنی
 کا کیفہ دوسرے ہاتھ میں چھوٹے موسم بتی روشن کر کے واسطے روشنی
 قنادیل اندرون جالی شریف کے حاضر ہوتے ہیں جن کو اس سعادت عظمیٰ
 مشرف ہونا منظور ہو تو خوجون کو نذرانہ دیکر یہی وقت میں اس خدمت روشن
 سے مشرف ہوتے ہیں دوسرے خوب جے جو باب جبریل کے پاس صفت
 باندہ ہوئے کھڑے ہوتے ہیں ایک ایک چوب جس کے سر پر دو شا
 رہے کے نکلے ہوئے رہتے ہیں واسطے روشنی قنادیل مسجد مبارک کے
 جاسے ہیں نازی لوگ جب چلے سے اپنے ہاتھوں میں کیفہ اور موسم بتی
 لئے ہوئے صف باندہ ہو کر واسطے خدمت گزاری روشنی مسجد مبارک
 حاضر اور مستعد رہتے ہیں موسم بتی کو روشن کر کے ادنیٰ کیفون میں
 رکھتے ہیں تاکہ فرش مسجد مبارک کا سرم بتی کے آنسو سے خواب نہ
 پیچھے ادن خوجون کے ردائے ہوتے ہیں جب خوجو قنادیل مسجد مبارک کو
 مسجد زنجیر اوس چوپ سے نکال کھڑا ہو جاتا ہے وہ شخص جو اپنے
 ہاتھ میں موسم بتی روشن کئے ہوئے کھڑا ہوتا ہے۔

فائدہ صفحہ ۲۹۴ (۲۹۴) ہے اس کے بعد صفحہ ۳۲۱ ہے فقہین ان
 دو صفحوں ہندسات کے سبباً چھوٹ گئے ہیں مضمون برابر رہا ہے

اُس موم بتی سے بتی قندیل کی روشن کر دیتا ہے پھر اُس قندیل کو خواجہ ادریس
 دوشاخہ میں اُس کے لٹکا دیتا ہے اسی طرح سے روشنی تمام قنادیل مسجد شریف کی
 ہوتی ہے جب سب روشنی ہو گئی سب لوگ جو کیفہ لگے تھے اور موم بتیان
 بجی ہوئی لاکر انھیں صاحب کے نزدیک کھدیتے ہیں اور وہ صاحب وہ سب
 کیفہ جمع ہوئے بعد اُسی حجرہ میں اعوان کے رکھ دیتے ہیں اور وہ خوب چھوٹی
 جماعت میں کے زور و جوت رہے کے ہاتھ باندھے ہوئے کھڑے رہتے
 ہیں جب سب خوب روشنی سے فراغت پا کر آدین انگلی ہاتھ سے سر جو بونگو
 روشنی کی لیکر پھر اُسی حجرہ میں رکھ دیتے ہیں اور جمعہ کی اور سیر کی رات کو وہ
 ہر یکہ سونے کے ایک شیخ المحرم اپنے ہاتھ میں اور ایک سرانا بے شیخ المحرم
 جو خوب نہیں سے ہیں اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے جالی شریف کے اندر حاضر
 ہوتے ہیں اور قاضی اپنے ہاتھ میں جمعہ کی رات کو بخوردان لیکر حاضر ہوتے ہیں
 اور رشب میں بخور کی خدمت ایک شخص علیحدہ کو مقرر ہے اور عادت یہ ہے
 کہ خواجہ شیخ المحرم یا قاضی یا اور اہل خدمات جب اندر جالی شریف کے حاضر
 ہوں تو سفید شاہ پہنکر اور سفید پٹکے سے کمر دن کو باندھ کر حطر اور گلاب اور
 خوشبو اپنے جسم پر ملکر جالی شریف کے اندر داخل ہوتے ہیں اور جالی مبارک
 کے اندر حاضر ہو نیکا نام داخل مشہور ہے اور پھر باہر آکر اسکو اتار دیتے
 ہیں جالی مبارک میں حجرہ نبوی کے اطراف اور حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا
 کے روضہ مبارک کے اطراف ملکر پتھر بانڈی کا بچ کی بازخیر طلائی کہ زنجیر لک
 ایک کی تحمینا وزنی اشی تولہ کی ہوگی آویزان ہے اور سوا ہے اس کے

ایک چھیکہ گلاسوں کا نیچی کا باز خیر طلائی آویزان ہے اور دو جہاڑ طلائی چہار شاخی
بے کنول وزنی تخمیناً اسی تار کی ہونگی اور ماوراء اس کے عود دانی انگلیں نمایاں یعنی
اتشدان اور لستر اور بانڈی اور قنادیل سراسر سونے کی بنی ہوئی کہ تعداد میں پتیس ہیں
مواہ شریف اور بالین شریف کے رخ پر آویزان ہے اور ایک جوڑی درخت
نقروی چہار کنولی کا نیچی قبہ خاتون جنت میں لگی ہوئی ہیں اور دو جنت یکہ کلان
سراسر سونے کے اور ایک جوڑا نین کی مرصع الماس سے ارتفاع میں
دو ہاتھ کے اور نیچے اُسکے دو بڑی ہتھالیا سونے کی معدہ دستہ ہاے طلائی
چوکیوں پر دھرے ہیں اور اُس کے اندر الماس بہت حسن سے جڑا ہوا ہے
وزنی تخمیناً اسی تار کے ہونگی اور نیچے اُس کے گردہ چرمی کہ اُن پر گل دیرگ
نقروی جڑے ہوئے ہیں بچھا جاتے ہیں اور دوسرے جوڑے ہاتھ کے
ارتفاع میں وزنی تخمیناً ایک سو تار کی مواہ شریف اندر رکھی ہوئی ہیں اور ایک فردہ نقروی
وزن میں دس تار تخمیناً ڈیڑھ ہاتھ کے ارتفاع میں روضہ شریف میں حضرت خاتون جنت
رضی اللہ عنہا کے دہری ہوئی ہے مسجد نبوی کی تمام ہانڈیاں اور جالی مبارک
کے اور یہ یکہ اور جہاڑوں میں ہر شب روشنی ہوا کرتی ہے اور سوا اُسکے
یکہ نقروی بلبل سات ہیں کہ وہ جالی شریف کے اندر رمضان شریف میں روشن
ہوا کرتی ہیں معلوم کیا جاوے کہ یہ جو سامان مسجد نبوی کا اور جالی شریف کا لکھا گیا یہ
وہ سامان ہے کہ عادت اسکی ہوتا وہ کی اور رواج اس کے استعمال کا جاری
ہے ورنہ اس سامان اور اسباب سے چند زیادہ سامان نقروی اور طلائی اور کانچی
کا لکھا گیا روپیہ کا حرم شریف کی کوٹھی میں پڑا ہوا ہے کہ اس کے استعمال کا طریقہ

خدام اور حکام کو التفات نہیں سے مثلاً بڑے بچے یکے طوعین اور چاندی کے
 بھی وزنی تخمیناً چالیس انار اور پچاس انار کے جوڑیاں میٹھا رہیں کہ بعضے بعضے آئین
 سے سبب قدامت کے شکستہ بھی ہو گئی ہیں اور زنجیر قنادیل کی جو ایک سو پست
 نفروں میں اور اتنی ہی کوتل موجود ہیں اور طلائی زنجیریں اس سے چھاپنہ موجود
 ہیں سبب سرقہ ہونیکے نہیں گزراتے ہیں اب باقی سامان جو جالی شریف میں
 سوائے روشنی کے موجود ہے جو کچھ کہ معلوم ہوا ہے وہ عرض کرنے میں
 آتا ہے حجرہ شریف کہ طول میں بیس ہاتھ اور عرض میں پندرہ ہاتھ سراسر پوشیدہ
 پردہ مبارک سے ہر اطراف اسکے مرورید گلان و عمدہ حسب موقعہ لگے ہوئے
 ہیں اور مواجہ شریف کی طرف ایک تختی الماس کی مقدار میں ایک کف دست کے
 موافق ہوگی نہایت تابان و درخشان ہے اور لا قیمت ہے سونے کے حلقہ
 میں جڑی ہوئی پردہ مبارک میں آویزان ہے اور یہ سب جو اسرات سے جو
 وہاں موجود ہے مستثنیٰ ہے اور سوائے اسکے تختیاں جو اسرات کی مثل زرد
 و یاقوت وغیرہ کی بطور خوشہ ریشم میں گھٹی ہوئی کہ عدد میں دو تین سو ہونگی جابجا
 پردہ شریف میں آویزان ہے مگر پردہ شریف میں پوشیدہ ہونیکے سبب باہر
 باہر سے نمایاں نہیں ہے یہ فقط جو اسرات قیمتی لکھو گہار و سیہ کا ہے کہ اہل اخلاص
 نے شمار اقامت اوس صاحب لولاک کے کئے ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ و اوصیہ
 و ازواجہ وسلم اکثر جو اسرات گزراتے ہوئے اقرار سلطان روم کی عورتوں
 میں سے ہے راوی کہتے ہیں کہ جسوقت داخلہ جو اسرات کا لیا گیا تین روز کمال
 فقط اسی میں صرف ہوئے سوائے اسکے قریب سو کے بلکہ اس سے

زائد کلام اللہ عجیب عجیب جالی مبارک کے اندر کتابخانہ میں رکھی ہوئے
 ہیں کہ بیان اسکا کما حقہ غیر ممکن ہے تھوڑا سا حلیہ انکا بطور نمونہ کے عرض
 کیا جاتا ہے قرآن شریف کے اوراق پر طلا اس قبیل کا دیا ہوا ہے کہ بالکل پتر
 سونیکا معلوم ہوتا ہے کاغذ پنا اس کا بالکل تمیز نہیں ہوتا اور تحریر حروف روپر کی
 اس قبیل سے کہ جیسا کوئی پتر جما دیا ہے ویسا ہی کاغذ نقروی اور حروف طلائی
 ایسے خوشخط کہ ہر حرف اُسکے مثل جو اس کے قابل دید ہے اور باقی اوصاف
 اُنکے دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں لکھنے میں نہیں آتے یہ قرآن گزرا نے
 ہوئے سلطان کے اور حضرت کے عاشقوں نے گزرا نے ہیں اور بسبب
 معروفہ انکی جالی شریف کے اندر رہتے ہیں باہر نہیں نکلتے حرم شریف میں
 درمیان مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے اڑتالیس درخت روشنی میں
 ہر چند کہ چند درخت اُنسے ایسے بزرگ اور عظیم الشان ہیں کہ بڑے بڑے
 مکانوں کی زینت کے واسطے ایک دو آئین سے کافی اور بس ہے تاہم مسجد نبوی
 ایسی وسیع و بزرگ ہے کہ اگر اسکی دو چند بلکہ چار چند بھی آویزان ہو تو گنجائش
 ہے واسطے ایضاح کے حلیہ اور مقام ہر درخت کا بیان کئے جاتا ہے ایک
 درخت کا بیج کا برگ سفید استی کنول کا پتلی شاخون کا چار حلقے بلند ہیں دُڑھ
 قد آدم کے موافق محاذی گوشہ جالی بالین شریف کے پانچویں چشمہ میں مسجد مبارک
 کے آویزان ہے اور گزرا نا ہوا سلطان کا ہے کہ آسمین روشنی ہر روز جو کرتی
 ہے اور ایک جوڑی سبب درخت کی چالیس کنول کا بیج کے طلائی کام کے طرہ
 پتلی شاخون کے دو طبقہ موافق قد آدم کے بلند ہیں محاذی جالی بالین شریف کی

بیان روشنی
 نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
 کے اڑتالیس درخت

کہ ایک اُن کا چہرے چشمہ میں اور دوسرا بارہویں چشمہ میں مسجد نبوی کی آویزان
 ہے یہ دونوں نہایت عمدہ اور کم یاب ہیں یہ جوڑی گزرائی ہوئی میمن کی ہے
 جب تک وہ زندہ رہا ہزار روپیہ سالانہ اس کی روشنی سر روزہ کیواسے کرتا
 رہا بعد انتقال اس کے فرزند اس کے آنکھوں کی روشنی کا خرچ گزانتے رہے
 اب قافلہ کو وقت آسمین روشنی کیجاتی ہے اور ایک جوڑی سفید درخت
 بارہ کنولی پیتلی شاخوں کی کہ ایک اُسے محاذی جالی مبارک کے اول
 چشمہ مسجد میں آویزان ہے اور دوسرا محاذی پہلے چشمہ جالی یامین شریف کے
 پہلے درجہ مسجد میں آویزان ہے اور ایک درخت چوبیس کنول کا پیتلی
 شاخ کا دو حلقے بزرگ سفید محاذی پہلے چشمہ جالی یامین شریف کے
 آویزان ہے اور ایک درخت چہرہ کنول کا طلائی کہ شاخ اس کی سفید کانچ کی
 ہے کہ نہایت عمدہ ہے روبرو دروازہ جالی مبارک حضرت خاتون جنت رضی اللہ
 عنہا کی آویزان ہے اور ایک درخت اسی کنول کا پیتلی شاخ محاذی گوشہ جالی
 مواجہ شریف کے آویزان ہے ان سب میں ہر روز روشنی ہوا کرتی ہے
 اور ایک جوڑی درخت چہرہ کنولی کانچ کے کبرج اور شاخ اس کی نقروی نقشی
 ڈھلی ہوئی وزن میں تھینا لکھنؤ میں انار مقابل جالی مواجہ شریف کے آویزان
 ہے اور لکھنؤ ایسی ہی نقروی بنج و شاخ و بے کنول کانچ محاذی اسی کے
 آویزان ہے اور ایک درخت اٹھارہ کنول کا دو حلقے کبرج اور شاخ اس کی نقروی
 ڈھلی ہوئی وزن میں بست انار تھینا مقابل جالی مواجہ شریف کے آویزان ہے
 اور دو عمدہ تہابی طلائی بے آویزہ کانچ روبرو جالی مواجہ شریف کے آویزان

ہے اور انہیں ہر شب روشنی ہوا کرتی ہے اور ایک درخت کا بیج کاتیس کنوئی
 لمع نقروی بیج و شاخ محراب عثمانیہ کی روبرو آویزان ہے اور روشنی اُس میں ہر
 کو ہوتی ہے اور دو عدد حلقہ گلاسوں کے چبکے کے طور پر روبرو جالی مواجہہ
 کے آویزان ہے اور اُس میں روشنی ہر شب ہوا کرتی ہے اور گوشہ جالی مواجہہ
 شریف سے باب السلام تک آٹھ درخت ہیں کہ بعض انہیں سے آٹھ کنول بعض
 چھ کنول کے اور بعض نوین روشنی زیتون کے تیل کی اور بعض میں موم تہی کی
 ہر شب ہوتی ہے اور سوائے اسکے اخیر درجہ مسجد میں درمیان باب السلام
 اور باب الرحمتہ اور مقابل اس کے نو درخت ہیں کہ بعض انہیں سے آٹھ کنوئی
 اور بعض چھ کنوئی ہیں اور ہر شب انہیں تیل زیتون کی روشنی ہوا کرتی ہے اور
 ایک درخت نقروی بلا کنول بطرز قدیم وزن میں تخمیناً پندرہ تار کا مقابل جالی بالین
 شریف کے چھٹی چشمہ میں مسجد کے آویزان ہے اور ایک درخت کا بیج گلیارہ
 کنوئی دو حلقہ مقابل جالی بالین شریف کے کہ شاخ اور بیج اُسکی بھی کا بیج کی جالی شریف
 سے پہلے چشمہ مسجد میں آویزان ہے اور روشنی اُس میں پیر کی رات اور
 اور جمعہ کی رات ہوا کرتی ہے اور ایک درخت کا بیج کا پچیس کنول کا بطرز جدید
 نایاب کہ شاخ اور بیج اُس کی لمع طلائی روبرو محراب نبوی صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم درجہ سوم میں مسجد کے آویختہ ہے اور سید ہی طرف منبر مبارک
 کے روبرو محراب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک چوڑی درخت کا بیج
 آٹھ کنول کی کہ شاخ اور بیج اُسکی پتلی ہے آویزان ہے اور اُس میں روشنی
 ہر شب ہوا کرتی ہے اور بائیں طرف منبر مبارک کے روبرو محراب سلیمان

کے تین درخت آٹھ کنولی کہ شاخ اور بیج اُن کی کاچ کی نقشی نہایت عمدہ
 لنگے ہوئے ہیں اور اسمین روشنی ہر شب ہوا کرتی ہے اور تین درخت شری
 بلندی میں ڈیڑھ قد آدم کی موافق کہ شاخ اور بیج اُسکی کاچکی نقشی اور اُس کے
 سر پر ایک طرہ کاچ کا نہایت عمدہ تیس کنولی محاذی جالی بالین شریف چوکی
 پر مسجد شریف میں دہری ہوئی ہیں اور سوائے اس کے تین درخت پانچ کنولی
 کہ شاخ اور بیج انکی برنجی یعنی پتیلی شیشم کے سہ پایوں پر دہری ہوئی ہیں اور
 اُنمیں روشنی ہر شب ہوا کرتی ہے اور ایک جوڑ بڑی طوقی موسم بتی کی کہ وزن
 میں تخمیناً دو من کے ہوگی چاندی کے یکے میں کہ وہ بھی تخمیناً ساٹھ تار کے وزن
 میں ہوگی اور ایک چھوٹی جوڑ طوقی کہ وزن میں تخمیناً پانچ تار کے ہوگی چھوٹے
 یکے میں نصب ہے دونوں جانب محراب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دہرے
 ہوئے ہیں اور ایسا ہی دو جوڑ چھوٹے بڑے طوقی پتیلی کیونین دونوں جانب
 سلیمانی کے اور ایسا ہی ایک جوڑ چھوٹی بڑی پتیلی کیونین دونوں جانب محراب
 عثمانی کے دہرے ہوئے ہیں لیکن جو محراب عثمانی کی بڑی طوقین میں اُن
 دو محراب کے طوقوں سے کچھ کم ہیں اور روشنی ان سب بڑے طوقوں کی
 باعث بلندی کے سیڑھی پر چڑھ کر کرتے ہیں چنانچہ محراب النبی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم اور محراب سلیمانی کی دو جانبوں میں واسطے روشنی کے
 پتیلی سیڑھی نصب کی گئی ہے اور محراب عثمانی کے طوقی روشنی سیڑھی لڑکی
 پر چڑھ کر کرتے ہیں اور ان طوقوں میں روشنی جس وقت کہ ایام نماز کو کھڑے
 ہوتا ہے کرتے ہیں اور بعد اختتام نماز کے خاموش کر دیتے ہیں اور

پتلی کیے کہ ارتفاع میں تین ہاتھ اور تعداد میں آٹھ من جالی شریف سے سراسر
پتلی کتیری کی رکھی ہوئی ہیں اور شکل اسکی یہ ہے کہ جسمیں بتی لگاتے ہیں
ایک ہاتھ بلند بشکل قندیل کے ہیں اور نیچے اس کے دو ہاتھ کا دستہ تھالی
پر جما ہوا ہے اس میں بھی وقت نماز کے روشنی کرتے ہیں اور دن کو سبز
غلاف اوپر پہنا دیتے ہیں اور سواے اس کے چھوٹے یکے ایک ایک
ہاتھ کی بلند کہ وقت قرآن خوانی کے روشن کرتے ہیں اور آٹھ مسجد میں پتلی
ہانڈی کالج کی بازخیرائے نقروی کے ساتھ تولہ وزن میں تھمنا زنجیر ایک ایک
ہانڈی کی ہونگی اور سواے اس کے ایک سو پچتر ہانڈی بیوتات میں یعنی دالان
ہر دو جانب مسجد شریف کے اور دروازوں پر اور جواب میں بازخیر پتلی آویزان
ہے آگے کل حرم شریف کے ہانڈیاں بازخیر نقروی تھی اب بسبب سرقہ
ہونیکے جواب اور بیوتات میں سے زنجیر نقروی نکال لیکر زنجیر پتلی لگائی ہیں
اور اس میں روشنی ہر شب ہوا کرتی ہے اور روبرو چوتراہ لغوات کے
ایک ہانڈی سراسر نقروی ہے اور محاذی اس کے دو مہتابی طلائی
کالج کے آویزون کی سبج آویزان ہے اور روبرو محراب سلیمانی کے
دو لستر کالج کے بلند میں ڈیرہ ہاتھ کے ہونگے اور ایک لستر نقشی عمدہ
کالج کا درمیان میں ان دو کے آویزان ہے اور ایک قندیل کالج کی نایاب
نقش روبرو سے منبر شریف کے آویزان ہے اور مولود شریف کی راتین
اور معراج شریف کی شب پانچون مناروں پر روشنی قنادیل کی ستہ حلقہ اور
دروازہ حرم شریف پر بھی زیادہ ہوتی ہے اور ماہ محرم میں وقت آنے حاجیوں کے

یہاں روشنی کی
پتلی کتیری کی
رکھی ہوئی ہیں

یہی ایسا ہی ہوتی ہے اور ایسا ہی شبِ برات اور شبِ اول جمعہ ہوا جبکہ
 شبِ لیلۃ القدر اور دولہ مصر اور شام کو جو ہمراہ محلِ مصری اور شامی کے حاضر
 ہوتا ہے آگے مراجعت اپنی صحن مسجد شریف میں گیارہ طوق بڑی موسمِ حق کی
 روشنی کر کر مولود شریف پڑھا جاتا ہے اور روشنی دختوں میں اور ہانڈیوں
 میں آگے نماز مغرب کرتے ہیں اور بعد نماز عشا کے خاموش کر دیتے ہیں
 اور پھر بعد اذان نماز صبح کے روشن کرتے ہیں اور بعد نماز صبح فجر کے
 خاموش کر دیتے ہیں جانتا چاہئے کہ فرمانِ سلطانی اغوات پر اس طور سے
 ہے کہ اگر کوئی شخص حرم شریف کے یا جالی مبارک کے نام سے کچھ شے
 گزرائے اور اغوات کا حق سوائے اس کے دیکر اُنکو راضی کر لیا ہے
 تو وہ بیشک حسبِ معروضہ اُنکے گزرانی جاتی ہے اور دخل و تصرف اُس پر
 کسی کا نہیں ہوتا ہے اگر حق اُنکا نہ ہو تو وہ اشیاء خود اُنکا حق ہے
 لے لیتے ہیں ہانڈیاں اندرون جالی شریف کے مہینہ میں ایک بار دہونی جاتی
 ہیں جس روز کہ دہونے کا دن ہوتا ہے وقت نماز اشراق کے شیخ الحرم
 اور نائب الحرم اور خزانہ دار اور مدیر اور شیخ الاغوات وغیرہ روبرو جالی
 عورتوں کے رو قبیلہ متوجہ جالی شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے صفِ باندہ مکر بیٹھتے ہیں اور سب اغوات صفِ باندہ مکر پر کھڑے
 رہتے اور وہاں ایک حصیر بچھا کر اوپر اُس کے سفید چاندنی کی پٹ بچھائی
 جاتی ہیں بعد اس کے کتابِ آسماء اغوات کی کمال کر ایک ایک کا نام نیکر
 پکارتے ہیں جب سب اغوات جواب دے اور معلوم ہوا کہ سب حاضر ہیں

تو ان کو حکم دیتے ہیں کہ اندر سے ہانڈیاں لاوین پس سب اغوات اندر ہی
 ہانڈیاں لیکر رو برو آنکے رکھ دیتے ہیں بعد اس کے حکم دیتے ہیں پس اغوات
 دو دو تین تین ہانڈیاں جس قدر کہ نام سے آنکے کتاب میں لکھا ہوا ہے اٹھا لیکر
 اپنے اپنے مکانوں میں لیجاتے ہیں اور مکاتیب اغوات کے عورتیں انکی موت
 کی اپنے اشتیاق سے حاضر رہتی ہیں اغوات واسطے دھونیکے انکو سپرد
 کرتے ہیں اور ہر ہر ہانڈی کی واسطے ایک ایک طشت تانبے کا قلعی کیا ہوا
 ہے اور ایک ایک صابون کی بی اور ایک کپڑا سفید پہلے پہو سی سے دھوتے
 ہیں اور صابون لگا کر صوف سے دھوتے ہیں کپڑے کو پہلے سے دھو لیکر
 شکلاتے ہیں پھر وہی کپڑے سے ہانڈیوں کو پوچھتے ہیں بعد اسکے پھر دیتے
 ہیں اور زنجیریں بھی اسی طرح دھوتے ہیں پہلے زنجیریں حرم شریف میں
 لگا کر اس چاندنی پاٹ پر جو رو برو شیخ الحرم وغیرہ کے چھائے تھیں رکھ دیتے
 ہیں اور سب اہل خدمات جو وہاں حاضر رہتے ہیں سب زنجیروں کو ایک
 ایک کر دی دیکھتے ہیں شاید کہ کسی نوع کا تفرقہ نہوا ہو وے استے میں
 یہ ہانڈیاں بھی دھوئی ہوئی وہاں لاکر رکھتے ہیں پھر سب زنجیروں کو دیکھ لئے بعد
 زنجیریں دیکر ہانڈیاں اپنے رو برو منگو کر اپنے ہاتھ سے زنجیریں اس میں
 لگاتے ہیں اور اغوات ان ہانڈیوں کو اٹھا لیکر باب شامی جالی مبارک
 کے پاس لیجا کر حاضر رہتے ہیں شیخ الحرم وغیرہ بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے
 ہیں ایک شخص ان کے رو برو آنکر کھڑے ہو کر فاتحہ عرض کرتا ہے
 اور دعا بھی کرتا ہے پھر اغوات ہانڈیاں لیجا کر جالی شریف میں گزرتی ہیں

سرچشمہ کو بعد نماز صبح کے شیخ الحرم بڑی چندی کیون کو جو اندر گزرا نے ہوئے
 مین دہوتے مین اور اس پانی کے تبرک لوگ مشرف ہوتے مین حرم شریف کے
 ہانڈیاں ہر روز تھوڑی تھوڑی دہوئی جاتی مین یہاں تک کہ ہفتہ مین انکا اختتام ہوتا
 ہے پھر ابتداء ہفتہ سے یہ کام شروع ہوتا ہے مثلاً آج ہانڈیاں دہوئی گئی
 پھر آجکے آٹھویں روز اُنکے دہونے کی باری آتی ہے حرم شریف کی صفائی سکے
 لئے بڑی بڑی جاروب کھجور کی شاخ برگ سے بنی ہوئی بانس کے نیرون
 مین بندھی ہوئی مین اس سے گل حرم شریف کی صفائی ہوتی ہے یہ صفائی اندرون
 حرم اغوات اور خادین حرم شریف سے متعلق ہے ایسے ہی جاروب مین بیرون
 حرم شریف اطراف کیلئے مقرر مین جنسے صفائی اطراف حرم شریف اور روبرو
 دروازہ ہائے شریف کے ہوتی ہے یہ صفائی بواہان حرم شریف سے متعلق ہے
 چند زنبیلین بھی کچر اٹھانیکل لئے متعلق اسی صفائی کے مقرر مین یہ کمترین محراب اور
 اس سعادت عظمیٰ سے مشرف ہوا اپنے ہاتھوں سے سعادت جاروب
 کشتی حاصل کیا اور کچر ابھی اُس بارگاہ پاک کا اٹھایا اور خدمت بابرکت روشنی
 اندرون روضہ منورہ اور مسجد نبوی سے شرف سعادت حاصل کیا نہر چند
 کہ اس سعادت عظمیٰ کی قابلیت نہیں رکھتا تھا مگر عموم رحمت اللعالمین اور
 شمول کرمت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُمید قوی ہے کہ محض انہی کی
 فضل و کرم سے اس ناپجز اور کمترین کی اس بضاعت مزجاء کو قبول فرمائیں
 اور حق تعالیٰ انہی فضل و کرم سے عفو گناہان اس گناہگار کے فرمائے اور
 سرفرازی اور عنایت حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس کمترین

جنگاں پر دارین میں شامل اور سرفراز رکھے این یارب العالمین شہرِ مسیت
 کہ با مکان تحریر یہ آزاد کنند بندہ پیر پدای بار خدائے عالم آرائی پد بر بندہ پیر خود بخدا
 حرم نبوی میں بہت کچھ سامان صفائی اور روشنی وغیرہ متعلق خدمت گزاری حرم
 شریف کی مقرر اور مہیا ہے بمثل اُن سامان کے پتیلی ابریقین اور طشت اور آلات
 آہنی مثل سیخ اور بصورت کفیر طعام بخش کے حجرہ اغوات میں رکھے رہتے
 ہیں اور اغوات وغیرہ خدمتگاران حرم شریف ہر روز ہر وقت متحجب اور متفحص
 جا بجا حرم شریف میں پھرتے ہیں اگر کسی جاؤ پتہ وغیرہ فرش سنگ مرمر وغیرہ
 حرم شریف میں آ جاوے اُس آلات آہنی سے کھور کے ابر مردہ کو پانی میں
 تر کر کے اُس کو پونچھ دیتے ہیں یا مقام حضوری عورتوں کے ہیں جو بچے اُنکے
 ہمراہ رہتے ہیں کوئی بچہ بول دہرا کیا ہو اسی وقت اُس کو پاک اور صاف کر دیتے
 ہیں ایک ابریق اور طشت پتیلی طیب پانی سے اور ایک گلگیر اندرونِ روضہ منورہ
 کے لئے بجالی مبارک کے اندر قریب میں طلائی کون کے ہمیشہ رکھیں
 سے اس واسطے کہ اگر اُن کی موم بتی کنگل زائد ہو جائے گلگیر سے قطع
 کر کے طشت کے پانی میں ڈالتے ہیں تاکہ گل کی بدبو سے روضہ منورہ میں
 منتشر نہ ہو پھر دیکھتے ہیں کہ طشت کے پانی میں چند گل موم بتی کے گرے بعد
 نوعی بدبو پیدا ہو جائے اُس طشت کو روضہ منورہ سے باہر لاکے وہ پانی
 خالی کر کے بعد تطہیر دوسرا پانی اُس میں ڈالتے ہیں اور پھر وہ طشت کو روضہ
 منورہ کے اندر رکھتے ہیں اُس کو دیکھ کر زائرین میں یہ شہور ہے کہ یہ طشت
 و ابریق حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کے واسطے ہی اور حضرت

اس سے وضو فرماتے ہیں اور پھر یہ اب وضو حضرت کا تبرکاً سلطان کے پاس جاتا ہے ہر چند اگر یہ امر بھی ہو تو کچھ بعید نہیں بلکہ ممکن ہے اس لئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر اطہر میں بحمد شریف زندہ تشریف فرما ہیں بعض صحابہ اگر امام وضو اللہ علیہم اجمعین نے بعض خلفائے نبی امیہ کے وقت جنہوں نے بہت اہل مدینہ کو ظلماً قتل کئے اور مسجد نبوی بے باغ و صلوٰۃ رہی حضرت کی قبر اطہر سے آواز وضو کرنے کی اور اذان کی سنتے تھے مگر اس حالت میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم برزخ میں تشریف فرما ہیں اور کئی ہزار فرشتہ روزانہ حضرت کی خدمت گزاری کیلئے حق تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے اور طبقات رحمت الہی حضرت کی قبر اطہر پر نازل ہوتے ہیں اس عالم کے پانی سے اس عالم میں تشریف فرما ہو کر حضرت وضو فرمانا خاصہ اُس وقت کا تھا جبکہ حضرت اس عالم میں تشریف فرما تھے اور اس عالم کا پانی حضرت کی خدمت گزاری سے مشرف تھا انہار جنت اور اور آب کوثر حضرت کی خدمت گزاری سے محروم تھے اب حالت یہ ہے کہ اگر ایسی خدمت گزاری کی ضرورت ہو تو حصہ حضرت کی خدمت کا انہار اور آب کوثر کو ملے۔ **فصل ہفتم** ادائے تقریبات سالانہ متعلق مسجد نبوی اور روضہ مطہرہ کی مولود شریف کے مہینہ میں گیارہویں تاریخ غسل حجرہ مبارک کا ہوتا ہے ہمد نماز صبح کے گیارہویں تاریخ دروازہ شریف جالی کا جو واقع خلف مبارک و دبر وے چبوترہ اغوات ہے کہلاتا ہے اسکو باب شامی کہتے ہیں خوشی بڑی جماعت کے اور شیخ الحرم اور نائب الحرم اور قاضی اسی دروازہ سے اندرون جالی شریف حاضر ہو کر بخور گزارتے ہیں اور نہایت آداب سے صلوٰۃ و سلام

عرض کر کر سامان اندر کالیکے وغیرہ باہر لا کر چوتھے اغوات پر لا کر رکھتے ہیں اور فرش دروازہ کے روبرو سے درج باب النساءگ اٹھا لیتے ہیں من بعد اغوات ہاتھوین آلہ آہنی مثل کفگیر کے لئے ہوئے تختیوں کو سنگ مرمر کی جو حجرہ شریف میں بچھے ہوئے ہیں لگرتی ہیں تاکہ جو کچھ گرد و غبار اس پر آگیا ہے کھل جائے جب تمام تختیان صاف ہو جاوین جا روب دیتے ہیں اور روبرو دروازہ شریف کے ایک بڑا طرف رکھا جاتا ہے اس میں سقا مشکون سے آب شیرین بھر دیتے ہیں اغوات قطعات ابر مردہ اس پانی میں بہگا کر تمام حجرہ شریف کو دھوتے ہیں اور دوسرے خوبے اسپرانی چھڑکتی ہیں جب غسل تمام حجرہ شریف کا ہو جاوے پھر دوسرے ابر کے ٹکڑوں سے سب سنگ مرمر کی تختیان پونچھتے ہیں اور منڈل ابیر چھڑکتے ہیں یہ غسل شریف ہوئے تک چھوٹی جماعت کے خوبے دوروزہ دروازہ شریف کے صف باندھے ہوئے دست بستہ کھڑے رہتے ہیں اور کسی شخص کو روبرو سے دروازہ شریف جانے نہیں دیتے اور پیچھے ان خوبون کے بہت سے اہل مدینہ کھڑے رہتے ہیں تاکہ غسل شریف تمام ہوتے ہی پانیکولیون کوئی اپنے ہاتھ میں ابرقی لیا ہوا اور کوئی کوزہ کوئی مغراف ایسا ہی کوئی کچھ طرف لیا ہوا اور کوئی کچھ لیا ہوا کھڑے رہتا ہے اور قاضی اور مفتی اور والی اور شیخ الحرم اور تمام اعزہ اور شرفاء مدینہ منورہ کے علاقہ کے آدمی اپنے اپنے ہاتھ میں بانس لیکر واسطے اخذ تبرک کے حاضر رہتے جب غسل شریف ہو جاوے دو خوب اس پانی کو تقسیم کرتے ہیں پہلے شیخ الحرم اور والی وغیرہ کے واسطے بائیں ہر دیتے ہیں پھر اغوات

اپنی خواہش موافق کوزہ اور دو رقیں پہر لیتے ہیں من بعد تمام حاضرین کو بھر کر
 عنایت فرماتے ہیں پہلے سب حاضرین مسجد شریف میں اس پانی کو پی لیتے
 ہیں اور منہ کو اور سر و سینہ کو مل لیتے ہیں بعد جو باقی رہ جائے اپنے اہل و عیال
 کی واسطے مکانوں میں لیجاتے وقت تقسیم هجوم اور کثرت ایسی ہوتی ہے کہ
 کسی خوبے استہام کیواسطے کھڑے ہوتے ہیں پھر بھی استہام مشکل ہوتا ہے
 لیکن تمام حاضرین حسب خواہش مشرف اور سرفراز ہوتے ہیں اور کوئی محروم
 نہیں رہتا اور جو خوبے اٹھا رکھتے ہیں جب حجاج اور زائرین حاضر ہوں سال بھر
 تک اس میں سے انکو تبرک دیتے ہیں اور وہ لوگ باحتیاط تمام اپنے ملک و مین
 لیجاتے ہیں غربا اور مساکین کو روز غسل شریف شربت بھی تقسیم ہوتا ہے
 بارہویں تاریخ ماہ ربیع الاول کی مولود شریف ہوتا ہے کیفیت اُسکی یہ ہے
 کہ گیارہویں تاریخ ماہ مذکور میں قریب جالی عورتوں کے کہ جہان خوبہ سرائیکہ اکثر
 بیٹھا کرتے ہیں اور یہ خوبے خاص محل سرائے سلطانی میں بنیت ہجرت
 استنبول سے پروانگی لے اگر یہاں حاضرین انکو حرم شریف کے کاروبار میں
 کچھ مداخلت نہیں اور اکثر انہیں ذی مقدور ہیں متصل جالی سے عورتوں کی
 قریب باب النساء جو ایک مقام ہے وہیں نماز بھی پڑھتے ہیں اُس جالی
 سرائردہ لگایا جاتا ہے اور شربت انار کی تیاری ایک مکان مخصوص میں کہ
 وہ خاص انہیں ابواب متعلقہ حرم شریف کے واسطے ہی ہوتی ہے اور سب
 سبیل کر نیوالے پانی کے اسی روز اپنی اپنی دورقان اور کوزہ حکم سرکار
 سے لیجا کر اس مکان میں رکھتے ہیں اور بوقت نماز صبح بارہویں کو وہ شربت کہ

مصری سفید پڑ کر نہایت عمدہ اور بہتر چوتیا ہوتا ہے اس سر پر پردہ مین لاکر رکھ دیتے ہیں اور صحن مسجد شریف مین جو چار ستون چھوٹے سنگ مرمر کے نصب ہیں ایک جانب باب النساء و سر طرف باب الرحمتہ کے تیسرے باب مجیدی کی طرف چوتھا منارہ اذان کی جانب جانب باب النساء قریب باغ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی جو ستون ہے اسکے متصل ایک منبر رکھا جاتا ہے اور اس پر سفید کپڑے کا غلاف اور اندر زینون پر بات سبز کا فرش رہتا ہے اور جالی سے باغ مذکور کی لگا کر سراسر تکیہ اور گدی بچھاتے ہیں اور اطراف منبر خالی فرش رہتا ہے یہ سب کار و بار نماز فجر سے اشراق تک ہو جاتا ہے بعد نماز اشراق ان فرش کے گدی مذکور پر شیخ الحرم اور نائب انکی اور قاضی اور مفتی اور والی کو قوال محتسب ایسے ہی سب اہل خدمات اگر بیٹھتے ہیں اور فرش اطراف منبر پر سب اہل عسکر حاضر رہتے ہیں اور پیچھے اُنکے سب اہل مدینہ منورہ بیٹھتے ہیں جب سینہ لوگ اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گئے چار شخص خطباء جمعہ سے بڑی بڑی دستار اسی طریق پر باندھے ہوئے اور چادرین اوڑھے ہوئے اگر بازو سے شیخ الحرم اور مفتی وغیرہ کے بیٹھتے ہیں اُنکے پیچھے دو شخص سر و سر پہ کشتیاں اسمین بڑی بڑی کی عود بتیان روشن کئے ہوئے لاکر روبرو منبر کے رکھ دیتے ہیں اور چار بخود ان منبر شریف کی ہر دو جانب رکھتے ہیں پہر ایک خطیب برائے خطباء مذکور سے اس منبر شریف پر اگر دست بستہ کھڑے ہو کر مجاذی روزہ مبارک سرود کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ و التحیات کے سلام کہہ کر متوجہ جالی شریف مودب دست بستہ دوزانو منبر شریف پر بیٹھ کر عبارت مولود شریف جعفر بن زبجی

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

کی پڑھتے ہیں اور عبارت اول میں اس مولود شریف کی جو احادیث صحیحہ بخاری
 اور مسلم فضائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مروی ہیں کہ مولف موصوفہ
 بعد حمد و صلوٰۃ کے انکو ذکر کرتے ہیں پڑھتے ہیں بعد اس کے اٹھ اٹھا کر الفاظ
 دعائیہ مولود مذکور کو پڑھتے ہیں اور سب حاضرین آمین آمین کہتے ہیں جب دعا
 ہو چکی پھر منبر پر کھڑے ہو کر سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں
 عرض کر کر اتر جاتے ہیں اور وہ سرسخت خطیب ویسا ہی اس منبر شریف پر چڑھ کر
 مقابل جالی شریف پہلے سلام عرض کر تا ہے من بعد مودب بیٹھ کر بعد حمد
 و صلوٰۃ کے وہی عبارت مولود شریف کی متضمن حال ولادت باسعادت
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے ہیں جب عبارت ولادت شریف کی
 آؤمی خطیب منبر پر کھڑے ہو کر متوجہ جالی شریف ہاتھ بندھے ہوئے تین بار
 صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہے اور سب حاضرین بھی قیام کر کر یہی
 عرض کرتے ہیں پھر خطیب منبر پر بیٹھ کر حال تولد شریف تمام و کمال بیان کر کر مثل
 خطیب سابق دعا مانگتے ہیں اور مضمون اسکا فتح و نصرت سلطان اور امن امان
 عامہ بلاد اہل اسلام اور مغفرت اور رحمت جمیع مومنین و مومنات اور تمام
 حاضرین بھی ہاتھ اٹھائے ہوئے آمین کہتے ہیں جب دعا ہو چکی پھر سلام عرض
 کر کے اترتے ہیں تیسرا شخص ویسا ہی پھر سلام عرض کر کر منبر پر چڑھتا اور بعد حمد
 و صلوٰۃ کے عبارت مولود شریف جس میں حال رضاعت اور حال سفر شام بعثت
 مبارک تک عرض کر کر ویسا ہی دعا کر کر اور سلام عرض کر کے اترتا ہے چوتھا
 شخص پھر اسی طریق پر سلام عرض کر کے منبر پر چڑھتا ہے اور عبارت مولود شریف

جس میں حال اخلاق و شمائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پُرکرد عاں لگتے ہیں اور حاضرین
 آمین کہتے ہیں اور جب دوسرا خطیب منبر پر حال ولادت باسعادت کھڑے ہو کر عرض
 کرتا ہے یہ صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ بیٹھ جاتا ہے اور سب حاضرین بھی بیٹھ جاتے
 ہیں بہت سے لوگ اس سرابزدہ سے جو آگے مذکور ہوا ہے نکلتے ہیں کہ ہاتھوں
 میں اُنکے کانچ کے گلاس اس میں شربت اور ایک ایک رومال سفید لاکر ان صاحبوں کو
 جو گدی تکیہ سے بیٹھتے ہیں پلاتے ہیں وہ لوگ اول شربت پی کر اس رومال سے
 منہ کو صاف کرتے ہیں جب سب ان لوگوں کو شربت پلا چکے بڑی بڑی مشکوین
 بھر کر ہاتھوئیں پیالہ سونے کا ملع کیا ہوا نیکر سب حاضرین کو اس شربت سے مشرف
 کرتے ہیں حق تعالیٰ جمیع امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس مجلس
 مبارک اور شربت مطہر سے مشرف کراوے کہ ایسا باذائقہ وہ شربت ہوتا ہے
 کہ کسی نعمت دنیوی میں وہ ذائقہ نہیں حاصل ہے اور جو بیل کرنیوالے یعنی سقہ
 ایک روز آگے سے اپنی دورقان اور کوزے لیجا کر کہتے ہیں اور پھر شربت بھر
 گئے بعد اپنی اپنی قارف والوں میں ایک ایک کوزہ شربت کا پہونچاتے ہیں اور
 یہ شربت سب حاضرین مجلس خطیب چہارم کے دعا مانگے تک مشرف ہو جاتے
 ہیں پھر یہ چوتھا خطیب بھی بعد اتمام دعا ویسا ہی سلام عرض کر کے منبر شریف سے
 اتر جاتے ہیں اور سب حاضرین مجلس برخواست کر اپنے اپنے مقاموں پر
 روانہ ہوتے ہیں اور جب کے مہینہ میں ستائیسویں تاریخ اسی طریق کا مولود
 ہوتا ہے اور اسکا نام رجبی مشہور لیکن شہر رجب میں اور ربیع الاول شریف
 میں تین امر کا فرق ہے ایک تو مقام کا کہ شہر ربیع الاول میں قریب باغ مذکور

کے منبر شریف رکھا جاتا ہے اور رجب میں منبر شریف صحن مسجد میں متصل اس
ستون کے جو منارہ اذان کی جانب واقع ہے رکھتے ہیں اور اطراف میں فرش
و سیاہی شیخ الحرم وغیرہ کیواسطے ہوتا ہے اور اسی طور پر معراج شریف کی حد
خطا نوبت بہ نوبت پڑتے ہیں اور تقسیم شربت وغیرہ بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور
دوسرا فرق وقت کا ہے کہ شہر ربیع الاول میں بعد نماز اشراق جلسہ مولود شریف
ہوتا ہے اور شہر رجب المرجب میں بعد نماز عصر کے اور تیسرا فرق یہ ہے کہ
مولود شریف ربیع الاول میں فقط اہل مدینہ منورہ اور عساکر وہاں کے حاضر ہوتے
ہیں اور شہر رجب میں اطراف اور اکناف سے قافلہ ہر ابتدا راہ رجب سے
بکثرت آتے ہیں اور مولود شریف ربیع الاول میں اگر اس طریق ہو تو فقط اہل مکہ منظر
آتے ہیں اور یوں تو کوئی مہینہ خالی نہیں ہے کہ مدینہ طیبہ میں واسطے زیارت
شریف کے لوگ نہ آتے ہوں مگر سب الین تین قافلہ بہت بڑے آتے ہیں
ایک شہر رجب میں اسی جی کیواسطے کہ ایک مہینہ آگے تمام اطراف اور
اکناف سے لوگ آتے ہیں کہ تمام شہر مبارک مملو ہو جاتا ہے دوسرا حج
کے بعد اور تیسرا حج کے قبل اور ہر شب جمعہ اور پیر میں بچوں کی داخلی جالی شریف
کے اندر ہوا کرتی ہے اس طریق سے کہ بچہ شہر مدینہ منورہ میں پیدا ہو
ہیں بعد انقضاء ایام چہلہ اس کو حرم شریف میں داخلی کیواسطے جمعہ کی رات
میں یا پیر کی شب میں لڑکا ہو یا لڑکی حاضر کرتے ہیں اور سینہ پر بچوں کے
روٹی یا کھجور یا پھول رکھ کر لاتے ہیں بعد نماز مغرب کے ہر بچہ کو ایک ایک خیر
لیکر جالی شریف کے اندر بجانب مواجہ شریف کے لیجا کر بیٹھ جاتے ہیں

اور ایک لحظہ بچہ کو اندر غلاف مبارک کے جو اندرون جالی مبارک پر گزرا نا ہوا ہے کر دیتے ہیں اور مشہور یہ ہے کہ جب بچہ کو غلاف شریف کے اندر کرین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دست اطہر کو اس بچہ کے منہ اوچھاتی پر پھیرتے ہیں جیسا کہ عادت شریف حضرت کی اس وقت میں تھی کہ حضرت اس عالم فانی میں رونق افروز تھے اور بچوں کو کمال سرفرازی اور رحمت سے اپنی گود میں لیتے تھے اور دست مبارک اُن کے منہ اور سینہ پر پھیرتے تھے اسلئے سینہ پر بچوں کے کھجور وغیرہ رکھ لاتے ہیں تاکہ وہ اسٹیا جو سینہ پر بچوں کے ہیں وہ بھی مشرف ہو جائے پھر ایک لحظہ کے بعد ان بچوں کو باہر جالی شریف کے لاتے ہیں سب حاضرین انکو نہایت اہتمام سے پیار کرتے ہیں کہ اُن کے منہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دست مبارک پہرے اور وہ شہیار جو ہمراہ اُن کے رکھی تھی تبرکاً اُس میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر شب جمعہ کو محراب عثمانیہ میں چہار خطبا بیچ کر مولود شریف پڑھتے ہیں اور علیحدہ روشنی اُن کے لئے ہوتی ہے۔

فصل ہشتم بیان میں کفایت بلدہ مبارکہ دینیہ طیبہ کے جذب القلوب میں کفایت ابتدائی آبادی اس بلدہ مبارکہ کی ایسے لکھتے ہیں کہ علمائے سیر و تواریخ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آدمی بعد نجات طوفان کے کشتی نوح علیہ السلام سے جو نکلی وہ ایسے آدمی تھے وہ لوگ اطراف میں بابل کے دس روز کے راستہ اور بارہ فرسنگ کے میدان میں اترے اور اسپین تو والدہ و تناسل سے ایک جماعت کثیر گئی عمرو دابن کثبان ابن ہام انگباد شاہ ہوا پھر جبکہ انہیں نزاع ہوا اختلاف اور علیحدگی اسپین پیدا ہوئی ہر ایک

فصل ہشتم
در بیان کفایت
جمعہ میں مسجد نبوی
میں ہوتا ہے
حال ابتدایں
کہ

جماعت ایک ایک گوشہ اول ایک کنارہ زمین کا اختیار کئے اور انہیں بہتر زبان
 ہوئے ایک جماعت کہ وہ اولاد میں مہام ابن نوح علیہ السلام کے تھے زبان عربی
 الہام حق تعالیٰ سے وضع کئے اور زمین مدینہ طیبہ پر سکونت اختیار کئے اول جو
 زمین پر زراعت اور درخت خرما نصب کئے وہی لوگ تھے انکو عمالقاہ اور عالمیق
 کہتے ہیں اس واسطے کہ وہ لوگ علق بن ارفش بن سام بن نوح علیہ السلام کی
 اولاد سے ہیں یہ عمالقاہ کو ایک مدت کے بعد بسط عظیم اموال اور املاک اور
 ولایات میں حاصل ہوا اور مابین بحرین عمان اور حجاز شام اور مصر تک انکے
 دست تصرف میں آیا ملک شام کے بادشاہان جابرین اور فرعونین جو ملک
 مصر میں ہوئے انہیں کی اولاد سے ہیں اور ملک حجاز میں ارقم ابن ابی الارقم
 بادشاہ انکے قوم سے ہوا اور عمرین انکی بہت دراز ہوئیں یہاں تک کہ چار سو
 برس تک صورت جنازہ انہیں نہیں دیکھتے اور نوحہ مسموع نہیں ہوتے بعد
 قوم عمالقاہ کی قوم یہود اس سرزمین پر نزول کئے سبب نزول یہود سرزمین مدینہ
 طیبہ پر علماء تاریخ کے نزدیک مختلف ہے خلاصہ ان سب کا یہ ہے کہ جب وقت
 موسیٰ علی بنیاد علیہ السلام واسطے ادائے مناسک حج کے مکہ معظمہ میں آئے
 جماعت کثیر بنی اسرائیل کی انکی ہمراہ تھے بوقت مراجعت عبور انکا سرزمین
 مدینہ طیبہ پر ہوا جبکہ انھوں نے اس سرزمین کو بصف بلندہ نبی آخر الزمان کے
 پائی اس علامت سے کہ توریت میں پڑھی تھی ایک جماعت بنی اسرائیل سے
 مشورت کر کے ترک صحبت موسیٰ علیہ السلام کئے اور اسی سرزمین پر آقامت
 کئے سپہر ایک جماعت اعراب کی جو نواحی حجاز میں ساکن تھے انکے ساتھ ہوا

در سرزمین حجاز
 بنی اسرائیل
 و بنی نوح
 و بنی سام
 و بنی قینان
 و بنی عابر
 و بنی شام
 و بنی عجم
 و بنی روم
 و بنی ہند
 و بنی چین
 و بنی یونان
 و بنی روم
 و بنی ہند
 و بنی چین
 و بنی یونان

کے پس اس قول پر پہلے اس سرزمین میں یہود اقامت کئے لکن راج قول
 اول ہے یعنی پہلے یہود کی عمالۃ اُس زمین پر اقامت کئے و امداء علم بہر موسیٰ علی
 بینا علیہ السلام لشکر بنی اسرائیلیہ سے قلع اور قمع قوم عمالۃ کا کئے یہ تقریب نزول
 یہود کا زمین مدینہ طیبہ پر بنا بر روایت ثانیہ سے بعد اُنکے قوم انصار زمین مدینہ طیبہ
 پر پہنچے کہ وہ لوگ اولاد سے یعر بن قحطان کے ہیں اور یعر بن قحطان
 بقول اکثر مورخین کے فرزند شالخ بن ارفخشذ بن حمام بن نوح علیہ السلام ہیں
 انھیں کی اولاد سے قبیلہ اوس اور خزرج ہے کہ زمانہ بنوین سعادت اسلام سے
 مشرف بہ لقب انصار ہوئے لہذا فی جذب القلوب مخصا جو اخر ثمنہ میں مرقوم
 ہے کہ زمانہ قدیم میں حصار مدینہ طیبہ کو نہیں تھا پہلے حصار مدینہ طیبہ کا عقد الدولہ
 نے بعد طایع ابن مطیع خلیفہ عباسی ۳۶۶ھ ہجری میں بنا کیا اور دوسری روایت
 میں آیا ہے کہ اسحاق بن محمد الجعدلی نے ۶۶۳ھ ہجری میں حصار مدینہ طیبہ بنایا
 اور چار دروازے اُس کے مقرر کیا پھر ۵۵۸ھ ہجری زمانہ سلطان نور الدین شہید
 میں حصار مدینہ طیبہ بنا ہوا اور سلطان نور الدین شہید وہی شخص ہے جو حسب
 حضرت کے مدینہ طیبہ میں حاضر ہو کر دو شخص نصاریٰ کو جو بارادہ بے ادبی حرم
 نبوی میں سکونت اختیار کئے تھے مزا دی پھر سلطان سلیمان ابن سلطان سلیم
 رومی نے بنیا قدیم پر حصار مدینہ طیبہ تیار کئے ابتداء بنا انکی ۹۳۹ھ اور اختتام
 اسکا ۹۴۶ھ ہے مدت بنا اسکی سات برس کے عرصہ میں ہوئی چنانچہ بنا رحال
 سلطان کی ہی باقی ہے اور باب مصری مدینہ پر آیت قرآنی کندہ ہے انہ میں سلیمان
 و انہ بسم امد الرحمن الرحیم ان لا تغلو علی و اتونی مسلمین مصارف حصار کا

فساد
 حصار مدینہ
 بنی ہاشم

فساد
 بنا رحال حصار
 مدینہ طیبہ

ایک لاکھ دینار سرخ ہے دورہ حصار کا دریاغ معماری سے تین ہزار ہشت دراع
 ہے اور برج وغیرہ مل کر چار ہزار دراع ہیں ابتدا اخفی کے بعد ششہ کی ہے
 خلاصہ فضائل مدینہ طیبہ جو علامہ نقشبندی سے ہے اس میں یہ تحریر ہے کہ زمانہ نبوت
 میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر میں
 جو کہ اُس جانب ستون مسجد نبوی جانب قبلہ واقع تھا ستون مذکور پر چڑھ کر اذان
 کہا کرتے تھے اور ابو داؤد اور بیہقی سے روایت ہے کہ ایک عورت بنی النجار
 سے کہی کہ میرا مکان بلند ہے اور اطراف میں مسجد نبوی کے واقع ہوا
 بلال رضی اللہ عنہ اُس عورت کے مکان پر صبح کی اذان فرماتے کتاب تعریف
 میں مذکور ہے کہ جو نہر اب مدینہ طیبہ میں جاری ہے مروان ابن حکم نے
 حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے جاری کیا اصل نہر کی مقام قبا جاہ
 کبیر سے ہے کتاب درمنصور میں لکھا ہے کہ جو عادت موزنین کی حرمین شریفین
 میں اس باب میں جاری ہوئے کہ صلوٰۃ و سلام بعد اذان ظہر و عصر و عشاء اور
 قبل اذان صبح و جمعہ کے حضرت پر عرض کرتے ہیں اور مغرب میں بیاعت تنگی
 وقت کے نہیں عرض کرتے اسکو سلطان صلاح الدین ابن یوسف ابن ایوب
 نے جاری کیا اور بعض مورخین نے لکھا ہے کہ ابتداء اسکا مصر اور قاہرہ
 مصر میں ۹۱ھ ہجری میں ہوا کہ بعض عاشقین نبوی نے خواب میں اسکا اشارہ
 پائے اور یہ روایت روایت ماقبل کے مخالف نہیں اس باعث سے کہ ممکن
 ہے بعد سلطان صلاح الدین کے اس تاریخ تک یہ عادت موقوف ہوئی
 پھر سنوئی مصر میں اس عادت کی ابتداء ہوئی ہوئی یا سلطان صلاح الدین شہنشاہ

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

میں خاص حکم دیا ہوئے محرر اور اق عرض کرتا ہے کہ عہد سلطان صلاح الدین
 کا قبل ۹۱۰ھ سے اس واسطے صاحب کتاب نے توفیق و تطبیق در میان سر دور و اوتو
 کے بیان کی پہر کتاب در منصوص میں یہ لکھا کہ صلوٰۃ و سلام حضرت ہر قبل اذان
 کے عرض کرنا بدعت حسنہ ہے کہ اُسکو متاخرین صواب جانا ہے کرنے والا
 اُسکا اپنی نیک نیتی سے ماجر ہو گیا انتہی اب یہاں سے وہ احوال شریف
 مدینہ طیبہ کا بیان کیا جاتا ہے جو محرر نے بحشم خود دیکھا یا وہاں کے ساکنین
 سے سنا اس بلدہ مبارک کے اندر کی فضیل میں دروازے میں ایک بجانب
 شرق ہے اُسکو باب الحجۃ کہتے ہیں اور اُس دروازے کے باہر جنّت البقیع
 ہے دوسرا باب المجیدی بجانب شمال ہے اُسکے باہر قریب میں باغ تواس
 ہے کہ شمس الامراء امیر کبیر حیدر آباد دکن نے خرید کر کے سکونت زائرین اور
 اور حجاج کیواسطے اُس کو وقف کئے بجانب غروب دو دروازے ہیں
 ایک باب مصری دوسرا باب صغیران دو دروازوں کے روبرو جو میدان
 ہے اُسکو مناخہ کہتے ہیں اور معنی مناخہ کے نشست گاہ شتر ہے حجاج کے
 اونٹ یہاں ہی بیٹھتے ہیں اور حجاج یہاں اترتے ہیں اسواسطے کہ اندرون
 باب کوئی حاجی داخل سواری شتر سے نہیں ہو سکتا یہ چار دروازے جس
 حصار میں ہیں وہ حصار سنگ بست پختہ ہے فقط باب مصری اور باب صغیر
 کی جانب باہر میں حصار دوم ہے کہ بنا اُس حصار کی گلی ہے اور اس حصار
 کے اندر قافلہ حجاج مع سواری شتر داخل ہوتے ہیں اس حصار میں پانچ
 دروازے ہیں ایک باب شامی دوسرا باب کوفہ تیسرا باب العوالی چوتھا

ف
 ذکر تعداد درواز
 مدینہ طیبہ کا
 بیان اسرار

باب ثبایا پانچوان باب عنبری باب عنبری سے قافلہ حجاج داخل ہوتا ہے اور اسی
 سے ہی رخصت ہوتا ہے ان دو حصار و نمین قریب پچاس ساٹھ ہزار لوگ رستے
 ہیں اللہم زدو بارک فی امتہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجوارہ محلی اس بلدہ طیبہ کے
 قریب ایک سو کے محلے ہیں اور طریقہ محلون کا اس طور پر ہے کہ ایک بڑا محلہ ہو سکے
 ضمن میں کئی محلے چھوٹے چھوٹے ہیں تبرکات تین نام کے محلون کا لکھا جاتا ہے
 کہ ایک محلہ مارت الاغوات ہے کہ اس میں اغوات لوگ رستے ہیں اور یہ محلہ
 باب الحجۃ اور باب مجیدی بلدہ اور باب نساہ اور باب جبریل حرم نبوی سے
 اقرب ہے محراب و راق بھی اسی محلے میں سکونت پذیر تھا دوسرا محلہ دروان تیسرا
 محلہ اوراق الشعر یہ چوتھا محلہ معقد بنی حسین پانچوان محلہ رفاق الطوال چھٹا محلہ
 رفاق سیدنا مالک رضی اللہ عنہ ساٹھواں محلہ شقیقہ الشیخی آٹھواں محلہ حش
 باشا و ان محلہ حش بری دسواں محلہ حش تکارمہ گیارہواں محلہ جزنہ دار
 بارہواں خوش الجمان باب مصری بلدہ سے باب السلام مسجد نبوی تک
 ایک سیدھا راستہ ہے دور قبہ برابر دو کائن ہیں اس بازار میں قسم کا
 چارچ میسر آتا ہے عمدہ بانات استنبولی کہ اسکو وہاں جوق کہتے ہیں تین
 ریال کو اندازہ لگتے ہیں ریال سواروپہ کہنی سے کچھ کم ہوتا ہے اسواسطے
 کہ روپیہ کہنی وہاں پندرہ قرش کو اور ریال تیس قرش کو مرقا ہوتا ہے ریال
 سکے فرانس سے سکے سلطان مجیدی وہ تیس قرش کو صرف ہوتا ہے پس دو ڈو
 کہنی معاویہ ایک مجیدی کے ہوتے ہیں کئی انگریزی ایک سو چار قرش کو صرف
 ہوتی ہے کہ اس کے بارہ روپیہ پانچ قرش ہوتے ہیں مگر صرف لوگ اپنا

فصل اول

در بیان طیبہ کا

فصل دوم

در بیان طیبہ کا

فصل سوم

در بیان طیبہ کا

فصل چہارم

در بیان طیبہ کا

فصل پنجم

در بیان طیبہ کا

فصل ششم

در بیان طیبہ کا

فصل ہفتم

در بیان طیبہ کا

فصل ہشتم

در بیان طیبہ کا

فصل نہم

در بیان طیبہ کا

فصل دہم

در بیان طیبہ کا

حق صرافی اسمین سے ایک قرش بغض ایک قرش سے زائد لیتے ہیں قرش کے چہارم حصہ کو اہل ہند یہ کہتے ہیں اور عرب میں عشرہ دیوانی کہتے ہیں سو کے قرش کے چالیس دیوانی ہوتے ہیں زمانہ قدیم میں دیوانی چلتے تھے مگر اب اسکا رواج بالکل مفقود ہو گیا فقط نام ہی باقی ہے قرش دو قسم ہوتے ہیں ایک تو فقط نقروی ہوتے ہیں دوسرے قسم یہ کہ تانبے کے ہو کر اوسپر طبع نقروی ہوتا ہے ایک قسم کے قرش سراسر تانبے کے ہی تھے مگر اب اسکا رواج مفقود ہو گیا قرش طبع کے ایک قطع چھ قرش کا بھی ہوتا ہے اور قرش نقروی تین قرش سے زیادہ اور پون قرش سے کم مصروف نہیں ہوتا اسکو ثلاثین دیوانی کہتے ہیں اور قرش طبع کم آدھے قرش سے سکے نہیں ہوتا باقی ربع قرش جب کو عشرہ دیوانی کہتے ہیں وہ طبع کا ہوتا ہے اور خمسہ دیوانی نصف اسکا وہ طبع کا اور خالص تانبے کا بھی ہوتا ہے اب رواج میں جو سکے پون قرش کا تھا اوسپر آدھا پیسہ زائد ہو گیا یعنی ثلاثین دیوانی خمسہ و ثلاثین کو چلتی ہے خرید فروخت میں روپیہ کہتی برابر پندرہ قرش کو چلتا ہے اگر اسکو صرافی کرنا چاہیں تو صورتیں رواج مختلف ہیں مثلاً اگر روپیہ کے قطعات پون پون قرش کے لیون تو صراف اپنا حق صرافی ڈیڑھ قرش لیکر ساڑھے تیرہ قرش دیتے ہیں اگر روپیہ کے قطعات ڈیڑھ ڈیڑھ قرش کے لینا چاہیں تو حق صرافی آدھا قرش لیکر ساڑھے چودہ قرش دیتے ہیں اگر روپیہ کے قطعات پاؤ پاؤ قرش کے لینا چاہیں تو صراف لوگ حق صرافی اپنا سوا قرش لیکر پونے چودہ قرش دیتے ہیں اگر عشرین دیوانی یعنی آدھے قرش کے قطعات لینا چاہیں تو حق صرافی دو قرش جا کر تیرہ قرش روپیہ کے حاصل ہوتے ہیں

بیج و شری بیان اکثر قرش کے حساب سے ہوتی ہے وقت آنے حجاج اور انہیں
 کی دوکانیں صرافوں کی بہت ہوتی ہیں لیکن ہمیشہ دو تین دوکانیں صرافوں کی اندرون
 و بیرون باب مصری کے رہتی ہیں اور گنی فرانسیسی بھی ہوتی ہے کہ وہاں اُسکو
 بنتو کہتے ہیں اور بیج و شری میں ایک سو چالیس قرش کو چلتے ہے اور صراف دو
 قرش اپنا حق لیکر ایک سو اڑتیس قرش دیتا ہے حسبہ بمنزلہ پیسوں کے ہوتے ہیں
 پیسوں کو ملک ہند میں پیسے کہتے ہیں اور وہاں تفاریق کہتے ہیں جیسا کہ ملک
 ہند میں خردہ بلا وقت دستیاب ہوتا ہے ویسا وہاں نہیں اسی باعث سے
 معاملہ بیج و شری میں قرش زیادہ آتے ہیں اور صرافے میں کم آتے ہیں جیسا
 کہ تشریح اُنکی اوپر ذکر ہو چکی حرمین شریفین میں سب قسم کا پارچہ انداز سے ماپے
 جاتا ہے اور اندازہ پون وار بھی کا ہوتا ہے حرمین شریفین میں انواع اقسام
 کے کپڑے کہتے ہیں کہ ملک ہند میں ویسے کپڑے میسر نہیں آتے چنانچہ
 چھینٹ انواع اقسام کی خوش رنگ عمدہ استنبولی وہاں آتی ہے کہ ملک ہند
 میں ویسی چھینٹ میسر نہیں آتی اور چھینٹ کو وہاں بسہ کہتے ہیں عمدہ چھینٹ
 استنبولی چہار قرش کو اندازہ ملتی ہے اور اونی قسم کی دو قرش اندازہ تک
 بھی ہوتی ہے اور گون بھی اقسام اقسام کی ملتی ہیں اور دبیز بھی بہت عمدہ وہاں
 ہوتی ہیں مکہ معظمہ میں عمدہ دبیز تیرہ چودہ قرش کو اور مدینہ طیبہ میں تیس قرش
 تک ملتا ہے اٹھارہ ہر طرح کا اور ہر قسم کا مال بیان اگر فروخت ہوتا ہی صورت
 اور بھی اور استنبول اور مصر اور شام سب جائے کا بیان مال آتا ہے مدینہ
 طیبہ میں ایک بازار علیحدہ درزیوں کا ہے کہ اس میں اکثر عرب اور بعض ہندی بھی

درزی ہیں مزدوری شاہا بانا قی کی ایک مجیدی سے ایک ریال تک بھی لیتے
 ہیں ریشم دُوری سب انہیں کے ذمہ ہوتی ہے تنگ ساز و نکی دوکانیں
 بھی بکثرت ہیں اُسین قندیلین انواع اقسام کے اور ظروف تنگ رہتے ہیں کرا
 کی بھی دوکانیں متعدد ہیں کہ اُسین سب قسم کا کرانہ دستیاب ہوتا ہے و عھران
 چھ قرش کو مثقال اور الہی خمسہ و ثلاثین کو درہم ملتی ہے مثقال ساڑھے چار
 اور درہم ساڑھے تین ماشم ہوتا ہے اور شکر سفید جمی ہوئی پوڑوں میں بندھی
 ہوئی مصر سے آتی ہے اُسکو شکر مصری کہتے ہیں اور مصری کونبات کہتے ہیں یہ
 دو نوں بارہ قرش کو حقہ ملتا ہے اور گڑ کو قند کہتے ہیں یہ نو قرش کو حقہ ملتا ہے
 حقہ ڈھائی رطل کا ہوتا ہے اور رطل مدینہ طیبہ کا ادھ سیر سے کچھ زائد ہوتا ہے
 باب السلام کے روبرو قریب میں دوکانیں دلاؤنکی ہیں اُسین اکثر کپڑے اور
 بہت سامان ہراج کا رہتا ہے بعد نماز ظہر اور عصر کے ہراج ہوتا ہے اکثر لوگ
 جو حرم شریف سے باہر نکلتے ہیں وہ لوگ شریک ہراج رہتے ہیں اور صبح کو بعد
 نماز اشراق کے اور بعد نماز عصر کے مغرب تک باہر باب مصری کے بھی اور یہاں
 سامان بہ نسبت اور دوکانوں کے ارزان ملتا ہے مگر یہاں ہراج موافق قواعد
 شرعی کے ہے یعنی اگر خریدار قیمت میں کچھ زیادہ کرے اور اسپر کوئی شخص
 زیادہ نہ کرے تو صاحب ہراج پر جبر نہیں کہ خواہ مخواہ اُس چیز کو خریدار کو دے ہی
 دیوے جیسا کہ ملک ہند میں یہ قاعدہ جاری ہے کہ یہ جبر خلاف شرع شریف کے
 ہے بلکہ صاحب ہراج کو اسوقت میں اختیار ہے کہ چاہے دیوے چاہے
 نہ دیوے اور روبرو باب السلام کے قریب میں ایک شفا خانہ سلطانی

شفا خانہ
 سلطانی

عمدہ مصفا بنا ہوا ہے اور اطباء اور خدام بمشاورہ ہمیشہ قرار آسمین ملازم ہیں بیمار آسمین
 اگر جاوے علاج سرکار کی طرف سے ہوتا ہے اگر کوئی آسمین رہنا چاہے ایک پلنگ
 آہنے با فرش نرم اور طعام اُس کو ملتا ہے اور ایک شفا خانہ مناسبت کے باہر بنا ہوا
 ہے خاص فوج پادشاہی کیوا سطے مگر جس صورت میں سو اہل فوج کے اور بیمار ہو جائیں
 تو یہی وہاں کے اطباء علاج کرتے ہیں لیکن وہاں سے دوا نہیں دیتے بلکہ فقط نسخہ لکھتے
 ہیں اور مریض کو کہتے ہیں کہ دوا خانہ باب السلام سے دوا لے لو اور باب مجیدی کے
 قریب ایک بڑا مکان بنا ہے اُسکو ششوار کہتے ہیں بنا اُس مکان کی حضرت سیدنا
 عثمان رضی اللہ عنہ کے وقت سے ہی اس مکان میں سامان تجہیز و تکفین اور زالیست
 اور حمال سرکار کی طرف سے رہتے ہیں اگر کوئی مسکین یا لاوارث مر جاوے خواہ اہل
 مدینہ سے ہو یا غیر ملک سے اُس مکان میں اطلاع کرتے ہیں پھر سامان تجہیز و تکفین
 اور حمالین اُس مکان سے آکر تجہیز و تکفین اُسکی کرتے ہیں اور صرف اُسکا سرکار کی طرف
 سے ہوتا ہے اگر میت لاوارث صاحب مال ہو بعد صرف تجہیز و تکفین کے بقیہ مال
 داخل بیت المال ہو کر صرف لنگر خانہ فقرا ہوتا ہے بخاک ایک قوم بدو ہیں وہ سب
 شیعہ ہیں اپنی اموات کو حرم شریف میں نہیں لاتے بلکہ باہر باہر اپنی اموات کو لا کر ایک
 دروازہ قبة المہبت کرام کا انکی اموات کے لانے مقرر ہے کہ وقت اموات لانے
 کے کہلتا ہے پس وہ لوگ وہاں سے اموات اپنی لا کر قبة شریف کے پاس دفن
 کرتے ہیں اُس بلدہ طیبہ کے لوگ نہایت خوش بامروت متحمل مزاج صاف
 طبیعت نیک طبیعت رحم دل ہیں کہ اوصاف اُنکے بیان سے خارج ہیں چہرہ
 کہ آدمی اجنبی اور مسافر ہوے اُسے ایسے اخلاق سے پیش آتے ہیں کہ

اس وقت میں
 اس وقت میں

اس وقت میں
 اس وقت میں

اس وقت میں
 اس وقت میں

جیسا اپنے دوست قدیم سے اگر کوئی شخص واسطے خریداری کے بازار میں جاوے اور اُس کے پاس اُس قدر قیمت نہ ہوے ہر چند کہ وہ چیز بیش قیمت ہو اُسکو بلا تامل وہ چیز حوالہ کر دیتے ہیں چنانچہ محرر الرواق ایک روز بازار میں کسی چیز کی خریدی کو گیا لیکن جس قدر خریدنا منظور تھا اُس قدر قیمت موجود نہیں تھی اہل دوکان نے موافق مقصود کے وہ شے ویاہر چند فقیر نے اصرار کیا اور کہا کہ قیمت موجود سے زائد نہ لوں گا اس واسطے کہ زندگی کا اعتبار نہیں پر تقایا لاسکتا ہوں یا نہیں انہوں نے جواب دے گا کہ اگر تم زندہ رہو تو دو اگر مر جاؤ تو مفا ہے یہاں کے لوگوں کے صبر و شکر کا یہ حال ہے کہ باوجود فقر و فاقہ و عدم لباسی کے کسی سے سوال نہیں کرتے اگر کوئی شخص از خود کیسی ہی قلیل چیز دے اُسکو بکشدہ پیشانی قبول کرتے ہیں اور اُس کے حق میں دعا دیتی ہیں دوکانداروں کے وہاں یہ اخلاق ہیں کہ اگر کوئی چیز یا اسباب خریداری سے گران ہوے کہ خریدار اُس کے تحمل کی طاقت نہ رکھے دوکاندار اپنے غلام کو ہمراہ خریدار کے مکان تک کر کے سامان بآرام تمام پہنچاتے ہیں امانت اور دیانت اہل دکان کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی لڑکا بے شعور صغیر سن ہی بازار جاوے تو سامان خریداری اُسکو وہی دیتے ہیں جو کہ آدمی ہوشیار کو دیتے ہیں سبب و شتم اور سخت گوئی اُن کے گواہ نہ نہیں جاتی اگر کوئی شخص غصہ میں آوے اور شور و غب کرے اُسکو صل علی محمد کہتے ہیں یعنی حضرت پر درود شریف عرض کرو اس واسطے کہ جب آدمی درود شریف عرض کرے گا تو ضرور ہے کہ شور و غب سے باز رہے لیک صاحب احباب سے اس فقیر سے بیان کرتے تھے کہ مجھے اکثر ایسا اتفاق ہوا

فہم
بیان امانت و دیانت
اربعین

کہ میں تخم خرماسا ملین کو زمین سے اٹھا کر دیا ہوں انہوں نے کہا مال خوشنودی اُسکو قبول کر کے بہت کچھ وعادے اخلاق کریمانہ اور صبر اور شکر اور مروت اور حیا اس سرزمین کی خاصیت اور تاثیر ہے اگر کوئی غیر ملکی بھی یہاں آکر اقامت پذیر ہوئے اُس میں بھی یہ باتیں پیدا ہوتی ہیں پس جو کہ یہاں کی پیدائش ہوا میں یہ باتیں کیوں نہ ہو یہاں کے خاص ساکنین کا اعتقاد نہایت صحیح اور درست ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنکو محبت بہ کمالیت حاصل ہے چنانچہ غلام امام شہید جو سندوستان میں مولود خوانی میں شہرہ افاق تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنکو ایک تعلق نام تھا جبکہ وہ مدینہ باسکینہ میں حاضر ہوئے اور اہل مدینہ کو اُن کے یہ حال سے اطلاع ہوئی اکثر اہل مدینہ انکی دعوت کئے اور انکی زبان سے مولود خوانی کروائی اور قصائد ہندی اور فارسی باوجود نہ جانتے زبان کے اُن سے سننے اور شوق و ذوق پیدا کئے اور حالت وجد میں آئے ناقل چشم خود دیکھے ہیں کہ بعض اہل مدینہ قریب حرم شریف کے جب حاضر ہوئے اور یکایک نگاہ اُنکے گنبد پر پڑ گئی مغرب سے صبح تک نگاہ اپنی گنبد شریف پر جمائے رہے اور یکایک بھی نہیں ماری با اُنکے خلوص و محبت کے عنایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انپر خاص ہے کہ جب کوئی وقت مشکل آنپر آتا ہے وہ لوگ جالی شریف کو پکڑ کر اپنا مطلب عرض کرتے ہیں انا جبارک یا رسول اللہ یعنی ہم لوگ آپ کے زیر سایہ ہیں کہتے ہیں پھر یہ عرض اُنکی اجابت دعا میں نیز ہدف ہے فی الفور اُنکے قلب پر اجابت دعا کا اطمینان اور تسکین حاصل ہوتی ہے اور مقصود اُنکا معاً حاصل ہوتا ہے

بیان عقائد اہل مدینہ
بیان محبت
بیان اہل مدینہ
بیان استجاب دعا اہل مدینہ
بسبب خلوص اُنکے

حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو شخص اہل مدینہ کو ڈراوے تو وہ شخص مجھ کو ڈالائی
واردات ہوئے کہ ڈرانے والے اہل مدینہ کے سرسبز اور سرخرو نہیں ہوئے
بلکہ خسر الدنیا والاخرۃ ہوئے تفصیل اُن سب واردات کی جذب القلوب میں مذکور
ہے ایک وقت میں خالد بادشاہ نے غلہ اہل مدینہ کا بند کر دیا پھر اہل مدینہ کو
غلہ از غیب پہنچا قصہ اُس کا بہ تفصیل فصل معجزات میں آویگا انشاء اللہ تعالیٰ ہر گز
جمعہ اولیاء اللہ اور ائمہ مجتہدین سے محبت تمامہ رکھتے ہیں ہر چند ایک مجتہد کے
مقلد ہووین لیکن سب مجتہدین سے محبت اُنکو برابر ہے اور ایک ولی کے طریقہ
میں داخل ہووین مگر سب اولیاء اللہ سے خلوص اور عقیدت اُنکو برابر حاصل ہے
جن جن بزرگوں کے یہاں مزارات ہیں اعراس اُن سب کے ہوتے ہیں لیکن اکثر
بزرگوں کے اعراس اُنکے مزاروں پر ہوتے ہیں اور بعضوں کا عرس حرم شریف
میں بھی ہوتا ہے چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا عرس حرم شریف میں ہی
ہوتا ہے اور بعضے اولیاء اللہ ہر چند کہ مدفون نہیں ہیں مگر ان کا عرس حرم شریف
میں ہوتا ہے چنانچہ سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ صاحب دلائل کہ مدینہ طیبہ میں
مدفون نہیں مگر ان کا عرس مدینہ طیبہ میں حرم شریف میں ادا ہوتا ہے طریقہ اعراس
حرم نبوی میں ہونے کا یہ ہے کہ پہلے صاحب عرس کے نام پر قرآن خوانی
ہوتی ہے اور بعد مناقب اُنکی مجلس میں پڑھے جاتے ہیں اور بوقت مناقب
پڑھنے کے بخور اور خوشبو مجلس میں جلاتے ہیں اور اہل مجلس پر گلاب
پاشی کرتے ہیں بعد سب حاضرین مجلس میں خرمات تقسیم ہوتے ہیں اہل مدینہ کو
حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ سے خلوص و محبت سب اولیاء اللہ سے زیادہ ہے

فہرست
بیان اولیاء اللہ کا
مدینہ طیبہ میں

فہرست
بیان محبت خاص
رکن اہل مدینہ
کا حضرت محبوب
سبحانی رضی اللہ عنہ
سے

اکثر عورتوں اور بعض مردوں کی وہاں کے یہ عادت جاری ہے کہ جب نام مبارک حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کا آجاوے سر کو اپنے چمک کے دستور کہتے ہیں کلمہ دستور کا آنکے محاورے میں تعظیم کیواسطے مروج ہے یہ امر خاص حضرت کے نام مبارک کے ذکر کیواسطے ہے اور جو طریقے اولیاء اللہ کے مدینہ طیبہ میں ہیں اور انہیں ذکر اور شغل ہوا کرتا ہے اکثر انہیں کئی توشیعے طریقہ قادریہ عالیہ کے اور بعضوں کو نسبت خاص حضرت کی ذات مبارک سے ہے جہاں تک کہ اس فقیر کو علم ہے نام طریقہ کا بیان کیا جاتا ہے ایک طریقہ سماویہ جو حلقہ ذکر اس طریقہ کا عورتوں کی جالی کے پاس مغرب سے عشتا تک اور بعد نماز صبح شافعی کی اشراق تک حرم شریف میں سرور ہوتا ہے دوسرا طریقہ شمانیہ جو باس حرم شریف کے روبرو باب نسا کے حلقہ ذکر اسکا دن میں بعد نماز جمعہ اور شب میں آخر شب سرور شیخ کے مکان میں ہوتا ہے اور اہل حلقہ کو بوقت ذکر حالت وجد کی نمود ہوتی ہے اور انہیں شیخ کے مکان زاویہ حضرت غوث الاعظم کا کہ جس کو یہاں کی اصطلاح میں چلہ کہتے ہیں اور مکان سیدنا ابابکر الصديق رضی اللہ عنہ کا واقع ہے زاویہ اور چلہ مقصود اس جائے سے ہے کہ بوقت حضوری مدینہ طیبہ کے حضرت وہاں تشریف فرماتے اس مقام کو شیخ باعزاز و اکرام رکھے ہیں اور گیارہویں شب ربیع الثانی کی شیخ طریقہ کے مکان میں عرس شریف حضرت کا بہ تکلف تمام ہوتا ہے یعنی بڑی بڑی شمع بتیان اور چراغیں بکثرت روشن ہوتی ہیں اور لوگ بکثرت جمع ہوتے ہیں بعد ختم قرآن مجید کہ حضرت کے مناقب اور کرامات بعبارت عربی خوش الحانی سے پڑھی جاتی ہیں

فہرست
بہارِ شریعت
جلد اول
صفحہ ۱۰۰

اور خرم اہل مجلس میں تقسیم ہوتے ہیں اسی شب میں زواہ حضرت غوث الاعظم
 رضی اللہ عنہ کا اور مکان حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کا زیارت کیواسطے
 کہتا ہے لوگ اس مقام پر حاضر ہو کر تینا تبرکاً دو گانہ صلوٰۃ ادا کرتے ہیں یہ فقیر
 عرس شریف میں حضرت کے حاضر ہوا اور دو گانہ نماز بھی ادا کیا اور اکیس تالی
 اُسکو قبول فرمائے تیسرا طریقہ شاذلیہ ہے کہ حلقہ ذکر اس طریقے کا جواب میں مسجد
 نبوی کے قریب باب مجیدی اندرون حرم شریف ہوتا تھا اب شیخ کے ہی مکان
 میں وہ حلقہ مقرر پایا اور یہ امر یعنی تفرقہ حلقہ ذکر مکان میں شیخ طریقہ کے بوقت حضور
 اس فقیر کے ہوا وجہ اُسکا یہ مسموع ہوا کہ اس طریقہ میں ذکر چہری قیاماً ہوا کرتا تھا
 اور اشارہ ذکر میں اہل حلقہ ہر حالت وجد ہو کر زمین سے ایک ایک بالٹ بلند ہوتا
 تھے اسواسطے شیخ المحرم نے شیخ طریقہ سے کہے کہ ہر چند کہ یہ ذکر الہی ہے مگر
 اس قسم کی حالت جو اہل حلقہ پر وجد میں نمودار ہوتے ہیں اور حرم نبوی مقام
 حضور عالی سے مکان میں ہے ذکر اس طریقہ کا مناسب ہے جیسے حلقہ
 ذکر اس طریقہ کا مکان میں شیخ طریقہ کے مقرر ہوا چوتھا طریقہ دفاعیہ یا پخوان
 طریقہ مرغنیہ ہے ذکر خاص اس طریقہ کا مولود مصنف صاحب طریقہ جو مسعودی ہمارے
 ربانی ہے حلقہ اُسکا روز جمعہ بعد ادا سے نماز کے قریب جالی بالین شریف روضہ
 منورہ کے مسجد نبوی میں ہوتا ہے وجہ خصوصیت ذکر و شغل مولود شریف ہونا
 اس طریقہ میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ خصوصیت سرفرازی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی صاحب طریقہ پر درباب مولود کے ہوئے یعنی ارشاد نبوی صاحب طریقہ
 یہ ہوا کہ تم ہمارا مولود تصنیف کرو کہ ایک قافیہ اُسکا ہا اور دوسرا قافیہ اُسکا ذی کہو

فہرست
 باب اول
 در بیان

جبکہ تم مولود ہمارا قرارت کرو گے ہم اُس جائے میں تشریف لاوین گے
 ہر چند کہ قرارت ہر مولود کی خواہ کوئی مولود ہو مقبول ہے اور تشریف فرمائی
 حضرت کی بوقت قرارت مولود تشریف اکثر اہل نظر کو مشاہدہ ہوئی ہے اس واسطے
 حضرت کی امت موجودہ سے ہزار ہا لوگ تصنیف مولود تشریف کے کئے ہیں
 مگر فرمایش اور ارشاد حضرت کا در باب تصنیف مولود کے ہونا اور حضرت وعدہ
 تشریف فرمائی کا بوقت قرارت مولود تشریف فرمانا سرفرازی خاص صاحبِ طریقت
 مرغیہ پر ہے پس ایسا مولود جو حضرت کے ارشاد مبارک سے تصنیف کیا جائے
 اور حضرت وعدہ تشریف فرمائی کا بوقت قرارت اس کی فرمادین اور وہ مولود کچھ ہی
 روز منہ منورہ کے پڑا جاوے حال اس کی قبولیت کا اور فوائد اور تاثیرات اس کی
 کیا بیان ہو سکتی یہ کثیف الکیار جو اس حلقہ میں حاضر ہوا فوائد اور برکات
 متزاید اسمین پایا بحمد اللہ و حسن توفیقہ تا مراجعت حضوری اس حلقہ کے نام نہین
 کیا اور عہد مراجعت کا جب قریب ہوا اجازت اس مولود کی شیخ طریقت سے
 حاصل کیا بحمد اللہ آج تک روز جمعہ قرارت اُس مولود کے ناغہ نہین ہوئے
 اور قرارت میں اس کی فوائد عجیبہ دیکھا اثر استجابت دعا بوقت قرارت اس مولود
 بارہا دیکھا گیا اور تجربہ میں آیا کہتے ہیں کہ صاحب طریقت مقام قطبیت رکھتے ہوئے
 ماہ ربیع الاول میں یہ تقریب عرس شریف جناب سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ
 کے مولود بکثرت ہوتے ہیں بعضے لوگ اپنے مکانون میں حضرت کے معجزات
 اور فضائل بیان کرتے ہیں اور اکثر لوگ اس ایام مبارک میں اندرون حرم
 نبوی کے قرارت مولود تشریف کر کے خیر تقسیم کرتے ہیں ویسا ہی ماہ ربیع الثانی

مولود تشریف
 فرمائی

مین بہ تقریب عرس مبارک حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے اندرون حرم مولود بکثرت ہوتے ہیں اور لوگ اپنے مکانون میں بھی حضرت کا عرس شریف بہ تکلف روشنی کر کے ادا کرتے ہیں کہ ایسی کثرت سے ادا ہونا عرس کا سوا حضرت کے کسی اور اولیاء اللہ کا وہاں دیکھنے میں نہیں آیا چند رباطین یعنی مسافر خانہ حضرت کے نامزد ہیں اور نامزد ہونا رباطوں کا حضرت کے اسم مبارک کے ساتھ ہی خصوصیت حضرت کے ہے ایک رباط قریب حمام کے بنائے ہوئے ایک عرب اہل مدینہ کے ہے اسمیں سوا سے عورتوں کے مردوں کو رہنے کا حکم نہیں ہے اس رباط میں عورتوں کی گزر اوقات کیواسطے چکبان اور ظروف مسی وقف ہیں عورتیں اکثر چکی پیسکر اُس کی مزدوری سے قوت بسری اپنی کرتی ہیں اور ظروف مسی اپنے استعمال میں لاتے ہیں اس رباط میں ایک والا بنایا ہوا ہے اُسکو زاور شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اسمیں سیر خین رکھی رہتی ہیں اور اسجا براہ ادب کوئی سکونت ہی نہیں کرتا اور وہاں تمام شب روشنی کرتے ہیں اُس ہائے مین کرامات غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے بکثرت ظاہر ہوتے ہیں یعنی کوئی وہاں کے ساکنین وغیرہ سے کسی کسی مرض یا مصیبت میں مبتلا ہووے روز اُس بیرخ کو اپنا منہ لگا کے اپنی حل مشکلات کیواسطے حضرت کے جناب میں ملتی ہووے معاً اُسکی حل مشکلات ہوتی ہے دوسری رباط جو حضرت کے نامزد ہے وہ بیرون حصار مدینہ واقع ہے اُس میں عوتیں اور مردین بہت رہتے ہیں اور اُس رباط میں بھی حضرت کے اسم مبارک سے زاویہ نامزد ہے درمیان باب السلام اور باب الرحمتہ کے

منہ ہوا
بانت ہوا
خانہ کا
سجائے
عبد اللہ
اسم مبارک
کا

منہ ہوا
کوئی رباط
سجائے
عبد اللہ
غوثی
اسم مبارک
کا

منہ ہوا
کوئی رباط
سجائے
عبد اللہ
غوثی
اسم مبارک
کا

ایک ستون مسجد نبوی میں واقع ہے حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ بوقت حضور
مدینہ طیبہ کے اُس جاسے پشت اُس ستون کی جانب کر کے تشریف رکھتے
تھے اکثر زائرین اور اہل مدینہ جو اس امر سے مطلع اور واقف ہیں وہاں حاضر
ہو کر تبرکاً دو گانہ ادا کرتے ہیں اور اس ستون پر علامت کیواسطے حضرت
کا اسم مبارک قدیم الایام سے تحریر تھا حال میں بعض متعصبین اتر آئے
اوسپر روغن مدے ہیں تاہم علامت تحریر کی باقی ہے جیسا کہ مسجد الحرام
مکہ میں ایک ستون قریب باب قطبی کے حضرت کے نام مبارک نامزد
ہے اور مشہور ہے کہ حضرت وہاں تشریف رکھا کرتے تھے کیا ذات مبارک
حضرت غوثیہ ہے کہ تمام جہان میں آپ کا شہرہ اور غلغلہ ہے اور اہل حریم
شریفین وغیرہم سب آپ کے مدح خوان اور فدائے اسم مبارک ہیں و لکن
قال الشاعر وہ کون ہے کہ دن سے تیرا مبتلا نہیں ہو سکے زبان پر یار تیرا
تذکرہ نہیں کیا حال ہے اُن لوگوں کا کہ جو حضرت کا مرتبہ نہیں جانتے اسماء
مشائخین مدینہ طیبہ جنکے پاس حلقہ ذکر کا ہوتا ہے وہ یہ ہیں شیخ محمد سمان
شیخ محمد مصطفیٰ شاذلی شیخ مرغنی شیخ جعفر علی سمان شیخ عبدالغنی سمان
ساکنین اس بلدہ شریفہ کے ہر چند کہ اہل دکانیں بھی ہوں سب اہل علم ہیں
مؤلف کثیف ایک بار واسطے تیاری نیاز مبارک کے اشیاء خرید کرنے
کو بازار میں گیا بوقت خریدی اشیاء کے ایک دوکانہ سے کچھ گفتگو پیش
ہوئی انہوں نے اپنے حسن ظن سے کچھ کلمات تعریف بہ نسبت اس
کثیف کے ادا فرمائی کثیف نے اُس کے جواب میں کہا فلا تترکو انفسکم اُن

علامت پشت
ستون کی
سجاولم ایما

سجاولم ایما
مدینہ

دوکاندار نے اس کے مابعد کی آیتین مع تفسیر کدے پشہ تجارت بلکہ کل پیشہ
 جو کہ سنت مثنیہ انبیاء علیہم السلام ہیں اس بلدہ طیبہ میں دلیل نہیں بلکہ معززین
 اور علماء بھی اُسکو اختیار فرمائے ہیں ہر چند کہ علماء اس بلدہ مبارکین بکثرت
 ہیں اور مستورات بھی یہاں کی عالم اور حافظ قرآن ہیں لیکن جو علماء کہ مشہور
 اور نامور ہیں اُنکے اسماء تحریر کئے جاتے ہیں شیخ عبدالقادر شیخ علی زاهد شیخ
 مصطفیٰ شیخ محمد دسوتی شیخ خلیل قبرری شیخ خلیل فرتیکہ شیخ احمد خبر برلی
 شیخ امیر احمد شیخ حسین جبرتی شیخ مامون شیخ محمد سعید مغربی اس بلدہ
 مبارک میں ایک مفتی اور ایک قاضی اور ایک کو تو ال ہے کو تو ال کو یہاں
 محتسب کہتے ہیں صدر انکا باشا محافظ بلدہ ہے اور صدر باشا محافظ بلدہ
 کا باشا شیخ الحرم ہے محض مفتی اور محتسب یہاں کے اہل بلدہ سے ہیں
 باقی سب اہل خدمات ترک ہیں ماہوار باشا شیخ الحرم کے پندرہ ہزار قرش
 اور ماہوار باشا محافظ بلدہ کے پانچ ہزار قرش اور ماہوار محتسب کی تین
 قرش ہیں ہر سال استنبول سے قاضی نیا آتا ہے اور بعد معاودت کے
 اُسکی ماہوار استنبول میں ملتی ہے اور یہی امر مسموع ہوا کہ جس وقت
 قاضی حرمین شریفین میں آتا ہے اس سال اپنا حج قرض ادا کرتا ہے
 اور جس سال معاودت کرتا ہے تو سلطان کی جانب سے حج کر کے معاودت
 کرتا ہے و امدا علم سب اہل خدمات موافق اپنے اقتدار کے استغاثہ
 سنتے ہیں اور حکام کیواسطے مکان محکمہ سرکاری مقرر سے وقت کچری
 کا اشراق سے عصر تک ہے اور ایک ہفتہ میں منگل اور جمعہ کی تعطیل ہوتی ہے

فہرست
 علماء و مشائخ

فہرست
 بکراہی خدمات
 معقدہ و مشائخ
 مکتبی

در اوقات محکمہ

مگر محتسب یا نائب محتسب ہر وقت شب و روز محکمہ میں حاضر رہتے ہیں اگر کوئی تظلم
 نہیں ترتیب اقتدارات حکام یہ ہیں کہ ماتحت سب حکام کے محتسب ہیں
 بالادست محتسب کا بھی باشاہ ہے جو سرگروہ ہزار فوج کا ہے اور بالادست اسکا
 باشا محافظ بلد ہے اور بالادست انکا باشا شیخ الحرم ہیں اگر کوئی شخص محتسب کے
 فیصلہ پر ناراض ہووے محتسب خود اسکو بین باشاکے بھیج دیتے ہیں اگر
 اسکے فیصلہ پر کوئی ناراض ہوں تو بین باشا اسکو باشا محافظ بلدہ کے پاس
 بھیج دیتا ہے پھر اگر کوئی شخص باشا محافظ بلدہ کے ہی فیصلہ پر ناراض ہووے
 تو وہ اس شخص کو قاضی کے پاس بھیج دیتا ہے پھر اگر کوئی شخص قاضی کا مرافعہ
 شیخ الحرم کے پاس کرنا چاہے تو شیخ الحرم انکو فہمائش کرتے ہیں کہ حاکم
 شرع نے جو فیصلہ کہے ہیں ہم اُس میں دست اندازی نہیں کر سکتے مگر ارفعہ
 قاضی مدینہ طیبہ بلکہ شیخ الحرم مدینہ طیبہ کا حاکم مکہ معظمہ سنتے ہیں اور مرافعہ
 حاکم مکہ معظمہ کا استنبول میں مسموع ہوتا ہے اگر کوئی شخص شیخ الحرم مدینہ
 طیبہ کو عرضی ابتداء مقدمہ کی دیوے تو وہ ابتداء اسکا دعویٰ نہیں سنتے بلکہ
 عرضی اسکی محتسب یا قاضی یا محافظ بلدہ جیسا انکو مناسب معلوم ہوئے وہاں
 بھیج دیتے ہیں مدینہ طیبہ میں ایک شیخ السادات ہیں کہ وہ ہی سید ہوتے
 ہیں سلطان برعایت آداب سادات شیخ السادات کو مقرر کیا کام انکا یہ
 ہے کہ انکے دفتر میں جن جن کے نام لکھے ہیں انکے جلس اور تفریر کے
 باب میں حاکم بالکل دخل نہیں دیتے بلکہ ایسے امورات کو شیخ السادات
 کے تفویض کر دیتے ہیں اور دوسرا یہ امر انکی تفویض ہے کہ جو کچھ وظایف

محتسب اقتدار
 حکام
 اور بین باشا

شیخ السادات
 مدینہ طیبہ

ف
نور کاغذ مورک

ف
نور کاغذ مورک
موجود نہیں
ہیں

اوقاف سلطانی طرف سے سادات کو مقررین شیخ السادات کی جانب سے
تقسیم ہوتے ہیں چند سال کے عرصہ سے کاغذ اسامیہ حرمین شریفین میں جاری
ہوا مگر نہ اس قدر گران کہ ہندوستان میں سے بلکہ نہایت آسان اور ارزان کہ
لینا اسکا کسی پر دشوار اور گران نہیں تحریر قبایح اور وصیت نامجات اور جو
عرائض کہ پاشا محافظ بلدہ کے پاس پیش کیا جاوے صرف اس کاغذ کا ہوتا ہے
اور جو عرائض کہ شیخ الحرم یا قاضی یا محتسب کے پاس پیش ہووین وہ کاغذ سادہ پر
پیش ہوتے ہیں محکمات قضات وغیرہ میں تشدد نہیں کہ جو کوئی دعویٰ پیش
کرے خواہی تو اسی بذریعہ وکلا کرے جیسا کہ ہندوستان میں حکام نے بندوبست
کر رکھا ہے بلکہ اکثر اہل مقدمات بذات خود دعویٰ پیش کرتے ہیں فقط مخدرات
یا وہ لوگ کہ جنکو طریقہ عدالت کا معلوم نہ ہووے یا جو لوگ محکمہ میں جاتے ہیں
عارف کہتے ہووین بذریعہ وکلا دعویٰ پیش کرتے ہیں اس واسطے وکلا لوگ یہاں
بہت کم ہیں یعنی محکمہ قضات میں فقط چار پانچ وکیل ہیں فقیر یہ سمجھتا ہے کہ
قلت وکلا میں علامت دادرسی حاکم ہے جس قدر جہان وکلا زائد عذر زائد ہے
ما سوائے اسکے فیصلوں کو بھی یہاں چند ان امتداد اور تامل نہیں ہو بلکہ
انفصال مقدمات بہت جلد ہوتا ہے محتسب کے پاس دعویٰ پیش کرنے میں
کچھ عرضی کی ضرورت نہیں بلکہ زبانی دعویٰ کافی ہے اور بمجرد دعویٰ پیش کرنے پر
فوراً طلبی مدعی علیہ کی ہوتی ہے اور جو آدمی طلب مدعی علیہ کیواسطے جاتا ہے
اسکو وہاں مرسل کہتے ہیں ہر چند کہ پاشا شیخ الحرم پاشا محافظ بلدہ کے
بالا دست ہیں مگر نہ من کل الوجہ بلکہ سلطان کا یہ حکم ہے کہ پاشا محافظ بلدہ صلاح

و مشورت پادشاہ شیخ الحرم کے کام کریں تو بہتر ہے خزانہ سرکاری مدینہ طیبہ میں
 دو مہینے ایک وہ خزانہ ہے کہ جس میں مصارف حرم شریف اور محاصل اوقاف تعلق
 حقوق اہل مدینہ طیبہ مثل سادات و مشائخین وغیرہ کا اُس خزانہ میں داخل ہوتا
 ہے اور وہاں سے تقسیم اور خرچ ہوتا ہے اُسکو خزانہ جلیلہ کہتے ہیں دوسرا
 وہ خزانہ ہے کہ جس میں مصارف فوج داخل ہوتا ہے اُسکو خزانہ بزرگانی کہتے ہیں
 اور ناظم دونوں خزانوں کا ایک ہی شخص ہوتا ہے وہاں لشکر کے دو قسم
 ہیں ایک لشکر نظام ہے دوسرا لشکر ضبطیہ ہے لشکر نظام وہ ہے کہ جو
 استنبول سے حفاظت مدینہ طیبہ کی واسطے آتا ہے یہ لشکر محض بوقت ضرورت
 و پیش ہونے امر سترگ کام آتا ہے اس لشکر کی ماسواہر چند پیش
 قرار ہوتی ہے مگر مدینہ طیبہ میں محض ڈیڑھ مجیدی کہ اُس کے تین روپیہ
 کھدازہ ہوتے ہیں ماہانہ ملتے ہیں صرف گاڑ اور حلاقی اور طعام اور لباس سرکار
 کی جانب ملتے ہیں ماورائے اسکے ہے لشکر ضبطیہ وہ ہے کہ حاکم ساکنین بلد کو
 قواعد تسلیم کر کے انکو اپنی نظر میں رکھتا ہے بوقت ضرورت بقدر ضرورت انکو
 نوکر رکھتا ہے اور ان سے محض کار روزمرہ مثل پہرہ دروازوں شہر کا اور
 نگہداشت سامان محکمہ جات لیا جاتا ہے یہ لوگ تا وقت ضرورت نوکر اور بعد
 برطرف ہوتے ہیں اور خود انکو بھی اختیار ہے کہ جب چاہیں جب ترک ملازمت
 کریں بخلاف نظام کے کہ انکو ترک ملازمت کے باب میں اندرون مدت مقررہ
 انکی اختیار حاصل نہیں اکثر اسیلے اور اہل ولایت جو مدینہ طیبہ میں سکونت
 اختیار کئے ہیں بخوشی و خواہش فوج ضبطیہ میں داخل ہوتے جیسا کہ فوج

فوج مدینہ طیبہ
 دو قسم کی ہے

فوج سترگ
 فوج نظام

نظام کا ایک سرگروہ ہوتا ہے ویسا ہی فوج ضبطیہ کا ایک سرگروہ ہوتا ہے دونوں سرگروہ ہونکو میں باشا کہتے ہیں اور جو میں باشا کہ بالادست محاسب کا ہی وہ لشکر ضبطیہ کا ہیں باشا ہے نہ لشکر نظام کا تعداد لشکر نظام جو دو امانہ مدینہ طیبہ میں رہتا ہے وہ دو ہزار ہے لشکر ضبطیہ کا تعداد کچھ منضبط نہیں تمام ممالک محروسہ سلطنت عثمانیہ میں سلطان کے یہ عادت جاری ہے کہ ہر ایک گھریں سے ایک لڑکا لیکر اپنے لشکر میں داخل کرتے ہیں مگر حریم شریفین میں سے براہ ادب نہیں دیتے نظام ایک ایک نر کا علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے اور ہر ایک نظام میں ایک بڑا طبیب رہتا ہے اس کی زیر دستی میں اور ایک طبیب رہتا ہے کہ اس کو جراح کہتے ہیں اور جراح کی زیر دستی میں اور دو تین شخص رہتے ہیں کہ یعنی انہیں دوا دینے والے ہوتے ہیں اور بعضے دوا کا خرچ لکھتے ہیں ویسا ہی اہل بلدہ کے علاج کی واسطے جو شفا خانہ ہے اس میں اطباء اور انکی زیر دست ہیں سب طبیبوں میں ایک بڑا طبیب صدر رہتا ہے اسکو شیخ الاطباء کہتے ہیں قاضی اور مفتی اور باشا محافظ بلدہ اور باشا شیخ الحرم اور مدیر وغیرہ کے محکمات میں منشیان مقرر ہیں کسی جادس کسی جانپدرہ کسی جاکٹھ کسی جاسات میں تنخواہ ان سب کی ماہانہ پانچ ہزار قرش سے دو سو قرش تک مقرر ہے کام منشیوں کا جہان جہان دریافت ہے تحریر اظہار سے اور جہان جہان خزانہ ہے تحریر حساب مصارف و مداخل ہے سلطان روم کہ حق تعالیٰ نے انکو جس خدمت حریم شریفین کا عنایت فرمایا ہے کمال عقیدت اور ادب نسبت حریم شریفین رکھتے ہیں زمانہ قدیم میں جو کوئی شخص اہل حریم شریفین

نظام
سرگروہ
باشا
۱۲

نظام
سرگروہ
باشا
۱۲

نظام
سرگروہ
باشا
۱۲

نظام
سرگروہ
باشا
۱۲

سلطان کی ملاقات کو جاتا خواہ ادنیٰ ہو یا اعلیٰ اُس سے بیوقت ہی تعظیم سرور
 ملاقات کرتے اور اُنکو اپنے پاس بے تحلف آنے دیتے بعد اُسکے جبکہ زمانہ
 کا الخطاط ہو چند لوگ اہل حرمین شریفین میں سے واسطے تعظیم کے مخصوص
 ہوئے اور ویسے لوگوں کی ملاقات ہی بیوقت مقرر پائے کہ سلطان کسی حالت
 میں ہی اُسے ملاقات کرتے تھے لیکن حال میں یہ امر مسموع ہوا کہ وزیرائے
 سلطنت روم نے آپس میں مشورت کر کے حکام اتراک حاضریں مدینہ طیبہ کو
 لکھنے بھیجے ہیں کہ اگر کوئی اہل مدینہ طیبہ سے استنبول میں جائیگا ارادہ کریں
 اُنکو حتی الامکان بغہامیش روک دیوین وجر اُسکی یہ مسموع ہوئی کہ شاید وہ
 لوگ کسی امر میں سلطان سے اپنی شکایت نکرین اس واسطے کہ اہل حرمین شریفین
 سے سلطان کمال عقیدت اور خلوص ملاقات کرتے ہیں اور وزیرائے
 اسعد رخد متکذراعی حرمین شریفین کی ادانہیں ہو سکتی جیسا کہ دفتر سلطنت
 میں تفصیل اُسکی تحریر سے ایک تہوڑا حال عقیدت سلطان کا عرض کیا
 جاتا ہے معلوم کیا جائے کہ اُس طرف ممالک میں دستور اہل مملکت فرار
 اور امراء اپنا اپنا ایک وکیل واسطے دعا کے مقرر کرتے ہیں چنانچہ
 باشا مصر اور باشا شام اور سلطان روم اور اُنکے وزیر اور امراء کی جانب
 سے ایک ایک وکیل مدینہ طیبہ میں دعا کیواسطے مقرر سے موکلین اپنے
 اپنے وکیلوں کو حسبِ قدرت بہت کچھ سلوک کرتے ہیں ایسے
 وکیل کو یہاں کی اصطلاح میں وکیل فرار شہ کہتے ہیں سیدہ اسعد سلطان
 کے وکیل مدینہ طیبہ میں تھے سلطان نے اُنکو طلب اپنے یہاں کر لئے

سلطان اسعد روم
 وکیل مدینہ طیبہ
 وکیل فرار شہ

اسے وہ نہایت مقرب سلطانی میں اور سلطان اون کی بہت سخن شنوی کرتے
 ہیں اس واسطے مدینہ طیبہ میں اب دو فریق ہو رہے ہیں ایک وہ فریق ہیں جو
 سید اسعد سے تعلق رکھتے ہیں ان کا نام فریق اسعدیست ہو رہا ہے دوسرا فریق
 وہ ہے کہ جو وزیر سلطانی کے ساتھ تعلق اور توسل رکھتے ہیں ان کو فریق عثمانی
 کہتے ہیں اس واسطے کہ سلطنت روم سلطنت عثمانی کہلاتی ہے حال میں ایک
 امر واقع ہوا کہ باشا شیخ الحرم مکہ کہ اسکو والی جدہ کہتے ہیں یا لادست حکام
 مدینہ سے اسکو درباب تغیر و تبدل حکام اہل مدینہ کے اختیار اور اقتدار نام
 حاصل ہے حسب قواعد و ضوابط ملکیہ کے حکام مدینہ طیبہ کو تغیر و تبدل کا حکم
 لکھا چو نکہ انکو تغیر و تبدل اپنی مدینہ طیبہ سے منظور نہ تھی انہوں نے بتوسل
 سید اسعد درباب منسوخ ہونے کے حکم تغیر و تبدل کے سلطان کے پاس عرضی
 پیش کیے مگر عرضی پیش ہونے کے حکم تغیر و تبدل کا منسوخ ہوا اور
 وہ لوگ اپنے اپنے عہدہ اور خدمت پر قائم اور بحال مدینہ طیبہ میں رہے
 اور حکم بحالی خلاف قاعدہ بلا توسل و وزیر سلطنت مدینہ طیبہ میں سلطان
 کے یہاں سے آیا ہر والی جدہ اور وزیر سلطنت نے ہر چند دست و پازنی کئے
 کچھ مفید نہوا اور اس کے اگر اہل مدینہ باشا محافظہ یا باشا شیخ الحرم
 کے حکم سے ناراض ہو وین عرضی ناراضی اور شکایت حکام بدریہ سید اسعد
 کے سلطان کے پاس پیش کرتے ہیں مگر پیش ہونے عرضی کے موافق
 مقصد اہل مدینہ کے سلطان کی جانب سے کارروائی ہوتی ہے چنانچہ قبل
 ایک دو سال کے ایک ہی امر کی شکایت میں دو تین باشا شیخ الحرم کا بدریہ منو

منسوخ سلطانی
 قریبین
 حکام
 سید اسعد
 اہل مدینہ

منسوخ سلطانی
 قریبین
 حکام
 سید اسعد
 اہل مدینہ

معاش والے جنگی رسائی سلطان تک نہیں تھی اہل سلطنت نے انکی معاش
 تخفیف کئے پھر انہوں نے بھی اپنا وسیلہ پیدا کر کے اپنی عمری سلطان
 تک پہنچائی سلطان کا حکم ارباب سلطنت کو ہوا کہ انکی معاش پوری کر دیو
 اہل سلطنت نے سلطان سے غدر کئے کہ سلطنت میں خسارہ ہے
 اور کل ممالک محروسہ میں تحقیقات جاری ہے اگر ایک ملک کے لوگ اس
 مستثنی ہوویں تو قوانین اور قواعد ملکی میں فتور واقع ہوتا ہے سلطان یہ
 سنکر کہے کہ اگر ملک میں خسارہ آتا ہے تو میرا کھربچہ انکی معاش پوری کرو
 اس واسطے کہ میں اگر انکی معاش میں قصور کروں گا تو خدا کو اور رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو کیا اپنا منہ بتاؤں گا حکام مدینہ طیبہ جو اہل ترک ہیں انکی نسبت
 اگر اہل مدینہ کی جانب سے کسی طرح کی زیادتی سرزد ہووے اور حکام
 کیسی ہی شکایت سلطان کو انکی جانب سے لکھیں مگر سلطان اس طرف متوجہ
 نہیں ہوتے بلکہ جواب میں شکایت کے حکام کو یہی لکھتے ہیں کہ ہم خادم
 حرمین شریفین ہیں ہمارے کہ ہر طرح رعایت اہل حرمین کی کریں تم بھی
 انکو بھمائیں اپنے سے راضی رکھو سابق میں عہد سلطان عبد المجید خان
 تک یہ دستور تھا کہ مدینہ طیبہ میں وہ باشا مقرر ہوتا جو کہ تمام ممالک عثمانیہ میں
 بہ ترقیات دورہ کیا ہووے تاکہ وہ نہایت رحم دل ہووے اور ہر طرح ادا
 اہل مدینہ کی رعایت کرے اور کسی وجہ سے اہل مدینہ کو تکلیف اور اذیت
 نہ پہنچے مگر فی الحال وہ بات باقی نہیں ہے تاہم اب بھی جو باشا مدینہ طیبہ
 میں آتا ہے دیرینہ سال دور و تقویٰ ہوتا ہے حکام ترک جو مدینہ طیبہ

فہرست
 حاکمین
 مدینہ طیبہ
 کے

حاضر رہتے ہیں اہل مدینہ کا نہایت اعزاز اور احترام اور انکی بہت کچھ ادب
 مرعی رکھتے ہیں اگر حکام مذکورین خلاف رویہ اور قانون اہل مدینہ کے حکم
 کریں اہل مدینہ انکے حکم کو بالکل نہیں مانتے اور قوم ترک باشا سے سپاہی
 ادنیٰ تک بھی اہل مدینہ سے سخت گوئی نہیں کرتے ایک روز فقیر خریدی
 کاغذ کیواسطے بازار میں گیا اور ایک دوکان پر کھڑا ہوا ایک جماعت کثیر
 فوج ترکی بھی کسی شے کی خریدی کو اُسی دوکان پر لگ کر کھڑی ہوئی صاحب
 دوکان نے کسی چیز کی قیمت انکو بیان کئے ایک سپاہی ترکی نے اُس جماعت
 سے اہل دوکان کو کہا کہ پہلے اسکی قیمت تم کم بتلائے تھے پس یہ کلمہ سپاہی
 ترکی کا سنتے ہی صاحب دوکان ترکی پر نہایت غضب میں آئے اور جو کچھ
 دل میں آیا کہے کہ تو بہت جھوٹا ہے ایسا ہے اور ویسا ہی اور بہت عرصہ
 تک صاحب دوکان ترکی کی فصاحت کے سب کے سب خاموش نہایت
 بعد انقطاع کلام سب کے سب جماعت خاموش دعا دیکر واپس ہوئے اس
 سے زیادہ ایک امر مسموع ہوا کہ رادی چشم خود دیدہ بیان کرتے ہیں کہ
 فیما بین ایک اہل دوکان مدینہ طیبہ اور ایک سپاہی ترکی کے ایک وقت
 بحث اور تکرار ہوئی دوکاندار اہل مدینہ نے سپاہی ترکی کو تراخو کی دہائی
 اپنے سے سر پر ماری کہ اوسکی ضرب سے سپاہی کسر شق ہو کر خون بہت
 جاری ہوا دوکاندار نے یہ حال دیکر خوف سے اپنے گھر چلے گئے حکام
 ترک نے دوکاندار کی تماشائی کا حکم دے اور سپاہی کو شفاخانہ بھیج دوکاندار
 اُس روز سالم اپنے گھر میں رہے دوسرے روز اپنی دوکان میں اُٹکر بیٹھے

حکایت و سیر
 شگافات و سیر
 سے باوجود
 اس دوکان کے

حکایت و سیر
 شگافات و سیر
 سے باوجود
 اس دوکان کے

منہ
بازار
شعبہ

کسی نے بھی انکو نہ پوچھا قطع رعایت آداب مدینہ طیبہ کے اسلام کی برکت
سے حق تعالیٰ نے ترکون کی طبیعت میں صلاحیت ذاتی پیدا کیا ہے
خیال کیا چاہئے ترکون کی ماسوار نہایت قلیل ہوتی ہے وہ بھی ماہ بہ ماہ برابر
نہین ملتی بلکہ کسی سال چھ مہینے اور کسی میں چار مہینے انکو میسر آتے ہیں اور
جرام میں بھی انکو سزا سخت نہیں ملتی بائینہ وہ لوگ نہایت حلم اور وقار اور
صبر اور قناعت سے گزر اوقات اپنی کرتے ہیں اکثر جوق جوق سپاہان مکر
کی کوچہ و بازار اور حرم شریف اور روضہ منورہ کے پاس دیکھنے میں آئے
مگر کبھی یہ نہین دیکھا گیا کہ یہ لوگ کسی پر جبر و زیادتی کرتے ہو وین بلکہ یہ دیکھا
کہ طواف کعبہ اللہ اور زیارت روضہ منورہ میں لوگوں کی کثرت ہوتی ہے اس
کثرت میں ترکون کو لوگ دھکے دیتے ہیں مگر یہ لوگ دھکے کھا کر اپنا بازو دبا
ہوئے الگ اور کنارہ ہو جاتے ہیں اور بوقت جنگ کے بے شک شجاعت
و جوانمردی میں فوقیت اور سبقت ان فریق پر لیجاتے ہیں کہ جو لوگ شکر سے
شجاعت کرتے ہیں اہل مدینہ پر پناہ مبارک حضرت کی ظاہر میں ایسی سرفراز
ہے کہ اگر کوئی شخص مجرم کہ جس کی نسبت گرفتاری کا حکم جاری ہو اہو
اور وہ شخص روضہ منورہ کے پاس آنکر جالی منورہ پکڑ لیوے اور پناہ جالی
شریف سے چاہی تو کسی حاکم کی قدرت نہین کہ جب تک وہ شخص جالی شریف
کے پاس حاضر ہے اسکو گرفتار کرے چند روز کے قبل ایک واقعہ پیش
ہوا کہ ایک مرد عجیب کہ وہ عیائے انگریز سے تھا مدینہ طیبہ میں کچھ مدت اقامت
کیا اور وہ عجیب اپنے غلام کو نہایت اذیت اور تکلیف پہونچاتا تھا اور روز روز

منہ
بازار
شعبہ

سے اُس کو پیش آتا تھا بوقت مراجعت اُس عجبی کے غلام اُسکا کسی اہل مدینہ کے پاس روپوش ہوا اُس مرد عجبی نے انگریز ساکن جدہ کو عرضی دیا انگریز نے والی جدہ کو والی جدہ باشا محافظ بلدہ مدینہ طیبہ کو لکھا حاکم مدینہ طیبہ نے تلاشی اور سراغ رسانی کی درپے ہو ایک ایک غلام نے ظاہر ہو کر جالی روضہ منورہ سے پناہ لیا سر جبکہ اُس غلام کے طلب کیلئے بہت کچھ انگریزی سر تشدد اور کارروائی ہوئی مگر حاکم ترکی نے ہی جواب لکھا کہ وہ غلام جالی مبارک کی پناہ میں آگیا ہے جسے کچھ نہیں ہو سکتا ہی آخر الامر ایک اخوات میں سے کسی قدر روپیہ غلام کے معاوضہ میں اُس مرد عجبی کو دیا سابق میں شیخ الحرم مدینہ طیبہ میں اخوات سے ہوا کرتے تھے جب تک کہ اخوات لوگ شیخ الحرم ہوا کئے عہد میں اُن کے یہ اہتمام رہا کہ کسی قدرت نہیں تھی کہ اندرون حصار مدینہ طیبہ کے سواری پر بیٹھے اور جو لوگ حرم میں حاضر ہو دین اُنکو لٹٹنے اور سونے کی بھی مانعت تھی اور جو حرم شریف میں حاضر ہو دین اُنکو تاکید تھی کہ وہ بغیر ادائے دو گانہ تحیۃ المسجد باہر نہ نکلیں فقیر جبکہ ۱۲۷۹ھ ہجری میں مدینہ طیبہ کی زیارت کو حاضر ہوا اسوقت تک بھی سواری میں بیٹھنے کا حکم اندرون حصار بلدہ طیبہ کے نہیں تھا اور گاڑی خچروں کی بھی نہیں جاری ہوئی تھی پھر جبکہ ثانیاً ۱۲۸۹ھ میں حاضر ہوا اسوقت میں خچروں کی گاڑی رواج پا گئی تھی اُسکو وہاں عربیہ کہتے ہیں لیکن راستوں کی صفائی اور روشنی کا بندوبست اسوقت بھی نہ تھا پھر حق تعالیٰ نے اپنی فضل و کرم سے جبکہ سہ بارہ ۱۳۰۲ھ

ہجری میں زیارت نبویہ سی مشرف فرمایا تو دیکھا کہ صفائی راہ اور روشنی
بلدہ طیبہ کا بندوبست ہوا یعنی صفائی راستوں کی واسطے گاڑیاں دراز
گوش کے مقرر ہوئی کہ اُس میں راستوں کا کچرا اٹھاتے ہیں اور خالی دراز گوش
بھی مقرر ہیں کہ جو کو بچے کہ گاڑیاں وہاں نہیں جاسکتی دراز گوش کی پشت پر
وہاں کچرا لاتے ہیں اور چالیس پچاس قدم کے فاصلہ پر ہر کو چہ و باز این
قنادیل روشنی کے نصب ہیں اُس میں وہاں روشنی ہوتی ہے خیر روشنی
اور صفائی کا نہایت آسانی اور سہولیت سے نکالے ہیں کہ جنہیں کسی چہ
سے وقت اہل بلدہ اور اہل دکانیں پر نہیں ہی ایک تو یہ کہ اسرائیل دوکان سے
فی ہفتہ ایک پیسہ خرچ روشنی اور ایک پیسہ خرچ صفائی راہ لیا جاتا ہے دوسرا
یہ کہ جب قافلہ زائرین کا آتا ہے شہد اور شہری اُن کو میدان مناخین
رکھی جاتی ہے کہ یہ زمین کافی شہد تین قرش اور فی شہری دو قرش
اُن سے لیا جاتا ہے پس یہ دو مصرف روشنی اور صفائی کے وہاں مقرر ہیں اور
مکانداروں سے ایک حبہ نہیں لیا جاتا دو سال سے پیسہ بھی یہاں جاری ہوا
مہینہ میں دو بار آتا اور جاتا ہے اُس بلدہ مبارک کا پانی جو نہر سے جاری
سے نہایت شیریں اور موسم گرما میں بھی سرد رہتا ہے اور ابتداء اس نہر
کی تواریخ سے عنوان فصل میں لکھی گئی اور اس نہر کو انتفاع عام کے لئے
بلدہ میں کئی مقاموں پر کھول دئے ہیں کہ اُس کو وہاں منہل کہتے ہیں اور
جن جن مقاموں پر نہر کھول دی ہیں وہ مقام عمیق ہیں وہاں سیڑیاں پتھر
کی بنا دئے ہیں کہ کوئی شخص بے تکلف اتر کے آب نہر کے پاس جاوے اور

صفائی اور روشنی
بلدہ طیبہ کا بندوبست

صفائی اور روشنی
بلدہ طیبہ کا بندوبست

صفائی اور روشنی
بلدہ طیبہ کا بندوبست

صفائی اور روشنی
بلدہ طیبہ کا بندوبست

پانی کی جائے پر کسی جا پر ٹوٹیاں لگا دئے ہیں کہ نہر کا پانی اُن ٹوٹیوں سے گرتا ہے اس واسطے کہ اگر نہر کشادہ رہے اُس میں اشیاء مستعملہ لوگ ڈالتے ہیں اُس باعث سے پانی میں نوعی تکدربید ہوتا ہے اور ٹوٹیوں سے پانی نہایت ستر گرتا ہے سقا لوگ بھی اپنی مشکوں کا منہ ٹوٹیوں سے لگا کر بے تکلف اپنی مشکوں میں پانی بھر لیتے ہیں اور اس جا پتھر کا ایک کنڈالہ اور ایک خانی کار واتی چشمتہ بھی بنا ہوا ہے اُس کنڈالے میں لوگ کپڑے دھوئے ہیں اور اُس خانہ رواتی میں غسل کرتے ہیں بعضے بعض مقاموں پر سوائے اُن کنڈالوں کے بالائی دو کنڈالے دہرے رہتی ہیں جس میں لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلاتے ہیں مقام قباد و نہر جاری ہیں ایک نہر آب شیرین کی جو شہر میں آئی اور ایک نہر آب شور کی یہ دونوں نہر ایک باولی میں گرتی ہیں اور دونوں باہم باولی میں مختلط ہو جاتے ہیں پھر جبکہ یہ دو نہر باولی سے نکل جاتی ہیں تو آب شیرین کی نہر الگ ہو جاتی ہے اور آب شور کی نہر الگ ہو جاتی ہے یہ اظہار معجزہ ہو یہ وہاں ہوتا ہے حرمین شریفین میں ہر اہل حرفہ کے ایک شیخ مقرر ہیں جیسا کہ سقاؤں کی شیخ ہیں اور تنک سازوں کے ایک شیخ الگ علی ہذا القیاس حرمین شریفین میں بارش کا موسم ملک ہین اکثر بارش موسم سرما میں ہوتی اور موسم گرما میں بھی بارش کہیں کہیں ہوتی ہے مگر مدینہ طیبہ میں یہ نسبت کمہ معظمہ کے بارش زیادہ ہوتی ہے اور مدینہ طیبہ میں گیہوں کی زراعت بھی ہوتی ہے مگر کمہ معظمہ میں بالکل غلہ کی زراعت نہیں ہوتی مگر وہاں باغات میں ترکاری سبزی بیکتی ہے اور ایام بارش

یہ نہر آب شیرین کی ہے جو شہر میں آئی اور ایک نہر آب شور کی یہ دونوں نہر ایک باولی میں گرتی ہیں اور دونوں باہم باولی میں مختلط ہو جاتے ہیں پھر جبکہ یہ دو نہر باولی سے نکل جاتی ہیں تو آب شیرین کی نہر الگ ہو جاتی ہے اور آب شور کی نہر الگ ہو جاتی ہے

یہ اظہار معجزہ ہو یہ وہاں ہوتا ہے حرمین شریفین میں ہر اہل حرفہ کے ایک شیخ مقرر ہیں جیسا کہ سقاؤں کی شیخ ہیں اور تنک سازوں کے ایک شیخ الگ علی ہذا القیاس حرمین شریفین میں بارش کا موسم ملک ہین اکثر بارش موسم سرما میں ہوتی اور موسم گرما میں بھی بارش کہیں کہیں ہوتی ہے

مکہ معظمہ میں سیل آتی ہے لوگوں کو اور مکانون کو اُس سیل سے نقصان پہنچتا ہے اور مدینہ طیبہ میں بوقت کثرت بارش کے دو جا سیل آتی ہے کہ جسکو اہل سندھ ندی کہتی ہیں مگر اُس سے اہل بلدہ کو کچھ نقصان نہیں پہنچتا ایک سیل قریب زیارت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے جاری ہوتی ہے دوسری سیل قریب میں باب عنبری کے جاری ہوتی ہے جبکہ سیل آتی ہے تو اکثر اہل بلدہ تفریح کتنا اُسکی دیکھنے کو جاتے ہیں اور پانی اُس سیل کا سہتر جون میں جمع ہوتا ہے کہ اُسکو لوگ بوقت ضرورت غسل اور وضو وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں اور خصوصیت اب سہرہ کی ایک اور دیکھی گئی کہ بوقت شدت گرما کے بھی یہ پانی نہایت سرد ہوتا ہے اور شیرینی بھی اسکی بہت زائد ہوتی ہے باب عنبری کے پاس اندرون بلدہ دونوں جانب میں عمارات بلند عظیم الشان بنی ہوئی ہیں کہ جسمیں افواج سلطانی رستی ہیں اور قریب میں اُسکے ایک اور مکان عالیشان مصفا بطرزا استنبول بنا ہوا ہے کہ جسمیں کارخانہ اسباب خانہ ہے اور ایک باشا ترکی اُسکے اہتمام کیواسطے مشاہیر پیش قرار استنبول مقرر ہے انہیں گیارہون خوراک کی فوج کیواسطے پیسے جاتے ہیں فائدہ بعض علماء مدینہ طیبہ سے یہ فائدہ مسموع ہوا کہ جو شخص بوقت رخصت اور مراجعت اب السلام مسجد نبوی اور باب عنبری کے پاٹ پر اپنی انگشت سے بغیر سیاہی جو حاتم اپنی لکھے وہ حاجت بلا شک حاصل ہوتی ہے چنانچہ کئی لوگ درباب فن ہونے اپنے جنت البقیع میں لکھے ہیں مقصود انکا حاصل ہوا ساکنین حرمین شریفین بسر برد اپنی نہایت لطافت اور تکلف سے کرتی ہیں اور حق تعالیٰ

۱
هو نه ین ملا
باشن من جای
طبیعی کا جو ایام
مکہ معظمہ اور مدینہ
مکرمہ کی اور دنیا

ف
تو کبریا
نور سلطان
میں سے
کے در شاہی
پیشینہ
استقامت دعا
ابن علی
عزیز
کے گروین
دوست
از علی

وہاں کی برکت سے سامان معیشت موافق مراد آنکی بہم پہنچاتا ہے وہاں کا ادنیٰ شخص حمال جو تمام روز حمالی ہیزم وغیرہ کر کے اپنی قوت بسر کر کے ہین مکان آنکا ایسا مصفا اور آراستہ رہتا ہے کہ یہاں کے اہل قدرت ایسا ہین رکھتے مکانوں میں آنکے فرش قالین عمدہ استنبولی رہتا ہے اور اطراف میں اُسکے تکیے مصفا لگے رہتے ہین اور سامان چا اور قہوہ ایک طرف میں سلیقے سے دہرا ہوا رہتا ہے اور مکانوں میں اُنکے دو وقتہ صفائی ہوتی ہے اُنکی مکانوں کو دیکھنے سے دل بستگی حاصل ہوتی ہے جو لوگ کہ اُن سے زیادہ قدرت رکھتے ہین اُنکے مکانات میں بڑے بڑے آئینے اور اطلسی تکیے لگے رہتے ہین اور چھروان عمدہ عمدہ اور سامان چا اور قہوہ طلائی قرینے سے دہرا ہوتی ہین اور لنتر ہانڈی مہتابی بعضے جا درخت بلوری روشنی کے لگے رہتی ہین اور سامان ابدار خانے کا ایسا صفائی اور زینت اور تکلف سے اُنکے مکانوں میں رہتا ہے کہ خواہی نحو اہی پانی پینے کو دل چاہتا ہے اور ایک طرف قطار الماری شیشی آئینہ دار مصفا رہتی ہے اسہین کتابین اور سامان سے ایک آراستگی معلوم ہوتی ہے اور اُنکو نہایت الترام اور اسہام اس امر کا ہوتا کہ کہین وہ بہ بھی اس اپنے مکان میں نہ آوے اس باعث سے وہ لوگ جو اپنے مکانوں میں بخت و پز کرتے ہین مطلقاً لکڑی ہین جلاتے بلکہ سانچے کو سون پر بخت و پز کرتے ہین اور ہر روز اپنے مکانوں میں تمام مکان میں بخور اور خوشبوئے جلاتے ہین جو اعلیٰ مقدر کے لوگ ہین مثل باشا اور شریف وغیرہ کے اُنکی معیشت کا حال بیان کیا جاو کہ ہند کے امراء اور عالی قدرت ہر چند اُنکو قدرت حاصل ہے مگر وہ سلیقہ

اور صفائی آئین بہنیں پائی جاتی اور وہ لطافت آنکھ حاصل بہنیں وہاں یہ امر مشہور ہے کہ عدم لطافت سے مکان میں بے برکتی پیدا ہوتی ہے اور ہر مکان میں جنات رہتی ہیں وہاں کے جنات سب مسلمان ہیں عدم لطافت ان کو ناگوار ہوتی ہے اور وہ لوگ صاحب مکان کے در پی ایذا اور تکلیف پہنچاتے ہیں ۱۷۹۹ء ہجری میں جبکہ فقیر سفر حج کیا حضرت برادر صاحب نے رگ مرحوم بھی اُس سفر میں ہمراہ تھے وہ یہ فرماتے تھے کہ مکہ معظمہ میں قریب عہد سفر مدینہ طیبہ کے میں ایک بار حجرے میں سو رہا تھا کہ یکایک دو شخص نہایت بلند قامت و مجاہد پر نمودار ہوئے جو میں دیکھنے سے معلوم کیا کہ یہ لوگ جن میں پھر وہ لوگ میرے پاس آکر سلام علیک اور مصافحہ کئے اور عبارت عربی کہے کہ اتر روح المدینہ یعنی کیا تم مدینہ طیبہ کو جاؤ مکہ معظمہ میں یہ بات بھی سموع ہوئی کہ مقام منے میں خالی ایام میں جنات بکثرت رہتے ہیں اور ایام حج میں وہاں سے نکلی جاتی ہیں اگر کوئی شخص خالی ایام میں وہاں جاوے تو روز روشن اُس پر نمودار ہوتے ہیں چنانچہ اس باب میں ایک حال سموع ہوا کہ ایک شخص دن کے وقت سوار ہو کر منے میں سو اُ ایام حج کے گیا جبکہ وہ مقام منے میں پہنچا اُس کو وہاں انواع و اقسام کے باجون کی اور گانے کی آواز آنا شروع ہوئی مگر گانے اور بجانے والے کوئی نظر نہ پڑے اس عرصے میں یکایک ایک شخص اُنکے روبرو پیدا ہوا اور اُنکی سواری سے اُتر آئے لےب اور شہر اور بازی شروع کیا انہوں نے حقیقت حال سمجھ کر خوف کئے اور مکہ معظمہ کو واپس ہوا اہل مدینہ میں نسبت

مقام منے میں

اہل مکہ کے طہارت اور نظافت اور بھی زائد ہے یعنی اہل مدینہ صحن مکان کو بھی تطیف اور پاک رکھتے ہیں اور صحن مکان کے بھی نشست و شوہر و زکر ہیں اور جو تہ صحن تک بھی نہیں آنے دیتے جو لوگ کہ اتنی مقدرت نہیں کرتے فرش صحن مکان انکا سنگ سادہ ہو رہتا ہے اور جو لوگ کہ صاحب مقدور ہیں فرش صحن مکان انکا سنگ مرمر سے ہوتا ہے ہر چند کہ مکہ معظمہ میں اغذیہ بامزہ پر ذائقہ بابرکت ہوتا ہے مگر مدینہ طیبہ میں برکت اور ذائقہ اغذیہ کا مکہ معظمہ سے زائد ہے یہ اثر دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی کہ حضرت فرمایا ہے کہ اے حق تعالیٰ مکہ معظمہ سے دو چند مدینہ میں برکت عنایت فرما خصوصاً جو لوگ اہل صلاح و تقویٰ ہیں انکے مکانوں میں برکت اور مزہ طعموں کا اور بھی زائد معلوم ہوتا ہے فقیر واسطے حصول سند حدیث کے مدینہ طیبہ میں ایک بار مکان میں شیخ عرب کے کہ وہ وہاں علماء کبار سے صاحب ورع و تقویٰ تھے حاضر ہوا کہ وہ وقت اُن کو کہانیکا تھا اور حسب دعوت اُنکی کہانی میں شریک ہوا ہر چند کہ طعام حاضر انکا بے تکلف تھا مگر عجیب مزہ اور برکت اس میں پایا کہ وہ مزہ اور برکت کسی کہانے میں نہ آیا بیویان حرمین شریفین کے مزین بحسن ظاہر اور محلی بجلیلہ ورع و تقویٰ ہیں لیکن بیویان اہل مدینہ کے بحال ظاہری اور حسن خلق میں اہل مکہ سے زائد ہیں اور حسب شرع شریف کے اطاعت جو زوج کی آتکے ذمہ پر ہے اس میں ایک ذرہ بھی فرو گذاشت نہیں کرتے ہاں وہ امور کہ جنکی اطاعت میں شرعاً پُر جبر نہیں البتہ وہ امور نہیں سنتے لیکن انکو خوش لباسی اور خوش طعامی سے بہت شوق ہے

ذائقہ اور
طعمہ طیبہ

حرمین شریفین

اگر شوہر کی جانب سے لباس اور طعام انکی حسب دلخواہ ملے پھر اگر شوہر چار
 بیویاں بھی کرے تو شوہر سے ناراض نہیں ہوتی بلکہ بہر حال شوہر سے خوش
 رہتے اور جو حال کہ اکثر مسجوع ہوتا کہ عورتیں قاضی کے پاس ادا حقوق
 و وجبت کے ابواب میں استغاثہ کرتے ہیں تو یہ حال شرفا میں مطلقاً نہیں اور اگر
 اراذل میں بھی ہے تو نماز و نادرہ اور وہاں کے اراذل یہاں کے شریفوں سے
 خوف خدا اور ورع تقویٰ میں بہترین اس واسطے کہ منشیان نالشون اور استغاثون
 کا خوف خدا ہوتا ہے اور یہ آنکو ملحوظ رہتا ہے کہ خدا نخواستہ وہ حرکات ہم سے
 نہ سرزد ہوں کہ حسین نامرضیات حق تعالیٰ ہو اس واسطے غایت اس قسم کے
 نالشون اور استغاثون کا حفاظت عصمت و عفت ہے کہ بظاہر لوگوں میں
 ناگوار ہوں اور ہند کی بیویاں شرفا کا حال برعکس ہے اکثر بیویوں کو سوائے
 علم اور حفظ قرآن مجید کے دستکاری اور ضاعی خیاطی میں بھی کمال رہتا ہے
 کہ اس سے اجرت حاصل کرتی ہیں اور اپنے خورو پوش میں اسکو صرف کرتی
 ہیں نظر عموماً اہل عرب اور خصوصاً اہل حرمین شریفین کی نسبت میں عورات
 اجنبیہ کو نہایت پاک و صاف ہے اجنبات عورتوں کو اپنی مان بہن کی نگہ سے
 دیکھتے ہیں اور بیویوں کا یہی وہاں یہی حال ہے کہ غیر مرد کو باب بہانی کی
 نگہ سے دیکھتی ہیں اکثر بیویاں بربقہ شرعی بذات خود بازار وغیرہ میں خرید و
 فروخت کرتی ہیں کہ اہل دوکان کو بیویاں اخوی ابوی یعنی اے میرا باپ
 اور اے میرا بہائی کہتے ہیں اور بیویوں کو اہل دوکان یا امی یا اختی یعنی
 اے مان ابہن کہتے ہیں اہل حرمین شریفین غذاؤں میں تین وقت کھاتے ہیں

ایک علی الصباح کہ اوسکو بھاننا شہدہ اور فطور کہتے ہیں صاحب مقدور اسوقت میں
 پڑھائے دیتی تھے ہوئے کہ اوس کے شکم میں اندھے اور پیسے رہتے ہیں کہ اوسکو وہاں
 مطبخ کہتے ہیں کھاتے ہیں اور جو کم مقدور ہیں نان خمیری اور غیر اور نمک باقلا کی دال
 جس کو فعل کہتے ہیں یا گلے شیرے دار اور شہد کھاتے ہیں دوسرے بار دوپہر کو
 کھاتے ہیں اوسکو غذا کہتے ہیں اسوقت میں صاحب مقدور عمدہ قسم کی ترکاری اور
 سالن اور پنہوسے اور کوفتے تیار کرتے ہیں اور اپنے مکان سے خمیری روٹی بنا کر
 نان پز کے پاس پکاتے ہیں اور فیرونی شیر برنج اور شہد اور اقسام اقسام کی شیرینی
 اون کے دسترخوان پر ہتی ہے اور اون سے جو کم مقدور ہیں نان خمیری اور سالن
 جو بازار میں ہر وقت تیار رہتے ہیں خرید کرتے ہیں تیسرا وقت اون کا بعد عصر ہے
 اوسکو غشا کہتے ہیں پلاؤ تیار کرتے ہیں اور شیرینی جو حاضر ہووے وہ بھی موجود
 رہتی ہے اعلیٰ مقدور اپنے موافق مقدور اور کم مقدور اپنے موافق مقدور تیار کرتے
 ہیں حرمین شریفین کے یہ برکات ہیں کہ حج اور زیارت کے لئے ہزار ہا لوگ حاضر ہوتے
 ہیں اور یہ بلدین مبارکین ہر چند اسقدر بظاہر وسیع نہیں ہے مگر ہزار ہا آدمی حج
 و زیارت کی واسطے اول میں داخل ہوتے ہیں مگر وہ بلاد طیبہ اونکو کافی ہوتے ہیں
 اور اون سب کی اوسین گنجائش ہوتی ہے اور گرانی نرخ غلہ اور شیا کی نوبت نہیں
 پہنچتی باز ثالث جو مدینہ طیبہ میں حاضر ہونے کا اتفاق ہوا تھا یہ امر سمع ہوا کہ قبل
 آنے قافلہ کے روغن زرد گردان تھا یعنی نور من کو رطل تھا اس سے لوگوں پر خیال
 پیدا ہوا کہ جب قافلہ داخل ہوئے تو کھلی گرائی کا کیا حال ہو رہا ہے جبکہ قافلہ داخل ہوا
 کچھ گرائی اوس کے رخ کو نہیں رہے بلکہ دو قمر میں اوکھٹے یعنی سات قمر میں

اور ہزار ہا آدمی حج و زیارت کی واسطے اول میں داخل ہوتے ہیں مگر وہ بلاد طیبہ اونکو کافی ہوتے ہیں اور اون سب کی اوسین گنجائش ہوتی ہے اور گرانی نرخ غلہ اور شیا کی نوبت نہیں پہنچتی باز ثالث جو مدینہ طیبہ میں حاضر ہونے کا اتفاق ہوا تھا یہ امر سمع ہوا کہ قبل آنے قافلہ کے روغن زرد گردان تھا یعنی نور من کو رطل تھا اس سے لوگوں پر خیال پیدا ہوا کہ جب قافلہ داخل ہوئے تو کھلی گرائی کا کیا حال ہو رہا ہے جبکہ قافلہ داخل ہوا کچھ گرائی اوس کے رخ کو نہیں رہے بلکہ دو قمر میں اوکھٹے یعنی سات قمر میں

دبیر
خوشبوی
دبیر

رطل ہوا مدینہ طیبہ کے ہر کوچہ و بازار اور ہر جائے میں ایک طرح کی خوشبو آتی ہے
کہ اوس خوشبوی کی نظیر اور مثال اور کسی خوشبوی سے بیان نہیں کئے جاتی چنانچہ
شیخ عبدالحق دہلوی نے بھی کتاب جذب القلوب میں کتب تواریخ سے اس امر کو نقل
کر کے فرماتے ہیں کہ یہ بوئے خوش شامہ بعض فقرا میں پہنچی ہوئی شیخ نے
فقر سے مراد اپنی ذات لئے ہیں اور کیون نہ ہو کہ حدیث میں وارد ہے کہ انصاف علی
علیہ السلام کی پسینہ مبارک کی بوسب عطریات پر غالب تھی کہ لوگ اوس کو دھنوت کی خوشبو
کے واسطے رکھتے اور حضرت جس کو کوچہ و بازار میں گذر فرماتے وہاں سے تشییف لگنے
بعد بھی حضرت کے بدن مبارک کی خوشبو مہکار رہتی لوگ اس سے جان لیتے کہ حضرت
یہاں سے گذر فرمائے ہیں پس جس جگہ کہ مرقد انور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رونق افروز
ہو دے اور جس جائے میں کہ وہ بدر کامل اسودہ ہو دے اس جائے اور اس
زمین کی خوشبوی کا کیا حال بیان کیا جاوے ولنعلم ما قال الشاعر بیت
جدہ کو رونق افزا ہو بہا خلد یزدان ہو بہا تمامی کوچہ و بازار نگہت سے مستان
فصل نوٹین بیان میں مصارف مدینہ طیبہ کے جو سلاطین وغیرہ کے طرف سے
ہے ہر چند کہ فصل سوم میں باب اول کے مصارف حرمین شریفین جو سلاطین اسلام کے
زمانہ صحابہ سے سلاطین رومیہ تک چلے آئے ہیں ارزوئے کتب تواریخ کے بیان
کیا گیا اب اس فصل میں ماسوا اس کے جو مصارف مدینہ طیبہ کے سماعت میں اور
معائنہ میں آئے ہیں تحریر کیا جاتا ہے مدینہ طیبہ میں ہر چند کہ امراء استنبول وغیرہ کے
طرف سے بہت کتب خانہ اور مدارس بنا کئے ہیں اس میں کتابیں وقف ہیں مگر
نام دارکتب خانہ تیس میں ایک کتب خانہ شیخ الاسلام استنبول کا قریب باب حیرل کے

فصل
دبیر
خوشبوی
دبیر

بڑا عالی شان بنا کا ہے اور اس میں سو اجسم کے تعطیل نہیں اور کتابیں ہر قسم کے
 علم کی کہ نہایت نایاب اور مصنفین کے ہاتھ کی بھی لکھی ہوئی اوس میں بہت نسخے
 موجود ہیں اور اکثر شہ مطلا اور مذہب اور خوش خط اور صحیح ہیں اور یک قبہ
 عظیم ارشاد نفیس بنا کیا ہوا ہے کہ جس میں گلکاری نقاشی کی اور آئینہ بڑی
 دروازوں کی بہت نفاست سے ہی اور اندر اوس کے الماریاں آئینوں کی بہت
 مصفا اطراف رکھے ہوئے ہیں اور فرش قالین کا عمدہ اس میں کیا ہوا ہے اور
 اطراف میں نشست گاہ مطالعہ کر نیوالوں کے واسطے ہے کہ سرسری بڑی نرم گدی
 اور اوس پر قالین خجل نرم فرش کیا ہوا ہے اور پشت کے جانب نرم ٹکیہ عمدہ
 خلاصے کے لگے ہوئے ہیں اور بروہر و کرسیاں واسطے کتابیں رکھنے کے دہری ہوئی
 ہیں اور بازو میں اس کے مکان واسطے ابدارخانہ اور حویج کے بہت مصفا
 ہوئے ہیں ابدارخانوں میں صراحیاں گلے پر اوس کے خلاف سفید نہایت
 نفاست سے رکھا ہوا اور بیچہ عام سب حاضرین اس جا کیواسطے ہی اور خفہ
 پانی کے کہ اوس میں پانچ توٹیاں پانی کے ہے حاضرین کتب خانہ کے واسطے
 ہر روز پہرے جاتے ہیں اور سب حویج ضروریہ آدمی کی دیوان بہت آرام سے
 ادا ہو سکتی ہیں کہ ہر فقیر اس میں جا کر امیرانہ معیشت کرتا ہے اور خدمت گذاری
 کے واسطے کئی علماء ہر روز پیش قرار مقرر ہیں کہ جو شخص طلب کار جس کتاب کا ہو
 وہ کتاب بلا تکلف نکال دیتے ہیں اور یہ کتاب خانہ صبح کے آٹھ ساعت کو
 کھلتا ہے اور چار بجے سد و فہموتا ہے اور وہاں کے خادین جو بڑے
 عمدہ دار ہیں ان کے واسطے ارکان سکونت کے وہیں بنے ہوئے ہیں اور ہر روز

دو وقت تمام صحن میں آب شاری ہوا کرتی تھی اور اس کل مصارف کے واسطے شیخ الاسلام
 نے ایک بڑی جائداد بجاصل پیش قرار وقت کیا ہے اور شیخ الاسلام عہدہ وزارت
 سلطانی کا نام ہے کہ صدر سب قاضی اور مفتی اور علماء و استنبول کا ہجر اور اس کتب خانہ
 میں اور کتب خانوں سے کتب بھرت زیادہ ہیں جو کتابیں ہر علم کی اس میں موجود
 ہیں فہرست اسکی بطریق اجمال تحریر میں آتی ہے کتب احادیث سات سو چالیس جلد
 کتب اصول حدیث پینتیس جلد کتب اسانید و الاسماء و العلل تین سو ستر جلد
 کتب فقہ حنفی چار سو چوبیس جلد کتب اصول فقہ حنفی پچتر جلد کتب فقہ شافعی
 چھیانوہ جلد کتب اصول فقہ شافعی چودہ جلد کتب فقہ مالکی چونتیس جلد فقہ
 کتب فقہ متفرق انسی جلد کتب مناسک حج سات جلد کتب فرائض ترا لیس جلد
 کتب عقاید حنبلی پندرہ جلد کتب الفقہ الحزبی لابن الحرم بارہ جلد کتب فتاوی
 چار سو چالیس جلد کتب عقاید و سو چالیس جلد کتب معانی و بیان شہرہ جلد
 کتب نحو و سو جلد جلد کتب صرف انیاسی جلد کتب تصوف تین سو جلد
 کتب وظائف یک سو چوبیس جلد کتب تواضع و سیر و سو ایکس جلد کتب
 تعزیر نامہ نو جلد کتب لغت پچاسی جلد کتب ادب و منطق یک سو چودہ جلد کتب
 حساب و عروض و جفر تین سو تیس جلد کتب قصاید و دیوان یک سو اٹھاون جلد
 کتب طب السنہ جلد کتب فارسی و انشایک سو چوبیس جلد کتب حکمت و ہیئت
 ایک تیس جلد کتب مجموعات و سو جلد کتب تجوید یک سو پچیس جلد کتب متعلقہ
 تفاسیر الثنائیس جلد کتب تفاسیر تین سو انچاس جلد صحایف قرآن بخط طعندہ
 طہای وغیرہ ایک اٹھ جلد اجزائے قرآن مختلف بائیس جلد جملہ میزان اسکی

کتب خانہ
 حضرت عبداللہ
 بن عباس
 رضی اللہ عنہ
 کتب خانہ

پانچواں آئینہ سواہتر جلد میں اور مجموعیوں کا شمار ہر ایک کتاب اول میں سے اگر علیحدہ
 گنی جاوے بہت زیادہ ہوں گے۔ دوسرا کتب خانہ محمودیہ ہے بنا کیا ہوا سلطان
 محمود خان کا والد سلطان عبد الحمید خان کہ بانی حال مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
 جد بلا واسطہ سلطان عبد الحمید خان سلطان حال کہ اس میں کتب مثل کتب خانہ
 شیخ الاسلام ہیں اور یہ مدرسہ میں واقع ہے اس میں درخت خرما وغیرہ واسطے
 سرسبزی کے نصب ہیں اور شاگردوں اور استادوں کے رہنے کی جائے بھی اس میں
 مقرر ہے اور معاش شاگردوں کے واسطے بھی مقرر ہے اور یہ متصل مسجد نبوی کے
 ہے کہ یک جانب کی دیوار عین دیوار مسجد نبوی ہے جو دیوار مسجد نبوی کہ باب الحرمہ
 اور بالسلام کے درمیان ہے اور اسی دیوار میں دروازے آئینہ بندی کے
 نصب ہے کہ اسکو اگر گھول دیا جاوے تو مدرسہ بھی داخل مسجد نبوی ہوتا ہے
 اور مدرسہ کے لوگ جماعت میں شریک ہوتے ہیں تیسرا کتب خانہ مدرسہ حمیدیہ
 کا بنا کیا ہوا سلطان عبد الحمید خان سابق کا کہ کتب اس میں بھی بھت ہیں مگر وہ
 مدرسہ مذکور سے کم ہیں اور یک کوئی بیوی نے اقربا سلطان سے بھی قریب
 باب حمیدی کے یک کتب خانہ بنا کی ہے مگر کتابیں اس میں بہت قلیل
 ہیں کل مدرسہ مدینہ طیبہ میں قریب ساٹھ کے ہیں اس میں مدرسہ ہا سلطانیہ
 جو مشہور ہیں ان کا ذکر ہوا اور مدرسہ امرا سلطان کے طرز کے جو باقی ہیں
 ایک مدرسہ شیر آغا دوسرا مدرسہ آباس صغیر تیسرا مدرسہ کرباس کبیر چوتھا
 مدرسہ حسن آغا پانچواں مدرسہ عثمان افندی ان سب مدرسوں میں شاگردوں کے
 واسطے اردب گھروں کے مقرر ہیں کسی کے واسطے سال میں دو اور کسی کو واسطے

در کیفیت کتب خانہ
 محمودیہ کا
 ماریفیت سلطان
 سلطان عبد الحمید خان
 ہے نہ سلطان
 محمود خان۔

در کتب خانہ
 مدرسہ حمیدیہ

سال میں دو اور کسی کے واسطے سال میں چار یعنی شاگردوں کے واسطے سوا
 ارب کے ماہوار بھی مقرر ہے سب سے زیادہ ماہوار شاگردوں اور استادوں کی مدرسہ
 محمودیہ میں ہے کہ استادوں کی ماہوار پانچہزار قرص اور شاگردوں کے ماہوار سات سو
 قرص تک ہے جو معلوم کہ بموجب پانچہزار قرص کے ہے وہ عامر استنبول سے
 آتا ہے اور اس سے جو لوگ راہ و رسم پیدا کرتے ہیں ماہوار پیشہ قرار سلطان سے
 مقرر کر کے شاگردان مدرسہ میں داخل کرتا ہے اگر معلم مرادین اپنا مال دینا
 بصورت لاوارثی شاگردوں کو وصیت کرتے ہیں استنبول کو نہیں پہنچتے اس
 سبب سے اکثر لوگ مدرسہ محمودیہ میں داخل ہونے کی خواہش نہیں کرتے ہیں مدرسہ
 میں یکایک پچاس سائے ساتھ شاگرد لگائے گئے ہیں مگر استاد اور مہتمم مدرسہ جس قوم
 ہیں اپنی قوم کے سوا اس مدرسہ میں دوسروں کو داخل ہونے نہیں دیتے ہر چند کہ
 نیت سلطان اور بانی مدرسہ کی نفع عام ہے لیکن مدرسہ میں داخل ہونے والے
 ایک قید ہے کہ عیال مارا دمی کو نہیں داخل کرتے اور جو داخل مدرسہ ہو کر
 عیال داری کیا اوسکو بھی مدرسہ خارج کر دیئے ہیں سوا اس کے مدرسہ میں داخل
 ہونے کے واسطے عمر کا قید نہیں ہے اور تعطیل ان مدرسوں منگل اور جمعہ کو
 ہوتی ہے وقت اقل مدرسوں کا وقت اشراق ہے اور وقت بند ہونے کا
 وقت عصر ہے اور یک مدرسہ سلطان عبد المجید خان کی تیاری کا داخل مسجد نوئی
 اور اس میں دس مدرسہ ہیں اور پہرہ محض بچوں کی تعلیم کے واسطے تیار ہوا ہے کہ اسکا
 حال مفصلاً افضل نماز میں بیان کیا گیا مسافر خانہ ہاجو اصطلاح میں حرمین شیرین
 میں رہا طہچتے ہیں بکثرت ہیں اکثر ہاجرین جو اطراف کے ملکوں سے پیرہ طیبہ میں

یہاں شاگردوں کی تعلیم کے واسطے مدرسہ محمودیہ میں ہے

وقت اقل مدرسوں کا وقت اشراق ہے اور وقت بند ہونے کا وقت عصر ہے اور یک مدرسہ سلطان عبد المجید خان کی تیاری کا داخل مسجد نوئی اور اس میں دس مدرسہ ہیں اور پہرہ محض بچوں کی تعلیم کے واسطے تیار ہوا ہے کہ اسکا حال مفصلاً افضل نماز میں بیان کیا گیا مسافر خانہ ہاجو اصطلاح میں حرمین شیرین میں رہا طہچتے ہیں بکثرت ہیں اکثر ہاجرین جو اطراف کے ملکوں سے پیرہ طیبہ میں

حاضر ہو کر اقامت کرتے ہیں اپنا مکان واسطے سکونت مسافریں کے وقف کرتے
 ہیں بعد ان کے اگر کوئی وارث ان کا رہے اس میں مساکین رہتے ہیں اور
 وارثین کو بھی فقط حق سکونت رہتا ہے اس کو بیع نہیں کر سکتے اور سماعت میں آیا
 کہ رباط قریب تین سو ساٹھ کے ہیں مگر جن رباطوں کا اہتمام سرکار کے طرف سے
 ہے اس میں سب مساکین ہی رہتے ہیں اور جب کا اہتمام سرکار کی جانب سے نہیں اور
 غیر اہل مدینہ مثل افغان یا ہند وغیرہ اسکے مہتمم ہیں اس میں حسب ادخواہ اپنا
 عمل کرتے ہیں بعض مساکین کو رکھتے ہیں اور بعضوں سے کرایہ وصول کرتے ہیں
 اور قیدی لوگ مدینہ طیبہ کے ہیں ان سب کو سلطان روم کے جانب سے کچھ نہ کچھ
 ملتا ہے مگر بعد تقرر معاش سلطانی کے جو لوگ کہ اطراف سے وارد ہو کر مدینہ طیبہ
 میں اقامت کئے ہیں البتہ ان کو معاش نہیں تاہم جو کہ مدینہ طیبہ میں مقبول
 تھا جبر ہو کر آتے ہیں ہمراہ اپنی معاش سلطانی لاتے ہیں مدینہ طیبہ میں ہر ملک کے
 ہر طرف کے لوگ حاضر ہیں بڑی جماعت ان کی ترکوں کی ہے ان کے اہل مغارب
 اور بخارا اور افغانی ان کو زمین میں سیکھا رکھتے ہیں اور اہل سودا ان بیعے قوم
 حبش اور ہندوستانی سب قوم میں آپس میں اتفاق ہے مگر اہل ہند کہ انوں
 میں کمال نا اتفاقی ہے اس واسطے رباطہا اور باغہا جو ہر قوم نے وقف کئے ہیں
 انہیں کی اختیار میں رہتے ہیں مگر اہل ہندوستان کہ اس قوم کے وقفی املاک غیر
 قوم کے ہاتھ میں چلے گئے اور باعث اس کا یہ ہے کہ ہر قوم اپنی وطنی املاک میں
 اپنی قوم کے سوا غیر کو دخل نہیں دیتے مگر اہل ہند کہ یہ غیر کو دخل دیتے ہیں اور
 اپنی قوم کو دور کرتے ہیں انجام اس کا یہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ اپنی قوم کے اوقات

بیان نا اتفاقی
 میں ہندو قوم
 اور قوم

کہ پچاس ساٹھ برس کے اول تک جماعت اوقاف کے واسطے چند قطعات اوقاف
 بصرہ اور شام اور مصر سے مقرر تھے اس کے محاصل بعینہ مدینہ طیبہ میں داخل
 ہوا کرتے تھے اور بلحاظ گرانبار ہونے روپیہ کے اشرقیان داخل ہوا کرتے
 تاہم اشرقی اس کثرت سے داخل ہوتی تھی کہ گن کر تقسیم ہوتے تھے بلکہ یک پہلہ
 بقدر باش مربع تھا کہ اس میں اشرقیان بہر کر علی قدر مراتب تقسیم ہوتے
 کسے ایک اور کسے دو اور چار میسر آتے پہر سلاطین کی نظر تنگ ہوئی چل
 اوقاف کو اپنی نگہداشت میں رکھ کر خادین حرم شریف کے واسطے اس قدر
 ماہوار مقرر ہوئی کہ ان کی گذر اوقات بفرغت تمام ہووے مگر اس زمانہ
 میں بہ نسبت اس زمانہ کے بھت ارزانی تھی یک شخص دو پیسہ میں بسیر تمام
 کہتا تھا ہمارے سرکار حیدر آباد وہن سے بھی بخاری خوان اور حفاظ مقرر
 ہیں کہ ماہوار ان کی پندرہ روپیہ سکے حیدر آباد بھی کم نہیں اور سو روپیہ تنگ
 ہے اور سو اس کے اور ریاستوں سے بھی ایسے حفاظ مقرر ہیں اور اہل
 حیدر آباد کے طرف سے رباطین بھی پانچ ساتھ ہیں یک رباط خاص والی کے
 اور سو اس کے امرار کے طرف سے ہے اور صراحیان پانی کی سیل کے ہزار ما
 مسجد نبوی میں رکھے جاتے ہیں اکثر سلطان روم اور ان کے اعمار اور خدو
 اور ریاست ہاہل اسلام کے جانب سے مقرر ہیں اور طریقہ اجا سبیل کا یہ ہے
 کہ تمام سال پانی پلاوین یک صراحی تو سال کو یک خجیدی لیتے ہیں ہر چند
 حلاج خادین کعبۃ اللہ کے بھی خدمت گذاری مگر اوہان انکا اس قدر دل وسیع نہیں
 جو مدینہ طیبہ میں دل ان کا خدمت گذاری خادین روضہ منورہ اور مسجد شریف کے

پانچ حفاظ اور
 بخاری خوانی کا
 جو میں نے
 میں والی کے
 کہن کے جانب
 سے ہیں اور
 ورنہ سب کے
 سلاطین حرم
 خادین کعبۃ
 اللہ کے ہیں

وسیع ہوتا ہے کہ ہر گونہ یہاں کے خادین پر بدل نثار و فدا رہتے ہیں اور ہر قسم
خواہ نقد ہو یا لباس یا صحائف قرانی یا اجناس خادین کو گذر سکتے ہیں اسی باعث
اجناس از قسم لباس وغیرہ اور صحائف قرآن اور کتب وغیرہ عمدہ خوشخط مطلابہ
ارزان میسر آتے ہیں جو کہ مکہ معظمہ میں ایسے ارزان بھین ملے چنانچہ حرر اور ان کی کمال
قرانی کہ نہایت کم حجم اور بھت چھوٹی تقطیع کا قابل حب میں رکھنے کے نہایت
کم ہدیہ میں لیا کہ شاید ہمارے ملک میں اس کے دس حصے ہدیہ میں بھی میسر نہ آتا
اور جب کوئی حرم شریف میں فقرہ کو تقسیم عام کرتے جو بے لوگ اس کا بھت اہتمام
کرتے ہیں تاکہ شور و غوغا برپا نہ ہو وے اگر اس پر بھی شور و غوغا ہو وے تقسیم ملتوی
کر دیتے ہیں اور تقسیم کرنے والے کو کچھتے ہیں کہ حرم کے باہر جا کر تقسیم کرو۔

فصل دہم بیان میں معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی بد و ظہور سے بلکہ اوس وقت سے کہ آپ عالم نور میں تشریف
فرما تھے آج تک بلکہ تا قیام قیامت اس قدر ظہور میں آئے ہیں اور آویں گے
کہ طاقت بشریہ اوس کے عدد احصا سے عاجز ہے اور احصا اوس کا ممکن
انسان کے نہیں علیٰ اس امت مرحومہ کے واسطے حصول سعادت اپنی اور
ہدایت اس امت کے تحریر معجزات نبویہ سے دفتر میں ملو گئے اور بڑی بڑی کتابیں تصنیف
کئے اس عاجز سراپا نقصر کی کیا ہمت اور قدرت کہ تحریر معجزات نبویہ میں دم مار
اور قلم اوٹھاوے تاہم نفجوائے وَاَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ جذبہ عنایات
نبویہ نے کشان کشان اس امر پر لایا کہ جو کچھ رحمت اور عنایات نبویہ اس فقیر پر
ہوئے وہ عرض کرے اور جن پر عنایات نبویہ ہوئے ہیں بختم خود معجزات دیکھیں

اور اس فقیر سے بیان کئے ہیں وہ بھی کالمعائنہ میں اس کو تحریر کرے لہذا رجاء
 للقبول و ہدایت الامت رسول المقبول صلی اللہ علیہ وسلم چند معجزے اوسمیں سے
 عرض کرتا ہے اس فقیر بے نوال خاکسار سینہ فگار خاک پاے امت مرحومہ کو حضرت
 حبیب العرب المبین شفیع المذنبین سید المرسلین باعث کون و مکان بادشاہ ہر دو جہا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہدۃ ہجری بارہ سے اسی ہجری میں اپنے اقدام بکرت
 کے نزدیک طلب فرمائے اس سفر مبارک میں جو کچھ اس غریب پر عنایات رحمۃ اللعالمین
 کے شامل رہے عرض کرتا ہے کہ پہلے سب یہ عنایات ہوئی کہ یہ غریب محض مشغول
 تعلم ظاہر مذاق اولیاء اللہ سے بالکل بے بہرہ تھا اس سفر میں کچھ شناسائی مذاق
 اولیاء اللہ سے پیدا ہوئے دوسرا یہ اس وقت جہاز دغائی بہت کم تھے اتفاقاً
 جہاز شرا یعنی پردہ پر سواری کا اتفاق ہوا جہاز کو کئی طوفان راہ میں لاحق
 ہوئے یہاں تک مسطول جہاز کا شکستہ ہوا اور جہاز بے راہ چلنے لگا یا بی جو
 جہاز میں رہنے کے واسطے لیا کرتے ہیں آخر ہوا ناخدا جہاز کا کبابری سے یابوٹ
 پہر اکبیں کی پریشانی اور بے ہراسی کا کیا عالم اور کیا حال بیان کروں سب
 لوگ حضرت سے استغاثہ کے طرف مشغول اور مصروف ہوئے اور مولود خوانے
 بکثرت شروع کئے پس عنایات حضرت رحمۃ اللعالمین اس بلا سے عظیم سے
 نجات پائے اور یکایک ایک ہوا بھی کہ جہاز بندر حدیدہ کو دو مہینہ کے عرصہ میں
 جا کر لاحق ہوا اگر باد درست ہو تو بمبئی سے حدیدہ پندرہ دن کا راہ ہے تیسرا
 امر ہوا کہ جب یہ فقیر موبرادر صاحب بزرگ کے حدیدہ میں او تر اتپ محرقہ سخت
 اس فقیر کو لاحق ہوئی کہ بظاہر اوس سے بھی جانبری دشوار معلوم ہوتی تھی اور

و شناسائی ہونے
 کی مذاق اولیاء
 اللہ سے پیدا ہونے
 کا بیان ہے
 و نجات پانے
 کا بیان ہے
 و اس وقت
 جہاز کا
 کبابری سے
 یابوٹ
 پہر اکبیں
 کی پریشانی
 اور بے ہراسی
 کا کیا عالم
 اور کیا حال
 بیان کروں
 سب لوگ
 حضرت سے
 استغاثہ
 کے طرف
 مشغول
 اور مصروف
 ہوئے اور
 مولود
 خوانے
 بکثرت
 شروع
 کئے
 پس
 عنایات
 حضرت
 رحمۃ
 اللعالمین
 اس
 بلا
 سے
 عظیم
 سے
 نجات
 پائے
 اور
 یکایک
 ایک
 ہوا
 بھی
 کہ
 جہاز
 بندر
 حدیدہ
 کو
 دو
 مہینہ
 کے
 عرصہ
 میں
 جا
 کر
 لاحق
 ہوا
 اگر
 باد
 درست
 ہو
 تو
 بمبئی
 سے
 حدیدہ
 پندرہ
 دن
 کا
 راہ
 ہے
 تیسرا
 امر
 ہوا
 کہ
 جب
 یہ
 فقیر
 موبرادر
 صاحب
 بزرگ
 کے
 حدیدہ
 میں
 او
 تر
 اتپ
 محرقہ
 سخت
 اس
 فقیر
 کو
 لاحق
 ہوئی
 کہ
 بظاہر
 اوس
 سے
 بھی
 جانبری
 دشوار
 معلوم
 ہوتی
 تھی
 اور

بسبب فوت ہونے موسم حج کے اکثر لوگ اپنے وطن کو واپس ہوئے بہائی صاحب
 موصوف براہ شفقت اور مرحمت اپنے فرمائے کہ تو بھی اگر اپنے وطن کو واپس ہو کر
 مناسب ہے کہ ہو اس ملک کی گرم ہے شاید کہ بخار کو نقصان کرے اس فقیر نے
 کہا کہ میں حضرت کے قدموں کے طرف متوجہ ہوا پھر اپنے وطن کا کبھی ارادہ نہ کروں گا
 اگر زندگی باقی ہے تو حضرت اپنے قدموں کے طلب فرماؤں گے ورنہ یہ بھی ملک عرب
 حضرت کے زیر سایہ میں رہوں گا بعد تھوڑے ایام کے بہائی صاحب بھی چند عوارض
 سخت یعنی اسہال اور ورم اور تپ میں مبتلا ہوئے مگر تباہ و اعانت حضرت کے
 ہم دونوں کو اس مہلکہ سے نجات ملی چوتھا یہ امر ہوا کہ بعد صحت حاصل ہونے کے
 ایک کشتی چوٹی پر ہم سوار ہوئے اور ہمارے ساتھ بہت سے ہندی اور چند عرب
 ہوا موافق بہنیں ملی وہ بھی قریب تھی کہ مبتلا سے طوفان ہوئی مگر کسی کو اس بات پر
 اطلاع نہ تھی نا خدا اس فقیر سے کہا کہ ہم ٹکرا اٹھ کر دیتے ہیں کہ اس کشتی پر بلائے
 عظیم آئوالی ہے تم دوسری کشتی پر چل جاؤ چنانچہ دوسری کشتی راہ میں ہی تجویز
 ہو گئی مگر جہہ شرقیہ میں اتنا نہیں ہوا بہر حال لیٹ بندر پر اترے اور بلائے
 غرق سے نجات پائے لیٹ بندر سے کہ منظر بائیں رخسار کا راہ ہے مگر قابل طریق
 سفر عرب میں ضروری ہے مگر بہائی مولے عنایات رب العالمین اور توجہات
 سید المرسلین کے قافلہ کا نشان بھی نہ تھا جو تہی وقم ہے تھے ایسے حال سے یہ شخص
 بندر سے روانہ نہ ہو سکتا تھا بدوٹے بدوٹے بدوٹے بدوٹے بدوٹے بدوٹے بدوٹے بدوٹے
 اور اطراف میں ہمارے حلقہ باندھے بیٹھے وقت رخصت بندی پر وہ چلے
 جاتے مگر بعد ازاں کسی طرح کی تکلیف ان سے نہیں پہنچی پس نجات بلائے غرق کشتی

نجات بائیں
 مولف کو
 یہ خطبہ

سے اور حفاظت راہ کی پیہ دو نو بھی حضرت کے عنایت اور مرحمت سے ہوئے
 اور ہم باسانی تو مکہ معظمہ میں داخل ہوئے اور جب ۱۲^۱ ہجری بارہ سے اگیاسی
 بھری میں بعد حج و زیارت اپنے وطن کو مراجعت حاصل ہوئی حضرت کے جناب میں
 یہ التماس رہی کہ سفر اول واسطے حج فرض کے ہوا اب سفر ثانی خالص آپ کی
 زیارت کے واسطے نصیب ہو پھر حضرت کے عنایات و کرم سے ۱۲^۲ ہجری بارہ سے نو
 بھری میں اسباب سفر مہیا ہوا اس سن میں فقیر مع اہل و عیال حضرت کے قدموں سے
 مشرف ہوا اس سفر مبارک میں جو جو حضرت کے عنایات اس فقیر پر سر فراز رہے
 وہ عرض کرتا ہے پھلے پیہ عنایت حضرت کی ہوئی کہ تیاری سفر کی یکا یک پانچ سات
 روز میں گئی باوجودیکہ واسطے سامان سفر مع اہل و عیال کے مصارف مقدر فرود
 سے دوسری عنایت حضرت کی ہوئی کہ جس وقت اتفاق سفر بدینہ طیبہ کا مکہ معظمہ
 ہوا اشارہ راہ میں و بابت شدت ہوئی کہ مبتلایان و بابیان سے خارج ہے مسموع
 ایسا ہوا کہ ایک روز میں پانسوا آدمی تک بھی انتقال کئے اور جب بدینہ طیبہ میں
 پہنچے شدت و باعلیٰ حالت تھی اسی ایام میں مردم مکان اس فقیر کے و بابت شدت
 ہوئے اور ایسی شدت و باادنی ہوئی کہ جس و حرکت موقوف ہوئی اور تمام آشنا
 رو بہ ادنی ہوئے یعنی ہوا اطراف اور نیلگوئی ناخن اور بے ہوشی اور غرق میں
 جانا آنکھوں کا آخر میں شکل غرغہ کے بند ہی حضرت کی خدمت مبارک میں
 بھی التجا اور التماس رہا کہ اگر اپنی کنیز اپنے جوار مبارک میں علی الدوام رکھے
 تو عنایت اور مکرمت ہے یا اگر مع انحر و العافیۃ اس غلام کے ہمراہ فرما لیں تو
 فصل و مرحمت ہے اسی عرصہ میں ایک اہل بدینہ اثنا طریقی میں ملاقات فرما کر

سفر و مصنف
 بقصد زیارت
 اخلاص علیہ السلام

سخت نام و
 سبب سبب
 صدقہ شریفہ
 و بابت شدت
 حضرت کے

ایک پرچہ کا غنایت فرمائے جب دیکھا تو اوس میں یہ درود لکھا ہوا تھا اللھم
 صل وسلم وبارک علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد صلوٰۃ
 تملأ خزان الله نوراً ویکون کنا وللمؤمنین فرجاً وفرحاً وسروراً
 وعلی الہ وصحبہ وسلم پس یہ درود شریف دیکھتے ہی فقیر کو بشارت
 صحت کی حاصل ہوئی چنانچہ پرچہ اوس درود کا تبرکاً و تیمناً کتاب دلائل بخیرات
 میں اس فقیر کے اٹک رکھا ہوا ہے پھر انہیں ایام میں آثار صحت کے شروع
 ہوئے بعد اوس کے ایک معجزہ طاہرہ و باہرہ حضرت کا یہ ظہور میں آیا کہ ایسا
 مریض کہ جس کو حرکت ثبات کی طاقت نہ تھی پانچ چار روز کے ہی عرصہ میں
 اس قدر طاقت حاصل ہوئی کہ بسواری شتر راہی مکہ منظر ہوا والحمد للہ
 علیٰ ذلک اور اس سفر مبارک اکثر دعا بطلب شیخ کامل رہے بعد ختم سفر
 تھوڑے ہی عرصہ میں حق تعالیٰ نے خدمت میں شیخ کامل کے حضرت
 رحمت للعالملین کی عنایت اور ترغاعت سے پہنچایا والحمد للہ علیٰ ذلک
 اور اس سفر میں بوقت مراجعت اتفاق سوار ہونے کا چہار زرخانی پر ہوا
 آثار طریق میں خزانہ انگشت دخانی میں آتش زدگی ہوئی کہ کولسہ بہرک اویٹھا
 سب لوگوں کو نہایت پریشانی ہوئی کہ صورت مایوسی اون کے نظرمیں
 پڑی مسلمان ظاہراً و باطناً حضرت کے طرف متوجی اور مستغیث ہوئے بس
 شان رحمت حضرت رحمت للعالملین کا یہ ظہور ہوا کہ اظفار اوس آتش
 عظیم کا ہوا اسی سفر میں سید احمد نامی رفیق تھے کہ بوقت تیاری قافلہ
 مرض گھٹنی میں مبتلا تھے اور یہ مرض نہایت سخت ہے کہ پاؤں اس سے

حاصل شیخ
 کامل رہا

خات از شکر
 چہار روزہ

صحت پانا
 رفیق صرف
 کا یہی صحت
 کے بغیر
 کیے ہیں

پہنچے تک صحت تامہ صاحبزادہ صاحب کو حاصل ہوئی فقیر قبل سفر مدینہ طیبہ کے
 چھ مہینے کے عرصہ سے بیمار تھا جسوقت کہ رح بجانب مدینہ طیبہ ہوا اُسی روز صحت تامہ
 حضرت کی عنایت سے حاصل ہوئی اور اثنائے طریق میں بہت سے مفرات بخار مثل انگور
 و ماہی استعمال میں آئی مگر کچھ مضر نہیں ہوئی مثنیٰ یعنی روکی دھتر کی اس فقیر کے بھی ہمراہ
 تھی چند ماہ سے بیمار تھی اور ضعف جثہ اور طوالت مرض کے باعث سے نہایت نقصان
 لاحق حال اوس کے ہوئی تھی اثناء راہ مدینہ طیبہ میں اور بعد پہنچنے کے بھی بیمار
 رہی یہ ایک وقت روضہ منورہ کے پاس حاضر کر کے کہا کہ تم اپنی صحت مزاج
 کے واسطے عرض حضرت کی خدمت میں کرو وہ صغیرہ نے موافق تعلیم کے اپنی صحت
 مزاج کے واسطے عرض کی دوسرے روز سے اوسکو صحت کاملہ سرفراز ہوئی الحمد
 للہ اذالک وقت حاضر باشی اس فقیر کے مدینہ طیبہ میں اولاً وطن سے خط
 متضمن بشکایت سخت مزاج آیا پھر بعد ایک مدت کے ایک خط آیا کہ اوس
 شکایت مزاج فقیر زادہ اور اون کے چھوٹے معلوم ہوئی پس یہ فقیر یہ سب کی
 عنایت اور صحت کے واسطے حضرت کی خدمت شریف میں عرض کیا حضرت کی توجہ سے
 سب کو صحت حاصل ہوئی اور مع انجیر و العافیہ ملاقات ہوئی روضہ منورہ کے
 داخلے کا ایسا طریق ہے جو لوگ جالی شریف کے اندر داخل ہونا چاہیں تو چھوٹے
 خوجن کو کچھ نذر گزارتے ہیں پس وہ جالی شریف میں لیجا کر شرف کرواتے
 ہیں اور چھوٹے خوجن پر ایک براخوبہ ہوتا ہے اور اوپر ایک اور بڑا خوب افسر
 ہوتا ہے کہ وہ امیر کبیر صاحب معاش اور عزت ہوتا ہے اوس کو خزانہ دار کہتے ہیں
 اور وہ ایسے امورات جزئیہ کے طرف متوجہ اور ملتفت نہیں ہوتا نشست اوسکی

صحت پانا
 بنی مولف کا

صحت پانا
 عیال و اطفال
 مولف کا۔

طاب بنی مولف کی
 واسطے داخلے
 روضہ منورہ
 کے علاوہ حضرت
 کا ہر سانس

اکثر چہوتہ اغوات پر رہا کرتی ہے حضرت شاہ غلام محمد قادری وسید شاہ حامد قادر
مظاہر ہر دو صاحبزادے پیر و مرشد کے اکثر ان سے جانب روضہ شریف کے
پاس حاضر رہا کرتے مگر ان سے کبھی ملاقات نہیں فرماتے جب وقت رخصت کا
مدینہ طیب سے قریب پہنچا وہ افسر خوجگان صاحبزادوں سے از خود فرمایا کہ تمہارا
وقت روانگی کا قریب آیا ہم تمکو داخلے روضہ شریف سے مشرف کروائیں گے صاحبزادگان
موصوف اس فقر سے ذکر فرماتے کہ ہمکو خزانہ دار داخلے روضہ منورہ کے واسطے
کہتے ہیں اگر تیرا بھی ارادہ ہو تو مناسب ہے فقیر نے ان سے عرض کیا کہ یہ سرفرازی
حضرت کی آپ ہی کے واسطے خاص ہے جبکہ کیا لیاقت کہ ایسے امر شرک میں
جرات کروں اور ہر چند کہ حجاج نذر گزاراں کر درخواست سے داخلے سے فشر
ہوتے ہیں مگر یہ فقیر باوجودیکہ مدت ممتد تک حاضر رہا مگر اس امر میں جرات اور
درخواست نہیں کیا کہ ہم باوجود عدم لیاقت اپنے سے درخواست اور جرات
کرنا خلاف ادب سمجھا بعد تصور بھی ہی عرصہ کے بعد نماز ظہر خزانہ دار نے صاحبزادگان
موصوف سے کھلے کہ آجکے روز بعد نماز عصر غسل کر کے حاضر ہو داخلے سے مشرف ہونگے
پہراہ الطاف صاحبزادگان نے فرماتے کہ آجکے روز بعد نماز عصر کے مکمل داخلے کا ہوا ہے
تو بھی اگر ہمراہ حاضر رہے تو مناسب ہے یہ فقیر جواب میں عرض کیا کہ حق تعالیٰ یہ
سرفرازی خاص آپ ہی کے واسطے فیضیاتی بہترین اس امر کی کہان لیاقت رکھتا
ہے جبکہ وقت نماز عصر قریب ہو صاحبزادگان موصوفین غسل اور تبدیل لباس
فرما کر مسجد نبوی میں حاضر ہوئے یہ فقیر بھی بحال خود نماز عصر کے واسطے حاضر مسجد نبوی
ہوا اور اپنی معمولی جائے پر بیٹھا اور نشست گا جس فقیر کی مسجد نبوی میں نشست گاہ

صاحبزاد گون سے اور خزانہ دار سے بعید تھی تھی کہ خزانہ دار اپنی جائے پر بیٹھے تو
 اوس طرف نظر انکی واقع ہووے پہ جبکہ صاحبزادوں کو ملاقات خزانہ دار سے ہوئی
 تپور سے عرصہ کے بعد فقیر کے طرف دور سے اشارہ کر کے فرمائے کہ وہ ہندی کو بھی تم
 اپنے ساتھ رکھو پس صاحبزادہ صاحب نے فرمائے کہ اب اپنے خود محکم ہو اپنے صاحبزادہ
 مکان میں نسل اور تبدیل لباس کر کے حاضر ہو یہ فقیر حضرت کی غیایات اور غریب
 کمال شنیں اور سرفراز ہوا اور مکان میں جا کر بعد غسل اور تبدیل لباس کے حاضر ہوا
 نبوی ہو بعد اذ آنما ز عہد کے خزانہ دار بحال الطاف فرمائے کہ اب داخلہ کا وقت ہے
 تم موم بتی روشنی کے واسطے بنیں لائے چونکہ زائرین کی عادت موم بتی ہمراہ اپنے
 رکھنے کی ہوتی ہے اور ہم عادت سے واقف نہ تھے خزانہ دار صاحب نے اپنا
 نفرومی کیفہ اور موم بتی دیکر صاحبزادوں کو اور اس فقیر کو اپنے سامنے رکھ کر ہمراہ
 جالی شریف کے اندر لے گئے اور ہاتھ پکڑ کے وہاں کے ادب تعلیم کئے اور
 جالی شریف کے مشرف فرمائے والحمد للہ علیٰ منہ و احسانہ فی الحقیقت
 جس وقت آدمی جالی شریف کے اندر حاضر ہوتا ہے اوس کے قلب پر کمال عجب
 و ہیبت شاہنشاہی پیدا ہوتی ہے اور دل میں اوس کے ایک طرح کا لذت اور
 ذائقہ اور کیفیت خاص حاصل ہوتی ہے کہ وہ تحریر میں نہیں آتے ویسا ہی
 حال وقت حضور می مسجد نبوی کا ہے اور یہ حال عام مومنین کے واسطے غایت سے
 اور خاص لوگوں کے واسطے احوال خاص ہے مسموع ہوا ہے کہ اب جو خزانہ دار ہیں
 یہ نہایت اعلیٰ طبیعت ہیں اپنے غیایت خاص حضرت کی سرفراز ہے اس واسطے
 اوس کی اقامت مدت مدید سے مدینہ طیبہ میں ہے ورنہ بعد تین سال کے خزانہ دار

استنبول سے نئے آئے ہیں اور اون کا تبدیل ہوتا ہے دوسرے روز داخلے کے اس
 فقیر نے روضہ شریف میں عرضی اپنی خزانہ دار کو دیا وہ دن اور وہ شب اوس عرضی کو روضہ
 مبارک میں گدراں کے دوسرے روز اوس عرضی کو اپنے دونوں آنکھوں سے لگا کر
 عنایت فرمائے اور موم بتی بھی تبرک روضہ منورہ کا صاحب زادون کو اور اس فقیر کو
 عنایت ہوا والحمد للہ علیٰ کل مولود شریف برزنجی اکثر مسجد نبوی میں اہل مدینہ
 اور سلطان کے طرف سے خاص شب دوشنبہ میں قرارت ہوا کرتا ہے اور حضوری
 اس فقیر کو مجالس مولود میں اکثر رہی اور عموماً یہ امر ہے کہ جس جا ذکر شریف حضرت کا
 خصوصاً ذکر مبارک مولود حضرت کا ہووے پہر کسی جا اور کسی ملک میں ہووے آدجا
 پر توجہ خاص حضرت کی سرفراز رہتی ہے پہر ایسے موضع تبرک میں کہ عین حضوری ختم کی
 ہے کیون نہ ہووے مگر بعد نماز جمعہ مسجد نبوی میں ایک حلقہ شیخ مرغنی کا ہوتا ہے
 کہ اوس میں مولود تصنیف شیخ عثمان مرغنی پڑھا جاتا ہے جب اوس حلقہ میں
 خاص پائے گئے گئی کہ وہ مجالس مولود سے زیادہ تھی اوس کا بیان تحریر میں نہیں آتا
 وجہ اوس کا مقبولیت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے کہ شیخ عثمان مرغنی
 رضی اللہ عنہ کو ارشاد حضرت کا ہوا کہ تم ہمارا مولود تصنیف کرو اور قافیہ فقرہ اولے
 ہا اور فقرہ ثانی نون رکھو اور جب یہ مولود قرارت کیا جائے گا اور جب اوجہ میں
 ہم آوین گے شیخ عثمان مرغنی اولیاء کامل سے ہیں کہ مرتبہ قطبیت کا اون کو حاصل
 اور طریقہ مرغنے انہیں سے ایجاب ہے اور یہ طریقہ فرع طریقہ عالیہ قادریہ کا ہے
 رضی اللہ عن صاحب الطریقہ وجعلنا عندنا فی الدارین المحمد
 للہ والمنہ جب سے کہ اتفاق حضوری اس فقیر کا اوس حلقہ شریف میں ہوا

تک کبھی ناغہ نہ ہوا۔ چرب کہ ایام مراجعت قریب آئے خیال ہوا کہ اس مولود شریف کی
 نقل اور اجازت شیخ سے لیا جائے تاکہ علی الدوام قرارت اس مولود کی بروز جمعہ
 جاری رہے اور یہ مولود نہایت شاذ اور کھیا ہے بخلاف اور مولودوں کے کہ وہ
 مطہر عین اور دن کا ملنا آسان ہے مگر باعث قریب ہونے ایام سفر کے اتنی
 فرصت نہ ہوئی کہ نقل مولود شریف کی جاوے اوس میں خاطر نہایت متردد رہی
 پر حضرت کی عنایت ہوئی کہ وہ مولود شریف نہایت آسانی سے یقین حاصل ہوا
 اور اجازت اوس کی شیخ نے عنایت فرمائی بوقت اجازت دینے کے شیخ نے نام
 اس فقیر کا استفسار فرمائے یہ فقیر نام اپنا شیخ سے بیان کیا چرب کہ کاغذ اجازت کا
 شیخ سے عنایت ہوا اوس میں بجائے نام اس فقیر کے بدرالدین تحریر تھا اس سے
 بھی تقاول اپنے مقصود کا کیا کہ عنایت کاملہ اوس بدر کامل یعنی ذات پاک سید المرسلین
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شامل حال ہے انشاء اللہ تعالیٰ پر شب و دو شب نہ کو اوس
 مولود کی قرارت روبرو جالی شریف کے کیا اور روز و دو شب نہ سفر مدینہ طیبہ سے ہوا
 الحمد للہ حضرت کی عنایت سے اب تک بروز جمعہ قرارت مولود شریف کی ناغہ نہیں ہوئی اور
 اوس میں عجایب اور غرائب فوائد اور برکات حاصل ہوئے سے دل میں داند و منہ انم
 و داند دل میں والحمد للہ علی ذلک سید محمد رضوان اہل مدینہ سے ہیں اور
 مسجد نبوی میں اجازت دلائل بخیرات کی دیکھ کر تے ہیں اور اون کو اجازت قصیدہ
 بردہ کی بھی حاصل ہے سفر شہ ہجری میں اجازت دلائل لیشہ کی بھی یہ فقیر نے
 اون سے حاصل کیا اس سفر میں اون سے عرض کیا کہ اجازت قصیدہ بردہ کی بھی
 بعد قرارت اوس کے عنایت ہوئی شیخ موصوف تامل فرما کر ارشاد فرمائے کہ تو عربی

دستاویز ہوا
 مولود اسرار
 ربانی کا بجا
 باوجود غفلت
 امر نادر ہونے
 اوس کے

از غرض ہوا
 شیخ الامین کا
 اجازت قصیدہ
 بردہ کے بعد
 اعراض اونی
 جانب موصوف

جانتا ہے تجھ کو قرأت کی کچھ ضرورت نہیں تھی بلا قرأت اجازت قصیدہ بردہ کی دیا اس فقیر کو کمال شوق قرأت قصیدہ بردہ کا رو برو شیخ موصوف کے کھانا فرودہ کا ہوا اور حضرت کی جالی شریف کے رو برو حاضر ہو کر عرض کرتا رہا کہ قرأت قصیدہ بردہ کی رو برو شیخ کے نصیب ہو تو کیا خوب ہے پھر چند روز کے بعد خود شیخ نے اس فقیر کے پاس تشریف لا کر فرمائے کہ تو قرأت قصیدہ بردہ کی میرے رو برو جانتا ہے اب اگر قرأت کر پھر فقیر نے لفظاً لفظاً قصیدہ بردہ شیخ کو سنا کر اجازت قصیدہ بردہ کی شیخ سے حاصل کیا الحمد للہ علی ذلک عرس صاحب الدلائل بتاریخ وفات اون کے شیخ الدلائل کیا کرتے ہیں اور مدینہ میں طریقہ عرس کا ایسا جاری ہے کہ اول ختم قرآن کرتے ہیں بعد مناقب صاحب عرس قرأت کر کے خیرات تقسیم کرتے ہیں ایام عرس میں یہ فقیر مدینہ طیبہ میں حاضر تھا اور شیخ الدلائل اس مجلس میں حضوری کی دعوت فرمایا فقیر حسب دعوت شیخ کے مجلس میں عرس صاحب دلائل کے حاضر رہا جب کہ نوبت تقسیم خیرات کی آئی بسبب ازدحام خلایق کے قاسم خیرات نے اس فقیر کو بخین دیکھے اور تبرک کے یہ فقیر محروم رہا دل میں یہ خیال آیا کہ افسوس تو تبرک سے محروم رہا پھر جب کہ مجلس برخواست ہوئی اور فقیر بھی درخواست کیا تو کیا دیکھا کہ زانو کے نیچے خیرات تبرک موجود ہیں پس یہ کرامت صاحب دلائل کی اور معجزہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جانا کرامات اولیا اس امت کے مرحومہ عین معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں سید عبد المومن یواب جو باب رہیں کہتے ہیں کہ میں موابہ شریف میں جالی شیرین کے پاس ہر روز قرآن شریف پڑھتا تھا کہ وہ قرآن شریف نہایت مٹلی اور خوش خط تھا ایک روز وہ قرآن شریف پڑھ رہے تھے اور پڑھتے پڑھتے ایک طرف متوجہ ہوئے

مستجاب ہونا
خیرات تقسیم
صاحب دلائل کا
معاذ قرآن
سید عبد المومن
یواب

قرآن شریف کو نپائے وہ کہتے ہیں کہ ایک بھائی میرے تھے کہ وہ مجھ سے بڑے تھے
 اور میں اولیٰ بہت ڈرتا تھا اوس وقت مجھ کو اون کا خیال آیا کہ اب مجھ کو بڑے
 بھائی میرے کیا کہیں گے میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں عرض کیا کہ یا
 رسول اللہ جب تک آپ میرا قرآن شریف مجھے نہ دلوادین گے میں یہاں سے
 نہ اٹھوں گا اور عرض کر کر کتنی دیر تک وہ میں حاضر رہا جب بڑے بھائی میرے
 مجھ کو گھر میں نپائے وہ میں وہ بھی اگر مجھ کو کہنے لگے کہ چلو میں نے کہا نہیں آنا اٹھو
 کہے کہ جو چیز کو تم نے کہو دے تھے مجھ کو مل گئی اب اٹھو آؤ میں یہ خیال کیا کہ شاید چپ
 میرے آنے کے واسطے وہ ایسا کہتے ہیں پھر آخر وہ قرآن اپنے لڑکے کے ہاتھ سے
 منگو کر مجھے بتلائے اللہم صل علی سیدنا محمد وعلیٰ ال سیدنا محمد و
 بادک وسلم را وی کہتے ہیں کہ میں نے خیال اس بات کے کہ یہ اسرار نبوی ہے
 وہ افشا کرتے ہیں یا نہیں اور مجھے اون سے خوف اور ادب تھا نہیں پوچھا کہ آپ کو
 کس طور معلوم ہوا کہ قرآن گیا اور آپ کے پاس یہ قرآن کیسا آیا را وی موصوف
 کہتے ہیں کہ میں نے چشم خود معائنہ کیا کہ ایک بار ایک شتر ضعیف و نحیف در ماندہ
 باب سلام مسجد نبوی کے طرف متوجہ ہوا ہر چند کہ لوگ اوس کو ممانعت کئے مگر وہ باز
 آخر باب سلام کے روبرو آکر دو زانو بیٹھ گیا جو لوگ اوس کے نزدیک آنے کا
 ارادہ رکھتے اون کو کانٹا آخر لوگ اوس کے خوف سے نزدیک نہ آتے جب کہ
 باشا شیخ الحرم آیا اوس کے طرف تواضع سے متوجہ ہوا باشا نے دریافت کیا کہ
 یہ شتر کہاں کا ہے معلوم ہوا کہ یہ شتر سرکاری کارخانہ سلطان کا ہے باشا
 شتر بان کو بلا یا معلوم ہوا کہ شتر بان اور شتر کو خوراک بہت کم دیتا ہے اس واسطے

سخناتی ہونا
 شتر کا دل
 خوراک کی
 باب مسجد نبوی

وہ نہایت ضعیف اور لاغر ہو گیا اور آنحضرت کی خدمت مبارک میں استغاثہ کیا بادشاہ نے اس وقت اوس کو جس کا حکم دیا جب کہ عساکر سلطانی شتر بان کو جس کے واسطے لے چلے شتر خود بخود اڑھٹھ اوس کے پیچھے روانہ ہوا بادشاہ نے اوسکی خوراک کا بندوبست بخوبی کیا پہرہ چند روز ہی میں مر گیا بادشاہ نے اوس کے دفن کا حکم دیا سبحان اللہ حال اس شتر کا مصداق قول شیخ سعدی علیہ الرحمۃ ہوا شتر را کہ شور و طرب و رہنماست اگر آدمی را باشد خراست را وی موصوف کہتے ہیں کہ ایک روز میں باب نسا پر اپنے عہدہ بوابی بارگاہ نبوی پر مامور بیٹھا تھا یکایک بکری سرسرمجروح خون اوسکی جراحت سے جاری ہے اوس باب نسا سے مسجد نبوی میں داخل ہونے کا قصد کی میں اوس بکری کو دخول مسجد نبوی سے مانع نہ کیا مگر وہ دخول مسجد شریف سے باز نہیں آئی آخر اوس پر چند ضرب چوب دستی سے کیا اور خنین ہٹی اور داخل ہوئی میں باز نہیں آئی جب کہ یہاں تک نوبت پہنچی کہ میں اوسکی دم پکڑ کر کہنچا پہر بھی وٹہ مانی بلکہ ایسا زور کی کہ وہ داخل مسجد شریف ہو گئی اور میں بھی اوس کے ساتھ داخل مسجد شریف ہو گیا اور اوس کشمس میں میرا لباس بھی اوس بکری کے خون سے بہ گیا بادشاہ شیخ المحرم اوسوقت مسجد نبوی میں بیٹھے تھے یہ حال کشمس کا دیکھ کر فرماے کہ تم ہی اپنے کام پر مامور ہے اور وہ بھی اپنے کام پر مامور ہے اب تم اپنے عہدہ کا حق ادا کر چکے اوس کو اپنے حال پر چوڑ دوراوی کہتے ہیں کہ جب میں اوسکو چوڑ دیا وہ سیدھی جالی شریف کے نزدیک حاضر ہو کر دہلیز پر بادشاہی کے سر رکھ دی اور دیر تک ویسا ہی سر رکھے رہی بعد دیر کے سر اٹھا اٹھا کر جس طرف سے کہ انی تھی اوسی طرف سید چلے گئی مگر معلوم نہوا

حاضر ہوا
بکری مجروح کا

کہ وہ کہاں سے آئی تھی اور کہاں گئی اور کیا اوس میں سر تھا ینبوع ایک شہر
 مدینہ طیبہ سے پانچ منزل کنارہ دریا پر واقع ہے جہاز اور کشتیوں میں غلہ اور جہاز سامان
 ینبوع پر آتا ہے اور وہاں سے مدینہ طیبہ میں داخل ہوتا ہے چونکہ ینبوع سے
 مدینہ طیبہ تک کوہستان ہے اور مسکن بدویان ہے اس باعث سے بادشاہ کا
 اہتمام و انتظام تائید اور اعانت عسکری سے سامان و غلہ لاتے اور لیجاتے ہیں
 راوی موصوف کہتے ہیں کہ خالد بادشاہ کے عہد میں ایک روز ایسا اتفاق ہوا
 کہ ایک مجلس ہوئی کہ خالد بادشاہ اور اہل مدینہ مجتمع تھے کسی تذکرہ پر بادشاہ موصوف
 نے اہل مدینہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ اگر ہم لوگ نہ ہوتے تو مدینہ طیبہ میں غلہ نہ آتا اور
 اہل مدینہ فاقون سے مر جاتے ایک دو اہل مدینہ سے جو نزدیک بادشاہ موصوف کے
 بیٹھے تھے فی الفور اوس کا جواب بادشاہ کو دے کہ تم جھوٹ بولتے ہو اگر تم لوگ
 نہ ہو حق تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ہکو طعام اسما
 بیہجے گا ہم حق تعالیٰ کے حبیب کے جوار اور ہمسایہ ہیں بادشاہ کو یہ بات انکی سخت
 معلوم ہوئی اور غلہ کا اہتمام اور انتظام اوس نے بالکل موقوف کیا بخیاں اس امر کے
 کہ وہ اپنے کلام کی عذر خواہی کریں جب کہ اوس پر انہوں نے عذر خواہی نہیں
 کی عسا کر کو حکم دیا کہ شہر کے دروازہ بند کر دو اور بند و بست اس امر کا رکھو
 نہ اندر سے کوئی باہر جاوے اور نہ باہر سے کوئی اندر آوے پس غلہ کی
 آمد و رفت کا کیا پتہ ہے موافق حکم بادشاہ کے انتظام اس امر کا بخوبی کیا گیا
 اس عرصہ میں غلہ اور اشیاء از قسم کرانہ وغیرہ کا نرخ تیز ہوا اور ایک ہفتہ تک
 تیز تر نرخ میں پہنچی دو برس ہفتہ میں ایک ایک نرخ جمیع اشیاء کا نہایت ارزان

ہوا کہ پہلے سے بھی مضاعف باشا کو اس امر کی اخبار پہنچی اور اس امر کا تجسس ہوا
 معلوم ہوا کہ آج کے روز صبح کو اونٹ غلہ اور کرانہ اور ہر قسم کے اشیاء کی بکثرت
 مدینہ طیبہ میں داخل ہوئی کہ سب بازار مدینہ طیبہ کے اس سے مملو ہو گئے باشا نے
 جو عسا کر کہ دروازوں کی بندوبست کے واسطے مقرر تھے اونپر نہایت غضباک ہوا
 اور کہا کہ تم قابل سزائے سخت ہو باوجود مخالفت کے یہ اسباب اور سامان کثیر
 دروازوں سے کیونکر آنے دئے انہوں نے کہہ کہ دیکھو دروازے بند ہیں
 اور اس کے قریب میں جو ساکنین ہیں اون سے دریافت کر لو اور ہمارے دروازے
 اگر سامان اور غلہ کا آثار ثابت ہووے جو سزا ہمارے حق میں تجویز فرمائی
 سزاوار ہیں باشا نے ہر چند تفحص اور تلاش کیا پتہ نہ ملا کہ یہ اونٹ کہاں
 آئے تھے اور کہاں گئے پھر باشا اپنے فعل پر نہایت پشیمان ہوا ایک روز
 دعوت اہل مدینہ کی کیا اور سب کے قدموں پر اپنا سر رکھا اور کہا کہ تم جو کچھ کہو
 سزاوار ہے مجھے جو قصور ہوا معاف کرو یہ فقرہ سنی حرمی میں حاضر مدینہ طیبہ
 ہوا تھا خالد باشا کو دیکھا اور اون سے ملاقات ہوئی باشا موصوف نہایت
 دبی خلق اور انصاف پرست تھے اور اہل مدینہ کی خدمت گذاری معروف تھے
 جو کہ اکثر اہل مدینہ کو سلطان سے معاش مقرر کئے چنانچہ شاہ عبد المعنی صاحب
 و رشاہ عبد النبی صاحب جو ہندوستان سے مہاجر ہوئے تھے ان کی تقریر
 معاش میں وہ بہت سی کہئے راوی موصوف کہتے ہیں کہ یک وقت میں مدینہ
 منورہ میں غلہ نہایت گراں ہوا ایک اہل مدینہ جو غلہ فروشی کیا کرتے تھے اور غلام
 اون کا دوکان پر تھا اوس دوکان میں جا کر غلہ کا بیخ دریافت کیا اونہوں نے

بحسب
 از رانی غلہ
 ہونا بہت

جو نرخ گران اوس وقت میں غلہ کا تھا بیان کئے میں نے سنکر کہا کہ اللہ اکبر
 غلہ بہت گران ہے پس وہ غلام نے یہ بات میری سنکر واسطے چنانچہ کے بات
 اٹھا کر کہے کہ تم مدینہ میں رہ کر ایسی بے صبری کی بات کہتے ہو اوس وقت مجھے اونکی
 نصیحت نہایت پسند آئی اور جب سے میں اکثر انہیں کی دوکان پر غلہ خرید کرنے
 کے واسطے جایا کرتا ایک دو روز کے بعد صبح کو میں نے اونکی دوکان پر غلہ
 خرید کرنے کے واسطے گیا غلہ کا وہی نرخ تھا جب کہ بعد ظہر کے گیا غلہ کو نہایت
 ارزان پایا حالانکہ کوئی آمدنی ہوئے معلوم نہیں ہوئی میں غلام سے پوچھا کہ آج
 لگا ایک نرخ غلہ ارزان ہوا یا کسی طرف سے آمدنی آئی یا حاکم وقت کے طرف سے اوسکا
 بندوبست ہوا غلام نے کہا کہ نہ آمدنی غلہ کی آئی نہ حاکم وقت نے بندوبست فکر تم
 اس کی ست کر دو تم کو کیا کام ہے پہر میں نے کہا کہ مجھ کو ضرور معلوم کرو کہ یکایک
 ارزانی غلہ کا کیا سبب ہے پہر انہوں نے بہت خفا ہو کر جب ٹرڈے اور کہے تم امرار
 ست کرو اور اوسکو مجھے مت پوچھو میں اوسکے غصہ کو تحمل کر گیا اور اپنے امرار سے
 باز نہ آیا پہر میں نے جب بہت امرار کیا تو انہوں نے کہے کہ سر نبوی ہے تم کو
 کہتا ہوں کہ آج کے روز ظہر کے وقت تک کوئی غلہ کی بازار میں انکو گری پہر ہر ایک
 اہل دوکان جو اوس کوئی کو دیکھتا تھا اپنی دوکان میں جا کر نرخ غلہ ارزان کرتا تھا
 یہاں تک کہ تمام بازار میں غلہ ارزان ہو گیا مگر معلوم نہیں ہوا کہ وہ کوئی کہا نے
 آئی اور دوکان داروں کے ذہن میں محض ایک کوئی کو دیکھ کر کیا خیال ہوا
 کہ وہ غلہ ارزان کرنے لگے راوی موصوف کہتے ہیں کہ یک وقت مجھے مجر دی ہے
 نہایت تکلیف ہوئی اور میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خاتونِ جنت

یہاں ہونا
 لگا کا
 غیبی ہفت
 استہادہ
 حضرت

رضی اللہ عنہا کی جالی مبارک کے پاس اپنے نکاح کے واسطے عرض کیا کہ ناچند روز
 کے بعد یکا یک روز میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جالی مبارک کے پاس حاضر
 ہوں اور یک بیوی حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی جالی شریف کے پاس
 حاضر ہیں اور حضرت سے عرض کرتے ہیں کہ میں تمہارے عبد المومن اپنی لڑکی
 دے دی ہوں نے خواب کے خواب سے بیدار ہوا اپنے حصول مقصود سے خوش
 ہوا لیکن اس بات کا تردد رہا کہ وہ کون سی بیوی ہیں کہ اپنی لڑکی بچہ دے
 ہیں پھر تھوڑے ہی ایام میں ایک بیوی کہ نجیب الطرفین اور سادات
 ہیں اپنی لڑکی کا پیام مجھ سے از خود کہے اور اسباب نکاح باوجود رسائی
 از نجیب ظہور میں آیا اور نکاح میں چھکو برکت اولاد ہوئی اور میں بہت
 خوش رہا ایک صاحب اطباء ہند سے کہ اس فقیر سے نہایت محبت ہے
 میں حال میں بنیت ہجرت مدینہ منورہ میں انہوں نے ملازمت سلطان کی
 اطباء عسکر یہ میں اختیار فرمائے ہیں مگر سوائے اوں صاحب کے بہت سے اور
 اطباء ہیں کہ معالجہ اہل بلد اور معالجہ عسکر کے واسطے ملازم ہیں مگر سب ترک ہیں
 ہندی اور غیر قوم ہیں میں ہم ایک شخص کو اپنی ہم قوم کی اعانت رہتی ہے
 اس باعث سے سب اطباء ترک اتفاق کر کے چاہے کہ اوں کا تبدیل مدینہ
 منورہ سے کریں اور اون کی جائے پر کوئی طبیب ترک کی قائم کریں اس واسطے
 کہ ہر کوئی چاہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں رہیں شاید کوئی طبیب ترک کی
 مدینہ منورہ کی اقامت چاہا ہو گا اس واسطے انہوں نے یہ تجویز کئے حکیم صاحب
 موصوف کی یہ عادت ہے کہ دن میں دو تین بار روضہ منورہ کے

نکاح
 عدم تبدل
 نجیب
 خدمت کا مذہب
 نجیب ہے

روبرو حاضر رہتے ہیں اور جو کچھ انہی عرض ہے حضرت کی خدمت میں کیا کرتے ہیں چونکہ اون کو مدینہ منورہ سے تبدیل گوارہ نہیں بلکہ اون کا مقولہ یہ ہے کہ اگر برطانی ہی ہو جاوے مگر میں اس مقام مبارک سے تبدیل منظور نہ کروں گا اس واسطے مطرود کا معروضہ ہمیشہ حضرت کی خدمت میں رہا کرتا ہے کہ حضرت جہکد ہمیشہ اپنے ہی مبارک میں رکھیں چنانچہ اس فقیر کو بھی فرمایا کہ تو بھی اس بارہ میں خدمت میں حضرت کی عرض کر کا حاصل سب اطباء ایک تجویز یہی اپنے نزدیک قرار دے اور چاہے کہ قریب میں اون کا تبدیل ظہور میں آوے یکایک کچھ مجبورہ سامان ظہور میں آیا کہ جو لوگ اس تجویز میں شریک تھے اکثر جس ہو گئے اور اون کا تبدیل مدینہ منورہ سے ہو چنانچہ اب تک بھی وہ ہر چند کہ دست و پا زنی اون کی تبدیل میں کرتے ہیں مگر کچھ اون سے بنی نہیں آتی یک صاحب اہل حیدر آباد سے ^{۱۲} تیرہ سے دو ہجری میں زیارت مدینہ منورہ سے مشرف ہووے قبل سفر مدینہ منورہ کے اون کا پیرورم اس طور پر کیا کہ سوا بیٹے رہنے کے نشست اون سے دشوار تھی اور قیام پر تو بالکل اون کو قدرت نہ تھی اور مدینہ منورہ قریب پہونچا کسی کے شان و گمان میں بھی پہونچا تھا کہ او ان سے پہلے سفر مبارک ہوگا اس واسطے کہ جب نشست دشوار ہو تو اونٹ پر چرنا اور اونٹ سے اونٹنا اور کئی قسم کے سور سفر عرب میں لاحق ہوتے ہیں کیونکر ادائی اوسکی اون سے ممکن ہو مگر انہوں نے خفیہ تیاری سفر کی کرنا شروع کئے کہ سوا اون کے خاص اہل مجلس کے کسی کو اس کا علم نہ تھا جب کہ وقت دعا آئی

محت نا ایک
ذاریہ علیہ
میں سے
جودار اور
اون کے ۱۲

قافلہ کا آیا اور اونٹ اون کا تیار ہو کر اون کے روبرو پہونچا تو لوگوں کو نہایت
 تعجب ہوا کہ اون نے سفر کیونکر ہوگا اور ایسے حال میں ارادہ سفر اون کا
 بے عقلی پر محمول ہوا جب اونٹ سواری کا روبرو پہونچا اپنے رفقا سے کہے
 مجھے کسی طور اونٹ کے نزدیک لے چلو پھر دو چار شخص اون کو چار پانی پر دیا
 اونٹ کے پاس لے گئے وہ کہتے ہیں کہ میں جب اونٹ کے نزدیک پہونچا
 میرے دل میں خیال آیا کہ اونٹ پر سیرمی سے چڑا کرنے میں اور سیرمی پر
 چڑنے کے واسطے پاؤں کی صحت اور قوت ضرور ہے اس حالت سے
 سیرمی پر چڑھا جاوے وہ کہتے ہیں یکایک میرے دل میں آیا کہ تو سیرمی
 نشست کی جانب سے دونوں ہات پر قوت رکھ کر اونٹ پر سوار ہو بس میں
 ایسا ہی کیا نہایت سہل اونٹ پر سوار ہوا کہ کچھ دشواری معلوم نہیں
 ہوئی جب کہ روانہ ہوا روبرو صورت افاقہ نظر آئی یہاں تک مدینہ منورہ
 میں جس وقت اترنا بھٹ کا ملہ زیارت سے مشرف ہوا و الحمد للہ علی
 خلائک ایت اور صاحب اعزاز حیدر آباد ذکر فرمائے کہ وہ بھی اسی میں
 زیارت شریف سے مشرف ہوئے کہ جس روز کہ مدینہ منورہ میں داخل ہوا وہی
 روز میرے فرزند کو شدت بخار آیا کہ بخار سے بیہوشی عارض ہوئی اور لوگوں کی
 تجویز میں یہ بات آئی کہ یہ تپ محرق ہے ایسے قسم کی تپ شدید جہلک
 ہوتی ہے اونہوں نے کہے کہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں
 میں علاج نہ کروں گا عنایت حضرت کی ہمارے واسطے کافی ہے پھر
 انہوں نے اپنے فرزند کے حال کے طرف متوجہ نہ ہوئے اور ب زیارت

صحت یابا ایک
 زریعہ طبیعہ
 سخا جہلک
 بلا علاج ظاہری

فلح ہوئے آہستہ روزان کی حاضر باشی رہی آٹھ دن بخار ایک ہی حال پر رہا جبکہ
 نوان روز رخصت کا آیا بلا علاج اون کے فرزند کو صحت حاصل ہوئی اور مریض نے
 کہا کہ مجھے کسی طور غسل کرا کے حضرت کی خدمت میں لیچلو ملاقات اونکی بالکل سلب
 ہو گئی تھی پھر دو چار آدمیوں نے اونکو روغنہ منورہ کے روبرو لائے اور وہ
 حضرت سے رخصت ہو کر اپنے وطن کو بصحت و عافیت روانہ ہوئے پھر جبکہ وہ مکہ
 معظمہ میں پہنچے فقیر اس وقت مکہ معظمہ میں حاضر تھا اون کو دیکھا بسبب شدت
 مخافت کہ میث کذائیدہ و شکل اونکی تبدیل پا گئی تھی کہ ملاقات اولیٰ میں اونکی
 شناخت نہیں ہوئی ایک مہاجرین ہندی سے اس فقرے ذکر کئے کہ قریب
 زمانہ میں ایک مجوسی نے ایک کتاب تصنیف کیا اوسین بہت بے ادبی حضرت کی
 جناب میں کیا تھا چاہا کہ وہ مظلومہ ہووے ہر چند کہ بے ادب نے طبع زر کثیر بتایا مگر
 اہل مطبع اس کے طبع سے انکار کرتے رہے ایک اہل مطبع نے بطبع زر کثیر کے
 اس کے طبع کو راضی ہوا و طبع کرنا اس کتاب کا شروع کیا جب نوبت طبع
 اس ورق کے پہنچی کہ جس پر بے ادبی تحریر تھی اور سنگ کا پی پر وہ ورق رکھا گیا
 لیک ایک سنگ کا پی سے آواز آئی اور وہ سنگ ٹٹن ہوا اس وقت مشہور ہوا
 کہ حضرت کے وقت مبارک مجرہ شق القرباب مجرہ شق الحجر ہوا یدینہ منورہ میں مسجوع
 ہوا کہ چند مدت کے قبل شیخ الحرم نے حکم کئے کہ چوٹی بچی جنکو بول و براز کا میسر نہیں انکو
 ہمراہ حرم میں نہ لادین اور اس حکم پر عمل بھی شروع ہوا کہ چوٹے بچوں کو حرم شریف میں
 داخل ہونے کی ممانعت ہوئی تھوڑے روز کے بعینہ الحرم یا شیخ الاغوات حضرت سے
 خواب میں منشر ہوئے اور حضرت کا ارشاد ہوا اون کو کہ بچے ہمارے پاس

مخبر شوق
 بقدر رسد

ارشاد نبوی ہوا
 وہاں ہر حال
 کر کے بچوں کے
 مسیحی نہیں کیا
 بچے نہایت
 حکم و سنت کے

حاضر ہونے سے کیون محروم ہیں حکم عام ہووے کہ سب بچے ہماری خدمت میں
حاضر ہووین اوس کے صبح کو ہی خوبے ہر ہر ساکنین مدینہ منورہ کے مکان پر
حضرت کا ارشاد مبارک اونکو پہنچائے جب کے کسی کی قدرت نہیں کہ بچوں کو
مسجد نبوی میں داخل ہونے سے منع کریں باوجودیکہ طہارت اور لطافت مسجد شریف کے
دن میں کئی بار ہوتی ہے اور فرش محلی عمدہ وہاں مفروش رہتا ہے اگر ایک کاری بھی
گرے اوسکو اٹھا کر پھینک دیتے ہیں اور خوبے اور دوسرے خاد میں ہمیشہ طہارت
مسجد مبارک کے واسطے نگران رہتے ہیں با اینہم بچے اپنی ماؤں کے ہمراہ مسجد
مبارک میں حاضر ہوتے ہیں اور اوس فرش محلی اور مکان لطیف پر بول و برا کرتے
ہیں خوبے اور خاد میں مسجد مبارک کی قدرت نہیں کہ اونکو تہنچ یا منع کریں بلکہ
وہ خود بچی کی خدمت گزار می کرتے ہیں اور خوبے اور خاد میں کے جسم میں کیسا
عمدہ لطیف لباس ہوتا مگر کچھ اوس پر خیال نہیں کرتے بلکہ براق اور طشت لاکر ان پر
ہات سے اون کا بول و برا زد ہوتے ہیں یہ سب باعث اور غنایات رحمتہ للعالمین کی
ہے اور یک ماجرا اس سے زیادہ فقیر نے بخش خود دیکھا کہ ایک شخص کہ لباس بھی
اون کا میلدا اور کہنہ او پہنڈا تھا اور وہ عارضہ شکم میں بشت بتلاتھے کہ اسہال
اور دست اون کا رک نہیں سکتا تھا بلکہ شکم اون کا جاری تھا اور وہ ایسی حالت میں
مسجد نبوی میں داخل ہونا چاہے بوا بنے اونکی اس حالت کو دیکھ کر داخل ہوئے سے
ممانعت کئے مگر وہ بواب کی ممانعت سے نہ رکے بلکہ داخل ہونا چاہے پر بوا بنے بشت
وامرار ممانعت کئے اس پر بھی وہ نہ مانے بلکہ شور و غوغا شروع کئے پیراؤانہ منورہ
کلاس کر خوبے پہنچے اور ادن کو نرمی اندگرمی سے فہائش کئے مگر ادہنوں سے

مرام حضرت
کے عین کی
نبی پر ہے

خوجون کی بھی نمائے بلکہ خوجون کے ساتھ بھی انہوں نے شور و غوغا اور کشاکشی کئے جب کہ خوجے یہ حال دیکھے کہ اون کے دل میں شوق حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوا کہ وہ ہر حال مانتے نہیں اور عاشقین کو آداب اس بارگاہ عالی سے معاف ہے اگر زیادہ اس سے مخالفت کریں شاید اپنے حق میں عتاب ہووے بنا چاری دو خوجے اون کے طرف ہو گئے اور اون کا ہات پکڑ کر داخل مسجد نبوی میں اون کو کئے جب کہ وہ داخل مسجد نبوی میں ہوئے اون کے شکم سے نقاطر اسہال کا جاری تھا اور مسجد نبوی اون کے اسہال سے ملوث ہوئی پھر دوسرے دو خوجے اون کے پیچھے ہو گئے کہ ایک کے ہاتھ میں طسری پانی کا اور دوسرے کے ہاتھ میں ابر مردہ تھا جو نقاطر کہ اون کے شکم سے جاری ہوتا ایک خوجہ ابر مردہ کو پانی میں بہگا کے اوس کو صاف کر دیا پھر انھوں نے مسجد نبوی میں ایسی حالت سے داخل ہوئے اور نماز ادا کر کے باہر رخصت ہوئے اور اون کے باہر کوتلک خوجون نے ویسا ہی خدمت گزاری کئے یہ بھی مدینہ منورہ میں مسموع ہوا کہ ایک وقت قافلہ حجاج مدینہ طیبہ میں داخل ہوا اوس وقت شدت و باتھی حاکم نے حکم دیا کہ جلد قافلہ مدینہ منورہ سے روانہ ہووے کہ آدمیوں کی کثرت سے شدت و باکا خیال ہے سب اہل قافلہ پر حکم پہنچا کہ جلد مدینہ منورہ سے روانہ ہووین اہل قافلہ بنا چاری سفر کی تیاری میں مصروف ہوئے مگر جن لوگوں کے دلوں میں شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھا وہ کمال اندرہ خاطر تھے یکایک یک شب خواب میں حاکم وقت حضرت کے مشرف ہوا اور حاکم وقت کو حضرت کا ارشاد ہوا کہ یہ حجاج تمہارے جہان ہیں یا ہمارے تم اون کو کس واسطے جلد مدینہ سے نکالتے ہو حاکم نے

ارشاد حضرت کا
در باب عدم
تغیض وقت خدمت
زائرین

اپنے دل میں پشیمان ہوا اور اہل قافلہ کو کہا جب تک تم چاہو رہو ہمارے طرف سے
 تنکو مخالفت نہیں ہے سید عبدالمومن صاحب بواب بابہ اپنی سماعی بات
 بیان کرتے ہیں کہ ایک بدو اپنے وطن سے حضرت کی زیارت کے واسطے سفر کیا
 اور دوسرا بدو بھی اپنی کسی غرض کے واسطے سفر مدینہ منورہ کیا اور اوس کے ہمراہ
 ہوا جب کہ یہ دونوں مدینہ منورہ میں داخل ہوئے پس جو بارادہ زیارت حاضر
 ہوا تھا حضرت کی زیارت میں مشغول و مصروف ہوا بعد زیارت کے دوسرا جو اسکا
 رفیق تھا اوس سے پوچھا کہ تو حضرت کی زیارت سے کیا فائدہ حاصل کیا اتفاقاً
 بدوی جو زائر تھا اوس کے ہاتھ میں یک کاغذ سادہ تھا اوس کاغذ کو اپنے
 رفیق کو تباکر بطریق تفویض اور خوش عقیدتی کے کہا کہ دیکھ یہ کاغذ براتہ دوزخ کا
 ہے مجھے حضرت کے پاس سے ملا پس اوس کے یہ بات سننے ہی خواہش اور ولولہ
 پیدا ہوا اور کہا کہ میں بھی حضرت کے روضہ منورہ کے نزدیک حاضر ہوتا ہوں اور
 حضرت کے کاغذ برات کا چاہتا ہوں اسی وقت وہ بدوی حضرت کے روضہ منورہ کے
 پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضرت ہم دو رفیق اپنے وطن سے آپ کی خدمت میں
 حاضر ہوئے اور آپ نے کاغذ برات تفویض کو سرفراز فرمائے اب میں آپ کی خدمت میں
 حاضر ہوں جب تک مجھ کو کاغذ برات عنایت نہ فرما دیں گے میں آپ کی جالی نشین کے
 ہنیں ہٹوں گا کہتے تین دن تک اکل و شرب اپنا ترک کیا اور جالی نشین کو بلگا رہا
 تیسرے روز سقف مسجد کے طرف سے ایک کاغذ آتا ہوا دیکھا پھر یکا یک وہ کاغذ اس کے
 پاس پہنچا دیکھا کہ اوس میں اوسکا نام لکھا ہوا ہے اور جب برات غربی یہ مضمون تحریر ہے
 کہ اوس شخص کو تباک جہنم سے برات اور خلاصی ہے پس وہ بدوی نے بخوشی

کاغذ برات
 میں ایک بدو
 زائر کو روضہ
 منورہ کے

کاغذ لیکر اپنے مقام پر گیا یہ فقیر ابتداً اس فصل کے ان مجزوں سے کیا تھا کہ جو عنایت خیرگی
 اپنے حال پر ہوئی اب انتہا فصل میں بھی چند حال حضرت کی سرفراز کا بیان کر کے
 اختتام اس فصل کی کرتا ہوں بامید اس بات کے کہ خاتمہ اس کثیرین امتی کا حضرت کی
 عنایت سے بے تحیر ہووے اور حضرت اپنے فرزند ارجمند و بلند ریختہ جناب محبوب پاک رضی
 تعالیٰ عنہ کے ظلِ علیلین مبارک کے قرب دایں میں عنایت اور سرفراز کرہن آئین
 یا اللہ المین یہ فقیر مرتبہ سوئے زیارت مبارک سے سرفراز ہوا مدت سات مہینہ تک
 حضرت کی حضوری عنایت ہوئی اکثر حاضر باشی مسجد نبوی میں اس فقیر کے رہی بعضے
 لوگ اس فقیر سے آکر استفسار مسائل کا بھی کرتے پس اکثر صاحب اہل ہند سے
 استدراک اس امر کا شروع کئے کہ بعضے نوخیزان ہند و اہل کابل وغیرہ اس مسئلہ کو تہیام
 کئے ہیں کہ دسبت تہ ہو کر سلام عرض کرنا بدعت ہے آپ سے کیا کہتے ہو فقیہ نے
 جو کچھ کہ مذہب صحیح تھا اس کو بیان کیا اور رسالہ بھی تحریر کیا جبکہ اون کو خبر ہو چکی
 کہ وہ شخص ہمارے درپے رد و قبح ہے اس فریق میں ایک بڑا اول کا سرگروہ
 تھا کہا کہ ہم پانسور و مہلوئے اس فقیر سے متعرض ہوں گے اور باز پرس کریں گے
 جب اس فقیر کو حال اوکلی شوش کا معلوم ہوا اعلانیہ کہا کہ حضرت پر سے میری جان بچے
 تسدیق ہے لیکن توجہ مذہب صحیح اس باب میں ہے کہا ہوں اور آئندہ بھی یہی کہوں گا
 اور اگر حضرت کو میرا عقیدہ مقبول ہے فریق ثانی سے کچھ نہوگا اس واسطے کہ حضرت اکی را
 اور تائید مجھے پر سرفراز رہے گی انشاء اللہ تعالیٰ بعد اس امر کے ایک مدت ممتد حضور کا
 اتفاق رہا مگر کوئی شخص نہ پوچھا کہ تمہارا کیا نام والدین مرحومین کا جب انتقال ہوا
 بسبب تنہائی کے اس فقیر کو خیال خانہ آبادی کا ہوا ایک کھن میں کہ تو بموس

اس
 سرفراز
 کا بیان

اس
 فقرہ کی
 تائید

درود شریف کے حق تعالیٰ کی جناب میں دعا کر پھر عادت رکھا کہ ایک ایک ہزار بار
 درود شریف اول و آخر پڑ کے اپنے مقصود کے واسطے حق تعالیٰ کی جناب میں دعا
 کرتا اور خود بخود کچھ خیال دل میں پیدا ہوا کہ وقت درود کے عرض کرنے کے حضور
 روضہ منورہ کا تصور کرتا حالانکہ اس وقت تک حاضر روضہ منورہ نہیں ہوا اور نہ کسی
 کتاب وغیرہ سے یہ حال معلوم تھا کہ وقت درود شریف کے تصور رکھنا چاہئے
 تھوڑے ایام گزرے کہ صورت خانہ آبادی کی نظموں میں آئی اور حق تعالیٰ بوسیہ
 حضرت برکت اوس میں سرفراز فرمایا اور کتاب جذب القلوب میں بھی دیکھا کہ
 بوقت درود شریف عرض کرنے کے تصور روضہ منورہ منجملہ آداب ہے قبل کھڑکے
 چند سال تک فقیر یہ عادت جاری رکھا کہ پچھلے جمعہ کو ہر ماہ کے مولود مرتبہ
 اس دیار کو جاعت سے پڑوایا اوس میں عجب کیفیات اور حالات مشہود ہوتے
 اور معجزات حضرت سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور میں آتے چنانچہ چند بار
 بلا منت سے اس فقیر کو نجات حاصل ہوئی اوس میں سے ایک امر عرض کیا جاتا ہے
 مردم مکان اس فقیر کے دلق اور سل سے مبتلا تھے اور حال اون کا غمگین بہنوچا
 جتنے کہ اطبا کو صورت پاس پیدا ہوئی اوہ اسی ایام میں جمعہ اول بھی آیا تھیں
 حسب عادت اپنے مولود شریف پڑایا اور بعد بیان تولد انحضرت کے جو سلام
 عرض کیا جاتا ہے وقت سلام واسطے شغافے مردم مکان کے عرض کیا کہ دوسرے
 ہی روز سے افاقہ ہوا اور برکت سے مولود شریف کے از دیار رزق بھی سرفراز
 ہوا والحمد للہ علی ذلک یہہ جو چندے معجزے حضرت کے اپنے حال سے متعلق
 سرفرازی حضرت کی رہی بطور تبرک اور تمجید کے عرض کئے گئے ورنہ حضرت کے

خط نامہ
 سبکداری
 حضرت کے

غیاث کا حد و احصاء نہیں کہ اس کا کل ذکر ممکن ہو کہ وجود بخشی اس فقیر کے حقیقتہً اور ظاہر حضرت کے وجود مبارک سے ہے لیکن حقیقتہً اس سبب سے کہ تمام عالم حضرت کے ہی نور مبارک سے ظاہر ہے اور وجود ظاہری بھی اس فقیر غلامِ کمترین کا حضرت کے وجود مبارک سے موجود ہوا پس ہر حال میں اور ہر طور میں حضرت اس نابود کو صورتِ بود غیاث فرمائے اور اس معدوم کو شکلِ موجود ظاہر فرمائے یہ سب غیاث اور الطاف اس وجود پر مرتب ہیں اس سے زیادہ اور طاقتِ عرض کرنے کی کہاں ہے اور مجالِ بیانِ قلم کو کہاں ہے چنانچہ حضرت پیدل علیہ الرحمہ فرمائے ہیں **سلافاً حمد و لغت اولے است بر خاک ادب خفتن** پیچودے میتوان کردن درو میتوان گفتن **اللہم صل علی سیدنا محمد و علی سیدنا محمد بعد تجلیات ذاتک و تعلقات صفاتک و اصحابہ و سلمہ صلوٰۃ ماہو اہلہ سیما علی ولدک الشریف غوث الاعظم و بادک و سلمہ**

انجیء الثالث من فلاح الکونین فی احوال الحی مین الشریفین دا جہا اللہ شفا
فصل یازدہم احوال میں بغداد شریف اور روضہ منورہ جناب محبوب سبحانے رضی اللہ عنہ کے شیخ اجلال الدین سیوطی تاریخ خلفاء میں لکھتے ہیں کہ شہر بغداد بنایا ہوا منصور ابو جعفر عبداللہ خلیفہ عباسی کا ہے کہ خلیفہ موصوف نے بنا بغداد ۱۹۴ھ کیسوا چالیس ہجری میں شروع کیا اور کیسوا پچاس ہجری میں تمام کیا ذیل سیرۃ محمدیہ میں روایت ہے کہ یک روز منصور شکار کے واسطے نکلا اور چلا پہاڑ تک کہ مقام وجا اور جاے بغداد تک پہنچا اور اس جاے کوئی شہر

دوسرا بھی تو ہے
 بنی بغداد شریف
 وجا نام مقام
 ہوا

اور مکان نہ تھا سو ایسے ایک دیر راہب کے منصور نے راہب کو طلب کیا اور اس کا نام
 اور اس میں کا پوچھا راہب نے لکھا کہ میرا نام باغ اور اس دیر کا نام داد ہے منصور نے
 اسجائے کو راہب سے خرید کیا۔ اور اس کا نام بغداد رکھا یہ نام اس راہب اور اسجائے کے
 نام سے مرکب ہے۔ اور نقشہ شہر کا اولا راک سے بنایا پھر حصار شہر کا دور بنا کیا پھر اس کے
 درمیان میں مکان شاہی بنایا۔ اور چار سال کے عرصے میں اس بنا کو ۳۸۸ ایک سو اڑتالیس
 ہجری میں تمام کیا اگرچہ شیخ سیوطی کی تحریر سے مدت بنانو سال پائے جاتی ہے مگر ممکن ہے کہ شیخ
 کل مدت بنائے حصار اور قصر شاہی لکھیں ہوں اور راوی روایت کتاب ذیل محض مدت
 بنائے قصر شاہی لکھا ہو تو اسے مسکبہ میں لکھا ہے کہ دس ابن یونس نے بیان کیا کہ منصور کو
 بنائے بغداد شریفین اڑتالیس کھڑا اسی لک دہم صرف ہوئے اور اس کیفیت کو
 یہ امر مسطور ہوا تھا کہ شہر بغداد بنا لیا ہوا نو شہر وان کسرے کا ہے کہ عدل و داد
 مشہور تھا اب تک بھی اس کا عدل زبان رو خلاق ہے۔ اس واسطے اس شہر کا نام باغ داد رکھا
 بعد سماعت اس امر کے جبکہ بغداد شریف میں حاضر ہونا ہوا اور کتب تواریخ میں دیکھا گیا
 کہ شہر بغداد بنایا ہوا منصور کا ہے اور بغداد شریف میں دیکھا گیا کہ وہاں دو بغداد ہیں
 ایک بغداد قدیم و دوسرا بغداد جدید شہر ہے یہ بات ذہن میں آئی کہ شاید بغداد
 قدیم بنا لیا ہوا نو شہر وان کسرے کا ہوگا اور بغداد جدید منصور خلیفہ عباسیہ کا مگر
 تواریخین سوائے نہیں ہوا بلکہ روایت کتاب ذیل اس امر کا انکار کرتی ہے
 اس واسطے کہ کتاب مذکور میں درج ہے کہ وقت بنائے منصور کسی آبادی کا
 وہاں نشان نہ تھا اور بغداد نام اتنا زکیا ہوا منصور کا ہے جیسا کہ اوپر بیان تاہم شہر کسرے
 قریب بغداد بلا شک و شبہ اس واسطے کہ اٹھارہا میں قریب بغداد شریف کے ایک مکان

بغداد شریف
 و دیگر
 بغداد شریف

بغداد شریف
 و دیگر
 بغداد شریف

نشان قیصر کر لے دیکھنے میں آئی ہے اس میں پایا جاتا ہے کہ شہر کسے بھی بلا شک
 اس کے قریب میں واقع تھا جناب محبوب سبحانی غوث الامین میران محی الدین سید
 عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا آئینہ شریف سنہ ۸۰۰ ہجری میں ہوا اور
 کتب تاریخ سے پایا جاتا ہے کہ زمانہ بامزید خلیفہ عباسی کا تھا اور سن مبارک
 آپ کا ایک سو سال کا ہوا پھر رحلت اور وصال شریف آپ کا سن ۸۰۳ ہجری میں
 ہوا جیسا کہ کہنے کا ہے یہ سینس کامل و عاشق تولد وصالش دان رہ عشوق الہی
 اور یہ امام خلافت مستجد باللہ کے تھے چنانچہ شیخ سیطوی تاریخ خلفائے اس امر کی تصریح
 کرتے ہیں اور درمیان مقتدی بامر اللہ کے جو زمانہ ولادت باسعادت محبوبہ کو پایا
 اور مستجد باللہ کے جو زمانہ وصال شریف تک آپ سے مشرف ہوا چار خلفائے
 عباسیہ گزرے ایک مظہر باللہ ابو العباس دوسرا منیر باللہ ابو مسعود تیسرا راشد باللہ
 ابو جعفر چوتھا امر باللہ ابو عبد اللہ پس یہ چھ خلیفے حضرت کے زمانے مشرف سے چنانچہ حضرت کے
 احوال میں حاضر ہونا مستجد باللہ کا سب سے پہلے حضرت کے تحریر ہے پس تولد سے حضرت کے وصال شریف تک
 آپ کے عہد حلقہ عباسیہ ہی کا تھا الطیف حق تعالیٰ کا ارادہ ازلیہ سے نام اس شہر مبارک کا بغداد مقرر
 ہو کہ اصل اس کا باغ داد ہے داد کے معنی دو ہوتے ہیں ایک داد یعنی فریاد کہ داد فریادیں
 محاورہ میں متعل ہے دوسرے داد کے معنی عطا کے کہ داد و دہش کہتے ہیں ترجمہ عربی داد کا
 جو بمعنی فریاد کے ہے غوثی اور ترجمہ عربی باغ کا جنت ہے پس باعتبار معنی اول کے
 ترجمہ عربی بغداد کا جنت اللہ غوثی ہو کہ یہ نام شہر بذات غوث الاعظم ہے اور باعتبار معنی
 ثانیہ کے جنت اللہ ہو کہ یہ بھی شہر حضرت کے ذات مبارک کی طرف ہے کہ جسے کہ حضرت کی روتی

بجانب کتب تاریخ سے پایا جاتا ہے کہ زمانہ بامزید خلیفہ عباسی کا تھا اور سن مبارک آپ کا ایک سو سال کا ہوا پھر رحلت اور وصال شریف آپ کا سن ۸۰۳ ہجری میں ہوا جیسا کہ کہنے کا ہے یہ سینس کامل و عاشق تولد وصالش دان رہ عشوق الہی اور یہ امام خلافت مستجد باللہ کے تھے چنانچہ شیخ سیطوی تاریخ خلفائے اس امر کی تصریح کرتے ہیں اور درمیان مقتدی بامر اللہ کے جو زمانہ ولادت باسعادت محبوبہ کو پایا اور مستجد باللہ کے جو زمانہ وصال شریف تک آپ سے مشرف ہوا چار خلفائے عباسیہ گزرے ایک مظہر باللہ ابو العباس دوسرا منیر باللہ ابو مسعود تیسرا راشد باللہ ابو جعفر چوتھا امر باللہ ابو عبد اللہ پس یہ چھ خلیفے حضرت کے زمانے مشرف سے چنانچہ حضرت کے احوال میں حاضر ہونا مستجد باللہ کا سب سے پہلے حضرت کے تحریر ہے پس تولد سے حضرت کے وصال شریف تک آپ کے عہد حلقہ عباسیہ ہی کا تھا الطیف حق تعالیٰ کا ارادہ ازلیہ سے نام اس شہر مبارک کا بغداد مقرر ہو کہ اصل اس کا باغ داد ہے داد کے معنی دو ہوتے ہیں ایک داد یعنی فریاد کہ داد فریادیں محاورہ میں متعل ہے دوسرے داد کے معنی عطا کے کہ داد و دہش کہتے ہیں ترجمہ عربی داد کا جو بمعنی فریاد کے ہے غوثی اور ترجمہ عربی باغ کا جنت ہے پس باعتبار معنی اول کے ترجمہ عربی بغداد کا جنت اللہ غوثی ہو کہ یہ نام شہر بذات غوث الاعظم ہے اور باعتبار معنی ثانیہ کے جنت اللہ ہو کہ یہ بھی شہر حضرت کے ذات مبارک کی طرف ہے کہ جسے کہ حضرت کی روتی

افروزی اس شہر میں ہوئی ہر طرح کے عطا کیا ظاہری کیا باطنی کیا دینیوی کیا اخروی
 اور حقانی حضرت کی بارگاہ سے جاری ہے اور تاقیام قیامت رہیں گے الحاصل
 یہ کہ تین غلام حضرت بارگاہ اقدس اور شہر مقدس میں سلخ ماہ جب تین
 داخل ہوا دو چار روز صحت کے گذرے پھر جو بیمار ہوا مراجعت تک قوت جسمانی تام
 حاصل نہیں ہوئی اس واسطے سوائے کاظمین شریفین اور زیارت امام ابی حنیفہ کو فی حوزہ علیہ
 کے دوسری جائے زیارت کو حاضر نہیں ہوا اور زیارت نجف اشرف اور کربلا کے سعی
 بھی مقصر رہا مگر حضرت پیر و مرشد معصیماں آدگان و خیر زیارت نجف اور کربلا سے
 اشرف ہوئے چونکہ ناظرین کو بھی اطلاع حال نجف بغیر بھی ضرور ہے اس واسطے کہ
 اکثر لوگ دونوں زیارت ایک ہی سفیر میں مشرف ہوتے ہیں اس واسطے بحر اور اوراق کو
 بھی موافق معروضہ کے حضرت شاہ محمد صاحب دری بڑے فرزند جناب پیر و مرشد
 قبیلہ کے احوال بعد از شریف اور نجف اور کربلا موافق معائنہ اپنے کے اور باہر اسٹانلا
 سیاحت نامہ حضرت مولوی محمد زمان خان شہید کے تحریر ہے بعینہ اوس کے
 بعد لایا گیا بعد اختتام تہجیر حضرت صاحبزادہ صاحب کے جو کچھ کے اپنے معائنہ میں آیا سو
 وہ عرض کرتے ہیں آویگا انشاء اللہ تعالیٰ بعد از تہجیر کے اطراف فیصل ہے
 کہ نہ کہ دور اس کا قریب چہار میل کے ہو گا اس میں آبادی ہے سوائے طرف
 شمال اور شرقی کے کہ ایک ربع اس کا ویران ہے کہ وہاں مقابر ادیبانہ
 بکانت بھی اسی بعد از جدیدین روضہ اقدس جناب قطب الاقطاب غوث الملوک
 امام التوفیق سید العشوقین والمحبوبین نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید السادات
 محبوب سبحانی محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

بغداد شریف

بغداد شریف

کا دل تہ ہے روضہ مقدسہ کو حضرت کے کافی شیخ کہتے ہیں خاتواہ شریف کی جائے ہے کشادہ
 اور مرتب اوس میں جنوب کی طرف قبہ روضہ مقدسہ کا ہے نقش و نگار قبہ شریف پر
 روغن چینی بن کر ہے کہ اس بلا دین اسکو کار کا شی کہتے ہیں اندر اس قبہ شریف کے
 بھی نقش و نگار ہے درمیان میں قبہ شریف کے جالی ہے چاندیسی کہ کنگرہ اس کے
 اسما حسنی کے ساتھ منقوش ہیں اس میں فرار اظہار امام ربانی محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کا ہے
 فرار اظہار حضرت کے صندوق ہے لکڑی کا کہ اس پر غلاف شریف ہمیشہ رہا کرتا ہے
 اور غلاف مبارک کے اوپر چار کونے پر صندوق شریف چار میز فرش چاندی کے رکھے ہیں
 اور باہر اس قبہ اظہار کے بجائے ہے بطور پیش والاں کہ اس کے بھی دیواروں پر
 نقش و نگار ہے روغن چینی سے اور اس میں دروازہ ایک ہے نہایت عمدہ اور نقشی کہ
 اوس میں اشعار مدح شریف حضرت کے اور نام ربانی دروازہ کھو دا ہوا ہے اور اس
 دروازہ کے دیوار میں آئینہ بندی ہے اگر چہ دروازہ روشن رہے تو جالی اظہار
 حضرت کی باہر سے نمایاں رہتی ہے اگر بند رہے تو یہہ قطعہ علمدہ قبہ شریف چھو جاتا ہے
 اس دروازہ شریف پر ہمیشہ پردہ سبز اظہار کا چھوٹا ہوتا ہے اور قلابین عمدہ کا
 اس میں فرش ہے حضرت کے زمانہ مبارک میں یہہ جائے رہا کرتے
 اوز مقابل دروازہ اد کے دوسرا دروازہ ہے سائبان میں
 کہ اگر چہ دروازہ بند رہے تو یہہ قطعہ سائبان کا مسجد سے جدا گانہ
 معلوم ہوتا ہے اور یہہ دونوں دروازوں پر ہمیشہ قفل رہتا ہے
 کو نجی ان ہر دو دروازوں کی اور مسجد اور خاتواہ وغیرہ کی اور
 خدمت روشتی ہر روزہ کے متعلق ہے سید مصطفیٰ صاحب افندی کے

خدمت
 متعلق
 سید مصطفیٰ

جو اولاد میں حضرت سید عبدالرزاق قادری بن حضرت قطب زبانی کی ہیں اور صاحبزادہ
 نجات خوش اخلاق ہیں کہ جو شخص اُسے ہو یا اسے اس وقت میں بھی زیارت
 شریف کے ارادہ سے حاضر کافی شریف میں ہوئے اس وقت بلا تامل ہر دو دروازہ
 گنبد شریف کے روشن فرما دیتے ہیں اور زیارت شریف سے مشرف ہوئے کے بعد پھر
 بند کر دیتے ہیں اور پھر صاحبزادہ صاحب کلید برادر کے نام کے سات مشہور ہیں اور متصل دیوار
 خیر فی روضہ شریف سے قبہ سفید سے مسجد شریف کا نہایت بڑا کہ دورہ قبہ مذکور کا
 زاید دیر سو گز سے ہوں گا اور پھر خاص کراہت سے حضرت کے ہے کہ سقف
 اس قدر بڑے قبیلے ستون کے قائم ہے اندون میں درجہ سائبان کا روبرو گ
 عمارت مسجد و مزار مبارک کے بنایا گیا ہے درمیان میں اوس کے ستون سنگ مرمر ہیں
 اور کمانوں باہر کے درجے کے سیچھائے آہنی سے بند کر کے اس میں تین دروازہ کھینچے ہیں
 ایک مقابل فرار انور کے اور دو روبرو مسجد شریف کے کھتے ہیں صاحب السجادہ جناب
 سید علی صاحب قادری افندی رحمۃ اللہ علیہ زیادہ ایک لک روپیہ حاصل اوقاف سے
 تعمیر میں اس سائبان کے صرف فرمائے ہیں اور مسجد شریف کے ایک دروازے میں
 متصل سائبان سے مزار حضرت موصوف کا واقع ہے اوّلین دیوار شرقی اور جنوبی سے
 یکجہ ہے کہ اس میں صریح حضرت مولانا سید عبدالجبار قادری صاحبزادہ حضرت قطب زبانی
 رحمۃ اللہ علیہ کا ہے وقت مغرب پہلے صاحبزادہ موصوفی روشنی گنبد اور مسجد
 شریف میں فرما کر پچان بھی روشنی کے لئے ہر روز دروازہ شریف کھولتے ہیں
 اس وقت میں اکثر یہ زیارت شریف سے حضرت کے مشرف ہوتے ہیں
 اگر کوئی شخص دوسرے وقت میں بھی ارادہ زیارت کرے تو صاحبزادہ

در وقت شریف

در وقت شریف

در وقت شریف

در وقت شریف

صاحب موصوف دوسرے وقت میں بھی زیارت سے مشرف کرواتے ہیں
 کافی شریف کے دروازہ ہیں شرقی اور غربی دروازہ شرقی کے جانب سکانات سجادہ صلیب
 کے پیر نقیب اور ان کے نام سے وہاں شہر ہیں واقع ہیں اور اس دروازہ
 کی پیشانی پر ایک شعر عربی لکھا ہوا ہے کہ مصرع اولی اوس کی علی بابا قف
 عند ضیق المناجیح ہے اور دروازہ غیبی کے پیشانی پر افلت شموں
 الاولین و شمسنا اهدا علی فلان العالی (تہرب: خط طلی سے
 لکھا ہوا ہے ان دونوں دروازوں کے اوپر دو منارہ ہیں اذان کے جیسا کہ
 حرمین شریفین میں اذان کھنکے کے بعد صوم و صلوٰۃ سلام عرض کرتے ہیں یہاں
 بھی ایسی ہی عادت جاری ہے کہ ہر اذان پہنچانے کے بعد صوم و صلوٰۃ تونین
 عرض کرتے ہیں صحن مسجد میں چبوترہ ہے موافق طول سائبان کے کہ موسم گرما میں
 صبح اور مغرب اور عشا کی نماز اس پر ادا ہوتی ہے دو جماعت نماز کی ہر وقت میں
 ہوتے ہیں اول حنفی بجا شافعی جمعہ کے دن ہر دو مناروں پر اذان کے یکساخت
 آگے صلوٰۃ کھنا شروع ہوتا ہے اور مسجد شریفین اطراف میں رواقوں کے
 اوپر بچائے ہے وہیں کہ رسمین قساری نہایت خوش الحانی سے قراعت قرآن
 شریف کی کرتے ہیں اذان کھنے تک اور بعد اذان کے خطیب منبر شریف پر
 کہ مثل حرمین شریفین بڑا اور اونچا کہ نہایت اس کے متعدد خطبے ادا کر کے نماز
 ادا کرتا ہے اذان ثانی وقت خطبے کے اور تکبیر سوزن اسی رواقوں کے اوپر کھتے ہیں
 بعد نماز کے صبح امین خاتمہ اور زیارت شریف سے صحت کے مشرف ہو کر روانہ ہوتے ہیں
 قیوم ہنر در اسم کے نماز تین حاضر رہتے ہیں اور تہامی اہل خدمات مثل بادشاہ قاضی

مکر در دولت
 مملکت و مملکت
 قتل کا

مکر در دولت
 مملکت و مملکت
 قتل کا

مکر در دولت
 مملکت و مملکت
 قتل کا

و غیرہ کے سبک ہیں اور اکثر عسکری ہرجہ میں حاضر ہوتے ہیں ہر روز وقت ہر نماز کے
 دروازہ شریف گنبد انور کا روشن ہوتا ہے اور بعد ادا اسی نماز کے حاضرین زیادہ سے
 مشرف ہوئے گئے بعد پھر بند کر دیتے ہیں سو اے نماز مغرب اور عشا کے چونکہ آگے نامہ شریف کے
 روشنی گنبد اور سب شریفین کر کے دروازہ سائبان پر بھی قفل لگا دیتے ہیں اکثر عورتیں
 وقت روشنی کر کے حاضر ہوتے ہیں اور کمال شوق و ذوق سے جالی اٹھ کر پڑھتے ہوئے
 حضرت کے جناب میں کمال الحاح سے یا ابو صالح افعل کذا یا ابو صالح اغثنی امددنی اور لیسایہی
 زبان عربی سے عرض حاجات کرتے ہیں فی الفور اپنی اقتضائے حاجت کاپاتے ہیں
 مشہور یہ بات ہے کہ جو شخص بیمار ہو اور علاج کرنے سے عاجز آویں ہر دو دروازہ
 کافی شریفین پر نیت شفا پاک داخل ہوئے اور دوسرے سے یا ہر نکل آویں
 بالکل بیمار اوس شخص کا دفع ہو جاتا ہے قد جبرہ کثیر فوجدہ صادقاً متصل گنبد اور شریف
 قبلہ کے جانب یک جا ہے وسیع کہ اسکو باغ بھی کھتے ہیں وہ جایی مقبرہ
 کہ جو زائرین سے وہاں انتقال پاویں اور قبستر اقدام محبوب سے ظاہراً و باطناً
 اُن کو مقصود ہو رہے وہاں دفن کرنے کے لئے سجادہ صاحب سے
 پروا لگی نہیں ہوتی ہے چنانچہ یکدہر بہائے ہمارے اُن میں سے
 حافظ محمد علیم اللہ صاحب جو کہ عاشق صادق جناب محبوب رضی اللہ عنہ
 کے تھے اور پیر و مرشد جناب سیدنا و مرشدنا حضرت سید شاہ محمد عبد القادر
 قادری المعروف زرد علی شاہ صاحب قدس سرہ العزیز نماز رکاب میں تھے
 مدد و کرم میں حاضر تھے سولہ تین ماہ رمضان المبارک کے مرض اسہال کندی سے وہاں انتقال گئے

در وقت نماز
 عشا و عشا

در وقت نماز
 عشا و عشا

اسی مقام مبارک میں اُن کو دفن کیا گیا سب ان الذی کا خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو کہ قیام
 قیامت تک زیر سایہ محبوبیہ مدفون ہیں روزِ حشر بھی حضرت کے ہمراہ رکابِ اُپ نے
 قبروں سے اُٹھ کر حاضر رہیں گے یہ چند اُس روز کے العموم تمام غلامینِ سایہ لو اُسے
 محبوب کے پیچھے ہے حضرت کے ساتھ حاضر رہینگے لیکن یہ فضیلت خاص ہے۔ ذَالِک
 فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ اور اطراف میں چوتروں کے تھوڑی سی جائے ہے موافق راتے
 کے چھوڑ کر ہر جانب میں ^{نہا} شریف حجہ پنجنہ اور ایک دالان کمانی پنجنہ روبرو اُس حجرہ کے
 تیار کئے گئے قریب پچاس حجروں کے ہوں گے یعنی اسیں سے نامزدہ صاحبزادوں
 کے ہیں کہ بعض اوقات صاحبزادہ اپنے اپنے حجروں میں تشریف رکھا کرتے ہیں
 ورنہ مقفل رہتے ہیں اور اکثر حجروں میں سے قیام گاہ زوار اور حجاجدین کے ہے
 کہ اشخاص متعدد ہر ایک حجروں میں رہتے ہیں اور متصل دروازہ غریبیہ کے
 یکجائے ہے وسیع کہ اُس میں خفے پانی کے وضو کے واسطے ہے اور اُس میں یکجا دلی ہو
 کہ اوسمیں سے پانی کھینچ کر خفے بھرتے ہیں اور دیرِ نہ ٹوٹان اوس خفے میں قریب
 پچاس کے نصب ہیں ہر ایک ٹوٹی کے پاس لوگ بیٹھ کر وضو کرتے ہیں اور یک جانب میں
 اُس حمام کے ہے کہ جس کو ضرورتِ غسل ہو اُدل خفے پانی سے بہرہ کر پھر غسل کرتے ہیں
 اور اُسی جانب میں قریب باغ کے حجرہ کے روبرو نہایت شریفین کی ہے اور اُس
 حجرہ کو باہر سے کافی شریف کے بھی کھول دے ہیں لوگ پانی اُس حجرہ میں سے باہر لواتے
 لیا کرتے ہیں اور روبرو اُس حجرہ کے کافی شریف کے اندر چند درخت
 خرمائے ہیں۔ اُسی طرف اکثر بیج کے وقت استاد لوگ بچوں کو قرآن
 شریف وغیرہ پڑھاتے ہیں اور یک پھر دن نکلنے کے بعد مسجد شریف میں

ذکرِ عقیقہ کرنا
 اگر کسی

آباد خانہ

شہر

حاضر ہو کر عصر تک سبق ہوتا ہے اور جانب جنوب کے یکجائے ہر وسیع چھ کافئ شریف
 کہ وہاں متعدد حوالہ تیار کئے ہیں کسی طریق سے بھی ادنیٰ حرج زائرین کو
 وہاں نہیں ہو بلکہ سراسر راحت و آرام سے گزرتی ہے رمضان شریف کے
 تمام ماہ مبارک میں اکثر عادت صاحبزادوں کی افطار کافی میں فرماتے ہیں ہر یک
 صاحب زادہ صاحبزادہ اپنے اپنے حجرہ کے سقف پر دس پندرہ اسم کے سات
 خاصہ ملاحظہ اور تناول فرماتے ہیں اور اقسام اقسام کے طعام لذیذ ہر روز
 نئے قسم کے تیار ہوتے ہیں اور بھیجی عادت ہے کہ کسی کو اس کے مکان پر دعوت
 نہیں ہوتی جو شخص کہ افطار کے وقت حاضر ہو جائے اسکو دسترخوان پر شریک
 فرماتے ہیں جناب سجادہ صاحب سید میر مصطفیٰ صاحب قادری افندی کے
 مکان میں کہ عادت ہر سجادہ صاحب کے افطار کی وہاں ہے اور وہ مکان گوی
 مشہور ہے وہاں اسی طرح سے افطار فرماتے ہیں اور ہر روز نماز عصر کے بعد
 مسجد شریف میں وغٹھنے بیان احکام معلوم و معلوۃ زبان عربی سے ہوتا ہے
 نماز تراویح کے بھی دو جماعت ہوتے ہیں اول حنفی بعد شافعی اور ہر ایک منارہ پر علوۃ
 اذان کہے جاتی ہے ستائیسویں رات کو ماہ رمضان شریف کے تمام مسجد شریف
 اور گنبد اطہر میں اور باہر واقعوں اور چوتروں پر اور دروازہ میں قریب دو ہزار
 قندیل کے روشنی ہوتی ہے تمام شب مواد شریف اور ذکر اس رات میں ہوتا ہے
 اور جناب سجادہ صاحب یعنی سید میر مصطفیٰ قادری الاقدی اسی شب میں دراصل
 زیارت اپنے جد امجد کے گنبد شریف میں جاتے ہیں اور تمام برس میں باہر سے مسجد
 شریف میں فاتحہ پڑھتے ہیں اور اسی رات میں ناشائ کی دعوت افطار کی

و
 ذکر کیفیت
 ماہ رمضان
 شریف کی عبادت
 شریف میں

سجاد و صاحب کے جانب سے ہوتی ہے بانٹا اور اوس کے خواص اور عہدہ داران میں
 کمال ادا اس کے حاضر ہو کر افطار کرتے ہیں اور وقت افطار کے چھو ترہ شریف پر بڑے
 بڑے کوزہ مٹی کے آب شیرین اور ٹھنڈا بہرا ہوا اور گلابین مٹی کے رکھتے ہیں ظروف
 گلی بہان ایسے عہدہ اور بہتر اور باریک تیار ہوتے ہیں کہ کسی بلا و عرب و عجم میں ایسے
 دیکھنے میں نہیں آئے اور عید کے روز یک دن آگے سے انتظام روشنی کا بجد
 شریف میں کیا جاتا ہے کیونکہ اہل بغداد وقت شامی سے صبح کے نماز کے حاضر ہو کر
 نماز عید ادا ہوئے تک مسجد شریف میں حاضر رہتے ہیں اگر کوئی شخص اس وقت نہ آ سکے
 بدقت اس کو مسجد اطہر میں جائے ملتی ہے اس قدر کثرت نمازیوں کی ہوتی ہے بعد ازاں
 نماز عید کے گیند اطہر میں حضرت کی حاضر ہو کر سب نمازی اپنے اپنے مکانوں میں گھر
 سب عورتیں بغداد شریف کے ادنیٰ اعلیٰ غریب و امیر سب زیارت شریف کے واسطے
 کافی شریف میں حاضر ہوتے ہیں قریب یکہزار حصہ کے طعام مسافریں اور مساکین مشہر کو
 ہر روز دو وقت ایک وقت دونان فی اسم اور یک وقت آتش تقسیم ہوتی ہے اوقاف
 استانیہ عہد دولت عباسیہ جاری تھا لیکن جب حکومت اس مرز بوم کی طرف
 سلاطین ایران کے پہنچی اوس اوقاف میں کمی ہو گئی اور حوصت ملوک عثمانیہ
 فرار و اس کشور کے ہوئی اوس اختصار کو کفایت جانکر دیہات اوس کے معاونین
 مقرر کئے اب بسبب ویرانی دیہات کے سوائے یک لک قران کے کہ اوس کے
 پچاس ہزار روپیہ ہوتے ہیں وصول نہیں ہوتا لیکن املاک ذاتیہ نقیب الماشراق کے
 سوائے اوس کے ہیں اور بیہ بھی قریب اسی کے ہیں صاحبزادگان عالی تبار
 بہت سے ہیں بزرگ تر ان صاحبزادوں میں سید مسلمان افندی نقیب ہیں

کیفیت
 تقسیم طعام روزہ
 مسافریں اور
 مسکین روزہ
 شریف میں ۱۲
 مسکین
 اوقاف رومیہ مندرجہ
 صاحبزادگان
 حضرت کا جواب موجود
 ہیں اور بیان حدائق
 متعلقہ کا اون کے ۱۲

اور عالم ترمید میر عبد الرحمن افندی بہہ دونوں صاحبزادے صاحب سید میر علی
 افندی علیہ الرحمہ کے ہیں اور تین صاحبزادے دوسرے سید علی صاحب افندی کے
 بھی ہیں اور عارف ترسب صاحبزادوں میں سید میر مصطفیٰ القادری الافندی برٹے
 فرزند سید میر سلمان افندی سکیمین اور میر سید علی صاحب اولاد میں حضرت سید عبد العزیز
 بن حضرت قطب ربانی رضی اللہ عنہ کے اور نقابت سید علی صاحب افندی کو ابتر
 ابداد سے پہنچی ہے اب انتظام کافی کا اور نشت و برخاست وہاں کی ذات گرامی
 سید علی میر عبد الرحمن صاحب افندی سے متعلق ہے اور کوئچی خاص جالی شریف کے
 دروازہ کی بھی آپ ہی کے علاقہ میں ہے اپ جو شخص کہ غلاف شریف حضرت کی پاس
 گذرانے کا ارادہ کرے تو پہلے حضرت نقیب صاحب کی جناب میں عرض کرے
 حضرت میر عبد الرحمن افندی سے معروضہ کہے حضرت اپنے بڑے صاحب زادہ
 سید محمود صاحب افندی کہ بہ خدمت آپ کو سر فراز ہوئی ہے حکم فرماتے ہیں
 حضرت سید محمود صاحب افندی اور سید میر مصطفیٰ صاحب افندی کلید بردار بہہ دونوں
 صاحبزادے مکہ غلاف شریف گذرانے میں آدھ خاندانہ مبارک اور کافی شریف حضرت کی
 تہوڑے فاصلہ پر شہر کے یعنی آبادی کے واقع ہے اور شہر موصوف میں وہاں
 بڑے بڑے بازار اسقف کہ ہر جانب میں دورخہ دکا کین کھائی پختہ بہتر اور
 خوش وضع کہ اوس میں انشاری ہر روز ہوا کرتی اور ہر قسم کی اشیاء کی دوکانیں
 علحدہ ہر گلی میں ہیں مثلاً کپڑا ساخت شامی کا یک جانب میں اور ساخت استرل
 یک طرف اور خطاطی اور موزہ فروش یک جانب اور میوہ فروش کے یک رخ پر مقرر ہیں
 اور غلہ فروش علحدہ یک جانب ایسا ہی ہر سہ جنس علحدہ گلی میں دکا کین متعدد ہیں

بیان کیفیت آباد
 بازارات بغداد

فروختے ہیں اور روٹی اور سالن اور کو اب پکے ہوئے کے دوکانیں ایک جانب
اور اس انتہا پر اس بازار کے یکجانب میں متصل دجلہ سے مکان کروڑ گیری کا ہے
کہ وہاں اوس کو جرق اور جرق کہتے ہیں تمام سامان بلاد عرب و عجم و ہند کا جو جہاز پر
آتا ہے پھل اوس مکان میں اترتا ہے اور بعد محصول لئے کے ہر ایک شخص کا سامان
اوسکو دیتے ہیں اور اسی جانب ایک مکان میں ہے ٹپہ خانہ اور تارخانہ کا کہ اوسکو وہاں
پوستہ خانہ کہتے ہیں واقع ہے بلاد مختلفہ سے ٹپہ جہاز انگیزی کے علاقہ سے ہر ہفتہ میں
لیکھا آتا ہے اور اوس ایسا انتظام رکھتے ہیں کہ کچھ ٹپہ آنا موقوف اور ناغہ نہیں ہوتا
اکثر صرف وہاں یہودی ہیں اور بعض تجارت دوسرے مال کی بھی کرتے ہیں بلکہ
یہود کا یہاں مشابہ اہل اسلام کے ہوتا ہے اور ہمیشہ زبان عربی میں کلام کرتے ہیں
بسبب مشابہت زبان کے اور لباس کے اور شکل و شمائل کے ناواقف شخص
تمیز درمیان میں یہود اور اہل اسلام کے نہیں کر سکتا اکثر یہود وہاں مالدار ہیں
مگر ظاہر اوں کی صورت پر افلاس اور سراسر زلت پائے جاتی ہے ہر قسم کا سامان
ہر بلاد کا مثلاً روم و استنبوم و مصر و ہندوستان وغیرہ آتا ہے مگر استنبول اور مصر کا
مال زیادہ رہتا ہے اور میوہ ہر قسم کا بھت ارزان اور کچھ ہر قسم کے ارزان فروخت
ہوتے ہیں کیونکہ بصرہ سے بغداد شریف تک دو راستہ نخلستان جہاز سے نظر آتا
ہے بلکہ ملکوں پر یہاں سے کچھ روانہ ہوتے ہیں ہر چند ساکنین وہاں کے زبان
عربی اور فارسی اور ترکی جانتے ہیں مگر بسبب سونے پاشاہ اور اکثر اہل خدا کا
اور کل عسکری ترک کے زبان ترکی زیادہ متعل ہے اور غلہ روغن زرد وغیرہ بھی
حرین شیرین سے بہت ارزان ملتا ہے اس بازار کے انتہا پر دجلہ ہی اور دجلہ

بیان قوم یہودی
کے تین بغداد
شیرین کا

کشتیو نکا پل ہمیشہ رہتا ہے وقت دجلہ کے پھیل بھی کہول دیتے ہیں اور عبور دجلہ سے
 ٹوکرون میں بیٹھ کر کرتے ہیں دجلہ کے اوس طرف میں تھوڑے فاصلہ پر بغداد قدیم اور
 اور کاظمین شریف واقع ہے اور بغداد شریف جدید سے سوائے ایک ساعت راہ کے
 نہیں ہے اب وہاں گاڑی گھوڑوں کی تیار ہو گئی ہے جیسا کہ بمبئی میں گاڑی گھوڑوں کی
 بکریہ ارزان تمام روز راستوں میں چلتی ہے یہاں بھی صبح سے شام تک گاڑی کی مزدور
 بکریہ ارزان بغداد سے کاظمین تک آتی اور جاتی ہے اور کسٹری بھی گاڑی کی مشین
 کے لوہے سے تیار کئے ہیں آگے کے زمانے میں عمارت بغداد کی یہاں تک بنی ہوئی تھی
 اب اندون میں کاظمین شریف بمنزلہ ایک چھوٹے شہر کے ہے کہ بغداد سے علیحدہ ہے
 اوس میں ایک بازار ہے جو کچھ کہ چاہئے اسی بازار میں رہتا ہے رہنے والے وہاں کے
 تھوڑے عرب اور تھوڑے اور زیادہ دیوانی ہیں کہ تمنا ہے جو اراکمہ طاہرین توطن
 اس سرزمین میں اختیار کئے ہیں اور سوائے حکام ترک اور لشکریان تمام شیعوں
 اور جناب اصحاب اور حرم رسالت پناہ کے ساتھ بداندیش لیکن بسبب سیاست
 ترک کے ہمیشہ اپنی جان پر خالیف رہتے مگر نماز میں ہاتون کا چھوڑنا اور وعظ و تہذیب
 اور سلام و زیارت میں الفاظ موہومہ سے ترک کے جانب سے مخالفت نہیں یہ تقدیر تکرار
 کلگستاخی صراحت زبان پر ملا دین حرم کاظمی عبارت ہے یک دیوار کلمان سے کہ
 درمیان میں اوس کے دو گنبد ہیں عالیشان بنے ہوئے شاہ اسماعیل صفوی کے ۹۲۶
 نوے چھ مہینے میں کہ اوس وقت بہ مرز یوم ہات میں باشاہ ایران کے تھے اور
 قیصرہ روم اور آل عثمان کے دست تصرف میں نہیں آئے تھے اور یہ بہرہ دو گنبد
 باہر سے اینٹ اور گچ سے تیار کر کے سونا مڑ دیا ہے ایسا سمجھ جاتا ہے کہ

دوسرا کاظمین شریف

ایمنے سوہنے کے ہے نہائے ہیں اور اندر اوس کے قطعات سبجھل اور
 آئینے سراسر آب زروالوان خوش منظر سے قایم کئے ہیں دیکھنے والے نہیں جانتے
 کہ یہ طرح محمد بن قوادیر اوبیت میں سرخیف اور خوش زمین اوس کا تمام
 سنگ مرمر خوش رنگ سے ہے درمیان اوس کے جالی فولاد کے اندر آرائیگار
 سلیمان دسین دھ حضرت امام موسیٰ کاظم بانیہ خود حضرت امام محمد علی بن موسیٰ
 رضا ان اللہ علیہم اجمعین کا ہے بہت تختیاں ہے کہ اوس میں سوہنے سے عباد
 سلام کے کتبہ بھی کئے ساتھ لکھے ہوئے آویزاں ہے اور ہر وقت صد ابرانیان
 اور مژوران جالی شیرف کے پاس خود شان رہتے ہیں باہر قریب کے ہر چار طرف والاہین
 میں بلند بنے ہوئے جانب مغرب یکدالان ہے کہ وہ نماز گاہ عورتوں کی ہے اور
 جنوب رودالان اور باہر اوس کے جنوب تر وہ بلند ی یک ذراع ہے پھر آسمان کے
 اور شرقی رودالان فلکاف رسا اور جانب شمال میں مسجد ہے بڑی کہ اوس میں روز
 جمعہ امام اوچند عسکری ترکے نماز پڑتے ہیں اور صحن شرقی حرم شریف دو گنبد ہے
 چھوٹے کہ آرام گاہ سیدنا اسمعیل و سیدنا ابراہیم صاحبزادگان حضرت امام موسیٰ
 کاظم رضی اللہ عنہم اجمعین ہے اور گوشہ حرم میں درمیان میں جنوب اور شرق کے
 ایک مکان ہے خوش قطعہ کہ زمین اوس کی باشد تعمیر کیا ہے اوس میں یک چمن
 اور ایک مسجد ہے اور یک گنبد ہے اوپر مقدابی یوسف شاگرد حضرت امام ابی حنیفہ
 رحمۃ اللہ علیہما اوس جائے باشد کے جانب سے کلید بردار سنی ہے اور قبر حضرت
 سیدنا سید عبدالرزاق قادری رضی اللہ عنہ کی سمت شرقی اور شمالی بلدہ میں واقع ہے
 مگر اب اوس جائے ویرانی ہے اور بسبب سیل و جلہ کے نشان مزار شریف کا بھی باقی

ذکر مزار امام
 ابوالیوسف
 علیہ السلام

ذکر مزار حضرت
 سیدنا عبد الرزاق
 قادری رحمۃ اللہ
 علیہ

ہین رہا بئج عجمی بھی اسی طرف ہے کیونکہ تمام عمارات بغداد خشت سے ہے اور چین
 اور فیصلہ اسکی بھی اسی خشت ہے اب سیل دجلہ سے جو بر چین کہہ گئے ہیں دیوار فیصلہ
 میں نشان اوس کے معلوم ہوتے ہیں اور مقابل اس دیوار فیصلہ کے نشان دیتے
 ہیں کہ عبادت کی جائے حضرت جناب محبوب جانی رضی اللہ عنہ کی ہے کہ سالہا حضرت
 اسی جائے پر شریف فرما رہے ہیں اور اسی ویرانہ میں مقابل برج مذکور کے یکجا ہے
 قبر حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور سمت شمالی میں اوس کی مسجد ہے اور
 مکان نو تعمیر ہے اسی جائے صریح حضرت شیخ الشیخ شہاب الدین عمر سہروردی کا
 اور قریب میں اوس کے آبادی میں یک جائے پر قبر مولای حضرت امیر المؤمنین سیدنا
 علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا ہے کہ بتاتے ہیں اور اوس طرف دجلہ کے
 تھوڑی آبادی ہے کہ موافق یک چھوٹے شہر کے ہے باہر اوس کے یک قبہ صغیر میں
 قبر شریف حضرت منصور علیہ السلام کی ہے اور قریب اوس کے یک کبند محرومی میں قبر
 زبیدہ خاتون کی ہے کہ نہر مکہ عظیم فیض سے ادھنی کے ہے جیسا کہ کلمہ میں ہے
 نہ انجیر شد نام ہر میوہ نہ مثل زبیدہ است ہر میوہ زبیدہ نے یک رات میں
 خواب میں دیکھا کہ انسان اور بہائم اور وحوش و طیور راون سے صحبت کرتے ہیں
 نہایت شرم سے یک لونڈی کو کہا تو اپنے نام سے تعبیر اس خواب کی محمد ابن سیرین
 دریافت کر ابن سیرین باندی کہا کہ تو لایق ایسے خواب دیکھنے کی نہیں سمجھ کہ خواب
 کس نے دیکھا ہے لونڈی نے کہا کہ میری بیوی زبیدہ خاتون یہ خواب دیکھی ہے
 ابن سیرین نے فرمایا کہ تعبیر اس خواب کی یہ ہے کہ تیری بیوی کے ہاتھ سے
 کوئی ایک امر ایسا ظہور میں آوے گا کہ تمام مخلوق اوس سے نفع پاوے گی

ذکر برج عجمی کا
 ذکر امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا
 ذکر زبیدہ خاتون کی قبر
 ذکر منصور علیہ السلام کی قبر
 ذکر زبیدہ خاتون کی بیوی کا خواب

اور نزدیک اوس کے مکان ہے نو تعمیر کہ اوس میں قبر شریف خواجہ معروف کو خلی کی
 ہے اور یک مکان تازہ بنیاد میں مزار اقدس حضرت سری سقطی کا ہے اور یا میں
 اوس کے حضرت جنید بغدادی مدفون ہیں اور یک دوسرے مکان میں کہ ہوا اوس کو
 تعمیر کئے ہیں مزار حضرت یوشع علیہ السلام کا قبہ میں واقع ہے اور پہلول دانا اور
 ذوالنون مصری اور داود طائی اوس جائے آرام فرماتے ہیں اور اندون اوس کا
 آبادی میں کنارہ دجلہ پر قبر حضرت حبیب عجمی خلیفہ حضرت امام حسن بصری کا ہے
 اور وہیں رود دجلہ کے طرف صلد و میل پر غرب کے جانب بغداد یک قریہ ہے
 جو بڑا کہ اوس جا حلقہ یک ہے چھوٹا اور اندر اوس کے جامع ہے بزرگ نیچے گنبد
 سبز رنگ کی کہ چینی لگا رہے جالی زر اندو میں مزار اطہر حضرت امام اعظم ابی حنیفہ
 نعمان ابن ثابت رضی اللہ عنہ کا ہے دروازہ اوس قبہ کا درمیان میں مسجد کی
 بارو میں محراب کے ہے اور بعضے با شایان بھی اوس جائے مدفون ہیں اور
 کہتے ہیں کہ قبر امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہما کی بھی اوس جائے ہے اور اطراف
 میں اوس قلعہ کے یک قریہ ہے چھوٹا کہ وہاں حجرے میں قبر شریف بشر حافی کی ہے
 کہ پہلو پر اوس مسجد کے واقع ہے اور یا ہر اوس قریہ کے یک جانب پر مزار نور شبلی کا
 ہے اور دوسرے طرف حسن نوری ہیں اور مساوی چوتھائی میل کے وہاں سے
 نکاستان میں یک باغ ہے قبر شریف شیخ حماد باس کے ہے رحمۃ اللہ تعالیٰ
 عنہم اجمعین اور یہ قبور ثلاثہ اخیرہ اندون میں عاری تکلفات سے ظاہر ہے ہیں
 خصوصاً قبر شریف شیخ حماد کی کہ مکان وہاں کا اوس پر سے تو شکستہ اور میلان
 اور نیچے اوس کے وہ حضرت عالی مقام ہیں کہ آرائش ظاہری سے مستغنی ہیں

ذکر مزار شریف حضرت
 معروف سری سقطی رحمۃ اللہ
 علیہ کا ۱۲
 ذکر مزار شریف حضرت
 سری سقطی رحمۃ اللہ
 علیہ کا ۱۳
 ذکر مزار شریف
 حضرت جنید بغدادی
 رحمۃ اللہ علیہ کا -
 مزار شیخ
 علیہ السلام کا
 مزار پہلول دانا
 مزار ذوالنون مصری
 مزار داود طائی ۱۲
 مزار حبیب عجمی ۱۲
 ذکر مزار شریف حضرت
 امام اعظم ابی حنیفہ
 موفی رحمۃ اللہ علیہ کا
 ذکر قبر امام محمد بن حسن
 رضی اللہ عنہما کا ۱۳
 ذکر مزار شریف جانی
 رضی اللہ عنہ کا
 ذکر مزار حضرت شبلی رحمۃ اللہ
 علیہ کا ۱۴
 ذکر مزار شیخ حماد باس
 علیہ السلام کا

حاجت مشاطہ نیست روسے دلارام اور اس زمانہ میں بہ نسبت سابق کے
 کہ اس ۳۰ لکھ بکھارتین سو یک ہجری میں بغداد اور سایر قلعوں سے عراق تہا بہت سے
 باشا سے وقت کے نہایت امن اور انتظام کے ساتھ، آپ یہاں سے جو
 اس کشف کے معائنہ کیا اور جو معلوم ہوا احوال عرض کرتا ہے حضرت سیدنا دہلوی
 سید پیر مصطفیٰ القادری ادام اللہ برکاتہ علیہا بوقت حضوری خدمت نہایت اور
 سرفرازی اس فقیر کے حال پر فرماتے تھے اور حضرت ولی مادر دروہین ایام مبارک
 حضرت کے کشف و کرامات ظاہر ہوئے اور حضرت موصوف مجاہدہ درگاہ حضرت
 محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ میں کہ آپ کے جدا مجد حضرت سید علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
 اپنے روبرو نعمت باطنی عنایت فرما کر جانشین اپنا فرمایا اور حضرت کو امور دینی کی
 نہایت علمیگی اور کنارہ کشی ہے اب حال میں محض انبی والدہا حضرت پیر سلمان صاحب
 دام برکاتہ کے اتباع امر سے نظر داشت امور ظاہری کی فرماتے ہیں اور دل کے
 حضرت کو نہایت امور دینا سے انکار ہے حضرت کے کشف و کرامات بہت سے
 اس فقیر پر بھی ظاہر ہوئے مگر بزرگوں کو اپنا اظہار عالم حیات میں اکثر منظور
 نہیں ہوتا شاید کہ حضرت کو اظہار حال شریف اپنا ناگوار ہوا اس واسطے اس
 اجمال پر ختم کلام کیا یہ فقیر چند اشعار عربی واسطے عرض خدمت حضرت پیر صاحب
 موصوف کے پیر و مرشد گو گذرانا حضرت پیر و مرشد ملاحظہ اول اشعار کے کلمات
 سرفرازی کے ارشاد فرما کر فرمائے کہ تو بذات خود حضرت کی خدمت شریف میں
 عرض کر پس ایک وقت کا اتفاق ہوا کہ جناب سید پیر مصطفیٰ صاحب مدوح فرود گاہ
 حضرت پیر و مرشد کی تشریف لائے تھے فقیر ہی حاضر تھا اس وقت وہ کاغذ جس میں

حوالہ سید
 حضرت سید پیر
 القادری دام
 برکاتہ کا

قصیدہ عنایت
 سید کا حضرت
 سید مصطفیٰ
 کی خدمت میں
 عرض کیا

اشعار لکھے تھے حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں گذرنا حضرت پیر و مرشد جناب
 محمدؒ کی خدمت شریف میں عرض کئے کہ آپ کا خادم کچھ اشعار آپ کی جناب میں
 عرض کیا ہے باسٹیل اس کلام کے حکم پیر صاحب کا اس خام کو ہوا کہ کیا کہنا
 سو عرض کر پیر حکم پیر و مرشد نے فرماتے کہ کچھ ہے ہو کر عرض کر فقیر عا۔ ارشاد
 حضرت پیر و مرشد کے کچھ ابھو کر عرض کرنے کا ارادہ کیا میں بعد ارشاد حضرت
 پیر و مرشد اپنے صاحبزادہ اکبر سید غلام محمد قادر کو فرماتے کہ تم عرض کرو اس کی
 زبان میں نکلت ہے پس صاحبزادہ موصوف نے من اولہ والی آخرہ ان اشعار کو
 حضرت کی جناب میں عرض کئے پیر صاحب محمدؒ نے بہاعت اس اشعار اس
 کثیف کے درجہ قبولیت سے سرفراز فرمائے اور حضرت پیر صاحب کمال خوشی
 اور بشارت سے ارشاد فرمائے کہ اسکو علیہ کاغذ پر صاف کر کر گذران میں
 اپنے والد شریف کی جناب میں عرض کروں گا موافق حضرت کے ارشاد صاحبزادہ
 موصوف اپنے ہاتھ سے خط جلی سے لکھ کر حضرت کی جناب میں گزارنے احمد سد
 علی ذالک وہ یہ اشعار میں ۵ لقد جئناک یا ابن الرسول ۶ فاصح
 حالنا نور البتول ۷ لنا ذنب و سر ہو بعد سہو ۸ صرفت العمر فی
 لعب و لہو ۹ ذنوبے کالرمال و کالجبال ۱۰ فارجو فضلك فی کل حال
 بحرمت جدک غوث الوری ۱۱ تطہر بتلی و انزل قنی شفائی ۱۲ مرض
 القلب کن انت طیبی ۱۳ تراب نعالکم مسکی و طیبی ۱۴ ادم و مر
 تحت نعال شیخی ۱۵ اکون داعی الجبال شیخی ۱۶ فاحینی دواہما فی
 ہواہ ۱۷ امتنی فی ہواہ و فی رضاء ۱۸ بکل الحال کن انت قریبی

بلك التكلان ياعون العزبي وجود الله طلع عین وجودك
فجزوا نحن من فضلك وجودك انا البرهان مسكين من بلادك

فامد دنی والن من بلادك

حضرت پیر کو زبان فارسی اور عربی اور ترکی بخوبی بھارت ہے اور زبان ہندی بھی
بخوبی جانتے ہیں اور اپنے اختصار حال کا نہایت خیال ہے اور سال میں ایک وقت
یعنی سترائیسویں تاریخ رمضان شریف میں فقط روضہ مبارک میں اپنے جدِ امجد کے
حاضر ہوتے ہیں وہ بھی دو چار لمحہ کے لئے حضور می رہتی ہے کہ جو وقت کہ آدمی جلد
جلد سورہ فاتحہ اور اخلاص پڑھ سکے پھر بارہ تشریف لاتے ایک وقت انجام کے
رو بردار شاہ فرماے کہ ادھیون کا کیا حال ہے کہ وہ گہریون حضرت کے روضہ
اقدس میں حاضر رہتے ہیں بھکو توجید لکھے ہی حاضر نہایت دشوار معلوم ہوتا ہے
فی الحقیقت ارشاد بزرگان ہے مقربان رایش بود حیرانی جتنا قرب زیادہ ہو
اور تنہا ہی خوف زیادہ ہوتا ہے یک وقت نیمہ فقیر نے حضرت کے نزدیک ایک پارسی کو
بیٹھا ہوا دیکھا کہ وہ حضرت سے نہایت نزدیک تھا فقیر کو یہ بات دیکھ کر نہایت عجب ہوا
بجود اس خطور کے حضرت نے ارشاد فرمائی کہ اپنی حضرت محبوب کی سرفرازی سرفرازی
اور ان کو بھی حضرت کے کمال عقیدت ہے اس واسطے راہ ہدایت ان کو حاصل ہے
اور میں انکو تلقین کلمہ طیب کی کر رہا ہوں پھر وہ پارسی ہی اس فقیر سے گفتگو گئے
ان کی تقریر یہ بھی بوجہ عقیدت ہے ہر تھی حضرت پیر صاحب کو الپچی اور
چوب اگر نہایت سنجیدہ ہے جو کوئی ان اشیا کو گزرا نے حضرت کمال توجہ اس کو
قبول فرماتے ہیں اسی باب میں حضرت نے یکبار اس فقیر کو ارشاد فرمایا کہ بھوکھی تھا

دنیا کے سبب شاید کسی امین کچھ بھی نہیں کیا مگر ہر کسی شے کی طرف اتنا التفات
 نہیں جتنا کہ یہ دو چیزوں کی طرف التفات ہے فقیر نے عرض کیا کہ کیوں نہ ہو گا کہ آپ کے
 مجدد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے حبیب الی من دنیا کمثل ثلثۃ
 الطیب والنساء وقرۃ عینی فی الصلوٰۃ اور الایچی اور چوب اگر بھی خوشبوی
 ہے اور یکبار کمال سرفرازی اور بندہ نوازی کی کے روبرو اس غلام محترم خادم
 عقیدت گزین کے ارشاد ہوا کہ آج کے روز ہماری طبیعت ماہی کے طرف رغبت
 ہم تیار کروائیں گے یہ فقیر اس ارشاد کو اپنا فخر اور عزت سمجھ کر تیاری ماہی کی طرف
 متوجہ ہوا محمد عمر خان صاحب پیر بہائی اس کثیف کے اس خدمت بہت اعانت
 کہ رمضان شریف کے ایام اور پچھلا دن باقی رہ گیا تھا با اینہما ماہی تیار ہوئی
 اور یہ کثیف اوسکو خود اپنے ہمراہ حضرت کے خدمت بابرکت میں گزرانا الحمد
 للہ علی ذلک سلطان روم کے طرف سے لاکھ روپیہ سالانہ سجادہ روضہ منورہ کے
 واسطے مقرر ہے احمد سوا اوس کے اطراف و جوانب سے جو اہل عقیدت نذر گذرانتے
 ہیں وہ علوہ ہے بفضلہ تعالیٰ سجادہ صاحب کو مقدرت عظم ہے کہ شاید
 روسا ہند میں بھی ایسے صاحب مقدرت ہیں یا نہیں مولوی محمد زمان خان صاحب
 شہید جو استاد اس فقیر کے تھے بیان فرماتے ہیں کہ باعث متعلق رہنے
 قربات معاش سجادگی روضہ منورہ کے ملک سلطانی میں سہ ماہ راہ تک
 سجادہ صاحب کو دخل ہے مگر یہ سب معاش وغیرہ امورات ظاہری
 حضرت پیر سلمان صاحب افندی والد ماجد حضرت پیر مصطفیٰ صاحب کو اس سے
 کچھ کام نہیں ہے جن کو یہ سب امورات ظاہری متعلق ہیں او کو وہاں پیر نقیب

پیر نقیب صاحب

حضرت پیر سلمان صاحب

کہتے حضرت پیرسلطان صاحب قبلہ با شان و شوکت اور سلطان کے طرف سے
 اونکی بہت عزت و توقیر ہے بہت سے جو احکام سلطانی بعد از شریف میں آتے ہیں
 حضرت کیا رائے شریف پر مغوض ہیں حضرت بعضوں کو قبول فرماتے ہیں اور بعضوں کو
 نہیں جن کو حضرت قبول نہیں فرماتے اونکی تعمیل ملتوی رہتی ہے اور حضرت کو نہ یہ
 ظاہری میں نہایت ملکہ ہے اور حضرت ذی فراست اور ذی فہم ہیں اور
 مصارف مکان مبارک حضرت کے مثل مصارف شاہانہ ہیں درگاہ محبوب کے حاذین
 اور متیانین اور موزنین کی معاش بھی حضرت سے متعلق ہے اور تمام صاحبزادوں کی
 بھی معاش حضرت کے پاس سے تقسیم ہوتی ہے رمضان شریف میں سالم ماہ درود
 روضہ مبارک کے عصر سے مغرب تک روشن رہتے ہیں باقی ایام میں مغرب سے
 کچھ اول روشن ہوتے ہیں جیسا کہ اوس کا ذکر آگے گذرا حضرت پیر عبدالرحمن صاحب
 برادر بے مادر حضرت پیرسلطان صاحب قبلہ کے ہیں کہ ورع اور تقویٰ حضرت کی
 مزاج مبارک میں نہایت ہے اور علم ظاہری میں بھی حضرت کو کمال ہے اور حضرت
 صاحبزادے صاحب پیر مہطفے صاحب قبلہ مجاہد صاحب کونو ہے اور پیرسلطان صاحب
 پیر نقیب کی صاحبزادی صاحبہ پیر سید محمود صاحب صاحبزادہ اکبر حضرت پیر عبدالرحمن صاحب
 کونو ہے اور یہ صاحبزادہ صاحب موصوف ہر خند کم سن ہے مگر نہایت تیر
 طبیعت صاحب فہم ذکی صاحب علم ہیں اور پیرسلطان صاحب پیر نقیب نے اپنی
 برادر صاحب پیر عبدالرحمن صاحب قبلہ کو کئے امورات ظاہری تقویٰ فرما
 ہیں حضرت سید پیر مہطفے صاحب قبلہ خند باریاب حضرت پیر و مرشد قبلہ کو
 مومناں و گناہان و خادین کے دعوت کہا نا کہانے کی فرمائے یہ سلام بھی

بزرگ حضرت پیر
 سید عبدالرحمن صاحب

بزرگ حضرت
 سید پیر محمود صاحب

سرافخہ ست جناب حضرت پیر و مرشد قبلہ و کعبہ کے دعوت حاضر رہا اور حضرت پیر
 عبدالرحمن صاحب اور پیر سید محمود صاحب بھی دعوت اسی طور پر فرمائے وہاں کی
 دعوت سے یہ غلام بھی مشرف رہا طریقہ طعام کا حضرت پیر مصطفیٰ صاحب قبلہ کو پانچواں
 حصہ دیا گیا کہ بہت بڑا ٹکڑا ہے ایک چوکی چوبین اور اس میں طعام
 اقسامہ اقسام کے رکھے رہتے ہیں اور اطراف اوس کے آٹ دس اسم بیٹ کر کھانا
 کھاتے ہیں اور پیر عبدالرحمن صاحب قبلہ کے پاس یہ طریقہ دیکھنے میں آیا کہ تخت
 چوبین دو روئایت نفیس ہوتا ہے اور اوس پر سفید کپڑا فرش ہوتا ہے اور
 اطراف میں اوس کے ٹوک کھانے کیلئے بیٹھے ہیں اور ایک ایک قسم کا طعام
 اوس پر رکھا جاتا ہے جبکہ ایک ایک لقمہ آدمی اوس سے لیا فی الفور وہ طرف
 طعام کو خاد میں اوٹھالیتے ہیں اور دوسرے قسم کا طعام لا کر رکھتے ہیں پھر اوس
 ایسا ہی معاملہ ہوتا ہے ایسے دس بیس قسم کے طعام تبدیل ہوتے اور ترکون میں
 بھی یہی جاری ہے اور صاحبزادے جتنے کہ وہاں میں سب کے واسطے طعام سرکار
 مقرر رہے کہ ہر ہر صاحب زادے کی واسطے نان پختہ وزن کشتی ہو کر جاتی ہے
 اور اکثر ان کے واسطے کچھ نقدی بھی مقرر ہے اور جو صاحبزادے تولد ہو نام ان کا
 دفتر سلاطانی میں لکھا جاتا ہے اور بعد قابل طعام ہونے کے ان کے واسطے
 غلام سرکاری مقرر ہوتا ہے اور جو رباط میں حضرت کے حاضر رہیں ان کو بھی
 طعام دو وقتہ سرکار سے مقرر ہے جیسا کہ آگے گذرا مگر تعلق اس انتظام سب
 یہ نقیب سے متعلق ہے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس غلام کے بارگاہ حضرت
 نبوت الثقلین رضی اللہ عنہ کی بخار سخت مدت دو ماہ تک رہا جب وقت خیمت

پہنچا یہ غلام نے بارگاہ مولیٰ میں چنید اشعار اوس میں اپنی صحت مزاج کیو پہلے
عرض کیا حسب اجازت حضرت پیروم رشد قبلہ کے وہ اشعار روضہ مقدسہ
میں حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے عرض کیا حضرت کے توجہات سے اویس
سے صورت شفا ظاہر ہوئی وہ یہ اشعار ہیں ۵

ای آنکہ نیست درد و جهان مثل تو احد
حقا کہ جملہ خلق بخوابد ز تو مسد
ای آنکہ لامکان مکان رفیع تست
از بہر چہر تست سہا بلاء عم
ای قدرت ز قدرت حق بودہ آشکار
نامید راز قدرت حق دادہ ولد
انوار حق ز ذات تو بودہ آشکار
یا صاحب ابحال و یاسید السند
لطف تو عین لطف خدا بر جهان وسیع
یا غوث بہر بختن و دوازده امام
فضل تو عین فضل خدا بودہ معید
محتاج کس ندارد و نہ بچکس بران
حاصل کنی مقاصد امی جلوه صمد
از لیکہ من علیل روانم مرخص جسم
داری مرا بطل لغال تو تا ابد
برہان غریب گریہ قابل سگان تست
بد ہی مرا شفا روان صحت جسبد
بر حال زار او بکنی ہر زمان مدد
آو جناب پیروم رشد قبلہ آگے سفر میں جو کلمہ ہجری میں اول حج و زیارت
مدینہ منورہ سے فاریع ہو کر جب یہاں بغداد شریف میں حاضر ہوئے حضرت
پیر مصطفیٰ صاحب قبلہ ایک روز جمعہ کے دن عباس شتری سفید رنگ جو وقت
حضرت کے جسد مبارک میں تھا اوتا کر حضرت پیروم رشد قبلہ کو پہنا دے اور
یہ فرمائے کہ میری یادگار ہے حضرت پیروم رشد قبلہ اوس خیابان شریف سے
سرفراز ہو کر آداب بجالائے اور بعد اپنی فروز گاہ پر تشریف لاکر شیعہ عرب

ذکر توحید
باری مہربان
کا جو حضرت
محبوبہ علیہ السلام
عندہ کلمہ پڑھیں
عرض کیا تھا

فلما جئت شيخ للقاء کسانی سیدی خرم العباء
 اذا ما كنت لي باللطف عوناً فلا تنسى الخوید مر بالدعاء
 اپنے ہاتھ سے خط لکھ کر حضرت پیر مصطفیٰ صاحب کی جناب میں گزرا
 حضرت بجالا شاست اوس کا غد کو دست شریف میں لے لئے اور بوقت خیمت
 جناب پیر سلیمان صاحب قبلہ نے بھی یک جہہ بانا تھی گلابی رنگ جو اس وقت
 حضرت کے عبد النور میں تھا اوتار کر حضرت پیر و مرشد قبلہ کو پیٹا دے بعد داخل
 ہونے کے اپنے وطن میں حضرت پیر و مرشد قبلہ و کعبہ وہ دو نوجہ مسافر از ہوتے
 ایک اپنے فرزند اکبر سید شاہ غلام محمد صاحب قادری کو فرما فرمائے اور یک
 اور دوسرا بچے فرزند سید شاہ ملک محمد صاحب قادری کو مسافر از فرمائے
 اور یک جہہ بانا تھی جس کو پیر و مرشد قبلہ اکثر عیدین وغیرہ میں زیب جسم فرماتے
 اوس کو اپنے چھوٹے فرزند سید شاہ حماد قادری کو بیہ تینو جہہ اپنے تینو صاحب زادوں کو
 مسافر از فرمائے پھر اس سفر ثانی میں جب پیر مصطفیٰ صاحب سے مشرف ہوئے
 اول ملاقات میں حضرت پیر صاحب مدوح جناب پیر و مرشد قبلہ کو فرمائے کہ
 میں تمہارے اشعار عربی جو اول سفر میں تم لکھ کر ہمارے پاس گزرتے تھے
 روضہ منورہ میں جناب محبوب بجا فی رضی اللہ عنہ کے گزراں دیا ہے اور یہ علا
 تمہارے اشعار کی مقبولیت کی ہے ابھی تک وہ اشعار حضرت کے روضہ منورہ
 میں موجود ہیں اور پھر اس سفر ثانیہ میں بھی کیوقت حضرت نے خادین کو ارشاد
 فرمائے کہ ہمارا جسے یک لکھرا وہ خادین نے چاہے کہ کورہ جبہ حضرت کا
 جو حضرت نے پہنے نہ تھے لائے حضرت مکرر ارشاد فرمائے کہ جو ہمارا پہنا ہوا

ذکر است حضرت
 محبوب فی الدن
 کے درخت جنات

جب سے اس کو لیکر آؤدہ جبہ شریف جو پہنا ہوا حضرت کا تھا لایا حضرت پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 قبلانے دست شریف سے حضرت پر و مرشد کو پہنائے وقت مراجعت کے بعد اترتے تھے
 شہر نصرہ میں جب یہ فقیر داخل ہوا ایک مکان میں اقامت پذیر ہوا کہ وہ کنارے
 دریا سے دجلہ کے واقع تھا اور اکثر وضو اور غسل کا اتفاق اسی پر ہوا کرتا تھا اور
 اور ایک رفیق تھے کہ انکو تیرے میں مشافی حاصل تھی ایک روز وقت نماز صبح دریا سے
 دجلہ پر یہ فقیر بارادہ غسل گیا اور وضو کر رہا تھا کہ وہ رفیق بھی واسطے پانی لیجا نیلے
 وہاں آئے جب انھوں نے پانی لینے کے واسطے کچھ تھوڑا سا دریائے مذکور میں
 اترے فقیر نے بطور ظرافت اون سے کہا کہ تمکو تیرے میں مہارت ہے مجھے بھی سکھاؤ
 یہ فقیر کو اس فن میں مساس نہیں مگر بعد معلوم ہوا کہ انھوں نے سمجھے کہ اس کو
 تیرا تا ہے اور جن کو تیرا آتا ہے وہ ایسا کہتے ہیں اور تیرے والوں کی یہ عادت
 کہ جو ایسا کہے اس کا ہات پکڑ کے اسکو پانی میں غوطہ دیتے ہیں وہ رفیق فقیر کا
 ہات پکڑ کر دریا میں کینچ لئے اس وقت فقیر کو خیال ہوا کہ شاید میری تعلیم کیواسطے
 مجکو انہوں نے کینچا ہے میں نے اون کو گرفت کر لیا معلوم ہوا کہ تیرے میں
 عادت یہ ہے کہ پانی میں کوئی شخص کسی کو پکڑ ليوے وہ ہر چند تیرے میں
 کیسا ہی مہارت رکھے غوطہ کھاتا اور دونوں شخص غرق ہوتے ہیں معاذ اللہ
 پہر جبکہ انہوں نے اس فقیر کی گرفت سے غوطہ کھانا شروع کئے اور انکو خیال
 اپنے غرق کا ہوا جبراً اس فقیر کا ہاتھ چھوڑ کر الگ ہو گئے اور تیر کر دریا پر
 آگئے یہ فقیر اونکی کتا کشی سے وسط دریا میں چلا گیا جب دیکھا کہ وہ رفیق کنار
 دریا پر کھڑے ہوئے ہیں اور تن تنہا وسط دریا میں واقع ہوں اور علم تساوی سے

بالکل ناواقف تاکہ ورطہ ہلاکت سے خلاصی ممکن ہو دے صورت مایوسی نمود ہو لی
اور جان لیا کہ اجل پہونچ گئی ہے احمدؒ شہادت کی نصیب ہے کہ حدیث
شریف میں وارد ہے الغرق مشہید پر یکا یک دل میں آیا کہ تو اپنے پیر کو
کیون پہولائیں حضرت پیران پیر سنگیر کی جناب میں استغاثہ کیا اور یا حضرت ربیع اللقا
جیلانیؒ شینا لندہ دل اور زبان سے کہا بجز اس کہنے کے ایسا معلوم ہوا کہ
کوئی شخص دریا کے اندر سے اوپر کر دے اور بلا اختیار حرکات اور سکانات
شناوری کے اس فقیر سے ظاہر ہوئے وہ رفیق کنارہ دریا پر کھڑے ہوئے
دیکھ رہے تھے اور اون کو خوب یقین ہوا کہ فقیر کو خوب جہارت ہے اس واسطے
بجانب خلاصی اس فقیر کے متوجہ نہیں ہوئے فقط تماشہ بینی کر رہے تھے جبکہ اسی
حالت میں یک عرصہ گزرا اور دست و پا در ماندہ ہوئے اور طاقت نہی
پہر حضرت کی جناب میں استغاثہ کیا کہ حضرت نے جیسا کہ ورطہ ہلاکت سے بچائے
امید حضرت سے یہ ہے حضرت کنارہ سلامت پر پہونچا دیوں بجز اس استغاثہ کے
وہ رفیق کے دل میں یہ خیال آیا کہ اس فقیر کو شناوری میں راہ نہیں جو عرب کہ
قبوہ خانہ میں حاضر تھے او نکو آواز دی فی الفور دو عرب دریا میں کودے
اور یک رو برو اور یک پیچھے سے آکر اس فقیر کو دریا سے لٹکا لے پہر فقیر نے
اپنے حال پر خیال کیا تو یک گھومت بھی پانی کا شکم میں اس فقیر کے داخل نہیں ہوا
تھا اور اس حالت حیرانی اور صعوبت میں سے لمحہ بھی ہوش و حواس میں اس فقیر کے
جناب پیر سنگیر کی تائید سے فرق نہیں ہوا اور اسی سلامت ہوش و حواس سے
نہار صبح کی ادا کیا احمدؒ علی ذالک حضرت جناب پیر و مرشد قبلہ کا ارشاد تھا

روحانیات از قسم اجنبہ وغیرہ لبذا دسے بصرہ تک سب حضرت کی پناہ مبارک میں
 رہتے ہیں اور بہر ان اور ہر وقت حضرت سے پناہ لیتے ہیں اس واسطے اس بجائے اگر
 کوئی اہل تصرف اپنا تصرف روحانیات پر کرتا ہے تصرف اوس کا اوس جائے
 روحانیات پر نافذ نہیں ہو سکتا ہے سوائے اس بات کے کہ اگر کسی شخص کو روحانیات
 سے کچھ تکلیف اور ایذا پہونچے وہ اہل تصرف ہو یا غیر اہل تصرف اون کو بجز استغناء
 حضرت کے جناب عالی سے چارہ نہیں یہودی لوگ لبذا دشریف میں حضرت سے
 عقیدت رکھتے ہیں عورتیں اور مرد اون کے بکثرت حضرت کی زیارت شریف واسطے
 حاضر ہوتے ہیں سمع ہوا کہ اون کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت کوئی ابنیاری اسرائیل
 ہیں کہ مسلمانوں نے اون کو چھین لئے اور اونکی اکثر یہ عادت ہے کہ کوئی بیماری
 اون کو آوے حضرت کی دہلیز مبارک کی خاک کہا لیتے ہیں خاک دہلیز شریف اونکو
 شفا حاصل ہوتی ہے اور شب جمعہ میں عورت بکثرت زیارت شریف کیواسطے
 حاضر ہوتے ہیں اور ایک قسم کا طعام اوس جائے لاتے ہیں کہ کہیرے کے اندر
 چانول بچہ کرتے ہیں اور اوسکو حضرت کے روضہ مقدس کے پاس تقسیم کرتے ہیں۔
 حضرت کے روضہ شریف کے پاس حاضر ہونے کے واسطے کسیکو ممانعت نہیں خواہ
 مرد ہو یا عورت جالی شریف کے پاس سب لوگ علی العموم حاضر ہوتے ہیں اور
 قبل روشن ہونے دروازہ مبارک کے صبح اور شام کو یک جماعت کثیرہ زائرین باشتغال
 زیارت حاضر رہتے ہیں اور بمجرد روشن ہونے دروازہ شریف کے بے اختیارانہ
 جالی شریف کو آکر بلک جاتے ہیں اور گریہ و زاری سے یک شور مچاتے ہیں سرخیز
 فرورین اونکو منع کریں مگر وہ اپنے کام سے نہیں رکتے ان میں بڑے بڑے

عمر کے لوگ وہاں ایسے حرکات کرتے ہیں کہ جیسے بچے صغیر السن اپنی باپ مان سے
 جس طرح سے باپ سے رہتا ہے وہی اور جب تک بچوں کو اون کی مانگی ہوئی ندیوں میں
 شور و غوغا مچاتے ہیں اور بغیر لئے کے والدین کو نہیں چھوڑتے ویسا ہی حضرت کی
 خدمت میں لوگ روتے ہوئے حاضر ہوتے ہیں اور اپنے حصول مقاصد سے
 شادان و خورم مراجعت کرتے ہیں جناب پیر و مرشد قبلہ جو پھلے بار ۱۲۹۵ ہجری میں
 بار اسو پچا نوے ہجری میں بغداد شریف حاضر ہوئے تھے اس وقت کا حال
 ارشاد فرماتے تھے کہ بوقت یک بیوی نہایت پریشان حال مضطرب و آزاری
 کرتے ہوئے حضرت کی خدمات فیضیاب میں حاضر ہوئی اور اسی حالت اضطرار
 میں اپنے سر کو حضرت کی جالی مبارک پر رکھ دی اور تھوڑی دیر تک ویسا ہی
 سر رکھی رہی واللہ اعلم کیا واردات اون ہیومی کے حال پر گزری اور کیا اونکو
 حصول مقصد پر نثارت ہوئی کہ انہوں نے جب اپنا سرا وٹھائے نہایت ہشاش
 اور ہشاش ہستی ہوئی روانہ ہوئی ہر کس کہ بد نگاہ تو آید بیزار و محروم
 و درگاہ تو کے گرد و بار و پنجاب محبوب بھانی رضی اللہ عنہ کو فرائض ذات میں
 اپنے جد امجد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہے ظاہر آثار می فنا کے
 جسم مبارک محبوبہ میں وہ ظاہر تھی جو کہ جسم مبارک محمدیہ سے خصوصیت رکھتی تھی
 وہی آثار خانی الرسول کے روضہ اقدس محبوبہ پر پیدا ہیں کہ روضہ مقدسہ محبوبہ
 مشابہ روضہ نورہ نبویہ کے کئی امور میں ہے اول یہ کہ قہ مبارک روضہ نبویہ کا
 یکرنگ بنر ہے اور قہ محبوبہ میں تھوڑا اور رنگ سوائے سترنگ کے بھی گل
 میں شریک ہے دوسرا یہ کہ اطراف روضہ نبویہ کے ہر جانب میں مسجد نبوی

واقع ہے ویسا ہی اطراف روضہ محبوبیہ کے ہر جانب میں مسجد واقع ہے روضہ
نبوی کے اطراف میں جالی ہے ویسا ہی ہے روضہ محبوبیہ کے اطراف میں جالی
مگر فرق یہ ہے کہ فرار اطہر نبوی سے کچھ فاصلہ پر ہے اور فرار مقدس محبوبیہ جالی درجہ
ہے اگرچہ روضہ اطہر روضہ مقدس نبوی کے مسجد ہے مگر سب جوانب روضہ میں مسجد
برابر نہیں ہے بلکہ کسی جانب میں روضہ منورہ کے مسجد زاید واقع ہے اور کسی جگہ
کم ایسا ہی روضہ محبوبیہ کے اطراف جو مسجد واقع ہے کسی جانب زیادہ اور کسی جانب
کم ہے اور جس طرح کہ زائرین کو خواہ عورات ہو دین پامردین صغیر ہوں یا کبیر روضہ
منورہ نبوی میں ممانعت نھیں ویسا ہی روضہ محبوبیہ میں زائرین کسی قسم کے ہتھکنڈ
ممانعت نہیں ہے صحن مسجد نبوی میں درخت خرما نصب ہیں صحن مسجد روضہ
محبوبیہ میں بھی درخت خرما ہیں اور ایسے بہت امور تشبیہات کے روضہ نبوی
اور روضہ محبوبی کے مابین ہیں کہ قلم میں نہیں آتے دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں
اور ایک جانب میں روضہ محبوبیہ کے ایک درجہ مسجد میں یک مدت مدید سے یک پیر
کبیر سن نہایت جلیہ زہد و اتقا سے متخلی ہیں ساکن ہیں اور اونکی بھہ عادت ہے کہ سو
جواب سلام کے کسی سے گفتگو نہیں فرماتے اور سوائے قصائے حاجت بشری کے
اپنی جائے سے حرکت نھیں کرتے اور ہمیشہ اون کے درجہ مسجد کا مسد دور رہتا
ہے کسی سے ملاقات بھی نہیں فرماتے اگر لوگ باشتیاق لقا اون کے حاضر ہوں
تو یک ساعت ملاقات کرتے ہیں کہ جن قدر جواب و سلام اور مصافحہ ادا ہو سکے
اور اکثر ترک اور عسکری اون کی خدمت گذاری زاید کرتے ہیں اور کہانا اور
پانی کے بھی وہی لوگ خبرداری کرتے ہیں حضرت سید میر مصطفیٰ صاحب قادری

اون کا حال بیان فرماتے ہیں کہ وہ مرد بزرگ فیض یافتہ حضرت سید علی صاحب
 خدزی علیہ الرحمۃ جدا مجد حضرت کے ہیں اور حضرت پیر صاحب کی چلی جانب سے بھی
 نمازیں اور انکی خدمت نگہداری کے واسطے مقرر ہیں اور انکی عادت ایسی ہے کہ اگر
 اون کے روبرو جو رکابی کہ بمقدار کھنڈ سے زاید نہ ہو دے اوس میں اون کا
 طعام لیجاوین تو قبول کرتے ہیں اور اگر رکابی اس قدر سے زاید ہو اور اون کے
 آگے لیجاوین فی الفور ستر د کرتے ہیں اور قبول نہیں کرتے اور وہ نہایت کثیر البکاء
 اکثر انکی آنکھوں سے اشک جاری رہتے ہیں یک وقت کسی موقع پر حضرت
 پیر و مرشد و کعبے حضرت سید پیر مصطفیٰ صاحب قادری سے تصنیف کتاب محی الکوثب
 کا حال بیان فرمائے کہ اس خادم سے یہ کتاب تصنیف ہوئی ہے حضرت پیر صاحب
 کمال سرور سے فرمائے کہ ہمارے واسطے بھی یک نسخہ اس کا ضرور پہنچا یہ بشارت
 قبولیت تصنیف کتاب کی ہوئی و الحمد للہ علیٰ ذلک اللهم صل علی سیدنا محمد
 و آلہ سیدنا محمد علی ولدہ الشریف غوث الاعظم و بادک و سلم
احوال بلندہ کر بلائی معلیٰ پیر نیا د شریف سے بجانب کر بلائی معلیٰ کے
 بسواری چھروانہ ہوتے ہیں عادت یہ ہے کہ گجاوہ لکڑی کا بطور دو کرسی کے
 بنا کر دو جانب چھکے کر باندھ کر اوس میں دو شخص بیٹھتے ہیں اوکڑاس کے واسطے ساکھو ر
 شقد فکے بناتے ہیں اور جس پر سایہ نہ ہو اوسکو محل کہتے ہیں اور بہ نسبت محل کے
 گجاوہ میں جا بے زاید اور محل میں جائے کم و تنگ ہوتی ہے اور کرایہ بھی گجاوہ کا زاید
 ہوتا ہے کر بلائی معلیٰ تک بندہ اد شریف سے کے چودہ فرسنگ ہے کرایہ سات قرآن
 اور ہر قرآن پانچ قرآن کا دو رو کھدار روپیہ کے بارہ قرص ہوتے ہیں بڑا فرق اس میں ہے

احوال کر بلا
 مسکن ۱۲

کہ تمام بلاد محروسہ میں اس دولت علیہ کے قرض نام جالیس پارہ کا ہے اور پارہ
 ایک دیوانی یا مصریہ کا نام ہے بخلاف اقلیم عراق کے کہ وہاں دس پارہ کو ایک
 قرض کہتے ہیں اور قرآن سکہ خسروان ایران ہے چاندی خالص سے ہوتا ہے
 حاصل بھیہ کہ صبح سے شام تک جب خچر پر سوار ہو کر حلیں تو مسیب یک مقام کا
 نام ہے کہ کنارہ قرات پر واقع ہے پونچتے ہیں اور کشتی کے پل سے عبور کر کر دہا
 ایک مسافر خانہ میں کہ بڑا عالیشان ہے کہ اکثر مسافرین اس میں مقام کرتے
 ہیں اور بہت ادا م پاتے ہیں کہ یہ مقام قصبہ یک ہے کہ ہر دو طرف فرات کے
 آباد ہے اور بغداد شریف سے نو فرسنگ راہ پر ہے اور کر بلائے معلی وہاں ہے
 پانچ فرسنگ ہے اور ہر دو فرسنگ پر ایک مسافر خانہ پختہ اور بڑا عالیشان تیار
 کئے ہیں عادت یہ ہے کہ جب ایک پہر رات گزرے دروازہ مسافر خانہ کا
 بند کر دیتے ہیں بعد اس کے جو قافلہ کہ آوے اور ان کے لئے دروازہ کھول دیتے ہیں
 اور بعد لوگ داخل ہوئے کے پہر بند کرتے ہیں اور صبح ہوئے تک کسی کو
 مسافر خانہ سے جانے نہیں دیتے تاکہ کسی کا مال کوئی چوری کر کے نہ لے جاوے
 جب نماز صبح کا وقت آئے دروازہ مسافر خانہ کا کھول دیتے ہیں اور قافلہ روانہ ہوتے ہیں
 ہر مسافر خانہ کے قریب میں نہر پانی کی ہوتی ہے اور دروازہ کے قریب میں
 چار پانچ دوکانیں ہستی ہیں کہ اکثر سامان ضروری مثل غلہ اور گوشت وغیرہ
 اور دوکانوں میں فروخت ہوتا ہے مگر نہایت گران قیمت سے ملتا ہے
 اور ایک میل کے فاصلہ پر مسیب دو گبن ہیں بڑے سبز رنگ کے کہ دور سے
 نمایان ہوتے ہیں اس میں مدفن صاحبزادگان حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہما

ذکر مسیب
 ذکر فرار صحرانہ
 سفر سحر

اور نزدیک مسید کے ایک نہر پانی کی کہودی ہیں کہ کربلائے معلیٰ تک پہنچا
 ہیں کہتے ہیں کہ وقت کربلائے معلیٰ کے وہ پانی کہ جس کے لب پر حضرت سیدنا
 عباس بن علی رضی اللہ عنہما شربت شہادت پئے نہر ایک فرات سے تھی کہ ایک
 صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علقمہ نام اوسکو کہو دے تھے اور فرات کے
 نام کے سات مشہور ہوئی ورنہ اصل فرات کربلا میں نہیں ہے اس واسطے کہ وہ
 نہر مسید کے نیچے سے روان ہے اور جب بسبب گزبے زمانہ دراز کے
 وہ نہر کم ہو گئی اور ملک عراق خسروان ایران سے قبضہ میں قیصر روم سلطان
 سلیمان خان کے آیا سلطان موصوف جب دیکھا کہ پانی کربلا میں نہیں ہے
 واسطے کہو دے اس نہر کے حکم دیا دوسرے روز قافلہ مسید سے روانہ ہو کر
 تمام راستہ اوپر کنارہ اس نہر کے رہتا ہے یہاں تک کہ ظہر کی نماز کے وقت
 فائز اوس مکان فلک آستان میں ہوتے ہیں اطراف کربلا میں فصیل اینٹ اور
 کچے کے کچھنی ہوئی ہے اور اطراف اوس کے ایک میل تک نخلستان ہے اوس
 چار دروازے ہیں ایک باب لجداد دوسرا باب الحیر تیسرا باب الحجۃ چوتھا باب
 الجف اور نہر نیچے سے اس دیوار کے کتان پہلو سے قبۃ عمر بن یزید رباحی کے
 دو تین فرسنگ تک گئی ہے اور اندر فصیل کے شہر سے متوسط نہایت آباد باراد
 میں دکانیں نقائیں اجناس اور عمدہ اشیاء کے سات مالا مال ہے رہنے والے
 وہاں کے اکثر اہل ایران اور بعض ہندوستان اور تہوڑے عرب ہیں لیکن
 تمام شیعہ ہیں سوائے حکام ترک اور عساکر کے دوسرا اہل سنت دیکھنے میں
 نہیں آیا لکن ایک مغزو راہیہ کہتا تھا کہ ایک محلہ انو سے بلکہ انب شہر آباد ہے

سرحد
 سرحد
 سرحد
 سرحد

درمیان شہر کے حرم اقدس حضرت امام انام علی جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے
 ہر چار طرف حرم کے دیوار ہے بلند منقش اور رنگین چھ دروازے اوس میں رکھے
 ہیں ہر ایک بنقش و نگار و لفیہ چاندی سے آراستہ کئے ہیں اور درمیان
 صحن اوس کے اوپر دو ذرا اعلیٰ قبة مقدسہ ہے زر سے مڑا ہوا چمکنا ہوا معلوم ہے تو
 گویا اینٹھ اوس کی سونے سے بنائے ہیں دو منارہ ہیں منقش روغن چینی کے ساتھ
 اور اطراف امین اس کے یک دالان ہے بڑا و اقدار عالیشان ہے اور اندر
 قبة شریف کے آئینہ مصفا کے سات مَصْنَع کہ لبان اوس کا لکھنے سے باہر ہے
 اور درمیان اوس کے تحریرات ہیں زرین گل و برگ کے ساتھ مانند ثریا و
 پروین کے کہیں ہوئے درمیان قبة مقدسہ کے جالی ہے چاندی سے اوس میں
 مرقدا امام دنیا و دین ہے اور پھلوئے امام پرشہ گام فرزند نوجوان جاب علی اکبر
 آرام فرماتے ہیں ان ہر دو مرقدا نور پر یکے تابوت غلاف سین سے پھنسے
 ہیں اور جالی انور اور تابوت اطہر پر اشعار اور عبارات و منہ خط ہائے اجمہ
 لکھے ہوئے ہیں اور الواح زراندود ہر دو طرف میں اوس کے لٹکے ہوئے ہیں
 ہر یک لوح میں عبارت سلام اور زیارت کے لکھی ہوئی ہے تاکہ اگر مژور نہ ہو
 اوس کو پھر زیارت حاصل کریں اور زمین وہاں کی تمام سنگ مرمر سے منقش
 کہ اوس میں مدفن حضرت قاسم ابن حسن اور دوسرے اقارب اور اصحاب
 حضرت امامت ماب کے اور طرف جانب غربی کے دالان میں جالی لٹکے اندر قبر
 حبیب ابن مطاہر صحابی کی ہے کہ سفاقت امام میں اس چائے پر شہرت شہادت
 نوشت خرمائے اور اسی طرف یک تھ خانہ ہے کہ اوس میں غار شکل قبر سنگ مرمر

مسجد
 حضرت سید الشہداء
 رضی اللہ عنہما

مسجد
 امام قاسم
 رضی اللہ عنہ

مذکر شہید
نام حسین
رضی اللہ عنہ

بنائے ہیں کہتے ہیں کہ وہ مقام مذبح امام عیسیٰ فرزند سید الانام کا ہے جہاں
عن ذالک امن ابجد اور بجانب قبلہ کے کہ مابین مغرب اور جنوب کے یک سائبان
ہے کہ دوسری میں مواجہ حضرت کے منبر جو میں رکھے ہیں اوس پر مرثیہ خوانان اور
واعظان بیٹھ کر جو کچھ کہ رطب و یابس زبان پر آتا ہے باور دلہند گاتے ہیں اور صد
مردین اور عورتیں نالہ اور ماتم کرتے ہیں اور جانب شرق حرم شریف کے کنارہ
تیسرا اذان کے واسطے بنائے ہیں اور اسی طرف پھلوے حرم شریف پر باب
حرم شریف پر اندون میں ایک آبدار خانہ نقش و نگار خوش آئین کے سات
والد سلطان روم کے جانب سے تیار کئے ہیں اور انگریزی اوسکی سید محمد صاحب کو
جو کہ اہل سنت جماعت سے ہیں سلطان کے جانب سے جو لوگ کہ بندہ شریف سے
اوس طرف جاتے ہیں اکثر سجادہ صاحب سید صاحب موصوف کے نام پر لکھا
تحریر فرماتے ہیں پس یہ صاحب اور بھائی اون کے سید محمود صاحب کمال آرام
زیرین کو اپنے مکان میں اوتارتے ہیں اور کھلمبغی اونکی خدمت فرماتے ہیں جو
والان کہ اطراف گنبد شریف کے ہے وہ غرب کے جانب واقع ہے اور وہی
نازگاہ عورتوں کی ہے اور جانب روضہ مطہرہ سے اوس والان کو سنبھا
آہنی کے سات بند کئے ہیں اور جانب شمال واسطے نماز مزدوں کے مکشوفے
اور داخل روضہ مطہرہ میں ہے اور جانب شرق کے قطعات جدا گانہ ہیں انہیں
عمار اور امرا کی اور نشست گاہ طلبہ اور مدرسان کی قرار داد ہے اور طرف
جنوب کے یک درجہ ہے سائبان کے ساتھ اوس میں نشست گاہ ضرورین اور
مرثیہ خوان کی ہے اور اسی طرف سے آفاق باریاب حضور پر نور ہوتے ہیں اور

محرم شریف میں صد ہا دوکانیں دوکاندار بباط و الکر اجناس نفیسہ اور شیا
 غریبہ اور تبرکات اس وقت بقیہ علیہ کے فروخت کرتے ہیں اور ہمیشہ اس مقام حبیب لاٹک
 کرام میں اثر و حام اور ہجوم زوار کا رہتا ہے ہر روز و شب مانند ایام محرم کے
 رہتا ہے ہر روز جنازہ ہاے مرد اور عورتوں مرے ہوئے کہ اکثر ایران کی
 زمین سے اور بعضے بلاد سے بخروں اور گدہوں پر اٹھا لاکر محرم شریف میں
 دفن کرتے ہیں اور پامال ہونا قبروں کا اپنے مذہب میں باعث مغفرت کا
 شمار کرتے ہیں حکم ترک لانے والوں سے اموات کے حصول زاید لیتے ہیں
 اس پر بھی اس قدر اموات لانے ہیں کہ حساب نہیں آتے ہندوستان کے
 عربستان اور روم اور ملک شام کا سیر کیا مگر اس قدر قافلہ اور کاروان تیسرے
 بلند اور شریف کے کربلائے معلیٰ اور نجف اشرف تک دیکھنے میں آئے اور دوسری
 جائے دیکھنے میں نہیں آئے اور اطراف فیح امام ہام کے اس قدر اثر و حام
 رہتا ہے کہ بیان سے باہر ہے یک نالان اور دوسرا گریان اور ہمیشہ سے
 بادل بریان روضہ مقدس کے چپان اور یہ ہجوم عموم ایام میں رہتا ہے اور
 ایام مخصوص میں کہ وہ ایام میں نزدیک ان لوگوں کے زیارت ان عتبات عالیات
 کے کرنا اجر فراوان روایت کیا گیا ہے کثرت زائرین ایسی ہوتی ہے کہ
 بسبب اثر و حام کے راہ گداز گاہ آدمیوں پر تنگ ہو جاتی ہے اندر شہر مبارک کے
 درمیان شرق اور شمال کے فراز اطرہ حضرت عباس ابن علی رضی اللہ عنہما کا ہے
 اور اس کو بھی حرم کہتے ہیں درمیان میں اس حرم شریف کے گنبد ہے بڑا منقش
 وUGHن چینی سبز رنگ سے دمنارہ ہیں بلند اور اندر گنبد کے تمام آئینہ بندی ہے

ذکر زوار عباس
 ابن علی رضی اللہ
 عنہما

اور اطراف فیح اطہر حضرت کے مشکبے زرا ندو اور صحن حرم میں تھوڑے سے
 دو گاندہ میں اور چند ستھے آب فرات سے مشکین بہر کر مانند ساقیان خلد برین کے
 زائرین کو سیراب کرتے ہیں درمیان میں اوس عتبہ امامت کے اس آستانہ
 کرامت تک بازار ہے کہ ہر قسم کے اشیاء اور سامان وہاں دستیاب ہوتا ہے
 اور باب انجمن کے چند قدم باہر جاوین تو وہاں ایک باغ ہے پختہ اوس میں
 بمقام خیمہ گاہ اہل بیت کرام جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے قبہ بنا
 ہیں اور اطراف میں اوس قبہ کے چند قبہ ہیں چھوٹے بیک شکل خیمہ رفقا ئے دست
 کو بست کے بناے ہیں اور عقب میں اوس کے ایک قبہ اور بے چھوٹا سا کچا
 خیمہ بہار واری اور حجرہ شب زندہ داری حضرت امام الساجدین سید الصابر
 سیدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ کے اور تھوڑے فاصلہ پر وہاں سے
 ایک حصار ہے چھوٹا درمیان میں اوس کے گنبد ہے بڑا عالیشان
 درمیان گنبد کے زرا ندو دجالی کے اندر نیچے تابوت چوہن کے مرقہ
 انور عرب بن یزید الرباحی کا ہے رضی اللہ عنہ وعن سائر الصحاب سیدنا
 حسین بن علی علیہما السلام اور ضرور المر ایک شخص ہے عربی زرا د وقت
 زیارت کے سلام بلیغ پڑھاتا ہے کہ دل مشتاق کو ہلا دیتا ہے تین شب
 وہاں خجروالے رہتے ہیں اور پھر وہاں سے بارادہ زیارت شاہ نجف کے
 نجف اشرف کے طرف روانہ ہوتے ہیں اور ایک شب راستہ میں مقام کرکر
 دوسرے دن شہر نجف میں داخل ہوتے ہیں نجف شہر ایک ہے اطراف میں
 اوس کے بھی حصار ہے بلند اور پختہ اور اوس میں نہر ایک ہے پانی کی فرات سے

ذکر مقام خیمہ گاہ
 اہل بیت کرام

ذکر مقام حیات
 اور بیار واری
 حضرت امام حسین
 رضی اللہ عنہ کا

ذکر مقام
 شہر نجف

کہ حسب حکم نواب آصف الدولہ فرما روئے لکھنؤ کے نیچے سے مسیبت کے
 کھودے ہیں اور کوٹہ تک پہنچا ہے ہیں اور اون دنوں میں بسبب مرور اس نہر کے
 معادن نمک پر سے پانی اوس کا شور تھا تھوڑا شیریں اور نہر مذکور بسبب دیہور کے
 اور سیلان فرات کے وسیع ہو کر اب پانی اوس کا زیادہ نصف فرات سے ہے اور منہ
 کشتیاں مال تجارت اور قبائل کے روز و شب اوس میں روان ہیں اور پانی اوس کا
 کو سون شادابی بخش کشت و زار اور افزونی رسان خرائین آل عثمانیہ کا ہے چلو
 عمدہ اوس جائے پر ایمان اور روم سے آئے ہیں اور جو عمدہ اور بختہ چانول ہوتا ہے
 اوس کو عنبر بولتے ہیں اور شہر نجف میں چند بازار ہیں اطراف میں حرم مرتضوی کرم
 وجہ کی کہ اون میں تمام انبیاء ضروریہ اور اجناس مختلفہ ملتی ہیں اور اسقہ آب فرات
 نہر ہندی سے لا کر یک مشک دو قمری کو بیچتے ہیں اور نان وغیرہ کی ہوئی مثل بغداد
 شریف اور کربلا معلیٰ کے بکیتی ہے اور جانب شرق اور جنوب بلد کے چشمہ ہے بڑا طولا
 بقدر یک فرسنگ کے بمجاورت معادن نمک کے اکثر پانی اوس کا شور رہتا ہے
 اور ایام گرام اور موسم بارش میں قدر سے شیریں ہو جاتا ہے اور اوس چشمہ کو دریائے
 نجف کہتے ہیں حرم محترم مربع ہی ہر جانب محرابیں ہیں منقش نگار نگار اور اندر
 محرابوں کے واسطے سکونت طلبہ اور مجاورین کے جائے یک تیار کئے ہیں اور
 صحن حرم شریف میں فرش ہے پتھر کا اور نیچے اون پتھروں کے قبور ہیں نختہ تیار
 کئے ہوئے لاشہائے بمیشار ایران وغیرہ سے لا کر یک کڑی پتھر کی اوٹھا کر اوس
 لاش کو اوس میں ڈال کر پھر اوس کڑی کو پتھر کے دیباہی برابر کر دیتے ہیں لاکھ تا ہم
 اہل حرم بوسے اوس کے ہاموں نہیں بہتی قبہ مقدسہ صحن حرم شریف میں نہایت

نہر روضہ
 جناب علی نقی
 رضی اللہ عنہ کا

بلند ہے سراسر زرا ندود پہاں تک کہ ہر دو منارے اور محراب اور دروازہ بھی
خشت زرا ندود سے تیار کئے ہیں اور اندر محرابوں کے تمام آئینہ بندی ہے
اور باقی مقعر قبہ شریف نقش لاجوردی اور زر سے منقش ہے اور درمیان قبہ
اطہر کے جالی ہے چاندی کی کہ بحال زیب و زینت اور صفت ہائے دل فریب
تیار ہے اوس کے اندر یک اور جالی ہے نو ہے کی اوس جالی نو ہے کے اندر
تا بورتے سیم اندود مرقد اطہر امام المسلمین یعسوب الدین اسد الدنایا
امیر المومنین سیدنا و مولانا حضرت علی ابن ابی طالب کی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ رضی اللہ
عنه وعن اولادہ واجابہ اجمعین اور درجہ دوم میں کہ اطراف قبہ مقدسہ کے ہے
جائے نماز مزدوا اور عورتوں کی ہے اور تھوڑے قبور سلاطین وغیرہ کے
حجرات بیرونی میں ہیں اور جانب شرق کے روبرو قبہ اطہر کے چوتراہ ہے بلند قبہ
دو دراج کے اوس پر منبر جو میں رکھ کر وعظ کہتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور
اطراف گنبد شریف کے ہر طرف طلبہ علم بحث اور تکرار میں علم کے مشغول رہتے ہیں
بلکہ تمام اہل شہر کا بھی معمول ہے اور اہل تشیع اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت آدم اور نوح
علیہما السلام و علیہما السلام جنس حضرت امیر المومنین کے اور حضرت ہود اور صالح
علیہما السلام گنبد میں کہ باہر بلند شریفی کے ہے درمیان میں مقابر مومنین کے
مدفون ہیں ہمیشہ سلام مرتضوی میں مزورین اسرار انباء کے شریک کر کے سلام
پڑاتے ہیں اور اندر حرم شریف کے سمت مغرب یک مکان ہے راستہ اوس کو
ملکیہ کہتے ہیں شیخ اوسکا ترکی ہے اہل استنبول سے نہایت ذی خلق اور مرد جہان
دیدہ اور خصایل پسندیدہ سے آراستہ حنفی المذہب مجددی المشرب اور بزم

تسنن جو چاہتا ہے شیعوں کو کھتا ہے اور بر ملا تکفیر اون کی کرتا ہے لیکن نبوی
 شخص اہل تشیع سے متعرض اوس کا نہیں ہوتا ہے اور یہ برکات سے حکومت
 آل عثمان کی ہے ورنہ اہل نجف بسا یہ بلند پایہ اسد اللہ غالب کرم اللہ وجہہ کے
 نہایت شجاعت اور تھور کے سات موصوف ہیں جس وقت کہ حکام دیار کو قرب
 وجوار میں اتفاق جنگ کا ہودے اوسی ہزار دو ہزار مرد کارزار لیتے ہیں اور
 لڑائی کے واسطے روانہ کرتے ہیں با این ہمہ شجاعت آدمی یہاں کے اور کہا
 معلیٰ کے نہایت خلیق اور ملایم طبع اور کلام ہیں اور ہر دو مقام پر اور کاظمین
 اور سرمن رائے میں بھی کسی شخص کو کسی شخص کے سات کوئی طرح کا خراجت نہیں
 مگر انکے حکومت اہل تسنن کی ہے مگر اہل تشیع حملی بالطبع ہیں بلا تقیہ بات چھوڑ کر
 بر ملا نماز پڑھتے ہیں اور با انکے اہل تشیع ہیں اگر اہل تسنن سے کوئی اوجہا پر جاوے
 کچھ اون سے تکلیف نہیں دیکھنا ہے اگر کوئی سنی سختی بھی کرے وہ لوگ
 صلح سے پیش آتے ہیں اور شہر نجف سے شہر کوفہ نہایت قریب کے زاید یک پہر کی
 راہ کے نہ ہوگا بلکہ شہر کوفہ میں سے کلس اور قبة اور منارہ مبارک درگاہ حضرت
 حیدر کرار کی نمایاں ہوتی ہے اب کوفہ میں بحر خید کلبہ اعراب کے عمارت نہیں ہے
 اور اوس جائے سے جامع نصف میل پر ہے قریب جامع کے چند دکانیں
 ہیں میوہ اور طعام کے اور نزدیک جامع کے کوئی آبادی نہیں ہے جامع کو
 دو دروازہ ہیں اندر دروازہ اولے کے ایسے ہی دکانیں اور چند مستراح
 اور یک چاہ ہے اور تین چھوٹے حوض ہیں اور دوسرے دروازہ کے اندر
 ذات مسجد ہے خیلے وسیع اور مسج اور بجانب قبلہ دو دالان ہیں پتھر اور لچری

شہر کوفہ کا

بنیاد کئے ہوئے اور بازو کے منبر پر محراب امام مین قتل گاہ سیدنا امام سیدنا مولانا
 امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ گاہ ہے اور ہر سہ جانب میں حجر است
 و منبر لہ ہیں واسطے فرود گاہ زائرین کے اور درمیان میں صحن مسجد کے جن
 ہے مشمن کہتے ہیں کہ وہ موضع تنویر ہے کہ طوفان نوح علیہ السلام میں ابتداء
 پائی اوس میں سے جوش کیا تھا اور چند محراب صحن مجددین بنیاد میں بنام انبیاء
 اور نمائندہ اور سلعار کے وہ مشہور ہیں جیسا کہ کہتے ہیں محراب ابراہیم اور محراب
 آدم اور نوح اور محراب حضرت حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما اور محراب جبریل وغیرہ علیہ السلام اور زائرین ہر محراب میں دو گانہ نماز کا
 ادا کرتے ہیں اور باہر مسجد کے جانب شرق کے جانب احاطہ دوسرا ہے اوس میں
 بھی ہر طرف میں محراب ہیں فرود گاہ زائرین کے واسطے بجانب جنوب کے
 ملحق جامع سے یک زاویہ میں اوس یک مکان میں مرقد انور حضرت
 سیدنا مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہما کا ہے اور یک زاویہ میں مقابل زاویہ مرقد
 انور حضرت سیدنا مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کے مرقد شریف ہانی ابن عروہ کا
 ہے اور باہر جامع کے بہ فاصلہ چند قدم کے قبة منبر رنگے کے بجائے
 مکان مبارک حضرت جناب امیر المومنین حیدر کرار سیدنا مولانا علی ابن
 ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے تیار کئے ہیں پس پھر واسطے یک شب
 نجف اشرف میں حاضر رہ کر روانہ وہاں سے ہو کر بعد یک شب کے پھر
 داخل کر بلائے معلیٰ میں ہوئے اور وہاں یک شب مقام کر کے پھر
 روانہ وہاں سے ہو کر مقام بہ مقام مسافر خانوں میں اترتے ہوئے

منبر
 فرزند نوح
 نوح علیہ السلام
 کا منبر
 و کرم اللہ وجہہ
 و آدم و نوح علیہ
 السلام
 و ابراہیم
 و جبریل علیہ السلام
 و مرقد انور
 سیدنا مسلم
 بن عقیل رضی
 اللہ عنہ
 و مرقد شریف
 ہانی ابن عروہ

مقرر ہین پائی تھی جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں دفتر مقرر
 پائے اہل دفتر کو تاریخ کی ضرورت ہوئی حضرت نے اس باب میں مشورت
 فرمائے کسی کی رائے مقتضی ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تولد شریف
 تاریخ قرار پائے اور بعضوں نے کچھ حضرت کے بعثت سے تاریخ مقرر ہوئی یہاں
 تک کہ اجماع صحابہ سے تاریخ ہجرت سے آنحضرت کے مقرر ہوئے بعد اس کے
 اختلاف ہوا کہ سال کس ماہ سے ابتدا کیا جاوے پھر قرار پایا کہ شروع
 ماہ محرم سے ہووے اس واسطے کہ شروع سال ہجرت میں محرم سے ہے اور
 اور یہ ماہ وہ ہے کہ اس میں حجاج بعد ادائی حج کے اپنے وطن کو روانہ ہوئے
 ہیں سید المرسلین سیدنا یونس شفیعنا وحبیبنا مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم رحلت شریف حضرت کی صبح قول پر ترسٹ سال کے سن میں ہوئی
 اور حضرت پالیس برس کی سن میں مبعوث الی کافۃ الانام ہوئے مدت بعثت حضرت کی
 تیس برس ہوئی بعد حضرت کے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق افضل البشر بعد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلیفہ حضرت کے ہوئے مدت خلافت حضرت کی دو سال
 اور تین ماہ دس روز ہے یا دو سال چار ماہ ہے اور ۳۴ روزہ شنبہ یا شب
 یکشنبہ باختلاف روایت بائیسویں جمادی الآخر میں حضرت کی رحلت ہوئی بعد
 سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور لقب امیر المؤمنین حضرت کے وقت سے
 جاری ہوا اور حضرت کے وقت میں نگہداشت بلدہ کی شب میں اور نماز جہازہ اور
 تراویح بجماعت مقرر پائے ضرب درّہ اور ساخت اس کا ایکاد حضرت کا ہے۔
 جزاء اللہ عنا خیر کثر اداء حضرت کے وقت میں فتح ملک عجم اور عراق اور شام اور مصر
 و بجا دیوے

من
 تاریخ ہجری
 سے
 پائی

من
 رحلت اور
 رحلت شریف
 آنحضرت کا

من
 ذکر خلافت
 سیدنا ابوبکر
 الصدیق رضی
 اللہ عنہ

من
 ذکر خلافت
 سیدنا
 عمر رضی اللہ عنہ

من
 ذکر خلافت
 سیدنا
 عثمان رضی اللہ عنہ

من
 ذکر خلافت
 سیدنا
 علی رضی اللہ عنہ

اور اسکندریہ ہوا اور شیوع اسلام اور شوکت دین میں نہایت ترقی ہوئی بارہ ہزار
 مسجد و منبر حضرت کے عہد خلافت میں تیار ہوئے اور پھلی وسعت مسجد الحرام اور
 مسجد نبوی میں حضرت کے ہی وقت میں ہوئی رحلت حضرت کی سنہ چوبیس یا تیس
 ہجری میں ہوئی مدت خلافت حضرت کی دس سال چھ ماہ ہے اور سوائے اس کے
 بھی اور روایات اسباب میں ہے خلیفہ سوم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ میں شہادت
 حضرت کی روز جمعہ انھوں نے وایح ۳۵ھ میں مدت خلافت حضرت کی دس روز کم
 بارہ سال ہے اور حضرت کی خلافت میں بہت بلاد ہند کے فتح ہوئے خلیفہ چہارم
 اسد اللہ الغالب سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ شہادت حضرت کی
 شب انیسویں ماہ رمضان شریف سنہ چالیس میں ہوئی من بعد حضرت
 حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور چھ ماہ دس روز مسند خلافت پر تشریف
 رکھ کر اپنی رضامندی سے تفویض امر خلافت ظاہری پچیسویں شہر ربیع الاول یا
 پندرہویں جمادی الاول ۳۵ھ الیہ کو فرمائے اور وفات حضرت کا ۳۹ھ یا
 پچاس یا یکاون میں ہوا یہاں تک خلافت راشدہ کی متوائف حدیث نبوی کے
 تیس سال ہے تمام ہوئی پہر خلافت بنی امیہ شروع ہوئی جملہ خلفائے بنی امیہ
 چودہ شخص میں اور جملہ مدت خلافت بنی امیہ بیانو ۷۵ برس ہے یا یکیا نو
 برس اور نو مہینے اور پانچ روز ہے اور مسند خلافت انکی ملک شام میں رہی
 اور عاملین ان کے ملک شام وغیر میں مقرر ہوئے اول ظفار بنی امیہ حضرت
 معاویہ رضی اللہ عنہ بنی انھوں نے بیس برس خلافت کئے بعد یزید کو تفویض
 کئے اور رحلت حضرت کی سنہ ۶۰ھ میں ہوئی انھوں نے بنی سال سات ماہ

۱
 ذکر خلافت
 سیدنا عثمان
 رضی اللہ عنہ

۲
 ذکر خلافت سیدنا
 حضرت علی ابن
 ابی طالب رضی اللہ
 عنہ

۳
 ذکر خلافت
 سیدنا امام
 مجتبیٰ رضی اللہ
 عنہ

۴
 ذکر خلافت بنی امیہ
 اول معاویہ

۵
 ذکر خلافت
 سیدنا معاویہ

جیسا کہ آئے تھے تین روز میں داخل شہر بغداد شریف میں ہوئے ہیں اور
 یہہ پھر والوں کی عادت مقامات کی مقرر ہے اگر کوئی شخص اس سے زیادہ
 ان مواضع بہتر کہ میں ارادہ حضوری کرے تو تمام قافلہ کے پھروں کا اور پھر والوں
 خرچہ دیوے جب تک چاہے حاضر رہے و صلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہٖ اجمعین
خاتمہ فن سیر اور تاریخ میں ہر چند کہ بظاہر اس فن کو اس کتاب سے چندان
 تعلق نہیں مگر سلاطین اہل اسلام سے خدمت گزاری حرمین شریفین زاد ہما اللہ
 شرفاً و تعظیماً متعلق رہے چنانچہ فصل سوم باب اول اور فصل نہم باب دوم
 اجمالاً ان سلاطین کا ذکر ہوتا تاہم جب تک کہ تفصیل حالی معلوم نہ ہو اطمینان
 کلی حاصل نہیں ہوتا و دوسرا فائدہ اس سے نظر آیا کہ اس فن میں کتابیں مبسوط
 میں بنظر طوالت لوگ اس طرف نظر نہیں کرتے اور علم تاریخ میں بہت سے فوائد
 ہیں ان سے بسبب طوالت کتب کے محروم رہتے ہیں تیسرا امر یہ مد نظر رہا کہ
 بڑی سلطنت اسلامیہ فی الحال سلطنت روم ہے اور سلاطین روم کی تاریخ
 اس بلا و ہند میں بہت کیاب بلکہ معتاب ہے اس فقیر نے بضاعت نے چند اجزاء میں
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور احوال صحابائے کرام اور نبی امیہ کے سلاطین
 حال تک سیر اور تاریخ تمام کیا اور سلطنت روم اور سلاطین مصر کا بھی حال لکھا
 ناظرین سے یہ امید ہے کہ اگر کچھ اس میں اس قلیل البضاعت سے باقی قضاے
 بشریت سہو و نسیان ہو صاف فرمانا اور اصلاح کرنا و سد المنہ و منہ القول اور کتابت
 ذیل سیرۃ محمدیہ تصنیف مولوی کریم علی الدہلوی اور تاریخ خلفاء تصنیف
 شیخ جلال الدین سیوطی سے بھی مطالب اس فن میں اخذ کئے گئے کہ ذکر ان کتب کا

خاتمہ فن سیر
 و تاریخ

فہرست و سباچہ میں نہیں ہے جانتا چاہئے کہ علم تاریخ نبی آدم میں قدیم الایام سے ہے کہ جب نزول آدم علیہ السلام کا حنث سے ہوا زمانہ نزول آدم سے تاریخ مقرر پائی اور ہمیشہ یہ عادت جاری ہے یہاں تک کہ حق تعالیٰ نوح علیہ السلام کو مبعوث کیا پہر بعد طوفان نوح علیہ السلام تاریخ مقرر پائی اور یہی عادت جاری رہی یہاں تک کہ صرق ابراہیم علیہ السلام کا ہوا پہر بعد صرق ان کے تاریخ مقرر پائی بعد اس کے اختلاف واقع ہوا اولاد اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام میں زمانہ نار ابراہیم سے زمانہ بعثت یوسف علیہ السلام تک اور زمانہ بعثت کے زمانہ ملک سلیمان تک اور زمانہ ملک ان کے بعثت عیسیٰ علیہ السلام تک اور زمانہ بعثت کے ان کے بعثت سیدنا وحید بننا و شفیعنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تاریخ مقرر کئے اولاد اسماعیل بن بنیان کعب کے موت کعب بن بونی تک اور موت کعب بن لوی سے عام فیل تک تاریخ مقرر کئے اور عام فیل مقرر رہی یہاں تک کہ اسلام میں ہجرت انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ مقرر پائی لطیفہ عمر آدم علیہ السلام کی ہزار سال ہوئی اور درمیان انتقال علیہ السلام اور طوفان نوح علیہ السلام کے فاصلہ دو ہزار دو سو چوبیس سال کا ہے نوح بعد طوفان کے تین سو پچاس سال زندہ رہے درمیان زمانہ فرح اور ابراہیم کے دو ہزار دو سو چالیس برس کا ہے اور درمیان ابراہیم اور موسیٰ کے فاصلہ سات سو برس کا اور درمیان موسیٰ اور داود علیہ السلام پانچ سو برس کا اور درمیان داود اور عیسیٰ علیہ السلام بارہ سو برس کا اور درمیان عیسیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فاصلہ چھ سو بیس سال زمانہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زمانہ خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تک کوئی تاریخ جدید عہد اسلام میں

سبحان
نور عجیب
سے ہوا

ذکر عمر آدم
علیہ السلام
کا ہے
ذکر اس کا
کہ آدم علیہ
السلام
انحضرت تک
نہاں بن نبی
علیہ السلام
کا ہے

خلافت کر کے نصف ربیع الاول میں فوت ہوا بعد از یزید بن معاویہ بن نذیر خلیفہ ہوئے اور چالیس روز خلافت کر کے ایک خطبہ طویلہ پڑھنے والا کہے کہ اس میں بہت کچھ شکایت اپنے والد کی اور اشارۃً کچھ حال اپنے جد کا بیان اور فضائل حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اور استحقاق خلافت آپ کا ذکر کئے اور فرمائے کہ میں ایسے عہدہ جلیلہ کا میں حقوق مسلمین کے جوابدہی ہے متحمل نہیں ہو سکتا بعد خطبہ خلع خلافت فرمائے کہ بعد ان کے خلافت کے دو قسم ہوئے عبداللہ بن الزبیر ابن العوام رضی اللہ عنہما نواسے حضرت سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے لہجے سے اسما و بنت ابی بکر الصدیق کے کہ صحابی جلیل القدر میں مکہ معظمہ میں خلیفہ ہوئے اور خلافت انکی جمیع ملک حجاز اور عراق میں ہوئی اور مروان ملک شام اور مصر میں خلیفہ تھادیت خلافت اس کی دس ماہ ہے اور ۶۰ ہجری میں فوت ہوا اور عبدالملک فرزند مروان کا اپنی والد کی جائے پر خلیفہ ہوا ملک مصر اور شام میں درمیان عبدالملک اور عبداللہ بن الزبیر اور فرزندان کے مصعب بن الزبیر کے دو سال تک محاربہ رہا یہاں تک کہ عبدالملک مصعب بن الزبیر کو نائب ملک عراق تھے مع ابراہیم فرزند ان کے قتل کیا پھر عبدالملک حجاج بن یوسف کو واسطے محاربہ عبداللہ بن الزبیر کے بھیجا حجاج نے لشکر کشی کر کے ملک حجاز میں آیا اور محاصرہ حرم مکہ معظمہ کا کیا یہاں تک کہ ۳۷ھ میں عبداللہ بن الزبیر کو قتل کیا مدت خلافت ان کی نو برس بائیس روز ہے **فائدہ** جانتا چاہئے کہ حکم والد مروان کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اخراج کیا اس نے طایف میں سکونت اختیار کیا من بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے عہد خلافت میں اس کو حکم عود کا مدینہ طیبہ میں دے پہر اس نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے

نذر خلافت
معاویہ ابن ابیجہ

نذر خلافت
عبداللہ بن الزبیر

نذر خلافت
مروان کا

نذر خلافت
عبدالملک بن مروان

نذر خلافت
مصعب ابن زبیر

نذر خلافت
عبداللہ بن الزبیر

نذر خلافت
عبداللہ بن الزبیر

اتحاد پیدا کیا اور ام خالد جو زوجہ یزید تھی اس سے نکاح کیا اور کاتب معاویہ کا ہوا یہاں سے سلسلہ خلافت مروانیوں کا پیدا ہوا یہاں تک کہ اول شہر رمضان ۳۵۰ میں مروان خلیفہ ہوا الحاصل عبد الملک بن مروان جمیع ممالک مقبوضہ اسلام کا خلیفہ ہوا اور اپنا لقب موفی الامر اللہ رکھا اور اول اس نے دنیا رکاز ب کیا یک طرف اس کے قتل ہوا اللہ دوسرے طرف لا الہ الا اللہ دینار کو طوق نقر سے پہنایا اور اس میں لکھا کہ بنہ ضرب فلا نے شہر کا ہے اور خارج میں طوق کے لکھا محمد رسول اللہ بالہدیٰ و دین الحق اور ایکس سال چند ماہ خلافت کیا وفات اس کی ۳۵۰ میں ہوئی من بعد ولید بن عبد الملک خلیفہ ہوا اور لقب اپنا منتقم یا اللہ رکھا اور جامع مسجد دمشق کی بنائی ہوئی اسکی ہے چار سو صندوق طلا کے ہر صندوق میں بارہ ہزار دینار تھے بنائیں اس کے صرف کیا اور حجرہ از دوج مطہر احکے داخل مسجد نبوی کیا اور عہد میں اس کے جو خیرہ اندلس اور بلاد ترک اور اکثر بلاد ہند اور سندھ فتح ہوئے اور ماہ جمادی الاخر ۹۶۰ میں وفات کیا مدت خلافت اس کی نو سال آٹھ ماہ سے من بعد اس کے سلیمان بن عبد الملک خلیفہ ہوا اس نے اپنے عہد خلافت میں اپنے قریب ستر عالیشان نہر دمشق میں تیار کیا مدت خلافت اس کی دو سال پانچ روز کم آٹھ ماہ سے وفات اس کا روز جمعہ ۹۶۰ میں صفر ۳۵۰ یا انیا نوے میں ہوا ابن بعد عمر بن عبد العزیز بن مروان کہ ابن عم سلیمان ہے خلیفہ ہوئے کہ لقب ان کا مصمود یا المد تھا اور خلافت انکی موافق خلافت راشدہ کے تھی اور خلفائے نبی امیر نے بسبب عداوت اور بعض کے سبب سیدنا علی رضی اللہ عنہ خطبہ جمعہ میں منبر کو تھم

خلافت ولید
بن عبد الملک

خلافت سلیمان
بن عبد الملک

خلافت عمر بن
عبد العزیز

خلیفہ موصوف نے اس کو نکال کے مدح خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم مندرج فرمائے
 جب کے آج تک خطبہ ثانیہ جمعہ میں عادت مدح صحابائے کرام رضی اللہ عنہم اور
 قرات آیت ان اللہ یا ہر بالعدل والاحسان الخ جاری کئے کئے
 اہل تواریخ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے سب خلفاء بنی امیہ کو
 فخر و عزت حاصل ہوئی وفات ان کا بچیسویں یا بیسویں ماہ رجب ۱۳۵ھ میں ہوا
 دو سال پانچ ماہ خلافت کو مذہبی کہتے ہیں کہ جس وقت دفن ان کا کر خاک برابر
 کر رہے تھے یکا یک آسمان سے یک کاغذ ہم پر گرا اوس میں یہ لکھا ہوا تھا
 ہذا اما ان من اللہ لعمر بن عبدالعزیز من النار یعنی یہ کاغذ امن کا ہے
 طرف سے اللہ کے واسطے عمر بن عبدالعزیز کے آگے من بعد یزید بن عبدالملک
 بن مروان بن عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے کیفیت ان کی ابو خالد اور لقب
 ان کا القادر یصنع اللہ تھا وفات ان کا بچیسویں شعبان ۱۳۵ھ میں ہوا
 مدت خلافت ان کی چار سال یک ماہ ہے من بعد ہشام بن عبدالملک
 خلیفہ ہوا اور ماہ ربیع الثانی یا شوال ۱۳۵ھ میں وفات پایا مدت خلافت
 ان کی انیس سال اور سات ماہ ہے اور چند روز من بعد ولید بن یزید بن
 عبدالملک بن مروان خلیفہ ہوا البتہ موت اپنے چچا کے اس واسطے کہ ولید وقت
 موت یزید اس کے والد کے بغیر تھا یزید نے اپنے برادر ہشام کو خلیفہ کیا اور
 اور فرزند کو اپنے اس کا ولیعہد کیا یہ ولید حادۃ الآخر ۲۶ھ میں مقتول ہوا
 مدت خلافت اس کی ایک سال تین ماہ یا دو ماہ بیس روز ہے من بعد یزید
 بن الولید بن عبدالملک بن مروان خلیفہ ہوا کنیت اس کی ابو خالد اور

خلافت یزید
 بن عبدالملک ۱۳۵ھ

خلافت ہشام
 بن عبدالملک ۱۳۵ھ

خلافت ولید
 بن یزید بن
 عبدالملک ۱۳۵ھ

خلافت یزید
 بن ولید بن
 عبدالملک ۱۳۵ھ

مشہور بنا قص تھا کہ لوگوں کے وظائف میں کمی کیا تھا اور لقب شاہ کر لائے اللہ
 تھا وفات اس کا ساتویں و بیچہ ۳۶ آہ اور مدت خلافت اس کی چھ ماہ تھی من
 بعد ابراہیم بن عبد الولید بن عبد الملک بن مروان خلیفہ ہو لقب اس کا
 معتز بالله تھا مدت خلافت اس کی دو ماہ دس روز ہے پہر مقابلہ مروان
 ابن محمد کے خلع خلافت اس کی ہوئی اور ۳۲ آہ واقعہ سفاح بنی عباس میں مقتول
 ہوا اور خلع خلافت اسکی چوتھی صفر روز دوشنبہ ۳۶ میں من بعد خلع ابراہیم کی
 مروان ابن محمد مروان ابن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس خلیفہ ہوا یہ شخص
 نسل سے مروان بن حکم بن العاص بن امیہ سے نہیں ہے بلکہ سلسلہ اس کے
 نسب کا ابی العاص جد مروان سے پہنچتا ہے لقب اس کا قایم بن عبد العزیز
 وقت میں خروج بنی عباس ہوا پہر اس نے یک لک پچاس ہزار لشکر سے
 علی بن عبد الباق بن عباس عم منصور سے جنگ کیا اور ۳۶ آہ میں مقتول ہوا
 اس پر دولت خلفا بنی امیہ ختم ہوئی اور لقب اس کا حمار تھا کہ وہ جنگ میں
 نہایت متحمل تھا مدت خلافت اس کی پانچ سال بعضوں نے کہا اور دو ماہ
 دس روز اور یہاں سے دولت خلفا عباسیہ شروع ہوئی کہ تو اور خلفا
 بنی عباس سنیقیس میں اور مدت خلافت دولت عباسیہ پانچ سو چوبیس سال
 پائے تخت دولت عباسیہ ملک عراق جاننا چاہے کہ جو وقت دولت عباسیہ
 قایم ہوئی انہوں نے بہت بنی امیہ کو قتل کیا اور بہت سے بڑے بڑے
 خلفا جو مد فون تھے نیش قیوران کا کئے اس کی وجہ ارباب دولت عباسیہ
 یہ سمجھی کہ بنوا امیہ دشمن اہل عدیت میں اس واسطے کہ دولت بنوا امیہ باعث شہادت

خلافت ابراہیم
 بن الولید

خلافت مروان
 ابن محمد

دولت
 عباسیہ

عبد بن
 بنو عباس
 جوی خلع
 بنو عباس
 بنو عباس
 بنو عباس
 بنو عباس
 بنو عباس

قتل ابراہیم بن
 مروان حمار
 ابن بنی
 بنو عباس
 بنو عباس
 بنو عباس
 بنو عباس

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ہوئے اور قتل ہیبت سے سادات اہل مدینہ وغیرہ
 اور ہیبت انصار اور صحابائے کرام اور مجاہدین کا دولت بنو امیہ میں ہو اپنا خلیفہ
 بنی عباس سفاح ہے نسب اس کا عبداللہ بن محمد علی بن عبداللہ بن عباس ہے
 اس کے وقت میں بشیما بنو امیہ اور لشکر ان کا قتل ہوا یہاں تک کہ حکومت اسکی
 اقصیٰ بلاد مغرب تک پہنچی وفات اس کا بشکایت چیچک و سون دایح و تشنہ کیسہ
 چھتیس کو اور شہر نابار کو دار خلافت اپنا مقرر کیا اور خاتم اس کا ثقہ عبداللہ بن وہب
 میمن تھا ار باب تاریخ کہتے ہیں کہ عہد دولت عباسیہ میں فرقہ اسلام مختلف ہوئے
 اور رسم عرب کا دیوان خلافت سے قطع ہوا اور قوم دیلم اور ترک کو شوکت عظیم اور
 دولت کبیرہ پیدا ہوئی اور ملک کے کئی حصے اور ہر حصہ میں والی اس سرزمین کے
 آدمیوں پر ظلم اور قہر کرنا شروع کئے اور سفاح نہایت خون ریز تھا باوجود اس کے
 نہایت سخی تھا مدت خلافت اس کی چار سال اور نو ماہ ہے بعد اس کے منصور
 ابو جعفر براور سفاح بسبب ولیعہد کر لے اس کے خلیفہ ہوا اور یہ سب بنی عباس میں
 نہایت شجیع تھا اور صاحب ہیبت اور تارک لبو و لعب اور فقیہ صاحب علم تھا بسبب
 انتقامت خلافت اپنے بہت خلق کو قتل کیا اور اس نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کو
 قصاصت اختیار کرنے پر درے مارا اور قید کیا یہاں تک انتقال فرمے اور
 یہ کہتے ہیں کہ امام موصوف کو زہر دیکر شہید کیا انہوں نے خلیفہ موصوف پر بیعت کا
 حکم دے دے تھا اور شہر بغداد بنا کر اپنا دار السلطنت بنایا تصریح اسکی عنوان
 فصل یازدہم میں مذکور ہوئی اور بسبب نجل اس کے منصور دوانقی بھی اسکو
 کہتے ہیں جلال الدین سیوطی نے یہی سے نقل کرتے ہیں کہ ۴۳۳ھ عہد منصور میں علماء

قدوین کتب حدیث اور تفسیر شروع کئے پس مکہ میں ابن اور مدینہ طہیہ
 سفیان ثوری کو فہم میں امام مالک میں موطا ایسا ہی ابن عروہ و احمد بن سلمہ
 وغیرہ بصرہ میں اور عیسیٰ بن اور امام ابو حنیفہ ثقیفہ کو اور ابن اسحاق کتاب بخاری کو
 تصنیف کئے پھر حقوڑی مدینہ کے بعد شیم اور لیث اور ابن لہیعہ پھر ابن مبارک
 اور ابو یوسف اور ابن ذہب نے تصنیف کتب کئے پھر مدوین کتب علوم نحو
 اور لغت اور تاریخ بکثرت ہونا شروع ہوئی اور قبل اس کے علما اپنے خطا سے
 مسائل غلط کرتے تھے اور کسی کے پاس کچھ صحیف جو تھے وہ مرتب نہ تھے ۵۸۰ھ
 میں خلیفہ نے باعث خروج کے محمد اور ابراہیم بیہ دونوں صاحبزادے عبداللہ
 بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کو ہمراہ بہت سے ملاقات اور اہل بیت
 کے قتل کیا اور سن ایک سو اٹھاون ہجری میں منصور نے اپنا نائب جو مکہ میں
 تھا اس پر حکم کیا کہ سفیان ثوری اور عباد بن کثیر کو قید کرے اور بیہ دونوں قید ہوئے
 کے بعد لوگوں نے خوف اس امر کا دلائے کہ اگر منصور مکہ میں حج کے واسطے آوے گا
 تمکو قتل کریگا حق تعالیٰ میں اوسکو صحیح و سالم مکہ میں پہنچایا بلکہ حالت بیماری
 میں پہنچا اور اس بیماری میں اسی سال ۵۸۰ھ میں وفات کیا کتب زبان سریانی
 و عجمی زبان عربی میں اولی اسی کے عہد میں ترجمہ ہوئے چنانچہ کتاب کلید اور
 دمعہ لوزا قلدیس زبان عربی میں عہد منصور میں ترجمہ ہوئے بعد اس کے فرزند
 اس کا مہدی ابو عبداللہ محمد بن منصور خلیفہ ہوا نہایت سخی اور نیک عقیدت تھا کہ
 زبیدی اور مدین کو تہنہ کیا اور پہلے سب کے اُس نے علما کو حکم کیا کہ کتابیں
 رومیہ زبیدی اور مدین کے تصنیف کئے جاوین ۵۸۰ھ کیسویں ایک سو پور سات میں

طریق میں عمارتیں بنایا اور اسکو درست کیا اور ۶۷۸ء میں مسجد الحرام میں بڑی وسعت کیا اور بہت گہر خرید کر کے مسجد الحرام میں داخل کیا اور بایسویں احرم حرم علم ۶۷۹ء کیسوا و نہتر میں وفات پایا مدت خلافت اس کی گیارہ سال اور دیر ۶۸۰ء یا دس سال ایک ماہ ہے ۶۸۱ء میں تعمیرِ حطیم کی اور اس کے دیوار کی اور فرش سنگ مرمرِ حطیم میں کیا من بعد فرزند اس کا ہادی بن مہدی ابو محمد موسیٰ خلیفہ ہوا اور وہ فصیح اور ادیب اور صاحبِ ہیبت اور سطوت اور شہامت تھا ملکہ اور لہو کو دوست رکھتا تھا وفات اس کا چودھویں ربیع الاول ۶۸۱ء ایک سو ستر میں مدت خلافت اس کی ایک سال دیر ماہ یا تین ماہ تھی اور نقش خاتم اس کا اللہ ثقہ موسیٰ وہابی من تھا من بعد برادر علی بنی اس کا رشید یارون ابو جعفر بن المہدی محمد بن منصور شب شبہ سولین ربیع الاول ۶۸۱ء ایک سو ستر میں ہوا اور اسی شب میں اسکو عبد الدما مون فرزند پیدا ہوا اور کوئی ایسی رات کسی زمانہ میں نہیں ہوئی کہ اسی شب میں ایک خلیفہ وفات پایا اور ایک خلیفہ تولد ہوا اور ایک خلیفہ ہوا الحاصل رشید جمیل فصیح صاحبِ علم و ادب تھا اور اپنے عہد خلافت میں ہر روز سو رکعت نماز ادا کرتا اور کبھی اس کو ترک نہ کرتا مگر بسبب کس علت کے اور اپنے خاص مال سے ہزار درہم ہر روز خیرات کرتا اور تعظیمِ اسلام کی کیا کرتا اور گناہوں پر اپنے رونا اور جنگ و جدال دین میں اور گفتگو مقابلہ نص نہ پسند کرتا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کا اسم شریف رد ہو لیا تھا تا وہ دوشرفین عرض کرتا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اس کے زمانہ خلافت میں قاضی رہے اور اس کے عہد میں وفات پائے اور زبیدہ جس نے کہ مکہ منظمہ میں نہر جاری کی اس کی زوجہ

تھی اہل تواریخ کہتے ہیں کہ عہد رشید تمام بہتر تھا اور مخلوق کو نہایت زلفاہیت
 تھی امام محمد صاحب ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما اور امام موسیٰ الکاظم رضی اللہ عنہ اسی کے
 عہد میں رحلت کئے اور خلیفہ رشید نے مود و فرزند اپنے اور مامون کے سفر کیا
 اور امام مالک کی خدمت میں سماعت موٹا کیا راوی کہتے ہیں کہ جس نسخہ موٹا میں
 رشید نے سماعت کیا وہ نسخہ خزانہ مصر میں موجود تھا اور اس نے سب سے پہلے
 خلفاء اسلام کی حسب طبع کیا اور قوالوں کے مراتب اور درجات قرار دیا حسب
 ذیل تاریخ ابن خلکان سے نقل کرتے ہیں کہ رشید نے امام موسیٰ الکاظم رضی اللہ
 عنہ کو بغداد شریف میں قید کیا پہر ایک روز کو تو اں کو بلا کر کہا کہ میں نے خواب میں
 ایک حبشی کو دیکھا کہ نزدیک اوس کے یک ہتھیار ہے اور وہ کہتا ہے کہ اگر تو
 موسیٰ بن جعفر کو رہا کرے گا تجھ کو اس ہتھیار سے بچ کر وں گا بس اب تو جا اور
 اونکو قید سے رہا کر اور میں ہزار درہم ان کو دے اور کہہ کہ اگر آپ کی مرضی
 ہے تو ہمارے پاس تشریف رکھو اور اگر چاہو تو مدینہ طیبہ میں تشریف فرما ہو کو تو اں
 کہتا ہے میں نے ایسا ہی کیا اور امام کی خدمت میں عرض کیا کہ یا امام میں آپ کا
 حال نہایت عجب پایا امام فرمائے کہ میں تجھ کو اس حال سے خبر دیتا ہوں کہ کتب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ و اصحابہ وسلم خواب میں تشریف فرما ہوئے اور ارشاد
 فرمائے کہ اے موسیٰ تو بگینا قید ہے پس تو یہ کلمات کہہ کہ آج کی شب تو قید خانہ
 میں نہ رہے گا یا سامع کل صوت و یا سابق کل فوت و یا کاسی العظام کما
 و منشر ہا بعد الموت اسئلک باسمائک العظام و یا اسمک الاعظم الا انہ
 کس المخنون المکنون الذی لم یطلع علیہ احد من المخلوقین یا حلیماذا انا

لا یقدر علی اداءہ یا ذالمعروف الذی لا یقطع مع وفہ ابدًا و لا یحصی
 له عدد اخرج عنی امام نے کوتوال کو فرما کے کہ اس کے پڑھے بعد جو تویمہ حال
 دیکھا واقع ہوا اور صاحب کتاب مذکور نے حیوۃ الحیوان سے نقل کرتے ہیں کہ ہارون رشید کو
 کبوتر نہایت پسند تھے اور کبوتروں سے بازی کیا کرتا ایک عالم نے ابی ہریرہ رضی اللہ
 عنہ سے اپنی اسناد پہنچا کر انھیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث روایت کئے۔
 عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لا یسبق
 الا فی خف او حافر یعنی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے کہ باہم دوڑنا کسی جانور کا جائز نہیں مگر اونٹوں کا
 اور گھوڑوں کا اتنا نقطہ صحیح حدیث میں ہے مگر وہ عالم نے خلیفہ کی خوشامد کے لئے
 اور جلال کا لفظ بھی بنا کر اضافہ کیا یعنی دوڑنا یا پرندوں کا بھی جائز ہے ہارون رشید پہنچ کر
 مال کثیر دیا جس وقت کہ وہ عالم اس کے پاس سے باہر گیا۔ خلیفہ کہا کہ قسم ہے خدا کی
 میں جانتا ہوں کہ وہ عالم جھوٹا ہے پھر حکم دیا کہ وہ تمام کبوتر ذبح کئے جائیں لوگوں نے
 خلیفہ سے کہے کہ کیا گناہ تھا کہ ذبح کئے گئے خلیفہ نے کہا کہ بسبب انہیں کبوتروں کے
 حضرت پر جھوٹ بولے گیا وفات ہارون رشید ۱۹۳ھ ایک سو تریانوے ہجری میں ہو مدت
 خلافت اس کی تیس سال دو ماہ پندرہ یا سولہ روز ہے بعد اس کے محمد امین فرزند
 ہارون رشید کا خلیفہ ہوا وہ جمیل طویل صاحب شجاعت تھا چنانچہ ایک وقت اپنے ہاتھ سے
 قتل کیا مگر بدبیر تھا کہ بعد خلافت ایسے امور کیا کہ لوگوں کے دلوں میں اس کے خلاف
 وحشت اور نفرت پیدا ہوئی یہاں تک ماہ محرم ۲۰۹ھ ایک سو اٹھیا نوے ہجری میں مقتول
 مدت خلافت اس کی چار سال اور سات ماہ ہے بعد اس کے مامون عبد اللہ

خلافت امین ۱۲

خلافت مامون

ابی العباس بن ہارون رشید برادر علی بن امین کا خلیفہ ہوا ہر علم میں اچھی ملکہ حاصل کی جبکہ
 کیرسن ہوا علوم فلاسفہ کے طرقت متعل ہوا اور علم حکمت میں مہارت پروردگار کی اوس نے
 ترجمہ کتاب اقلیدس اور محیطی کیا اس باعدش سے وہ قابل خلق قرآن ہوا وہ نبی عباس بن
 ازروے بیعت اور شجاعت اور عقل اور علم کے زیادہ تھا گدا آدمیوں کو درباب قابل ہونے
 خلق قرآن کے تکلیف بہت دیا روایت ہے کہ وہ ایک رمضان میں تیس ختم قرآن کیا
 لیکن وہ مشہور مذہب تشیع سے تھا بسبب افراط حب اہل بیت کے ولیعہد مومنین پر اور
 اپنے کو موقوف کر کے علی الرضی بن موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کو ولی عہد کیا یہاں تک قصد
 کیا کہ اپنے روبرو قائم مقام اپنے علی الرضی کو کر دے چنانچہ رضی لقب حضرت کا مشہور کیا
 ہوا مامون کا ہے چنانچہ امام علی رضی کو اپنی دختر نکاح کیا اور انھیں کے نام سے
 جاری کیا اور نبی عباس کو حکم دیا کہ سب لباس پہنے اور سیاہ لباس نہ پہنے یہہ اموی بنی
 عباس پر شاق گذرا اور انہوں نے زبراہیم بن ہمدی سے بیعت کر کے مامون پر
 خروج کئے اسی اثنا میں امام علی رضی اللہ عنہ دو سو تین میں رحلت فرمائے پس فقہ
 فرو ہوا پھر روز پختنبہ آئے دو سو اٹھارہ ہجری میں وفات کیا مدت خلافت اوسکی بیس سال
 پانچ روز ہے نقش خاتم اوس کا عبداللہ بن عبد اللہ تھا اور اوس کے ایام خلافت میں
 حضرت سیدنا معروف کرخی رضی اللہ عنہ اور ابو طلیح نجفی اور حسن بن زیاد دیلمی دو شاگرد
 امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے ہیں اور امام شافعی رحلت پائے عکلمہ ہجری دو سو چار ہجری
 میں خلیفہ مامون نے خدیجہ بنت الحسن ابن سہیل سے نکاح کیا والد خدیجہ نے تقریب
 شادی اپنی دختر کے ایسے مصارف کیا کہ کسی زمانے میں ایسے مصارف نہیں ہوئے
 یہاں تک نام باندیوں اور گھوڑوں کے اور اون کے صفات اور جاگیر اور عطیات کے

ذکر وفات سینا
 معروف کرخی
 و امام شافعی
 رحمۃ اللہ علیہ
 ذکر نکاح باندی کا
 خدیجہ بنت حسن
 کے سات کر کے
 مصارف نکاح
 کسی زمانہ میں
 نہیں ہوئے

کاغذوں پر لکھ کر اون کو شک میں باندھا اون کو ہاشم اور کاتبین علاقہ خلافت اور اعز
 نثار کیا پھر جس شخص کا ہاتھ جس کاغذ پر گرا وہ چیز اس کو تسلیم کیا اور مامون پھر اس کے تمام
 ہارمون اور شکاریوں تک حاملین اور مزدور و پیرز کثیر خرچ کیا کہ کسی شخص کو اپنے واسطے
 یا جانوروں کے واسطے کسی چیز کو خرید کرنے کی حاجت نہیں ہوئی اور ہر امیان خلیفہ
 خلق کثیر تھے کہ اون کا شمار نہیں صاحب ذیل طبرانی سے نقل کرتے ہیں کہ خلیفہ مامون
 اپنے خسر کے مکان میں انیس روز رہا خلیفہ اور اس کے سمرامیوں کا ہر پانچ کروڑ درہم ہودولہ کے لیے سو
 مارکے مسد بنا کر چھایا تیسری شب میں دولہا کے ساتھ بیٹھا اور وقت دہن کی واویٹوں کے طرف میں ہزاروں
 دولہن پر نثار کیا خلیفہ مامون نے دولہن کو کہا کہ کتنی ہن شمار کرو دولہن کہی ہزار ہا خلیفہ سنوہ موتی
 دولہن کے گود میں رکھا اور کہا کہ اسکو میرے تجھے بخشد یا اب تو کیا چاہتی ہے واوی اد سے ایسا کہی تو
 خاند سے بول جو کچھ چاہتے ہیں کہ تجھ کو اجازت ہو گئی دہن نے چاہی کہ ابراہیم بن جہدی
 راضی ہونا اور اس کا جرم عفو ناجاہتی ہوں خلیفہ نے کہا کہ میں معاف کیا اور اس شب میں
 شمع تی عنبر کے چالیں من کی لشت میں روشن کی گئی تھی مگر مامون کو یہ بات ناپسند ہو
 اور کہا کہ یہ اسراف ہے اور مامون نے وقت عود اپنے مکان کے ایک کروڑ درہم اور
 فہم ملح جو بلدہ و جلدہ پر واقع ہے اپنے خسر کو جاگیر دیا بعد اس کے ابراہیم المتعصم باللہ بن
 ہارون بروز وفات مامون خلیفہ ہوا کہ ہارون رشید کا نہایت منظور نظر تھا اور صاحب
 ہمت اور شجاعت اور فتوت تھا مگر علم سے عاری تھا اس نے بلخی عقیدہ طوق قران پر
 آدمیوں کو شفت میں ڈالا اور بہت مخلوق کو قتل کیا چنانچہ سترہ دوسو بیس ہجری میں
 امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کو درہ سے ضرب کیا اور اسی سن میں بغداد شریف سے
 نقل کیا اور شہر سمرقند میں رائے پیدا کیا اور وجہ بنا شہر مذکور کا یہ ہے کہ متعصم باللہ نے

خلافت شمسہ عالمہ
 ابراہیم بن ہارون
 شہرہ ۱۲۱۲

بمصرف نہ کثیر ترکی غلاموں کو اطراف و اکناف سے میسر فرغانہ اور سمرقند وغیرہ سے جمع کیا تھا
 اور اون کی خوراک اور پوشاک میں اموال کثیرہ صرف کرتا اور اون کو قسم قسم کے ریشمی پوشاک
 پہناتا اور طلائی کمربند لگاتا پس وہ گہوڑے شہر بغداد میں دوڑاتے اور آدمیوں کو
 تکلیف دیتے یہاں تک کہ اہل شہر بغداد تنگ ہوئے پھر اہل بغداد خلیفہ کے پاس جمع ہوئے
 اور خلیفہ کو کہے کہ تو مع اپنے لشکر کے شہر سے چلے جا ورنہ ہم تجھ سے زمین کے خلیفہ نے
 اہل بغداد سے پوچھا کہ تم مجھے مقابلہ کیونکر کرو گے انہوں نے کہا کہ تیرون سے اسما کے
 ہم جنگ کریں گے یعنی بدو عادیوں کے خلیفہ نے کہا کہ اس تیرون کے مقابلہ کی طاقت
 مجھ میں نہیں ہے پس یہی سبب بنا کہ شہر مدینہ کے رائے کا اور خلیفہ کا اوس کے طرف
 نقل کرنے کا ہوا کہ ذکر السیوطی وفاتہ متعصم باللہ ورنہ پشیدہ انیسویں ربیع الاول ۷۲۸
 دوسو ستائیس کو ہوئی کہ اوس وقت تمام اطراف و اکناف کے ملک اوس کے دست تصرف
 میں آگئے تھے اور نقش خاتم اوس کا محمد اللہ الذی یس کملہ شفی اور ہزار دینار
 روزانہ کا کھانا تیار کرتا اور اس کے وقت میں حمیدی استاد امام بخاری کے اور شہر حافی وفات
 پائے بعد اوس کے واثق باللہ بارون ابو جعفر ابوالقاسم فرزند متعصم خلیفہ ہوا سیوطی
 حنفی سے نقل کرتے ہیں کہ واثق مامون اضعف شہر تھا بسبب ادب اور فضل کے اور
 مامون اوس کی تعلیم کرتا اور سب فرزندوں پر اوس کو مقدم رکھتا اور اوس کو ہر فن میں راہ
 تھی ورنہ شاعر تھا اور سب خلفاء بنی عباس سے زیادہ فن غنائین اوس کو کمال تھا
 اور سوراگنیان اوس کو یاد تھی ۷۲۸ دوسو ستائیس ہجری میں اشناس ترکی سلطنت پر
 خلیفہ کیا اور اوس کو خلعت مرصع اور تاج مرصع پہنا یا سیوطی کہتے ہیں کہ اوس نے
 اول خلیفہ سلطنت پر کیا اور اس نے بھی اپنے والد کے نسبت پہر خلق قرآن پر میں

بغداد شہر
 میں رہا

شہر
 میں رہا

بغداد شہر
 میں رہا

بغداد شہر
 میں رہا

بغداد شہر
 میں رہا

بغداد شہر
 میں رہا

آدمیوں کو بہت تکلیف دیا مگر آخر اوس سے رجوع کیا وفات اوس کا چوبیسویں ذی الحجہ
 ۳۲۵ھ دو سو پچیس ہجری کو شہر مسین میں رہا جس مدت خلافت اوس کی مانج سال اور نو ماہ
 ہیں صاحب ذیل حمد و ثناء بن اسماعیل سے نقل کرتے ہیں کہ کوئی شخص خلفاء میں صاحب
 انارث اور صابر زیادہ نہیں تھا اور اوس کے ہی وقت میں یاجوج ماجوج کی خبر آئی جانتا تھا
 کہ یاجوج ماجوج نبی نوع انسان اولاد سے یافت ابن نوح علیہ السلام کے ہیں کتاب
 دائرہ میں لکھا ہے کہ واثق باللہ نے سلام ترجمان کو واسطے معائنہ حال یاجوج ماجوج کے
 بھیجا سلام ترجمان نے دو سال چار ماہ کے بعد واپس ہوا اور سب حقیقت یاجوج ماجوج کا
 براے العین بیان کیا پس سلام ترجمان بیان کرتے ہیں کہ خط واثق باللہ کا لیکر صاحب سریر
 نزدیک معہ ہماہیون کے گیا صاحب سریر شاید کہ راہ نما اوس جائے گا ہو گا اوسکی تصریح
 معلوم نہیں ہوئی صاحب سریر نے ہماری بہت تعظیم و توقیر کیا اور اپنے علاقے آدمی بھیجا
 ہمراہ کیا پس ہم نے چلے یہاں تک کہ یک زمین طویل بدبو میں پہونچے اور اوسکی مسافت
 دس روز کے عرصہ میں قطع کئے مگر اون کے پاس ایک چتر تھی کہ جب بدبو آتی وہ چتر ہلکتی
 اور جبکہ وہ زمین قطع ہوئی اور دوسری زمین آئی کہ ویران تھی کہ اوس میں کچھ روئیدگی
 تھی نہ کوئی آدمی اوس میں رہتا ایک ماہ میں اوس زمین کو بھی قطع کئے پہر وہاں سے چلے
 اون قلعوں کے طرف جو سد یاجوج سے قریب تھی تو دیکھے کہ وہ قلعہ واسے فارسی اور
 عربی میں گفتگو کرتے اور اوس جائے ایک بڑا شہر ہے کہ اوس کے بادشاہ کا نام خاقان
 وہ لوگ ہمارا حال پوچھے ہم نے اون کو بیان کئے کہ امیر المؤمنین خلیفہ مسدین نے ہمکو بھیجا کہ اس
 ہم خشم خود دیکھیں پہر جا کر خلیفہ سے حال یاجوج کا بیان کریں اور بادشاہ وہاں سے
 ہمارا بیان ہم سے امداد کے کلام سے جو ہمنا امیر المؤمنین کا حال بیان کئے متعجب ہوئے

یاجوج ماجوج

اور نہیں جانے خلیفہ کون ہے اور سد یا جوج جسے ایک فرسخ باقی رہی پہنچنے اور کد می
 ہمراہ لیکر چلے یہاں تک کہ دو پہاڑوں کے درمیان میں ایک میدان ایسا دیکھے کہ عرض
 اوس کا ایک سو پچاس ذراع تھا اور اوس کے میدان کے درمیان میں ایک لوہے کا
 دروازہ تھا کہ اوس کا طول ایک سو پچاس ذراع تھا اور اوس کے دو طرف کے چوکھٹ
 لوہے کی تھی کہ عرض اوس کا پچیس ذراع تھا اور اوپر اون دو چوکھٹ کے لوہے کی
 در بندی اور ہر طرف چشمہ کے دوپٹ لوہے کے ایک سے دوسرے چشمہ تک
 پنے ہوئے ہیں کہ ایک ایک سے متصل ہے اور یہ سب کام لوہے کی اینٹھہ کا ہے کہ وہ
 پچیس میں جمے ہوئے ہیں اور دروازہ کے دوپٹ میں کہ ہر پٹ کا عرض پچاس ذراع
 اور دل اوس کا پانچ ذرع ہو گا کہ یہ دوپٹ قائم ہیں دو پہاڑوں کے چوٹیوں پر موافق
 اندازہ در بند کے اور دروازہ پر قفل لوہے کا ہے کہ طول اوس کا سات ذراع اور ہر طرف
 کی دیوڑ ذراع ہے اور قفل زمین سے چالیس گز بلند ہے اور قفل کے اوپر بقا صلیہ پانچ
 ذراع کے ایک حلقے کے قفل سے بھی طویل ہے اور حلقہ پر کوئی لوہے کی بنجر سے
 متعلق ہے کہ طول اوس کا دیوڑ ذراع ہے اور کوئی کو بارہ دندانہ لوہے کے ہیں اور
 نشیب میں اوس کے ایک دروازہ دوسرا ہے کہ دل اوس کا اوس ذراع ہے اور
 طول اوس کا تسو ذراع ہے یکھ بھی لوہے کا ہے اور دوطرف اس دروازہ کے دو چوکھٹ
 اندر دہسے ہوئے ہیں اور رئیس ان قلعوں کا ہر حصہ میں سوار ہو کر موٹا شکر عظیم اوس
 دروازہ کے پاس آتا ہے اور شکر کے ہاتھ میں لوہے کے آلات ہوتے ہیں کہ
 اول آلات سے اوس دروازے کو مارتے ہیں پس اوس ضرب سے زمین کو بختی ہے
 اور سیاہی ماحوج جو عظیم دروازے کے ہیں وہ اس آواز کو سنکر جان لیتے ہیں کہ

یہاں نگہبان لوگ حاضر اور موجود ہیں اور بعد دروازہ ضرب کرنے کے جب سکوت
 کر کے سوتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ دروازہ کے پیچھے سے ایک آواز مانند آواز
 رعبد بجلی آتا ہے اور نزدیک اُس کے ایک قلعے سے کہ طول اوس کا نہر روارع ہے اور
 بائیں پہرہ دو قلعوں کے حشمہ آب شیرین ہے اور ایک قلعہ میں بقیہ آلات بنا لینی بڑی دیکھ
 صابون کی مین در اوس بجائے لوہے کی اینٹیں ہیں کہ باعث زنگ کے ایک سے ایک ہلک
 گئی ہیں اور ہر اینٹھہ اون سے ڈیڑ دراع طویل اور ایک دراع عریض اور ضخامت اوس کی
 دو بالاش تھی لیکن دروازہ اور در بند جو اوس کے اوپر ہے اور قفل ایسا معلوم ہوتا
 کہ گویا کاریگر بھی اپنے کام سے فارغ ہوا نہ اوس کو زنگ اور نہ وہ کہنٹ سے اس واسطے کہ
 اوس پر یک روغن ہے ہوا ہے کہ وہ زنگ اور گھنگلی سے مانع ہے سلام ترجمان کہتے
 ہیں کہ مینے وہاں کے لوگوں سے دریافت کیا کہ کوئی تم میں سے کبھی یا جوج یا جوج
 کو بھی دیکھا ہے اونھوں نے کہا کہ ایک وقت دیکھہ ہائے باب پر اون کی ایک عمت
 کثیر آئی تھی اوس وقت یک ہوئے تیز بھی اوس ہوا کے باعث تین شخص گرے وہ نہا
 طویل تھے اور بجائے ناخن اون کو چٹکل تھا اور دانت اور درڑارون کے مثل درندوں
 تھے کہ وقت چاہنے کے آواز قوی مسموع ہوتی اور اون کو دو بڑے کانین تھے کہ ایک کو
 پہچاتے اور دوسرے کو اوڑتے پس سلام ترجمان نے یہ حال کلی اون کا ایک کاغذ میں
 لکھا اور خلیفہ واثق باللہ کے پاس رجوع کیا ایسا ایک دوسرا قصہ عجیبہ زمانہ عبد الملک تین در
 ہوا کہ صاحب ذیل دار مشور سے نقل کرتے ہیں کہ اوس میں ہارون بن رباب سے کو دہانت
 ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ایک روز میں عبد الملک کے پاس گیا اور اس کے پاس یک شخص تکیہ
 لگا ہوا بیٹھا تھا لوگوں نے کہا کہ یہ شخص ہاروت ماروت کو دیکھا ہے راوی کہتے ہیں

یہ قصہ
 درشت

تم بیان کس غرض سے آئے ہو کہ تمہارے والد نے مال اس قدر چھوڑے ہیں کہ تم کو
 ضرورت کسی کے پاس جانے کی نہیں مین نے کہا کہ تم پاس آیا ہوں تاکہ سحر سیکھ
 اوسنے کہا اے زکے تم سحر مست سیکھو کہ اس میں بہتری نہیں ہے مین نے کہا کہ مجھے
 سیکھنا سحر کا ضرور ہے پر اوس نے مجھ کو قسم دیا اور امر کیا کہ تم سحر مست سیکھو مین نے
 کہا مجھ کو ضرور سیکھنا ہے اوس نے کہا کہ جب تو اتنا ہی نہیں سمجھتے تو اس وقت جا اور
 جبکہ فلاں روزگار سے مجھ سے فلاں مقام میں ملاقات کرو مین اوس روز اوس مقام پر
 گیا اور اس سے ملاقات کیا پر اوس نے قسم دینا شروع کیا اور سحر کرنا شروع کیا کہ
 تو سحر مست سیکھ کر اوس روز بہتری نہیں سمجھ رہی۔ نے اوس کی بات مانا اور امر وار
 کیا جبکہ اوس نے مجھ کو کہا کہ اب اتنا نہیں مانا کہ مین ایک موقع میں داخل کروں گا
 ضرور اوس موقع میں اس کا نام ستر ہے پر اوس نے ایک تہ مانہ جو تہ چتر مین کے
 تھا اوس میں سے داخل کیا پر مین زمین کے اندر داخل ہوتا شروع کیا بلکہ بیڑی
 بیان نہ کہ تہ زمین تک پہنچا پس اوس جا کے باروت اور ماروت سے ملاقات
 کیا کہ وہ بخیر و نون میں حلق بند ہوئے ہیں کہ اوکلی انھیں مثل شیر کے مین ہارون ابن
 ربیع کہتے ہیں کہ اون کے سر کا بھی حال وہ مرد نے مجھے بیان کیا مگر مجھے یاد نہیں
 جب نشانی اوکلی طرف دیکھا لا الہ الا اللہ کہا یہ ستم ہی اونھوں نے نہایت
 روزے اپنے بازو مارے اور ایک چمخ بھی شات کے مارے ایک ساعت
 چپ رہے پر مین نے کہا لا الہ الا اللہ پر اونھوں نے ایسا ہی کئے پر مین نے
 تیسرے بار ایسا ہی کہا پر اونھوں نے ایسا ہی کئے پر اونھوں نے چپ رہے مین
 چپ رہا اونھوں میرے طرف سے اور مجھے پوچھے کہ تم آدمی ہو مین کہا مین کہا

کہ کیا حال تھا راہو امین جو وقت کہ اللہ کا نام لیتے تھے ایسا کئے انھوں کہنے کہ جتنے جسے
 کہ عرش کے نیچے سے نکلے میں ذکر آہی ہیں جتنے پہ انھوں نے پوچھے کہ تم کس نبی
 کی امت ہو میں نے کہا کہ امت نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوں اور ہوں پوچھے کیا
 حضرت مبعوث ہوئے ہیں نے کہا کہ ہاں انھوں نے پوچھے کہ سب آدمیوں کا
 اتفاق ایک ہی شخص پر ہے یا وہ مختلف ہیں میں نے کہا کہ سب آدمی ایک ہی شخص پر
 متفق ہیں اور ان کو یہ بات سن کر رنج ہوا پھر انھوں نے پوچھا کہ لوگوں کا حال میں کس ہیں
 کیا ہے میں نے کہا کہ آپس میں حال برا ہے زیادہ خوف اس بات سے ہوئے پھر انھوں
 نے پوچھا کہ عمارات بکیرہ طبرہ تک پہنچے یا نہیں میں نے کہا کہ نہیں پہنچے اور ان کو
 اس بات سے رنج ہوا میں نے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے کہ جب جب تکو خبر دیا کہ
 لوگ سب ایک شخص پر مجتمع ہیں تکو یہ بات سے رنج ہوا انھوں نے کہا کہ قیامت نزدیک
 نہ ہوگی جب تک لوگ ایک شخص پر جمع رہیں گے پھر میں نے کہا کہ کیا حال ہے تمہارا
 کہ جس وقت میں تکو اطلاع دیا کہ اسپین حال آدمیوں کا اچھا نہیں انہوں نے
 کہا کہ ہلکوا اس بات سے امید ہوئی کہ قیامت قریب ہوئی پھر میں نے کہا کہ جو وقت کہ
 میں نے کہا عمارات بکیرہ طبرہ کو نہیں پہنچے تکو یہ سن کر رنج ہوا انھوں نے کہا کہ
 قیامت ہر چند قائم نہ ہوگی جب تک عمارات بکیرہ طبرہ کو نہیں پہنچیں پھر میں نے ان سے
 کہ تم دونوں مجھے کچھ وصیت کرو انھوں نے کہا کہ اگر تم قادر اس بات پر ہو تو
 سحر کرو کہ موت یقینی ہے انتہی مضمون ذیل ہاروت و ماروت پہنچتے ہیں کہ
 باعث گناہ اور ان کے عذاب دنیا میں مقرر ہوا اور جب قیامت آوے گی حلاصی
 انکی ہوگی باعوث اور ان کے امر خوشی کا ہو اقرب قیامت بھی ہے ہر چند کہ یہ قصہ

مناسب احوال عبدالملک ابن مروان سے کہ کتاب ہے مگر چونکہ قصہ یا جوح یا جوح اور
حال یا روت یا روت ہر دو قرآن میں مذکور ہے اور ذکر اوں کا تصدیق قرآن سے
ہے اس مناسب سے ہر دو ایک مقام میں مذکور ہوئے واللہ اعلم بہ ہر دو کا
متوکل علی اللہ ابوالفضل ابن معصم باللہ خلیفہ ہوا اوس کا نبیل طریقہ سنت جامعہ کے
طرف ہوا اور جو خلق قرآن وغیرہ جو طریقہ اعتزال اباہلے پیدا کئے تھے اوسکو چھوڑا
اور لوگوں کو جو مشقت بہ عقیدہ خلق قرآن وغیرہ تھے اوسکو دور کیا اس باعث سے کہ
اوسکی تعریف زبان زد خلق ہوئی یہاں تک کہ بعضوں نے کہا کہ سیدنا ابوبکر الصدیق
قتل مرتدین کئے اور عمر ابن عبدالعزیز رد مظالم کئے اور متوکل نے احیائے کیا ہر چند کہ
ذہیب اعتزال سے باز آیا لیکن مذہب خوارج ہوا اس واسطے کہ دو سو بیستیس میں
حکم کیا کہ فرار لیتے امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہدم کئے جاویں اور آدمیوں کو
آپ کی زیارت سے منع کیا اور اسی طرح دو سو بیالیس میں ملک حلب میں ماہ رمضان میں
ایک یزیدہ ظاہر ہوا اور باور بلند چالیس باہر کہا یا معاش الناس اتقوا اللہ اللہ
اللہ پہرہ دے کر روز بھی اگر ایسا ہی کیا اور اوس پر پانسو آدمی گواہی دئے اوس کے
وقت میں امام احمد ابن حنبل صاحب اور ابراہیم ابن المنذر انتقال فرمائے ترکون
اوس سے انحراف کئے اور اوس کے فرزند جو مستنصر تھا اوس سے سازش کر کے
پانچویں شوال ۲۴۸ء دو سو سینتالیس ہجری کو قتل کئے مدت خلافت اسکی چودہ برس
نواہ تھے سیوطی لکھے ہیں کہ بعد قتل بعضوں نے خلیفہ کو خواب میں دیکھے اور پوچھے کہ
حق تعالیٰ تیرے ساتھ کیا سادہ کیا خلیفہ نے کہا کہ مجھ کو بسبب تہوڑی سند کے زندہ
کرنے سے بخشد یا صاحب ذیل لکھتے ہیں کہ متوکل نے باعث عداوت بعض کے قبر تزیین

ف
خلافت متوکل
علیہ السلام

کے متوکل
انھارے
راہ حسین علیہ السلام
و اتناغ ذیارت
حضرت امام
علیہ السلام

ف
سراست حضرت
امام حسین
علیہ السلام

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے آب فرات کو جاری مگر حق تھا اے نے حضرت کی قبر مبارک کو اس سے محفوظ رکھا بعد اوس کے فرزند اوس کا مستنصر باللہ محمد بن جعفر خلیفہ ہوا یہ شخص حلیم صاحب ہیبت وافر عقل نیک نیت عادل تھا اور اولاد علی رضی اللہ عنہ کے طرف حسن تھا اور جو زیارت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ممنوع تھی اوس نے جاری کیا اور آل حسین پر رضی اللہ عنہ مذکور کیا پانچویں بیعہ الثانی ۳۶ء دوسواڑ تالیس کو وفات کیا مدت خلافت اوسکی تھینا چھ ماہ پھر حسین باللہ ابو العباس احمد بن القاسم بن الرشید برادر متوکل علی اللہ خلیفہ ہوا اور نہایت صاحب خیر فاضل ادیب بلند تھا اور اوس سے اول، سہن، بیگ، یاد کیا کہ اوس کا فرزند تین بائیس کے رکھا خلع خلافت اوسکی ۳۷ء دوسواڑ پندرہ سو پندرہ ہوا پھر متوکل علی اللہ خلیفہ ہوا اور نہایت صاحب سن تھا اوس کے عہد میں سری سقلی رضی اللہ عنہ اور وارمی صاحب سند وفات پائے بعد اوس کے ہشتادویں باللہ ابی صالح محمد ابو اسحاق بن واثق باسد ابن تعصم خلیفہ ہوا اور یہ شخص بہت عبادت کرنے والا عادل اجراے احکام آہی پر قوی پہلوان شجاع لیکن کوی شخص مددگار نہیں پایا ابتدا خلافت سے قتل تک عمر حق رسی مہوم میں گذرا خصلت اوسکی مشابہ خصلت عمر ابن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے تھی ۳۸ء دوسو چھ بن میں وفات کیا۔ مدت خلافت اوس کی پندرہ روز کم یک سال تھی بعد اوس کے معتد علی اللہ احمد ابن متوکل علی اللہ خلیفہ ہوا راغب ہو و لعجب کے طرف تھا اور خون ریزی لکھو کہا

خلافت
مستنصر باللہ

خلافت
مستنصر باللہ

خلافت
مستنصر باللہ

خلافت
مستنصر باللہ

آرمیوں کی کیا اور سیدنا عثمان اور سیدنا علی و سیدتنا عائشہ اور معاویہ اور عکرم
وزیر رضی اللہ عنہم کے شان میں بے ادبی کرتا اور عہد میں اسی خلیفہ کے دعوت
مہدی عبد اللہ بن عقبہ جد نبی عبد خلفائے مصر میں جو روافض ہیں دعوائے اوکا
یمن میں قائم ہوا پھر وہاں سے ہمراہ قبیلہ کنانہ کے مصر میں گیا جبکہ اون سے
اطاعت پایا پھر اون کو لیکر مغرب میں گیا یہاں اول سال مہدی عبد اللہ بن عقبہ
اوس کی ۱۲۰ھ دوسوا ساسی اور مدت خلافت اس کی ۲۳ سال ہے اور
اوس کے وقت میں امام نجاری اور سلم اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور ابو یزید بسطام
رحمۃ اللہ علیہم وفات پائے بعد اوس کے معتقد باللہ احمد ابو العباس بن ولی عہد
الموفق طلحہ المشوکل جعفر ابن مقصم خلیفہ ہوا اور شیعہ شخص صاحب بیست شیخ صاحب
عقل تھا کہ نبی عباس میں یکتا تھا تن تنہا شیر پر حملہ کرتا پہلے سال اپنی خلافت کے
کتب فروشوں کو کتب فلاسفہ وغیرہ کی بیع سے منع کیا اور قہر گوارا ہل چڑھا
کو حکم کیا کہ ہستون میں نہ بیٹھیں اور ۱۲۰ھ دوسوا ساسی میں مہدی ساجد خلفا
فروان میں داخل ہوا اور صاحب افریقیہ میں اور ادس میں جنگ واقع ہوا اور
اسی سن میں دار البندۃ مکہ معظمہ کا توڑ کر مسجد الحرام میں شریک کیا اور ۱۲۱ھ
دوسو چوراسی میں لعن امیر معاویہ کا ارادہ کیا لیکن عبد اللہ وزیر کی فہمائش
باز رہا وفات اوسکی بائیسویں ربیع الآخر ۱۲۹ھ دوسوا نیا نوے میں ہوئی
مدت خلافت نو سال اور نو ماہ ہے اوس کے عہد میں ابو محمد سہیل بن عبد اللہ
الستری قدس سرہ اور حافظ زہیر بن حرب النسائی وفات پائے بعد اوس کے
مکتفی باسناد ابو حسن علی بن معتقد خلیفہ ہوا نہایت صاحب حسن و جمال اوس کا

عن
ذکر وفات امام نجاری
اور سلم اور ابو داؤد
ترمذی اور ابن ماجہ
اور یزید بسطام
رحمۃ اللہ علیہم
عن
بیر خلافت معتقد

عن
ابن جریر
حدیث کا سہیل
میں ۱۲۱ھ

عن
ذکر خلافت معتقد

کہ حسن و جمال اور سکا ضرب المثل تھا اور صاحب خصال حسنہ تھا اور اس کے والد نے
 کئی مقام پہنچا کر اس کے واسطے تیار کیا تھا اور اس نے اس کے پاس جا کر پڑھا اور
 باغین وغیرہ آدمیوں کے جو اس کے والد نے طلب کیا تھا وہیں نے وہاں سے لے لیا
 ایسے فضیلتوں سے کہ انہوں نے اس کے نزدیک نہایت دوست ہوا اور لوگ اس کو
 وعدہ دیتے تھے اور بارہویں ذی قعدہ ۹۳۰ء دو سو پچانوے ہجری میں وفات کیا
 مدت خلافت اس کی چھ سال اور چھ ماہ ہے بعد اس کے مقتدر باللہ ابو الفضل جعفر
 بن المعتز خلیفہ ہوا کہ اس کی عمر تیرہ سال کی تھی باعث صغر سنی خلیفہ کے عباس
 بن حسن وزیر نے باتفاق یک جماعت عبداللہ بن معتز باللہ سے بیعت کیا اور
 مقتدر کو خلع خلافت کے من بعد لوگوں نے مقتدر کی حمایت کی یہاں تک
 عبداللہ بن معتز قید ہوا اور مر گیا اور سوقت مقتدر پر اہر خلافت قائم ہوا مگر مقتدر
 ابوالحسن علی بن محمد بن الفرات کو خلیفہ کیا وہ صاحب عدل تھا اور اس کے سب
 امور خلافت تفویض کیا اور آپ مشغول بہ لہو و لعب ہوا اور بیت خزائن کو
 تلف کیا اور اسی سن میں مہدی فاطمی کا مغرب میں غلبہ ہوا اور امامت اور
 خلافت اس کی مشہور ہوئی اور آدمیوں میں اس نے عدل و احسان شروع
 کیا اور اس کی حکومت اور شوکت ملک مغرب میں زیادہ اور اسی تاریخ سے ملک مغرب
 بنی عباس کے حکم سے نکل گیا اور خلافت عباسیہ کے انتظام میں فتور واقع ہوا وہی
 کہتے ہیں کہ باعث صغر سنی کے عہد مقتدر میں بہت خلل خلافت عباسیہ میں واقع
 ہوئے یہاں تک کہ تین سو ایک میں مہدی فاطمی نے چالیس ہزار لشکر
 بوبرکالیک مصر پر حملہ کیا اور اسکندریہ پر قابض ہوا تیس سال بعد ہجری میں دولت

ف
 خلیفہ مقتدر
 باللہ ۱۲

ف
 ہند دولت
 خلیفہ فاطمیہ ۱۲

عباسیہ کا حال نہایت تباہ ہوا سن تین سو ایک میں ^{۱۳۳} اونٹ پر بغداد و شریفین
 حسین حلاج منصور داخل ہوئے اور اون کے نسبت یہ شہر روئے کہ وہ قایل ہیں
 کہ حق تعالیٰ احسام میں حلول کرتا ہے علما نے ان کو اسے مباحث کئے اور ان کو قید کئے
 پہلے تین سو میں قاضی ابی عمر نے اور فقہا اور علما نے قتل کئے کہ یہ جلال الدین
 پہلے اس سن میں علما نے اون کو قتل کیا مگر اوراق عرض کرتا ہے کہ شیخ جلال الدین
 سیوطی حسین حلاج رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت رکھتے ہیں اس واسطے اپنی تاریخ میں لکھتے
 ہیں کہ حسین حلاج کے احوال میں کئی حالات ہیں کہ لوگوں نے اس کو جدا کا نہ نصیف
 کئے ہیں اور ^{۱۳۳} تین سو میں قوم نبی قرامطہ نکلی کہ اون کا فساد بہت ہوا اور خلیفہ اول
 متعادل سے عاجز آیا اور اون کے خوف سے کئی سال تک حجاج مکہ فیشہ داخل نہیں ہوئے
 اور اہل مکہ سے خارج کر دئے اور ^{۱۳۳} تین سو سترہ میں داخل مسجد الحرام حجاج کو قتل
 کئے اور لاشیں اون کی میرز مرمین والدے اور حجر اسود کو اول توڑے بعد اس کے اس کو
 ادا کھاڑے اور مکہ منظر میں گیارہ روز ہر حجر اسود اپنے ہمراہ لیکر چلے گئے پھر دس برس تک
 حجر اسود اون کے پاس رہا اور خلافت مطیع باللہ میں حجر اسود کا عود ہوا اور وہ اپنے
 مقام میں نصب ہوا شیخ سیوطی کہتے ہیں کہ اس طور منقول ہے کہ جب قرامطہ نے حجر
 اسود کو لے گئے چالیس اونٹ اس کی بار برداری میں ہلاک ہوئے اور جبکہ ارادہ حجر اسود کے
 عود کا کئے حجر اسود کو ضعیف نا توان اونٹ پر رکھ کر لائے وہ اونٹ تازہ توانا ہوا محمد
 ابن الربیع بن سلیمان سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ میں قرامطہ کے سال میں
 مکہ منظر میں تھا اون سے سے ایک شخص منیر اب کوہ کے قلعے کے واسطے لیکھا اور میں
 اس کو دیکھ رہا تھا پس میرا صبر جاتا رہا اور میں کہا کہ حق تعالیٰ تو برو بار ہے پس وہ مرد

ف
 شیخ جلال الدین
 سیوطی

و
 عود کا حجر اسود
 کی منظر میں
 نصب ہوا

و
 حجر اسود

اپنے سر کے بل گرا اور مر گیا اور ابو طاہر قرطبی کو اوس کے فلاح نہ ہوا اور چھکے
 اوس کا جسد پارہ پارہ ہوا اور مر گیا بحاصل مقتدر باللہ صلیح الرائی اور حیدر العقل تھا لیکن
 شہوات اور لذات کے طرف مشغول تھا صاحب ذیل روایت کرتے ہیں کہ خلیفہ مقتدر
 باللہ کچھ مبلغ دیکھ کر بکا کہ قرامطہ کو دیکر حجر اسود لاوین قرامطہ نے مثل حجر اسود کے دو پتھر
 طیار کیا جبکہ رسول خلیفہ حجر اسود کو لینے کو آیا وہ سنگ مصنوع اوس کے روبرو رکھنے
 جبکہ رسول خلیفہ لینا لینا چاہا رسول خلیفہ نے ان قرامطہ کو کہا کہ ہمارے حجر اسود کے
 دو علامتیں ہیں کہ وہ آگ میں نہیں جلتا اور پانی میں نہیں غرق ہوتا پس جبوقت کہ اون
 جہروں کو آگ میں رکھ دے تو قریب تھا کہ وہ شق ہو جاوے پھر کچھ پانی میں رکھے
 تو غرق ہو گئے بعد جبکہ حجر اسود اصلی کو لاے نہ وہ پانی میں غرق ہوا اور نہ وہ
 آگ میں جلا تا بیسویں شوال ۳۲۰ھ تین سو بیس ہجری میں قتل ہوا مدت خلافت اویسی
 چوبیس سال اور گیارہ دن ہے اوس کے ایام میں شیخ جنید بغدادی اور نائی
 صاحب نین رضی اللہ عنہما وفات کئے بعد اوس کے اقاہر باللہ ابو المنصور محمد ابن المعتض
 بن طلحہ بن المتوکل خلیفہ ہوا وہ نہایت خوریز بد خصلت متلون مزاج دائم الخمر تھا چھٹی
 جمادی الاول ۳۲۰ھ تین سو بائیس خلع خلافت سے ہوا اور محالیت جس میں ۳۹ سال
 تین سو اونچالیس میں وفات کیا اور اوس کے عہد میں امام طحاوی شیخ الحنفیہ وغیرہ
 انتقال کئے بعد خلع اوس کے رضی باللہ العباس محمد بن المعتض ابن المعتض طلحہ بن
 المتوکل خلیفہ ہوا اور وہ سخی کریم ادیب شاعر محب علم تھا اور طریقہ اوس کا طریقہ قدما
 تھا اور وہ آخر خلیفہ کدندہ بیر فوج اور اموال میں یکتا ہوا کہ بعد اوس کے کوئی ایسا
 خلیفہ مدبر نہ ہوا خلافت راضی کو بعد خلع خلافت قاہر ۳۲۰ھ تین سو بائیس میں ہوئی اویسی

ف
 خلافت قاہرہ
 باللہ

ف
 خلافت راضی
 باللہ

سن میں مہدی جہد خلفا المعمرین انتقال کیا یہ خزید جاہلین اون کو خلفاء فاطمی کہتے ہیں اس واسطے اون کو ثبی فاطمہ ہوسنے کا دعوے تھا مگر یہ سب غلط ہے اس واسطے کہ جہد مہدی کا جو سی کا اور نام اوس کا عبداللہ تھا اور وہ بلاد مغرب میں داخل ہو کر دعوے کیا کہ آپ علوی ہوں اور کوی علما اوس کے نسب میں سے نہیں جانتے اور وہ نہایت بیدین تھا اور حریص تھا اس امر کا کہ ملت اسلام زایل ہو جاوے اور ۳۴۴ھ میں سوچو میں سے اختلال امور خلافت عباسیہ میں پیدا ہو یہاں تک کہ ۳۴۵ھ میں سوچو میں نہایت اختلال ہوا کہ ہر جاے کا عامل اوس جاے کا مختار ہوا اور اور محاصل ملک کا خلیفہ کے پاس آنا موقوف ہوا اور خلیفہ راضی باللہ کے ہاتھ میں سواے بغداد اور سواد کے نہ رہا پس اوس کے وقت امیر المومنین تین ہوئی اور اندلس میں امیر عبدالرحمن بن محمد الدومی اپنے تین امیر المومنین کہلایا اور مہدی محمدی عبیدی فیروان میں اور عیسیٰ بغداد میں ۳۴۶ھ میں سوچو میں سے تین سو تائیس ۳۴۷ھ تک حج کعبۃ اللہ اہل بغداد کا باعث قوم قرامطہ کے موقوف ہوا پس سن تائیس میں ابوعلی عمر ابن یحییٰ نے قرامطی کو اس باب میں لکھا پھر قرامطی نے فی اونت پانچ دینا مقرر کر کے اذن حج کا دیا سبوطی کہتے ہیں کہ پہلے حجاج سے خراج لینا اسی کے وقت سے جاری ہوا بعد اوس کے متقی باللہ ابراہیم ہوا اور وہ نہایت عابد اور بہت روزہ دار تھا کہ مقولہ تھا کہ ہفتیشیں سوائے کلام اللہ کے نہیں چاہتا مگر فقط وہ تام کا خلیفہ تھا اور تدبیر مملکت ابن عبداللہ احمد بن علی الکوفی کے واسطے تھی اور خلافت سابقہ کے امور میں اوس نے کچھ تغیر اور تبدیل نہیں کیا خلع خافت اوس کا ۳۴۳ھ میں متوفی اور وفات اوسکی ۳۵۰ھ میں تین ساون میں ہو پیدا اوس کے خلع کی

فنا
بزرگ خلفاء
فاطمین کا

فنا
خلافت مہدی
خلفائے فاطمہ
سین

فنا
بزرگ استراج
خراج لینے
خلافت متقی
باللہ

مستکنی باللہ عبد اللہ ابن الکنتنی یا لد خلیفہ ہوا بعد مہدی معز الدولہ جو اس کا میر تھا
 خلیفہ پر غالب ہوا ایمان تک پانچ ہزار درہم روزانہ خلیفہ کو دیکر خانہ نشین کی مدت خلافت
 اوسکی ماہ جمادی الثانی ۳۳۲ تین سو چوبیس مین مہوئی اور وفات اوسکا ۳۳۲
 تین سو اترتیس مین بعد خلق خلافت ۳۳۲ تین سو چوبیس مین مطیع باللہ ابن مقتدر باللہ
 خلیفہ ہوا اور معز الدولہ نے سودینار روز قضا اوس کے مقرر کیا اور خلیفہ کو کچھ دخل
 حکمت مین نہیں تھا اور ۳۳۲ تین سو چوبیس مین خشید صاحب مصروف ہوا اور امام
 اوسکا محمد بن طغی الفرغانی تھا اور خشید معنی اوس کے شہنشاہ ہے اور لقب ہر بادشاہ
 ملک فرغان کا ہے جیسا کہ اصہد لقب بادشاہ طبرستان کا ہے اور وصول لقب ہے
 بادشاہ ملک بجر جان کا اور خاقان لقب ہے بادشاہ ملک ترک اور لقب بجا تھا
 ملک اشرا کا اور ستہ و سامان لقب ہے بادشاہ سمرقند کا اور خشید مر و شجاع تھا
 اور صاحب ہیبت لقب تھا قاہرہ باللہ سے آگے والے مصر ہوا تھا اوس کے آئینہ
 غلام تھے اور اوسکی سن مین قائم عبیدی فوت ہوا اور بعد اوس کے ولی عہد فرزند
 اوس کا منصور باللہ خلیفہ ہوا اور قائم ایثہ والد سے بھی مبدین زاید ہوا اور ۳۳۹
 تین سو اونچا لیس ہجری مین حجر اسود اعلاءہ اپنے موضع اول پر ہوا اور اوس کیو
 طوق نقروی بنایا گیا اور اس حجر اسود جو بگیا اور محمد ابن نافع خراسی کہتے ہیں کہ
 حجر اسود بعد شیع ہونے کے تامل سے جو دیکھا تو سیاہی فقط اوس کے سر مین تھی
 باقی سفید تھا اور طول اوس کا بشد ریک ذراع کے تھا اور اوسکی سن مین منصور باللہ
 عبیدی فوت ہوا اوس کی جاسے پر فرزند اوس کا بعد ولی عہد ہونے کے قائم ہوا اور
 لقب اوس کا معز لدین اللہ قرار پایا اوس نے قاہرہ مصر بنا کیا اور منصور باللہ نیک

خلافت مستکنی باللہ
 عباسی

خلافت مطیع باللہ
 عباسی

حجر اسود کا اپنے
 مقام پر آنا

ذکر تجارت ہر

سیرت تھا اپنے والد کے بعد ظلم و زیادتی کو اس نے چھوڑ دیا پس آرمیوں نے اس سے
 محبت پیدا کئے اور منصور کا بیٹا بھی نیک سیرت ہوا اور عہد میں مطیع کے ۵۵ سال تک بن
 ایکاون ہجری میں بعض قوم بطریقہ الامن نے ناصر الدولہ ابن حمدان کے طرف دشمن کو
 پہنچے کہ وہ بلد کے جانب میں اپس میں ملحق اور متصل تھے اور عمر اون کی پچیس سال کی
 تھی لیکن اون کو دوشکم اور دوناف اور دودعدہ تھے اور دونون کی بہوک پیاس
 اور حاجت بشری کا وقت بھی مختلف تھا اور ہر ہر کے واسطے دو ہات اور دوران اور
 دوساق تھے وعضو تناسل تھے اور ایک اوس میں رغبت عورتوں کے طرف اور
 دوسرا مرد کے جانب کرتا ہر ایک شخص اون میں سے مر گیا اور دوسرا زبردہ راجہ
 روز زندہ رہا پس مردہ بدبو سے پیدا کیا اوس وقت ناصر الدولہ نے اطباء کو جمع کیا کہ
 مردہ کو زندہ سے جدا کریں مگر اطباء او سپر قادر نہیں ہوئے پھر زندہ ہی بدبوی سے
 میت کے مریض ہوا اور مر گیا مگر اوراق عرض کرتا ہے کہ وزرا اور امرا کا لقب عہد میں
 مطیع کنہ ناصر الدولہ سیف الدولہ مغل الدولہ ہو کہ سابق میں سے خلیفہ کے عہد میں
 وزرا کا پہلہ لقب دیکھنے میں نہیں آیا معلوم یہ ہوتا ہے کہ یہ لقب اوس کے عہد سے
 ایسا دہوا وہ طریقہ کج تک سلاطین اسلام میں جاری ہے ششہ تین سو
 ستاون میں بادشاہ قرامطیہ نے دمشق لیا اور اسی سن میں کوی ملک شہام
 اور ملک مصر سے حج کو نہیں گیا پھر اوس نے ارادہ کیا کہ مصر یوے پس مغربا لدخلیفہ
 عبیدی نے مصر لیا اوس وقت بالکلہ رقص اقیم مغرب اور مصر و ملک عراق میں قلام ہوا
 اور وجہ اوس کا یہ ہوا کہ کافر خشییدی صاحب مصر حوققت کہ مرا انتظام میں قوت ہوا
 اور مال کی قلت ہوئی کہ لشکر بر طرف ہوئے پھر ایک جماعت نے مصر کے پاس خط لکھا

فہرست
 بزرگ
 و بزرگ
 و بزرگ

فہرست
 بزرگ
 و بزرگ
 و بزرگ

کہ شہد بکچہ اور وہ لوگ ملک مصر اوس کے تقویٰ فیض کریں اور معز باللہ نے اپنا غلام
 جو بہتر تھا بکچہ اور مالک مصر ہوا اور مصر میں دارالامانت مصر
 باللہ کے دستے کیا گیا شہد تین سواون سو پچاس ہجری مصر میں اور سن سات و شصت
 مودن میں پختہ دیا کہ اذان میں حی علی خیر العمل کہیں اور یہ امر جاری بھی ہوا اور شہد
 تین سو ترستہ میں مطیع نے خلافت کر کے اپنے فرزند طالع اللہ کو خلافت تفویض
 کیا اور شہد تین سو چوبیس میں وفات کیا اور اوس کے عہد میں ابوبکر شبلی
 رضی اللہ عنہ اور کرخی شیخ حنیفہ اور ابن حیان صاحب صحیح وفات کئے من بعد
 طالع باللہ ابوبکر عبدالکریم ابن مطیع خلیفہ ہوا اولی سال خلافت یعنی شہد تین سو
 ترستہ ہجری میں خطبہ عباسیہ بریں شریفین سے آئندہ گیا اور خطبہ معز لدین اللہ
 خلیفہ عبیدی کا پڑا گیا پہلے شہد تین سو چوبیس ہجری میں عقد الدولہ نے طالع کے
 طرف سے اراکین میں اشتہار جاری کیا کہ عقد الدولہ پر امور خلافت مستقر ہیں اس
 باعث سے نبیما میں عقد الدولہ اور طالع کے کچھ رنج ہوا ہو اس باعث سے طالع کا
 خطبہ بغداد سے موقوف ہوا بعد ایک ماہ چند روز کے پہر جاری ہوا اور اسی
 سن میں رقص مصر اور شام اور مشرق اور مغرب میں شایع ہوا اور جانب خلیفہ
 عبیدی سے منادی ہوئی کہ تراویح موقوف کی گئی پہر تین سو ترستہ ۶۳
 کو طالع باللہ نے عقد الدولہ کو خلعت سلطنت پہنا نا اور تاج جوہر اس کے
 سر پر رکھا اور اپنا ولی عہد کیا مگر تین بہتر عقد الدولہ مگر طالع نے اوسکی جگہ
 پر اوس کے فرزند مصام الدولہ کو ولی عہد کیا اور شہد تین سو اکیاسی میں خلعت خلافت
 طالع باللہ سے ہوا اور شہد تین سو تریانوے میں اوس کا وفات ہوا مدت

فی
 بیان ابتدائی
 خیر العمل اذان
 میں اصل شہد
 پاس جاری ہو گیا
 وزیر خلافت
 طالع اللہ کا

فی
 وفات شبلی
 و کرخی

فی
 بیان ابتدائی
 ہونا مذہب فقہ
 مصر اور شام اور
 شرق اور مغرب
 میں شہد

خلافت اوسکی سترہ سال اور نو ماہ سے پہر قادر باندہ صاحب بن اسحاق بن المقتدر
 خلیفہ ہوا اور شیعہ خاص دیانت دار اور تہجد گزار اور کثیر الصدقات تھا اور اوس نے
 کتاب علم اصول فقہ میں بھی تصنیف کیا کہ فضایل صحابہ اور تکفیر معتزلہ اور قائلین
 بخلق قرآن کے کیا اور یہ ہر جمعہ میں پڑھے جاتا تھا کہ چار سو بائیس میں قادر باندہ
 وفات کیا مدت خلافت اوس کی اکتالیس سال تین ماہ میں اور قادر باندہ کی
 خلافت میں سلطنت سلطان محمد بن سبکتگین کے اور غلبہ اوس کا خراسان پر
 ہوا وفات اوس کی ماہ ذیحجہ ۳۸۶ھ چار سو بائیس ہجری مدت خلافت اوسکی اکتالیس
 سال ہوئی بعد اوس کے قایم بامر الدین قادر باندہ خلیفہ ہوا یہ شخص صاحب جمال
 دیندار تھا صاحب یقین بنی اور ادیب عادل تھا پندرستہ چار سو پچاس ہجری کو
 بسا سیری ترکی بغداد میں داخل ہوا اور اوس کے ساتھ مصری جھنڈے تھے پہلے کوہ
 تک جنگ فیما بین اوس کے اور خلیفہ کورہ یہاں تک کہ اوس نے خلیفہ کو گرفت
 کر لیا اور اوس کو شہر فرغانہ میں لیجا کر جس کیا پہر طغرلک نے بسا سیری پر فوج کشی
 کیا اور بسا سیری کو قتل کر کے سر اوس کا بغداد شریف میں بھیجا اور خلیفہ کو اور اٹھا
 میں بھیجا اور ۳۸۶ھ چار سو اٹھائیس ہجری میں طاہری عبیدی صاحب مصروفیت ہوا
 اور جاے اوسکی مستنصر فرزند اوس کا قایم ہوا اور ساٹ برس چار ماہ خلافت کیا
 وہی کہتے ہیں کہ کوی خلیفہ یا سلطان کو میں نہیں جانتا ہوں کہ اتنی مدت تک
 خلافت کیا اور ۳۸۵ھ چار سو اٹھاون میں ایک ارکلی بابا ازجہ میں بیہوش
 کہ اوس کو دوسورت اور دوسر اور دو کر دین تھیں اور اوس سن میں ایک ستارہ
 چمکا کہ اسی سے ایک شب میں شعاع عظیم مثل چاند کے نکلے گی کہ اوس سے

ف
 خلافت کا سبب
 ۳۸۶ھ

ف
 خلافت کا سبب
 ۳۸۶ھ

ف
 بیابان
 عجیب
 روچہ
 تین
 نوازی کا اوس

آدمیوں کو ہیبت پیدا ہوئی اور وہ دس رات تک ویسا ہی رہا پھر بعد اوس کے
 روشنی کم ہونے لگی یہاں تک کہ وہ ستارہ غایب ہو گیا اور ۶۲ھ چار سو با
 جھری بن امیر مکہ نے سلطان اب ارسلان کو لکھا کہ خطبہ عباسیہ قائم اور خطبہ
 شامی مصری کا موقوف ہوا اور اذان میں حق علی خیر العمل متروک ہوا
 اور ۶۵ھ چار سو پچیسٹ بھری میں سلطان اب ارسلان مقتول ہوا اور اوسکی
 جگہ پر اوس کا فرزند ملک شاہ ہوا اور اپنا لقب جلال الدولہ رکھا اور تدبیر ملک
 نظام الملک کو تفویض کیا اور اوسکو لقب بہ اتابک کیا اور منے اتابک امیر والد کے
 ہیں اور پچھلے لقب اتابک اسی سے ابتدا ہوا اور ۶۶ھ چار سو سینسٹ میں خلیفہ مر گیا
 اور مدت خلافت اسکی پچیسٹیس سال میں اوس کے عہد میں قسطنطین شہر خلیفہ
 اور ابو علی ابن سینا شہر الفلاسفہ اور ابو نعیم صاحب اور ابو طیب الطبری ابن
 عبد اللہ اور قاضی ریضاوی اور سلطان محمد ابن سبکتگین وفات کے پہلے مقتدی بامر اللہ
 ابو القاسم عبداللہ بن محمد بن القاسم بامر اللہ خلیفہ ہوا کہ سن اوسکا وقت خلافت
 اویس برس تین ماہ تھا اور اوس کے وقت میں خیرات کثیرہ ظاہر ہوئی اور آٹھ
 سنہ شہر دن میں پیدا ہوئے اور بہت سے امور شہر جو مٹ گئے تھے
 اوس نے جاری کیا اور بہت شخص نہایت دیندار تھو نفس عالی ہمت تھا اور
 ۶۷ھ چار سو سینسٹ میں عہد خلافت میں اوس کے خطبہ خلفاء عبد بہت مظلوم
 میں جاری ہوا اور اوس سنہ میں نظام الملک نے بخین کو جمع کیا اور نیروز اول
 نقطہ حمل کو قرار دیا اور اول اوس کے نیروز اول وقت حلول آفتاب نصف حوت کے
 تھا اور جو کہ نظام نے کیا پہلے ۶۸ھ چار سو انیا ہی میں خطبہ عبدیہ حرمین شریفین میں

ف
 ۶۷
 مقتدی باد

موقوف ہوا اور خلیفہ مقتدے کا خطبہ جاری ہوا وفات خلیفہ ۸۶ شہ ۴۸۶ چار سو ستیسی
 ہجری کو ہوا اور اوس کے عہد میں عبدالقادر جیلانی اور امام الحرمین اور
 دامغانی اور بزودی شیخ الحنفیہ وفات پائے پرست ظہر باللہ والعباس
 احمد بن مقتدے باللہ خلیفہ ہوا ابن اثیر کہتا ہے کہ یہ شخص صاحب مروت کیم
 الاخلاق تھا اور اعمال خیرین بہت جلدی کرتا اور خط اوس کا بہت درست تھا
 مگر ایام خلافت اوس کے مضطرب ہے اور اوس میں واقعات جنگ بہت
 پیش آئے اور پچھلے سال ایام خلافت اوس کی کہ ۸۶ شہ ۴۸۶ چار سو ستیسی
 تھا مستنصر عبدی صاحب مصروف ہوا اور بعد اوس کے فرزند اوس کا مستعلی
 باللہ احمد قایم ہوا پر ۹۵ شہ ۴۹۵ چار سو پچانوے میں فوت ہوا اور بچا اوس کے
 فرزند اوس کا آمر باحکام الد طفل پنج سالہ قایم ہوا اور ۱۰۰ شہ ۵۰۰ پانچ سو بارہ
 ہجری میں خلیفہ عباسی مستنصر باللہ وفات پایا اور اوس کے عہد میں خطیب
 تبریزی اور غزالی اور شاشی وفات کئے بعد اوس کے ستر شہ ۵۰۰ باللہ فرزند
 اوس کا ابو منصور الفضل خلیفہ ہوا اور یہ خلیفہ صاحب ہمت علی اور صاحب شہادت
 اور صاحب ہے اور صاحب بیعت تھا کہ اوس کے وقت میں امور خلافت مضبوط
 ہوئے اور مرتب ہوئے اور خلافت کا نام اوس نے زندہ کیا اور اگر کالیست کو
 مضبوط کیا اور خود اپنے ذریعے اوس نے حرب کیا کہ عہد خلافت میں اوس کے
 مخالفین بہت تھے بالآخر معرکہ جنگ عراق میں ۱۰۲ شہ ۵۰۲ پانچ سو بیس میں شہید
 ہوا اور ۱۰۲ شہ ۵۰۲ پانچ سو بیس میں آمر باحکام اللہ صاحب مصر لما ولد مقتول
 ہوا اور اوس کا ابن عم حافظ عبد المجید بن محمد بن مستنصر قایم ہوا اور خلیفہ

خلافت
 مستنصر باللہ

خلافت
 مستنصر باللہ

مستتر شد کے ایام میں شمس الامیمہ ابو الفضل اور محی السنہ البغوی اور ابن الفہام
 المکر اور حریری صاحب المقامات رحلت پائے پھر راشد بالمد ابو جعفر
 منصور بن المسترشد باللہ خلیفہ ہوا اور یہ خلیفہ فصیح اور ادیب شاعر
 صاحب شجاعت نیک سیرت تھا پہلے پانسو تیس ہجری میں خلع خلافت
 اوس کا ہوا اور ۳۴۵ھ پانسو تیس میں مقتول ہوا پھر مقتضی لامر لدا ابو عبید محمد ابن
 مستطہر باللہ خلیفہ ہوا اور سبب لقب اوس کا یہ ہے کہ قبل روز خلافت کے
 اوس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے خواب میں مشرف ہوا
 اور حضرت نے فرمایا مصل حد اکھرا الیک فاقف کما امر اللہ یعنی قرآن
 یہ امر خلافت تجھ تک پہنچے گی تو اقتضا امر الہی کر اور عہد میں اوس کے ۳۴۵ھ
 پانسو چوبیس میں حافظ لدین اللہ صاحب وفات پلے پایا اور اوسکی جائے پر
 ظافر باللہ اسماعیل قرار پایا اور وہ بھی ۳۴۵ھ پانسو اوچاس ہجری میں وفات پایا خلیفہ
 مقتضی لامر لدا نہایت دیندار اور سخی اور صاحب مروت اور صاحب ہدایت تھا
 ابن جوزی کہتے ہیں کہ ایام مقتضی میں بغداد اور ملک عراق خلفا کے ہاتھ میں بخود کیا
 اور کوئی مخالفت باقی نہ رہا قبل اس کے ایام مقتضی سے اوس کے وقت تک
 طوائف الملوک تھی اور خلیفہ کے واسطے سوائے رسم خلافت کے کچھ نہ تھا پھر
 روز بروز اوسکی شوکت زاید ہوتی رہی یہاں تک کہ شب یک شنبہ دوسری
 ربیع الاول ۳۵۵ھ پانسو چھپن ہجری کو وفات کیا اور اوس کے عہد میں مختصر
 اور قاضی عیاض اور شہرستانی صاحب کتاب ملل وکل وفات کے پھر سنجہ
 بالمد ابو المظفر یوسف بن مقتضی بامر اللہ خلیفہ ہوا یہ خلیفہ عادل اور نرم دل تھا

ذکر وفات
 امام محی السنہ
 رحمۃ اللہ علیہ
 خلافت
 راشد بالمد
 خلافت مقتضی
 لامر لدا

ذکر وفات
 مختصر
 اور قاضی عیاض
 اور شہرستانی
 خلافت
 مستنبط
 بالمد

اور سفیدین پر بہت سخت تھا ایک وقت ایک شخص مفسد کو اس نے قید کیا تھا
 ایک مدت تک پہر ایک شخص خلیفہ مستغفر کے پاس حاضر ہو کر کہا کہ میں دس ہزار
 دینار اس کے طرف سے قیدیہ دیتا ہوں اور سکورما کر خلیفہ نے کہا کہ میں دس ہزار
 دیتا ہوں کہ تو اس مجوس کا مثل کو مجھ سے پاس لاتا کہ اس کو بھی قید کروں اور
 لوگوں کو اس کے شر سے بچاؤں ابن جوزی لکھتے ہیں کہ خلیفہ مستغفر بایں
 بہت صاحب عقل اور تیز طبیعت تھا نظم و ترتیب اور اس کی نہایت درست تھی
 انھوں نے ریح النہامی ۶۶۲ھ میں پانسو چھیاسٹ وفات کیا اور پچھلے سال خلافت
 میں فائز باللہ صاحب مصر وفات کیا اس کی جائے عاصد الدین الشافعی
 ہو کر کہ پہلے آخر خلفا بنی عبد ہے بعد دولت ابوبیہ مصر میں شروع ہوئی اور
 ابتداء دولت ابوبیہ کا یہ ہے کہ ۶۶۲ھ میں پانسو باسٹ میں سلطان نور الدین
 امیر اسد الدین شہد کوہ کو دو ہزار سوار دیکر مصر پر بھیجا امیر مذکور نے دو ماہ
 تک محاصرہ مصر کیا پہر صاحب مصر اہل فرنگ سے پناہ چاہا اہل فرنگ اس کی
 تائید کے واسطے دمیاط سے داخل ہوئے پہر امیر اسد الدین شہر صعیقہ کی طرف
 سفر کیا اور فیما بین امیر صاحب اور مصر کتنے جنگ واقع ہوا کہ امیر مذکور باوجود قوت
 لشکر اور کثرت جماعت عدو کے فتح پایا اور ہزار ہا اہل فرنگ کو قتل کیا پہر
 شہر اسکندریہ کے طرف متوجہ ہوا کہ اس میں صلاح الدین یوسف بن ایوب
 برادر زادہ اسد الدین کا محصور تھا پہر ۶۶۳ھ میں پانسو چھیاسٹ ہجری اہل فرنگ مصر پر
 غلبہ کئے پہر سلطان نور الدین نے صاحب مصر نے پناہ چاہا پہر سلطان نے
 اسد الدین کو بھیجا جبکہ پہر سے اہل فرنگ نے رافراز اختیار کیا پہر اسد الدین مصر میں

پورے مستند
 دولت ابوبیہ
 مصر میں

داخل ہوئے اور عاصد الدین اللہ نے اسد الدین کو عہد وزارت اور خلعت دیا
 اسد الدین بعد پینٹ روز کے وفات کیا اور عاصد نے بجائے اسد الدین کے
 برادر زادہ کو اول کے مسلح الدین یوسف ابن ایوب کو قائم مقام کیا
 اور ان کو امور وزارت کا مقلد کیا اور لقب اس کا ملک ناصر رکھا وہ شخص امور سلطنت
 اچھی طور پر کیا اسی سے دولت ایوبیہ منسوب ہے اور مستحضر بالذکر کے ایام میں حضرت
 محبوب بھائی محبوب المشفقین محبوب بھائی عبید القادر جیلانی نے رضی اللہ تعالیٰ
 واصل ذات اقدس ہوئی اور شیخ ابو الحجب سہروردی رحلت فرمائی پیر متقی بامر اللہ سر
 ابو محمد بن مستحضر باللہ خلیفہ ہوا یہ خلیفہ نہایت دل صاحب کرم سخنے تھا
 اور بہت مال بائین اور علویں اور علویں اور مدارس پر خرچ کیا
 اور صاحب علم اور انارت تھا ابن جوزی کہتے ہیں کہ میں نے اس خلیفہ ہماری عمر
 میں نہیں دیکھا ابن جوزی کہتے ہیں کہ اس کے ایام خلافت میں دولت
 عبیدیہ مصر میں مقفی ہو گئی اور اس کے نام خطبہ اور کہ مصر میں جاری تھا
 ذہبی کہتے ہیں کہ اس کے عہد میں ہر فرض بغداد میں ضعیف ہوا اور دیوبند
 بڑی سعادت حاصل ہوئی ابن اثیر سبب اقامت خطبہ عباسیہ کا مصر میں یہ
 کہتے ہیں کہ جب سلطان صلاح الدین کا قدم مصر میں ثابت ہوا
 اور عاصد کا امہ ضعیف ہوا تو رالدین نے اس کو
 یہاں سے اجرائی خطبہ عباسیہ کے واسطے لکھا یہ
 سلطان صلاح الدین نے عذر کیا کہ شاید اہل مصر شورش کریں
 مگر نور الدین اس کے عذر کو نہ مانا پھر اتفاقاً عاصد مر گیا اور سلطان صلاح الدین

عمر کرم صالح حضرت محبوب
 بھائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 خلافت مستقیم

امراء عاصد سے اس امر میں مشورت کیا ایک مرد عجیب کہ اس کا نام امیر عالم تھا کہا کہ
 میں اس امر کو شروع کرتا ہوں پہر اول جموع محرم کو اس نے شروع کیا جبکہ اس امر کا
 انکار کسے اہل مصر نے کیا صلاح الدین نے تمام خطباء کو حکم دیا کہ عاصد کا خطبہ
 موقوف کریں اور خلیفہ کا خطبہ جاری کریں پہر عاشورہ محرم کو عاصد وفات پایا اور
 موافق اوسکی عمل ہوا آخر ۶۹۹ھ آیتہ میں انتقال ہوا اور ۷۰۰ھ پانسو بہترین سلطان
 صلاح الدین نے حکم کیا کہ قاہرہ اور مصر کے اطراف فیصل بنا کر دی جاوے
 اور اس کام پر امیر بہاؤ الدین قدر قوس کو مقرر کیا ابن ابشر کہتے ہیں دورہ اس
 فیصل کا انیس ہزار تین سو دراع پانچمی تھا پہر ۷۰۰ھ پانسو چتر سلخ شوال کو خلیفہ
 مستغنی باللہ وفات پایا اور ناصر الدین اللہ احمد ابو العباس بن مستغنی لام اللہ خلیفہ ہوا
 یہ خلیفہ نہایت عزت و جلالت سے خلافت کیا کہ تمام اعدا کو قلع اور قلع کیسا
 اور جو کوئی شخص اس کے طرف سے بدی رکھتا حق تعالیٰ اس کو فذل
 اور منکوب کرتا اور ہمہ رہا عیا خواہ صغیر یا کبیر ہوں احوال پر ان کے مطلع رہتا
 وہ بھی لکھتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ خلیفہ ناصر کے جن کے تابع تھے سب وہی
 موافق عبد اللطیف کے نقل کرتے ہیں کہ خلیفہ ناصر الدین اللہ تمام لوگوں کے
 دلوں میں کیا ایل ہند اور کیا مصر بیت ڈالیا اور ابن بخاری سے روایت
 کرتے ہیں کہ جتنے سلاطین مخالف تھے سب خلیفہ ناصر الدین اللہ کے
 تابع تھے اور بڑے بڑے جاہلین اس کی سیف سے مقبوض ہوئے
 اور اس کے وقت میں بہت سے بلا و فحش ہوئی کہ خلفائے ماقبل کے زمانہ میں تھا جس کا

خلفہ

بلا و اندلس اور چین میں پڑ گیا یا نہیہ عدل والہ صاف اوس کے مزاج میں تھا
 اور رعیت پر ظلم کرتا یہاں تک کہ ابن جوزی سے یک روز پوچھا کہ افضل بشر
 بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہے ابن جوزی نے کہا کہ افضلہم
 من کانت ابدتہ تحتہ اور قدرت نہیں رکھا اس امر کی کہ تصریح کریں کہ افضل
 بشر سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ میں اور اوس کے عہد میں وہ قسطنطنیہ پانسون
 انیا نوے سلطان صلاح الدین وفات پایا اور ملک مصر میں اوس کے فرزند علاء الدین
 عثمان الملک العربز اور ملک دمشق اوس کے فرزند ملک الافضل نور الدین علی
 اور حلب میں اوس کے فرزند ملک الظاہر غیاث الدین غازی کو تفویض کیا اور
 قسطنطنیہ پانسون نوے میں سلطان طغرلک شاہ ابن ارسلان ابن طغرلک بن
 محمد بن ملک شاہ وفات کیا آخر ملک سلجوقیہ ذہبی کہتے ہیں کہ بعد ملک سلجوقیہ
 کی بیس اور چند میں اول اوسکا طغرلک بنی کہ خلیفہ قایم بامر اللہ لے اوسکو
 بغداد میں اعادہ کیا اور مدت دولت اونکی ایک سو ساٹ سال ہیں اور
 شمس الملوک جو چند میں ابتدا کرتا رہا اور ۲۱۰ھ چھ سو اکیس میں خلیفہ ناصر نے
 کعبہ اللہ کا پردہ وینج کا خضر کا کیا پہر دیاج اسود کا چنانچہ اب تک وہی رواج جا
 ہے وفات خلیفہ ناصر سلخ رمضان ۲۲۰ھ چھ سو بائیس کو ہوا اوس کے
 محمد بن شیخ احمد بن الزفاحی الزاہد اور برنات الدین المرغیانی صاحب ہدایہ اور
 قاضی حنان اور امام فخر الدین رازی اور ابو السعادات ابن اثیر صاحب
 جامع الاصول اور شیخ نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہم وفات پانچویں ظاہر بامر
 ابو محمد محمد بن ناصر لدین اللہ خلیفہ ہوا ابن اثیر کتاب کامل میں لکھتے ہیں کہ جو وقت
 ظاہر بامر اللہ خلیفہ ہوا اوس نے عدل اور احسان ظاہر کیا کہ کو قسم کہاں کی کہ اس کو کسی شخص نے

جو سب ان کا
 بعض نے
 سوال میں
 کے رہا
 فہم

نوکر بہت دار
 پردہ سیاہ
 رنگ تہیہ
 پرست
 خلافت
 ظاہر بامر اللہ

کہ بعد عمر بن العزیز کے کہ اوس کے مثل کوئی نہیں ہر مینہ وہ شخص سچا ہو گا اس واسطے
 کہ بہت اموال اور زمین اوس کے والد اور احب داد کے وقت غضب ہوئی
 تھی مستحقین پر پیر دیا تیر وین رجب ۲۶۷ھ چہ سو چیس ہجر کے کو خلیفہ ظاہر کا
 ہوا اور مدت خلافت اوسکی نو ماہ اور چند روز ہے اور خلیفہ ظاہر نے اپنے
 والد سے اور انھوں نے ابو صالح نصر بن عبد الرزاق بن سید عبد الباقا و جیلانی
 رضی اللہ عنہ سے راایت کیا پھر مستنصر باللہ ابو جعفر منصور بن ظاہر بامر اللہ خلیفہ
 ہوا ابن نجار کہتے ہیں کہ خلیفہ موصوف عدل کو رعایا میں پھیلا یا اور عدل اور
 انصاف کو اختیار کیا اور اہل علم کو نزدیک کیا اور مسافر جانے
 اور رباط بنایا اور قلع اور قمع مقررین کیا اور سنت کو افشا کیا اور آدمیوں کو
 طریقہ نیک پر لگایا اور جہاد پر تائیم ہوا اور قوم تار نے ملکوں کا ارادہ کیا
 پھر اوس کا شکر اوس قوم سے ملاقی ہو کر نہر میت دیا اور اسکا پہرہ بقولہ تھا کہ اگر میں
 زندہ رہوں تو سب ملک قوم تار سے لون گا ذہبی کہتے ہیں کہ اوقاف مستنصر کے
 چند اور ستر ہزار شتال زر کو پہونچ گئے اور کتب نفیسہ اوس کے پاس ایک سو سا
 حمل پہونچے اور بہت علماء ہر فن کے اوسکے پاس تھے پھر جب ۲۷۷ھ چہ سو چار
 میں مستنصر وفات پایا اور اوس کے عہد میں سکا کی صاحب منقح اور حافظ
 عمر الدین علی ابن الاثیر صاحب تاریخ و اناب واسد غلیہ اور شیخ شہاب الدین
 سہروردی صاحب عوارف المعارف اور شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہم
 وفات کئے پھر مستنصر باللہ ابو احمد عبد الدین مستنصر باللہ خلیفہ ہوا کہ یہ آخر خلفائے
 عراقین ہے شیخ قطب الدین سے شیخ سیوطی نقل کرتے ہیں کہ خلیفہ مستنصر

ف
 خلافت مستنصر
 بادشاہ

ف
 ذکر وفات سکا کی
 صاحب منقح

ف
 ذکر وفات شیخ
 شہاب الدین
 سہروردی اور
 شیخ محی الدین ابن
 عسکری

ف
 ذکر خلافت مستنصر
 بادشاہ

کیم حلیم سلیم بلطن دیانت و ازتمسک بابتہ مثل والد اور جد اپنے تھا لیکن مثل جد
 اور والد اپنے ہوشیاری اور بلند ہمت میں نہیں تھا اس باعث سے جو وزیر اس کا
 موید الین غلمی رافضی تھا اسکی طرف مایا ہوا اسکی ہی باعث تمام تباہی خلافت اور ملک میں
 ہوئی کہ اس نے خلیفہ کے ساتھ جس طرح ہاکہیل معاملہ کیا اور بالطن میں قوم تار سے
 اتحاد پیدا کیا اور ان کا خیر خواہ بنا اور ان کو اس بات کی نیماہش دلایا کہ تم
 بغداد کو لے لیو اور دولت عباسیہ کو مٹاؤ اور غرض اس کی رافضی کی
 اس سے پہلے ہی کہ جب دولت عباسیہ مٹ جاوی ایک خلیفہ آل سیدنا علی الترقوی
 رضی اللہ عنہ سے قائم کرے پہر جبکہ کوئی اخبار تار کی آتی خلیفہ سے اخفا کرتا اور اخبار
 خلیفہ تار سے اطلاع دیتا بیان تک کہ اس کے جو حاصل ہوا سو ہوا اور شہ
 چہ سوچو پن ہجری میں آتش مدینہ طیبہ میں ظاہر ہوئی اور مثل پہاڑوں کے
 جنگل کو گہری اور یہ سحر زیادہ یکماہ سے رہا اور یہ وہ آتش تھی کہ جسکی
 خبر حضرت نے قبل و ملتے تھے بالجمہ قوم تار کا شہ سب طرف زائد ہونا شروع
 کیا خلیفہ اور لوگ اس سے غفلت میں تھے اور وزیر غلمی نہایت حرص رکھتا
 اسبات پر کہ دولت عباسیہ زایل ہوے اور خاندان علوی میں خلافت
 آوے اور مستقر والد استعصم نے بہت شکر جمع کیا بایں ہمہ قوم تار سے
 مصالحت سے پیش آنا اور ان کو خوش رکھتا جبکہ مستعصم خلیفہ ہوا کہ وہ
 عقل سے خالی تھا وزیر نے صلح دیا کہ اکثر شکر بر طرف کیا جاوے اور
 مصالحت تار کے ساتھ مقصود شکر رکھنے کا حاصل ہو تہے اور پھر
 وزیر قوم تار کو لکھا کہ اور انکی داخل ہونا اپنے ملا دین سہل بیان کیا اور قوم تار سے

وزیر غلمی
 تار کا خلیفہ
 اور تباہی خلافت
 عباسیہ میں
 مونا خلیفہ کا

یہ بات کی خواہش کیا کہ خود ان کے طرف سے مایہ ہوئے انھوں نے اس
 امر کو قبول کیا یہ مقصد مصمم بغداد کا قوم تارکے خلاصہ حال قوم تارک شیعہ سیوطی
 لکھتے ہیں اور بعد موافق بعد اللطیف سے نقل کرتے کہ وہ حدیث درونک کہ
 تمام دنیا کی مصائب نسبت اورون کے چھوٹے ہوتے ہیں یہ قوم زبان انکی
 ملی ہوئی ہے زبان اہل ہند کے ساتھ اور وہ لوگ بہ نسبت ترک کے
 جوڑی صورت کشادہ سینہ سبک جسم گندم گون تیر حرکت جسم ہے اور ان
 اخبار کیسکو بھین بھونچتی اور ان پاس کوئی جاسوس بھی جاننے کی قدرت نہیں
 اس واسطے کہ دوسری ملک کا آدمی اون کے سات مشابہت نہیں رکھتا
 اور جس وقت کہ کسی طرف جانے کا ارادہ کرتے اپنے ارادہ کو اخفا کرتے
 اور منہل مقصود کو پونچے نگ کچھ ارادہ اون کا معلوم نہوتا اس واسطے کوئی
 اہل شہر کو حال پونچے شک معلوم نہوتا اون کو لوگوں کی اخبار پھونچتے پھونچتے
 اون کے مانند مردوں کی جنگ کرتے اور اکثر سلاح اون کا پختہ تھا اور خوراک
 ان کی گوشت کہ میسر آتا اون کی قتل میں کسی کا استنا اور ابقا نہیں تھا کہ
 مردوں کو اور عورتوں کو اور بچوں کو قتل کرتے اور قصد ان کا ضرب کرنا
 بنی نوع انسان کا تھا قصد ملک و مال نہ تھا اور مورخین کہتے ہیں کہ ملاقات لکھنوی
 ملا جس کے ساکنین صحرا ہیں اور وہ مشہور بہ عذروف ادب اور سبب ظاہر ہونے
 انکی یہ کہ اقلیم چین بہت واسع ہے کہ دورہ اقلیم مذکور کا شش ماہ راہ اور چین کے چہ
 ملک ہیں اور ان کے ایک حکم ٹرا ہے کہ اولس کالقب القان الہر ہے
 اور اقامت گاہ اسکی شہر طعاج ہے کہ وہ پانچ ملند خلیفہ ہیں اور یہ ملک بھی

نہایت خوبصورت

ایک حاکم ہے پس ایک ملک کے حاکم نام ہو دو شش خان ہے کہ چنگیز خان
 کی چھٹی سے نکاح کیا تھا اور چنگیز خان قوم تار سے ہے پہلی چھوٹی کی ملاقات کو
 آیا اور سوقت کہ اس کا شوہر مر گیا تھا اور چنگیز خان کے ہمراہ کشلو خان بھی تھا
 پھر چھوٹی چنگیز خان کی اپنے برادر زادہ بیٹے چنگیز خان کو کہی کہ بادشاہ اس جا کا لا
 ولد فوت ہو تو اس کا قیام مقام ہو جا چنگیز خان اور اس کے سات قوم مغل بھی
 ہوئے پھر بلجی کو معہ ہدایا القان اکبر کے کبر طرف بھیجا اس نے بہت غصہ ہوا
 اور گھوڑے جو کہ اس کے طرف سے ہدیہ گئے تھے اون کے کان کاٹنے کا
 حکم دیا اور اون کو زندہ لایا اور ایچمیون کو قتل کیا اس واسطے کہ قوم تار جنگلی
 لوگ ہن کہ بہت کبھی سابق میں بادشاہ ہن ہن ہوئے تھے پھر یہ بات کہ بہت با
 چنگیز خان اور کشلو خان نے سنے ہر دو آپس میں عہد تائید پر گئے اور القان
 اکبر سے مخالف ہوئے اور اون کے پاس بہت جمع ہوئے پھر القان اکبر سے
 برا مقابلہ واقع ہوا القان اعظم کی شکست ہوئی اور اس کے ملک کو لے لئے
 پھر شراون کا اور زاید ہوا اور حکومت فیما بین چنگیز خان اور ہلاکو کی مشترک رہی پھر
 بلا دشا قون جو نواحی چین سے اس طرف گیا اور اس کو بھی لیا پھر کشلو خان
 مر گیا اور اس کے قیام مقام فرزند کا ہوا لیکن چنگیز خان نے اس کو ناچیز کر دیا
 اور آپ ہن حاکم مستقل ہوا اور قوم تار سب اس کے مطیع ہوئے اور
 چنگیز خان اعتقاد الوہیت کیا اول خروج اس کا سنہ ۶۱۵ھ چھ سو چھ سو چھی میں
 اون کے بلاد میں نواحی ترک اور فرغانہ کے طرف ہوا شیخ سیوطی سلطان
 جوزی بھی روایت کرتے ہیں کہ اول ظہور تار ملک ماوراء النہر میں ۵۱۵ھ

چھ سو پندرہ ہجری کو ہوا پس بخارا اور مرقہ کو بھی اور اس کے ساکنین کو قتل کئے
 پھر خوارزم شاہ بادشاہ خراسان کا محاصرہ کئے پھر قوم تارکے کسی شخص مقابل اپنے
 نہیں پائے تمام شہروں میں قتل اور قید کرتے ہوئے مثل پزندون کے سر پہ
 سیر اور رے یہاں تک کہ اسی سال عین ہمدان اور قزوین تک اسی سال
 میں ہوئے ابن اثیر اپنی کتاب کامل میں کہتے ہیں کہ حادثہ تمارجواوش غلطی اور
 سہائے کتب سے ہے کہ مثل اوس کا نہیں ہوا تمام خلایق عام اور مسلمانوں
 واسطے قاضی ہوا پس اگر کوئی شخص کہے کہ حق تبارے جب سے کہ عالم پیدا کیا
 ایسی مصیبت میں لوگ مبتلا نہیں ہوئے تو وہ صادق اور سچے اس واسطے کہ
 اون کا شوق فساد مثل ہوا اور ابر کے اوڑا اس واسطے کہ یک قوم تار اطراف
 چین نکلی اور قصد بلاد ترکستان کے مثل کاشغر اور شامرق کئے پھر اوس
 بخارا کے اور مرقہ کو گئے اور اوس کے ساکنین کو قتل کئے پھر ایک گروہ او
 خراسان کے طرف گئی اور اوس کو خراب اور تباہی اور ایک گروہ آئی اور ہمدان
 عراق تک گئی پھر قصد روم و سحان کا اور اوس کے نواحی کیا اور اوس کو ویران کیا
 ایک سال سے کم عرصہ میں اوس کے مثل کوئی سنا نہیں پھر اور سحان سے
 و ہمدان کے طرف گئی اور اوس کے شہروں پر قبضہ کئے پھر وہاں سے
 شہر لہ اور لکن کے جانب گئی وہاں کے لوگوں کو قتل کئے قید کئے پھر وہاں
 قفقاز کے وہاں قوم ترک کثیر العدد ہیں پس جو لوگ و طمان حاضر تھے اون کو قتل
 کئے اور باقی لوگ پہاگ گئے اوسہ بلاد اون کے قبضہ میں آیا اور ایک جماعت
 شہر غزنہ اور اوس کے نواحی کے طرف اور اور کرمان کے جانب گئی اور

ویسا ہی کی بلکہ اوس نے بہت سخت قتل کئے کہ ایسا کوئی کان نہیں سنا اس واسطے کہ
 سکندرجو تمام دنیا کا مالک ہوا اتنا جلد مالک بنین ہوا بلکہ قریب دس سال کے
 بادشاہ اوس بلا و کا ہوا اور اوس نے کسی کو قتل نہیں کیا بلکہ طاعت کے سات
 راضی ہوا اور یہ قوم تاراکشرا کیادی دنیا کو مالک ہوئے جو بہتر اور آباد جاے
 تھی اون کے قبضہ کے باقی بنین رہی اور جن بلاد میں کہ وہ قوم بنین داخل ہوئی
 وہ سب اون سے مغلوب اور خالیف تھی اور یہ سب معاملہ قریب ایک سال میں
 طے پیر وہ محتاج رسد اور غلبہ طرف بنین تھی اس واسطے کہ اون کے گلے گھوڑے
 گائے اور گھوڑے تھے کہ اون کا گوشت کھاتے تھے اور گھوڑے اون کے
 وہ اپنی سم سے زمین کو کھودتے اور نبات صحرائی کی جڑیں کھاتے اور تم غلہ
 کو جانتے ہی بنین اور دینداری اون کی یہ تھی کہ وہ آفتاب کو وقت طلوع سجد
 کرتے اور تمام چار پایوں کو اور بنی آدم کو کھاتے اور کلج کو بنین جانتے بلکہ
 ایک عورت کئی مردوں کے پاس جاتی انکا اصل جبکہ تہ چھ سو چھ پن ہجر
 داخل ہوئی دولاک قوم تاراکشرا کے افراونکا ہلا کو تھا بغداد کو پہنچے پھر شکر خلیفہ
 اون کے مقابلہ کے واسطے نکلا اور مقابلہ قوم تاراکشرا سے پایا ہوا اور قوم تاراکشرا
 رور عا شورہ محرم داخل بغداد ہوئی پھر وزیر نے خلیفہ مستعصم سے کہا کہ اوس
 قوم سے صلح کی جاوے اور وزیر نے کہا خلیفہ کو کہ تم قوم تاراکشرا کے طرف جاؤ
 اور میں صلح کی بات چیت کرتا ہوں اور اس امیر میں اپنی دہ داری اون کی طرف سے
 کیا ہوں پھر قوم تاراکشرا کے پاس وزیر جا کر آیا اور کہا شاہ تاراکشرا میں کی غیبت
 کرتا ہے کہ اپنی لڑکی تیرا لڑکا امیرانی ہجر کو دیوے اور تمہیں اپنے منصب خلیفہ

باقی رکھے جیسا کہ صاحب روم کو اپنی سلطنت پر باقی رکھا اور تجھ سے شاہ
تتار ارادہ کرتا ہے کہ تو شاہ تار کی اطاعت کیے جیسا کہ تیرے اجداد نے سلطان
سلجوقیہ کی اطاعت کئے ہر اپنا شکر لے کر پلٹ جاوے گا پس ضرور ہے کہ مولانا
کو یہ بات قبول فرمائیں اس واسطے کہ اس میں خون ریزی مسلمانوں کی ہے
اور ممکن ہے کہ آپ بعد جیسا چاہیں وپا کرین لیکن اب ضرور ہے کہ خلیفہ کو
اون کے طرف جاوے پھر خلیفہ نے چند امرا لیکر شاہ تار کے طرف گیا
اور ایک خیمہ میں روپرواؤترا اور وزیر خیمہ میں داخل ہوا اور امراء و علمائے شیعین کو
اس حیلہ سے طلب کیا کہ عقد نکاح فیما بین فرزند خلیفہ اور دختر شاہ تار کے
یا عقد صلح فیما بین قرار پایا یہ سب حاضر ہووین پھر گروہ گروہ علماء امراء اعتراف
واسطے حضور میں مجلس بغداد سے نکلنا شروع ہوئے پھر جماعت امراء کی
یا اعتراف یا علماء نکلے وہ تہ تیغ قوم تار ہوتے یہاں تک کہ جو بڑے بڑے
لوگ علماء اور اعتراف اور امراء اعیان خلافت تھے سب کے سب تہ تیغ ہوئے
من بغداد کے پل کو جو شیعین کا ہے کہینچ لئے تاکہ کوئی شخص بغداد سے
پار نہوے اور تیغ اہل بغداد پر چلانا شروع کئے چالیس دن کے قریب
یہاں تک کہ مقتول دس لاک سے زائد ہوئے اور جو وزیر ارادہ کیا تھا وہ
بھی بڑا یا اس کو بھی نہایت ذلیل خوار کئے اور بعد اس کے وزیر زیادہ ایام
زندہ بھی نہ رہا اور خلیفہ بھی مقتول ہوا وہی کہتے ہیں کہ میں خیال کرتا ہوں کہ خلیفہ کا
دفن بھی نہ ہوا ہووے اور بغداد میں کوئی شخص باقی نہ رہا مگر وہ کہ جو بادی وغیرہ میں
چھپا ہووے اور خلیفہ کے ساتھ اسکی اولاد اور اعام بھی قتل ہوئے اور

اور یہ ایک بلا تھی کہ اہل اسلام کو سیوقت ایسی مہمیت نہیں پہنچی پر جو وقت کہ ہلاکو
 تمل خلیفہ اور اہل بغداد سے فارغ ہوا اور ملک عراق میں اپنے نائبین کو مقرر کیا وزیر
 ملکوں نے اون کو کہا کہ خلیفہ ملوے کو مقرر کریں لیکن وہ لوگ اس کے موافق نہ
 نہیں ہوئے اور اس کو جدا اپنے سے کر دئے پس وہ پنج میں ہی مر گیا بعد اس کے
 ہلاکو نے ناصر صاحب دمشق کے پاس مراسلہ بھیجا واسطے اپنی اتباع کے نہایت
 خدمت کے ساتھ ہر اوس سے زیادہ شدت ہر اوس سے زیادہ شدت کے مراسلہ
 روانہ کیا پھر شہر چھ سو ستاون داخل ہوا اور دنیا بغیر خلیفہ رہی اور صاحب مصر ^{علی} منصور
 بن مغر اوس وقت بچہ تھا اور ایک امیر صیف الدین قطن ^{نقا} الف کے اوس کے والد کا ملک
 اور علیم صاحب مصر طرف اپنی روانہ کیا کہ اپنی مدد قوم تیار کرے پھر قطن مجبوری امر
 اور احمیان کو جمع کیا پس شیخ عز الدین ابن عبدالسلام حاضر ہوئے اور کہے کہ جو وقت
 علیہ دشمن کا تمام بلاد پر ہووے تو سب عالم پر اون مقابلہ فرض ہے پھر تھوڑے
 ایام کے بعد قطن نے اپنے آقا زادہ کو مقرر کیا اور آپ اس کے قائم مقام ہوا ^{اسو} اسو
 کہ وقت صعب و مشکل میں خلافت یحیٰ کی کارگر بنیں ہوئی اور قطن کا لقب ملک مظفر
 مشہور ہوا پھر شہر چھ سو اٹھاون داخل ہوا اور وقت بھی بلا خلیفہ تھا اعدا ہی سن میں
 قوم تیار دریاے فرات قطع کئے اور حلب کو پہنچے اور تلوار کو اپنی اوس میں خوب
 کام مے پر دمشق کے طرف پہنچے اور اہل مصر ماہ شعبان میں ملک شام کے طرف جنگ
 تیار کے واسطے نکلے پس ملک مظفر اپنے مع لشکر اور شاہنشاہ رکن الدین ^{جنگ} یحیٰ بن جند
 اور تیار مقابلہ عین چتر جالوت پر گئے اور آپس میں جنگ عظیم واقع ہوا اور بہت روز جمعہ
 پانچویں رمضان تھی پھر قوم تیار کو شکست فاش ہوئی اور سلیم کو فتح نصرت ہوئی و

اللہ انکھ اور بہت قوم تہا مقتول ہوئی اور بیٹ اپنی پھر دے اور لوگوں نے اونکا
 مال لوٹا اور اون کو روندنا شروع کئے اس سے تمام بلاد میں بہت خوشی ہوئی پھر فیاض
 ملک مظفر اور رکن الدین بیرس کے مناقشہ ہوا پھر رکن الدین بیرس نے باقاعدہ امرا
 ملک مظفر کو قتل کئے اور ملک بیرس خود آپ بادشاہ ہوا اور اس کا لقب ملک ظاہر
 ٹھہرا پھر ۵۹۰ھ چھ سو اونسٹ داخل ہوا اور وقت بلا خلیفہ رہا جب تک پھر خلافت مستقر نہ ہو
 مصر میں قائم ہو گیا کہ اوس کا ذکر آگے آویگا ہمہ تنوعم باللہ میں شمس الملوک دی اور
 علم ریسمانے اور زمانہ انقطاع خلافت میں شیخ ابو الحسن شاذلی انتقال کئے پھر مستقر بادشاہ
 ثانی احمد ابو القاسم بن ظاہر بامر امجدی نصر محمد بن ناصر الدین احمد مصر میں خلیفہ ہوا
 شیخ قطب الدین کہتے ہیں کہ کچھ شخص بغداد میں مجوس تھا جو وقتیکہ کہ قوم تہا رنے بغداد کو
 لیا کچھ شخص رہا ہو کر غرب ملک عراق کے طرف بھاگا پھر جو وقت کہ ملک ظاہر بیرس
 سلطان مصر ہو مستقر بالمدن دس شخص قوم نبی ہمارس کے ملک بیرس کے پاس
 ماہ رجب میں آیا پھر سلطان بیرس موافقیان اور امراء کے اوس کے استقبال کو گیا
 پھر ایک عظیم الشان مجلس منعقد کر کے تاج الدین بنسہ اغر بالمدن قاضی القضاۃ کے
 زبان سے خلیفہ کا نسب ثابت کیا پھر اوس سے بیعت خلافت کیا پھر سلطان بیعت
 کیا بعد اوس کے قاضی القضاۃ تاج الدین پھر شیخ عز الدین بن عبد السلام پیرا کا مصر
 اپنے اپنے مراتب پر بیعت کئے اور یہاں امر قہر ہوئے ^{۵۹۱} چھ سو اونسٹ ہجری کو
 واقع ہوا پھر اوس کے نام کا سکہ جاری اور لقب اوس کا اس کے برادر کا لقب
 مستقر بالمدن مقرر ہوا اور صاحب حلب امیر شمس الدین انوش نے بھی ایک خلیفہ
 حلب میں قرار دیا اور اس کا لقب حاکم بامر امجد مقرر کیا اور اوس کے نام کا سکہ

ذکر زمانہ خلیفہ
 نہ رہے ۵۹۰
 ذکر خلافت
 مستقر بادشاہ
 عباسی کے
 مصر میں

در اہم پر جاری کیا پھر خلیفہ مستنصر باللہ قصد عراق واسطے مقابلہ قوم تتر کیا سلطان
 مصر اوسکو دمشق تک پہنچایا اور سلطان اوصاحب موصل اوسکا سان جنگ
 ہمراہ کئے اور بادشاہان شرق خلیفہ کے ہمراہ ہوئے پھر شہر حدیثہ اور بیت کو
 فتح کئے من بعد ایک لشکر تتر آیا اور ایک جماعت یمن کو قتل کیا اور خلیفہ مستنصر
 باللہ مفقود ہوا بعضے کہتے ہیں کہ وہ مقتول ہوا اور کچھ امرطاس کے اور بعضے کہتے ہیں
 کہ یمن بلکہ گریز کیا مگر اس امر کو اہل بلدہ نے پوشیدہ رکھے اور کچھ معرکہ تیسرے
 محرم ۳۵۷ھ چھ ماہ ساٹھ میں ہوا اور مدت خلافت اوسکی چھ ماہ سے بھی کم ہوئی
 پھر بعد اوسکے حاکم بامر اللہ ابو العباس احمد بن ابی علی الحسن البقی بن علی بن ابی بکر
 بن خلیفہ سرشد باللہ ابن مستظہر باللہ خلیفہ یثرب وقت غلبہ تتر کے مخفی ہو کر گچ گیا
 پھر وہاں سے یک جماعت کے ساتھ نکلا اور اتنا راہ میں قوم تتر سے مقابلہ کیا
 اور اون پر فتح پایا پھر چند کہ اوس کا ارادہ تھا کہ مصر میں جاوے لیکن مستنصر باللہ
 اوسکے قبل پہنچ کر خلیفہ ہو گیا تھا اس واسطے اوسکو خوف ہوا کہ شاید میں جاؤں
 تو مجھکو خلیفہ پکڑ لے گرفت کر لے پھر حلب کے طرف پلٹ آیا پس والی حلب اور
 روم اور اوس کے اوس سے بیعت کئے اور حاکم بامر اللہ اوس کا لقب مقرب کئے
 جس طرح حکم اور مذکور ہوا پھر وہ خلیفہ حاکم بامر اللہ شہر فغانہ میں خلیفہ مستنصر باللہ
 سے ملافاکیا اور اوسکی اطاعت میں داخل ہوا جبکہ خلیفہ مستنصر باللہ واقعہ
 ساریں مفقود ہوا ملک ظاہر بجز سلطان مصر نے خلیفہ حاکم بامر اللہ کو طلب کیا
 پھر اوسنے آیا اور ہمراہ اوسکے اوس کا فرزند اور ایک جماعت تھی ملک ظاہر نے
 اوسکی تعظیم توقیر ادا کیا اور اوس سے خلافت پر بیعت کیا اور مدت خلافت اوسکی

خلافت حاکم
 بامر اللہ ۱۲

چالیس روز چند سال ہوئے سیو شیح قطب الدین سے نقل کرتے ہیں کہ یہ
 واقعہ آٹھویں محرم ۶۱۶ھ چھ سو ایک سو پچاس ہجری میں ہوا کہ سلطان مصر ایک مجلس عام
 میں بیٹھا اور حاکم بامر الدیوان کثیر قلعہ جبل تک آیا پھر سلطان اوسکی بیعت
 اور اوسکو امور خلافت تفویض کیا پھر تمام لوگ حسب مراتب اوس بیعت کئے
 اور اوسکی سن میں ایک جماعت قوم تناکا کی سلمان ہو کر امن چاہتی ہوئی مصر میں
 داخل ہوئی اونکو غلہ اور طعام دے پس یہ ابتدا کفایت اون کے شر سے
 ہوئی اور ۶۱۷ھ چھ سو ترست میں ہلاک و فتنہ تار فتنہ ہوا اور اوسکی جائے پر
 فرزند اوس کا امعا مقرر ہوا اور ۶۱۸ھ چھ سو پچتر میں ملک ظاہر انتقال کیا
 اور اوسکی جائے پر ملک سعید محمد مسلط ہوا پھر ۶۱۹ھ چھ سو اٹھتر میں ملک
 مصر سے موقوف ہو کر بلاد کوک کا سلطان ہوا اور اوسکی سال مر گیا پھر مصر میں
 اوس کا برادر بدر الدین شلاش بمعزفت لہ کو سلطان کئے اور اوس کا لقب
 ملک عادل مقبر کئے اور اتابک امیر سیف الدین قلاوون مقرر کئے اور سکہ ملک
 عادل اور امیر سیف الدین کے نام سے جاری کئے پھر شلاش شروع خلیفہ ہوا
 اور اوسکی جائے پر قلاوون سلطان ہوا پھر ۶۲۰ھ چھ سو اسی ہجری میں شکر تار
 بلاد شام تک پہنچا اور سلطان اون کے مقابلہ کے واسطے نکلا اور بڑا جنگ
 عظیم ہوا مسلمانوں کو فتح ہوئی اور ۶۲۱ھ چھ سو انیا سی ہجری میں سلطان
 قلاوون مر گیا اور فرزند اوس کا ملک الاشرف صلاح الدین خلیل قائم مقام ہوا
 اور ۶۲۲ھ چھ سو تریا سی ہجری میں سلطان مقام ترو جہ میں مقتول ہوا اور اوسکی
 جائے محمد ابن منصور اوس کے برادر کو مقبر کئے اور اوس کا لقب ملک نام مقرر کئے

چھ سو چو ریانو سے ہجری میں ریاست سے خلع ہوا اور اسکی جائے پر کتبغا منصوبہ
 ہوا اور اس کا لقب ملک عادل قرار پایا اور اسی سال میں قازن ابن ارغوان
 ابن امخا ابن ہلاکو شاہ تارا سلام میں داخل ہوا اور اس کے لشکر میں بھی اسلام
 شایع ہوا مسلمانوں کو اس امر سے نہایت خوشی حاصل ہوئی ^{۱۱} ^{۱۲} ^{۱۳} ^{۱۴} ^{۱۵} ^{۱۶} ^{۱۷} ^{۱۸} ^{۱۹} ^{۲۰} ^{۲۱} ^{۲۲} ^{۲۳} ^{۲۴} ^{۲۵} ^{۲۶} ^{۲۷} ^{۲۸} ^{۲۹} ^{۳۰} ^{۳۱} ^{۳۲} ^{۳۳} ^{۳۴} ^{۳۵} ^{۳۶} ^{۳۷} ^{۳۸} ^{۳۹} ^{۴۰} ^{۴۱} ^{۴۲} ^{۴۳} ^{۴۴} ^{۴۵} ^{۴۶} ^{۴۷} ^{۴۸} ^{۴۹} ^{۵۰} ^{۵۱} ^{۵۲} ^{۵۳} ^{۵۴} ^{۵۵} ^{۵۶} ^{۵۷} ^{۵۸} ^{۵۹} ^{۶۰} ^{۶۱} ^{۶۲} ^{۶۳} ^{۶۴} ^{۶۵} ^{۶۶} ^{۶۷} ^{۶۸} ^{۶۹} ^{۷۰} ^{۷۱} ^{۷۲} ^{۷۳} ^{۷۴} ^{۷۵} ^{۷۶} ^{۷۷} ^{۷۸} ^{۷۹} ^{۸۰} ^{۸۱} ^{۸۲} ^{۸۳} ^{۸۴} ^{۸۵} ^{۸۶} ^{۸۷} ^{۸۸} ^{۸۹} ^{۹۰} ^{۹۱} ^{۹۲} ^{۹۳} ^{۹۴} ^{۹۵} ^{۹۶} ^{۹۷} ^{۹۸} ^{۹۹} ^{۱۰۰} ^{۱۰۱} ^{۱۰۲} ^{۱۰۳} ^{۱۰۴} ^{۱۰۵} ^{۱۰۶} ^{۱۰۷} ^{۱۰۸} ^{۱۰۹} ^{۱۱۰} ^{۱۱۱} ^{۱۱۲} ^{۱۱۳} ^{۱۱۴} ^{۱۱۵} ^{۱۱۶} ^{۱۱۷} ^{۱۱۸} ^{۱۱۹} ^{۱۲۰} ^{۱۲۱} ^{۱۲۲} ^{۱۲۳} ^{۱۲۴} ^{۱۲۵} ^{۱۲۶} ^{۱۲۷} ^{۱۲۸} ^{۱۲۹} ^{۱۳۰} ^{۱۳۱} ^{۱۳۲} ^{۱۳۳} ^{۱۳۴} ^{۱۳۵} ^{۱۳۶} ^{۱۳۷} ^{۱۳۸} ^{۱۳۹} ^{۱۴۰} ^{۱۴۱} ^{۱۴۲} ^{۱۴۳} ^{۱۴۴} ^{۱۴۵} ^{۱۴۶} ^{۱۴۷} ^{۱۴۸} ^{۱۴۹} ^{۱۵۰} ^{۱۵۱} ^{۱۵۲} ^{۱۵۳} ^{۱۵۴} ^{۱۵۵} ^{۱۵۶} ^{۱۵۷} ^{۱۵۸} ^{۱۵۹} ^{۱۶۰} ^{۱۶۱} ^{۱۶۲} ^{۱۶۳} ^{۱۶۴} ^{۱۶۵} ^{۱۶۶} ^{۱۶۷} ^{۱۶۸} ^{۱۶۹} ^{۱۷۰} ^{۱۷۱} ^{۱۷۲} ^{۱۷۳} ^{۱۷۴} ^{۱۷۵} ^{۱۷۶} ^{۱۷۷} ^{۱۷۸} ^{۱۷۹} ^{۱۸۰} ^{۱۸۱} ^{۱۸۲} ^{۱۸۳} ^{۱۸۴} ^{۱۸۵} ^{۱۸۶} ^{۱۸۷} ^{۱۸۸} ^{۱۸۹} ^{۱۹۰} ^{۱۹۱} ^{۱۹۲} ^{۱۹۳} ^{۱۹۴} ^{۱۹۵} ^{۱۹۶} ^{۱۹۷} ^{۱۹۸} ^{۱۹۹} ^{۲۰۰} ^{۲۰۱} ^{۲۰۲} ^{۲۰۳} ^{۲۰۴} ^{۲۰۵} ^{۲۰۶} ^{۲۰۷} ^{۲۰۸} ^{۲۰۹} ^{۲۱۰} ^{۲۱۱} ^{۲۱۲} ^{۲۱۳} ^{۲۱۴} ^{۲۱۵} ^{۲۱۶} ^{۲۱۷} ^{۲۱۸} ^{۲۱۹} ^{۲۲۰} ^{۲۲۱} ^{۲۲۲} ^{۲۲۳} ^{۲۲۴} ^{۲۲۵} ^{۲۲۶} ^{۲۲۷} ^{۲۲۸} ^{۲۲۹} ^{۲۳۰} ^{۲۳۱} ^{۲۳۲} ^{۲۳۳} ^{۲۳۴} ^{۲۳۵} ^{۲۳۶} ^{۲۳۷} ^{۲۳۸} ^{۲۳۹} ^{۲۴۰} ^{۲۴۱} ^{۲۴۲} ^{۲۴۳} ^{۲۴۴} ^{۲۴۵} ^{۲۴۶} ^{۲۴۷} ^{۲۴۸} ^{۲۴۹} ^{۲۵۰} ^{۲۵۱} ^{۲۵۲} ^{۲۵۳} ^{۲۵۴} ^{۲۵۵} ^{۲۵۶} ^{۲۵۷} ^{۲۵۸} ^{۲۵۹} ^{۲۶۰} ^{۲۶۱} ^{۲۶۲} ^{۲۶۳} ^{۲۶۴} ^{۲۶۵} ^{۲۶۶} ^{۲۶۷} ^{۲۶۸} ^{۲۶۹} ^{۲۷۰} ^{۲۷۱} ^{۲۷۲} ^{۲۷۳} ^{۲۷۴} ^{۲۷۵} ^{۲۷۶} ^{۲۷۷} ^{۲۷۸} ^{۲۷۹} ^{۲۸۰} ^{۲۸۱} ^{۲۸۲} ^{۲۸۳} ^{۲۸۴} ^{۲۸۵} ^{۲۸۶} ^{۲۸۷} ^{۲۸۸} ^{۲۸۹} ^{۲۹۰} ^{۲۹۱} ^{۲۹۲} ^{۲۹۳} ^{۲۹۴} ^{۲۹۵} ^{۲۹۶} ^{۲۹۷} ^{۲۹۸} ^{۲۹۹} ^{۳۰۰} ^{۳۰۱} ^{۳۰۲} ^{۳۰۳} ^{۳۰۴} ^{۳۰۵} ^{۳۰۶} ^{۳۰۷} ^{۳۰۸} ^{۳۰۹} ^{۳۱۰} ^{۳۱۱} ^{۳۱۲} ^{۳۱۳} ^{۳۱۴} ^{۳۱۵} ^{۳۱۶} ^{۳۱۷} ^{۳۱۸} ^{۳۱۹} ^{۳۲۰} ^{۳۲۱} ^{۳۲۲} ^{۳۲۳} ^{۳۲۴} ^{۳۲۵} ^{۳۲۶} ^{۳۲۷} ^{۳۲۸} ^{۳۲۹} ^{۳۳۰} ^{۳۳۱} ^{۳۳۲} ^{۳۳۳} ^{۳۳۴} ^{۳۳۵} ^{۳۳۶} ^{۳۳۷} ^{۳۳۸} ^{۳۳۹} ^{۳۴۰} ^{۳۴۱} ^{۳۴۲} ^{۳۴۳} ^{۳۴۴} ^{۳۴۵} ^{۳۴۶} ^{۳۴۷} ^{۳۴۸} ^{۳۴۹} ^{۳۵۰} ^{۳۵۱} ^{۳۵۲} ^{۳۵۳} ^{۳۵۴} ^{۳۵۵} ^{۳۵۶} ^{۳۵۷} ^{۳۵۸} ^{۳۵۹} ^{۳۶۰} ^{۳۶۱} ^{۳۶۲} ^{۳۶۳} ^{۳۶۴} ^{۳۶۵} ^{۳۶۶} ^{۳۶۷} ^{۳۶۸} ^{۳۶۹} ^{۳۷۰} ^{۳۷۱} ^{۳۷۲} ^{۳۷۳} ^{۳۷۴} ^{۳۷۵} ^{۳۷۶} ^{۳۷۷} ^{۳۷۸} ^{۳۷۹} ^{۳۸۰} ^{۳۸۱} ^{۳۸۲} ^{۳۸۳} ^{۳۸۴} ^{۳۸۵} ^{۳۸۶} ^{۳۸۷} ^{۳۸۸} ^{۳۸۹} ^{۳۹۰} ^{۳۹۱} ^{۳۹۲} ^{۳۹۳} ^{۳۹۴} ^{۳۹۵} ^{۳۹۶} ^{۳۹۷} ^{۳۹۸} ^{۳۹۹} ^{۴۰۰} ^{۴۰۱} ^{۴۰۲} ^{۴۰۳} ^{۴۰۴} ^{۴۰۵} ^{۴۰۶} ^{۴۰۷} ^{۴۰۸} ^{۴۰۹} ^{۴۱۰} ^{۴۱۱} ^{۴۱۲} ^{۴۱۳} ^{۴۱۴} ^{۴۱۵} ^{۴۱۶} ^{۴۱۷} ^{۴۱۸} ^{۴۱۹} ^{۴۲۰} ^{۴۲۱} ^{۴۲۲} ^{۴۲۳} ^{۴۲۴} ^{۴۲۵} ^{۴۲۶} ^{۴۲۷} ^{۴۲۸} ^{۴۲۹} ^{۴۳۰} ^{۴۳۱} ^{۴۳۲} ^{۴۳۳} ^{۴۳۴} ^{۴۳۵} ^{۴۳۶} ^{۴۳۷} ^{۴۳۸} ^{۴۳۹} ^{۴۴۰} ^{۴۴۱} ^{۴۴۲} ^{۴۴۳} ^{۴۴۴} ^{۴۴۵} ^{۴۴۶} ^{۴۴۷} ^{۴۴۸} ^{۴۴۹} ^{۴۵۰} ^{۴۵۱} ^{۴۵۲} ^{۴۵۳} ^{۴۵۴} ^{۴۵۵} ^{۴۵۶} ^{۴۵۷} ^{۴۵۸} ^{۴۵۹} ^{۴۶۰} ^{۴۶۱} ^{۴۶۲} ^{۴۶۳} ^{۴۶۴} ^{۴۶۵} ^{۴۶۶} ^{۴۶۷} ^{۴۶۸} ^{۴۶۹} ^{۴۷۰} ^{۴۷۱} ^{۴۷۲} ^{۴۷۳} ^{۴۷۴} ^{۴۷۵} ^{۴۷۶} ^{۴۷۷} ^{۴۷۸} ^{۴۷۹} ^{۴۸۰} ^{۴۸۱} ^{۴۸۲} ^{۴۸۳} ^{۴۸۴} ^{۴۸۵} ^{۴۸۶} ^{۴۸۷} ^{۴۸۸} ^{۴۸۹} ^{۴۹۰} ^{۴۹۱} ^{۴۹۲} ^{۴۹۳} ^{۴۹۴} ^{۴۹۵} ^{۴۹۶} ^{۴۹۷} ^{۴۹۸} ^{۴۹۹} ^{۵۰۰} ^{۵۰۱} ^{۵۰۲} ^{۵۰۳} ^{۵۰۴} ^{۵۰۵} ^{۵۰۶} ^{۵۰۷} ^{۵۰۸} ^{۵۰۹} ^{۵۱۰} ^{۵۱۱} ^{۵۱۲} ^{۵۱۳} ^{۵۱۴} ^{۵۱۵} ^{۵۱۶} ^{۵۱۷} ^{۵۱۸} ^{۵۱۹} ^{۵۲۰} ^{۵۲۱} ^{۵۲۲} ^{۵۲۳} ^{۵۲۴} ^{۵۲۵} ^{۵۲۶} ^{۵۲۷} ^{۵۲۸} ^{۵۲۹} ^{۵۳۰} ^{۵۳۱} ^{۵۳۲} ^{۵۳۳} ^{۵۳۴} ^{۵۳۵} ^{۵۳۶} ^{۵۳۷} ^{۵۳۸} ^{۵۳۹} ^{۵۴۰} ^{۵۴۱} ^{۵۴۲} ^{۵۴۳} ^{۵۴۴} ^{۵۴۵} ^{۵۴۶} ^{۵۴۷} ^{۵۴۸} ^{۵۴۹} ^{۵۵۰} ^{۵۵۱} ^{۵۵۲} ^{۵۵۳} ^{۵۵۴} ^{۵۵۵} ^{۵۵۶} ^{۵۵۷} ^{۵۵۸} ^{۵۵۹} ^{۵۶۰} ^{۵۶۱} ^{۵۶۲} ^{۵۶۳} ^{۵۶۴} ^{۵۶۵} ^{۵۶۶} ^{۵۶۷} ^{۵۶۸} ^{۵۶۹} ^{۵۷۰} ^{۵۷۱} ^{۵۷۲} ^{۵۷۳} ^{۵۷۴} ^{۵۷۵} ^{۵۷۶} ^{۵۷۷} ^{۵۷۸} ^{۵۷۹} ^{۵۸۰} ^{۵۸۱} ^{۵۸۲} ^{۵۸۳} ^{۵۸۴} ^{۵۸۵} ^{۵۸۶} ^{۵۸۷} ^{۵۸۸} ^{۵۸۹} ^{۵۹۰} ^{۵۹۱} ^{۵۹۲} ^{۵۹۳} ^{۵۹۴} ^{۵۹۵} ^{۵۹۶} ^{۵۹۷} ^{۵۹۸} ^{۵۹۹} ^{۶۰۰} ^{۶۰۱} ^{۶۰۲} ^{۶۰۳} ^{۶۰۴} ^{۶۰۵} ^{۶۰۶} ^{۶۰۷} ^{۶۰۸} ^{۶۰۹} ^{۶۱۰} ^{۶۱۱} ^{۶۱۲} ^{۶۱۳} ^{۶۱۴} ^{۶۱۵} ^{۶۱۶} ^{۶۱۷} ^{۶۱۸} ^{۶۱۹} ^{۶۲۰} ^{۶۲۱} ^{۶۲۲} ^{۶۲۳} ^{۶۲۴} ^{۶۲۵} ^{۶۲۶} ^{۶۲۷} ^{۶۲۸} ^{۶۲۹} ^{۶۳۰} ^{۶۳۱} ^{۶۳۲} ^{۶۳۳} ^{۶۳۴} ^{۶۳۵} ^{۶۳۶} ^{۶۳۷} ^{۶۳۸} ^{۶۳۹} ^{۶۴۰} ^{۶۴۱} ^{۶۴۲} ^{۶۴۳} ^{۶۴۴} ^{۶۴۵} ^{۶۴۶} ^{۶۴۷} ^{۶۴۸} ^{۶۴۹} ^{۶۵۰} ^{۶۵۱} ^{۶۵۲} ^{۶۵۳} ^{۶۵۴} ^{۶۵۵} ^{۶۵۶} ^{۶۵۷} ^{۶۵۸} ^{۶۵۹} ^{۶۶۰} ^{۶۶۱} ^{۶۶۲} ^{۶۶۳} ^{۶۶۴} ^{۶۶۵} ^{۶۶۶} ^{۶۶۷} ^{۶۶۸} ^{۶۶۹} ^{۶۷۰} ^{۶۷۱} ^{۶۷۲} ^{۶۷۳} ^{۶۷۴} ^{۶۷۵} ^{۶۷۶} ^{۶۷۷} ^{۶۷۸} ^{۶۷۹} ^{۶۸۰} ^{۶۸۱} ^{۶۸۲} ^{۶۸۳} ^{۶۸۴} ^{۶۸۵} ^{۶۸۶} ^{۶۸۷} ^{۶۸۸} ^{۶۸۹} ^{۶۹۰} ^{۶۹۱} ^{۶۹۲} ^{۶۹۳} ^{۶۹۴} ^{۶۹۵} ^{۶۹۶} ^{۶۹۷} ^{۶۹۸} ^{۶۹۹} ^{۷۰۰} ^{۷۰۱} ^{۷۰۲} ^{۷۰۳} ^{۷۰۴} ^{۷۰۵} ^{۷۰۶} ^{۷۰۷} ^{۷۰۸} ^{۷۰۹} ^{۷۱۰} ^{۷۱۱} ^{۷۱۲} ^{۷۱۳} ^{۷۱۴} ^{۷۱۵} ^{۷۱۶} ^{۷۱۷} ^{۷۱۸} ^{۷۱۹} ^{۷۲۰} ^{۷۲۱} ^{۷۲۲} ^{۷۲۳} ^{۷۲۴} ^{۷۲۵} ^{۷۲۶} ^{۷۲۷} ^{۷۲۸} ^{۷۲۹} ^{۷۳۰} ^{۷۳۱} ^{۷۳۲} ^{۷۳۳} ^{۷۳۴} ^{۷۳۵} ^{۷۳۶} ^{۷۳۷} ^{۷۳۸} ^{۷۳۹} ^{۷۴۰} ^{۷۴۱} ^{۷۴۲} ^{۷۴۳} ^{۷۴۴} ^{۷۴۵} ^{۷۴۶} ^{۷۴۷} ^{۷۴۸} ^{۷۴۹} ^{۷۵۰} ^{۷۵۱} ^{۷۵۲} ^{۷۵۳} ^{۷۵۴} ^{۷۵۵} ^{۷۵۶} ^{۷۵۷} ^{۷۵۸} ^{۷۵۹} ^{۷۶۰} ^{۷۶۱} ^{۷۶۲} ^{۷۶۳} ^{۷۶۴} ^{۷۶۵} ^{۷۶۶} ^{۷۶۷} ^{۷۶۸} ^{۷۶۹} ^{۷۷۰} ^{۷۷۱} ^{۷۷۲} ^{۷۷۳} ^{۷۷۴} ^{۷۷۵} ^{۷۷۶} ^{۷۷۷} ^{۷۷۸} ^{۷۷۹} ^{۷۸۰} ^{۷۸۱} ^{۷۸۲} ^{۷۸۳} ^{۷۸۴} ^{۷۸۵} ^{۷۸۶} ^{۷۸۷} ^{۷۸۸} ^{۷۸۹} ^{۷۹۰} ^{۷۹۱} ^{۷۹۲} ^{۷۹۳} ^{۷۹۴} ^{۷۹۵} ^{۷۹۶} ^{۷۹۷} ^{۷۹۸} ^{۷۹۹} ^{۸۰۰} ^{۸۰۱} ^{۸۰۲} ^{۸۰۳} ^{۸۰۴} ^{۸۰۵} ^{۸۰۶} ^{۸۰۷} ^{۸۰۸} ^{۸۰۹} ^{۸۱۰} ^{۸۱۱} ^{۸۱۲} ^{۸۱۳} ^{۸۱۴} ^{۸۱۵} ^{۸۱۶} ^{۸۱۷} ^{۸۱۸} ^{۸۱۹} ^{۸۲۰} ^{۸۲۱} ^{۸۲۲} ^{۸۲۳} ^{۸۲۴} ^{۸۲۵} ^{۸۲۶} ^{۸۲۷} ^{۸۲۸} ^{۸۲۹} ^{۸۳۰} ^{۸۳۱} ^{۸۳۲} ^{۸۳۳} ^{۸۳۴} ^{۸۳۵} ^{۸۳۶} ^{۸۳۷} ^{۸۳۸} ^{۸۳۹} ^{۸۴۰} ^{۸۴۱} ^{۸۴۲} ^{۸۴۳} ^{۸۴۴} ^{۸۴۵} ^{۸۴۶} ^{۸۴۷} ^{۸۴۸} ^{۸۴۹} ^{۸۵۰} ^{۸۵۱} ^{۸۵۲} ^{۸۵۳} ^{۸۵۴} ^{۸۵۵} ^{۸۵۶} ^{۸۵۷} ^{۸۵۸} ^{۸۵۹} ^{۸۶۰} ^{۸۶۱} ^{۸۶۲} ^{۸۶۳} ^{۸۶۴} ^{۸۶۵} ^{۸۶۶} ^{۸۶۷} ^{۸۶۸} ^{۸۶۹} ^{۸۷۰} ^{۸۷۱} ^{۸۷۲} ^{۸۷۳} ^{۸۷۴} ^{۸۷۵} ^{۸۷۶} ^{۸۷۷} ^{۸۷۸} ^{۸۷۹} ^{۸۸۰} ^{۸۸۱} ^{۸۸۲} ^{۸۸۳} ^{۸۸۴} ^{۸۸۵} ^{۸۸۶} ^{۸۸۷} ^{۸۸۸} ^{۸۸۹} ^{۸۹۰} ^{۸۹۱} ^{۸۹۲} ^{۸۹۳} ^{۸۹۴} ^{۸۹۵} ^{۸۹۶} ^{۸۹۷} ^{۸۹۸} ^{۸۹۹} ^{۹۰۰} ^{۹۰۱} ^{۹۰۲} ^{۹۰۳} ^{۹۰۴} ^{۹۰۵} ^{۹۰۶} ^{۹۰۷} ^{۹۰۸} ^{۹۰۹} ^{۹۱۰} ^{۹۱۱} ^{۹۱۲} ^{۹۱۳} ^{۹۱۴} ^{۹۱۵} ^{۹۱۶} ^{۹۱۷} ^{۹۱۸} ^{۹۱۹} ^{۹۲۰} ^{۹۲۱} ^{۹۲۲} ^{۹۲۳} ^{۹۲۴} ^{۹۲۵} ^{۹۲۶} ^{۹۲۷} ^{۹۲۸} ^{۹۲۹} ^{۹۳۰} ^{۹۳۱} ^{۹۳۲} ^{۹۳۳} ^{۹۳۴} ^{۹۳۵} ^{۹۳۶} ^{۹۳۷} ^{۹۳۸} ^{۹۳۹} ^{۹۴۰} ^{۹۴۱} ^{۹۴۲} ^{۹۴۳} ^{۹۴۴} ^{۹۴۵} ^{۹۴۶} ^{۹۴۷} ^{۹۴۸} ^{۹۴۹} ^{۹۵۰} ^{۹۵۱} ^{۹۵۲} ^{۹۵۳} ^{۹۵۴} ^{۹۵۵} ^{۹۵۶} ^{۹۵۷} ^{۹۵۸} ^{۹۵۹} ^{۹۶۰} ^{۹۶۱} ^{۹۶۲} ^{۹۶۳} ^{۹۶۴} ^{۹۶۵} ^{۹۶۶} ^{۹۶۷} ^{۹۶۸} ^{۹۶۹} ^{۹۷۰} ^{۹۷۱} ^{۹۷۲} ^{۹۷۳} ^{۹۷۴} ^{۹۷۵} ^{۹۷۶} ^{۹۷۷} ^{۹۷۸} ^{۹۷۹} ^{۹۸۰} ^{۹۸۱} ^{۹۸۲} ^{۹۸۳} ^{۹۸۴} ^{۹۸۵} ^{۹۸۶} ^{۹۸۷} ^{۹۸۸} ^{۹۸۹} ^{۹۹۰} ^{۹۹۱} ^{۹۹۲} ^{۹۹۳} ^{۹۹۴} ^{۹۹۵} ^{۹۹۶} ^{۹۹۷} ^{۹۹۸} ^{۹۹۹} ^{۱۰۰۰}

دوسری وفات نصیر الدین
 طوسی اور بنی
 دوسری رحلت
 امام محی الدین
 نو سے اور
 بریلان الدین
 سن ۱۲
 خلافت مستکنف
 بامراشد ۱۲
 مغلوب اور
 مسلمان ہونا
 قوم تارک ۱۲

جو قریب باب کے شیبہ میں ۳۳۳ سال متواتر متواتر سلطان بنے کعبۃ اللہ کا دروازہ
 بنو س کا بنایا اور اوس پر نقروی تختیان نصب کیا کہ اون کا وزن تین ہزار تین سو
 درہم تھا اور دروازہ قدیم کو تباہ ہو گیا اور پھر بابت ۳۳۳ یم پر جو تختیان نقروی نصب تھے
 اون کو بنے شیبہ لے لئے اور بابت ۳۳۳ یم پر اسم صاحب میں کندہ تھا پھر ۳۳۳
 سات سو پچیس میں فیما بین خلیفہ اور سلطان کچھ امر واقع ہوا اس پر سلطان نے خلیفہ
 گرفت کیا اور اوس کو مع اولاد اور اصحاب کے شہر قوز میں بھیج دیا اور ان سب کو اس
 بقدر کفایت مقرر کیا پھر اوسى جانیفہ مستکنفہ بالمدہ ماہ شہان ۳۳۳ سات سو چالیس
 ہجری کو وفات کیا سیوطی ابن حجر سے نقل کرتے ہیں کہ خلیفہ مستکنفی فاضل اور سخی
 خوشنویس تھا تھا من بعد واثق باللہ ابراہیم بن ولی الہمد مستکن بالمدہ ابی عبد اللہ
 محمد بن الحاکم بامر اللہ خلیفہ ہوا اور لقب اوس کا واثق بالمدہ مقرر ہوا کہ بیدہ مستکنفہ بالمدہ
 مگر مستکنفہ بالمدہ اوسکی خلافت سے بسبب بد روئی اوس کے راضی نہ تھا محض باصرہ
 سلطان یہ خلیفہ ہوا تاکہ ۳۳۳ سات سو پچیس میں جب سلطان مصر کی وفات
 قریب ہوئے اور اپنے کئے ہوئے پر نام نہ ہوا اور واثق باللہ ابراہیم کو خلافت سے مغرور
 کیا اور ولیعہد احمد ابو العباس سے بیعت کیا اور حاکم بامر اللہ اوس کا لقب مقرر کیا
 اسوا سے حاکم بامر اللہ ابو العباس بن مستکنفہ خلیفہ ہوا اتمہ بیان خلافت اوس کا یہ ہے کہ
 جب ملک ناصر سلطان مصر کا مملکت قریب موت پر پیش ہوا اور سلطان مصر کا انتقال ہوا
 اور اوسکی جائے پر ابو بکر ابن ناصر سلطان ہوا ایک مجلس منعقد کیا کہ اوس میں خلیفہ ابراہیم
 واثق باللہ اور ولیعہد حاکم بامر اللہ کو طلب کیا اور سب قاضیوں کو جمع کیا اور کہا کہ شرعاً
 مستحق خلافت کون ہے ابن حاتم نے کہا کہ خلیفہ مستکنفی باللہ جو شہر قوز میں وفات کیا

خلافت
 واثق بالمدہ

اوسنے خلافت کی وصیت اپنے فرزند احمد کو کیا اور اوس پر چالیس شخص غلامین کو گواہ رکھا اور میرزا ناب جو شہر قوص میں تھا اوس کے نزدیک بھی یہ بات ثابت ہوئی پھر سلطان منصور ابراہیم کو خلع کیا اور احمد سے بیعت کیا پھر اوس کا لقب اور اوس کے جد کا لقب حاکم بامر اللہ رکھا سیوطی ابن فضل اللہ سے مسالک میں حاکم کا حال نقل کرتے ہیں کہ وہ خلیفہ امام عسکری اور تمام مصر میں اوسنے رسوم خلافت کو زندہ کیا اسقدر کہ کوئی اوس کا خلافت نہ کر سکتا اور طبعاً اپنے ابا کا اختیار کیا ایسے وقت میں کہ وہ ٹکے تھے اور اپنے برادر وں کو ایک جگہ جمع کیا اوس حالت میں کراہیک زمانہ طویل سے متفرق تھے اور ایسے بہت کچھ کچھ ہیں لیکن یہاں اتنے پر اختصار کیا گیا اور ۳۵۷ھ سے ۳۵۹ھ میں مرض طاعون سے وفات کیا اور اس کے عہد میں سلطان منصور باعث اوس کے فنا اور شہر خرم کے معزول ہوا اور برادر اوس کا فتنہ کر جب اوس کے قایم مقام ہوا اور وہ بھی اوس ہی سال معزول ہوا اور اوس کی جائے اوس کا بھائی مقرر ہوا اور لقب اوس کا ناصر قرار پایا اور ۳۵۸ھ سے ۳۶۰ھ میں سوار تالیس کو ناصر معزول ہوا اور بجائے اوس کے برادر اوس کا اسمعیل مقرر ہوا اور صاحب لقب اوس کا قرار پایا اور ۳۶۰ھ سے ۳۶۲ھ میں صلاح مرگیا خلیفہ نے اوس کے برادر شعبان کو سلطان مقرر کیا اور ۳۶۲ھ سے ۳۶۴ھ میں کامل مقتول ہوا اور اوس کی جائے پر اوس کا بھائی اسمعیل راج سلطان مقرر ہوا اور ۳۶۴ھ میں مقتول ہوا اور اوس کی جائے پر لقب اوس کا ٹھہرا اور ۳۶۴ھ سے ۳۶۶ھ میں سوار تالیس میں مظفر معزول ہوا اور اوس کی جائے پر حسن بھائی اوس کا مقرر ہوا اور لقب اوس کا ناصر مقرر پایا اور ۳۶۶ھ سے ۳۶۸ھ میں ناصر معزول ہوا اور اوس کی جائے پر صلاح قایم مقام ہوا اور لقب اوس کا صلاح قرار پایا بعد اوس کے معتقد بالبدلوا فتح ابو بکر بن استکنے خلیفہ اپنے برادر کے قایم مقام ہو ایشہ شخص نہایت

نیک متواضع نسب اہل سلم تھا اور حوادث عہد سے اس کے یومہ تھا کہ ۵۴۱ھ سات سو
 چوبیس برس میں شہر اہل سین ایک لڑکی تھی کہ اس کا نام نفیسہ تھا اور اس کا نکاح
 تین مردوں کے ساتھ ہوا مگر وہ اس پرست اور نہیں ہوئے پھر نوگون کو بہر گمان ہوا کہ
 اس لڑکی کو مریں رقی ہے اور رقی ایک استخوان کا نام ہے کہ وہ فرج میں پیدا
 ہوتی ہے اور جماع سے مانع ہوتی ہے پھر جبکہ وہ پندرہ برس کے سن کو پہونچا پستیا
 اس کے دس گنہین اور کچھ تیر تھوڑی تھوڑی محل نسیج میں سے نکلتا شروع ہوئی
 یہاں تک کہ بقدر ایک انگشت اس میں سے ایک ذرہ اور دو ذرہ نین ظاہر ہوئے اور
 اخبار تمام جہان میں نکلی گئی اور ۵۴۱ھ سات سو باسٹ برس میں حسن نامہ مقرر ہوا
 اور اس کی جائے پر بھائی اس کا منظر مقرر ہوا اور اس کا لقب منصور ہوا پھر بعد
 اس کے استقلی علیہ اللہ ابو عبد اللہ محمد بن المتعتمد خلیفہ ہوا اور مدت خلافت اس کی
 پینتالیس سال ہے اور اس کے ایام میں ۵۴۱ھ سات سو چوہٹ میں منصور محمد موفل
 ہوا اور اس کی جائے پر شعبان بن حسن بن الناصر محمد بن قلاؤن قائم ہوا اور اس کا
 لقب ملک افشہ ہوا اور ۵۴۱ھ سات سو تیرہ میں امیر سلطانی جاری ہوا کہ سادات
 عہد بجز یاد ہیں تاکہ اور آدمیوں سے اونکو تمیز ہووے اور یہ امر اول احداث ہوا
 اور اس باب میں ابو عبد اللہ بن جابر الاعمر النحوی صاحب الفیہ لکھا ہے جعلوا لبنا
 الرسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم من لؤلؤ شہرہ نور النبوت فی کرب و وجودہ
 یعنی الشریف من الطراز الاخصر اور اسی سال میں ابتدا خرج تمر لنگ ہوا جو وہ
 تمام بلاد کو ویران کیا اور تمام ملکوں میں فساد کرنا شروع کیا یہاں تک کہ ۵۴۱ھ
 میں فوت ہوا اور ۵۴۱ھ سات سو اٹھتیر میں افشہ شہان فوت ہوا اور اس کے

ذکر نفیسہ
 سوجانہ
 رب نشہ

خلافت منصور
 علی ۱۲

ابتدا عہد
 کے و اس کے
 سادات

ابتدا عہد
 کے و اس کے
 سادات

قایم مقام فرزند اوس کا جو علی ہے سلطان قرار پایا اور لقب اوس کا منصور ہوا
 اور ۸۷۱ھ سے ۸۷۲ھ تک سوبہ سیہ میں ملک حلب سے ایک خط آیا اور اوس میں یہ مضمون
 تھا کہ ایک امام نماز پڑھتا تھا اور ایک شخص اوس کے ساتھ لعب کرنا شروع کیا مگر نماز
 اوس نے قطع نہیں کیا یہاں تک کہ سلام پھیرا پھر حکم وہ سلام پھیرا موندھ لعب کرنا لگا
 خنزیر کا ہوا اور وہاں سے دور تک پہنکا اس امر کا اشتہار تمام ملکوں میں ہوا
 ماہ صفر ۸۷۳ھ سے سات سو ترسی ہجری میں منصور مریا اور اوس کی جائے پیرا اوس کا
 بہائی ابن انشیر قایم مقام اور لقب اوس کا صالح قرار پایا اور ماہ رمضان ۸۷۴ھ
 سے سات سو چوراسی میں صالح مغزول ہوا اور قوق اوس کے قایم مقام ہوا اور لقب
 اوس کا ظاہر ہوا اور پھر اول سلاطین کے لئے اپر ۸۷۵ھ سے سات سو ایکیا نوے
 میں ہر قوق مغزول ہو کر گرج میں مجوس ہو اور حاجی صالح سلطنت کے طرف
 عود کیا اور اوس سیدہ ماہ شعبان میں باختر بم الدین طندی کے صلوة و نسیم کے
 اذان کے ابتدا ہوئی اور ہر قوق ۸۷۶ھ سے سات سو بیانوے میں قید سے نکل کر
 سلطنت پر قایم ہوا پھر شوال ۸۷۷ھ آٹھ سو ایک میں وفات کیا اور اوس کی
 جائے پرفرزند سرج نامی قایم ہوا اور اوس کا لقب ناصر ہوا پھر ۸۷۸ھ سے
 ۸۷۹ھ تک میں مغزول ہوا اور اوس کی جائے پر برادر اوس کا عبدالغیر قایم ہوا
 اور ماہ فرسرج کا اعادہ ہوا اور اوس سال میں خلیفہ متوکل شب ۸۷۹ھ میں
 رجب کو وفات کیا جاتا چاہئے کہ خلیفہ متوکل چند بار مغزول و منصوب ہوا اول
 دحلہ ۸۷۹ھ سے سات سو انیاسی میں مغزول ہوا اوس کی جائے پر مستقیم شہرہ دن ہو کر
 پھر خلیفہ متوکل بحالی ہوا پھر ۸۸۰ھ سے سات سو یکیا میں متوکل کو ہر قوق نے مغزول کیا اور

ابتدا صلوة
 و سلام
 بعد اذان

کیا اور صالح اوس کا لقب اور قنط اوس کا برسبکا کو کیا پیر بر سبائی نے صالح پر غلبہ کیا اور
 اوس کو معزول کیا اور خلیفہ بر سبائی کو سلطان ربیع الثانی ۵۸۷ھ آٹھ سو پچیس میں کیا
 پیر برسبائی نے دیوچہ ۸۳۷ھ آٹھ سو اکتالیس وفات کیا خلیفہ اوس کے فرزند یوسف کو سلطان
 کیا اور لقب اوس کا عزیز رکھا اور حقیق کو اوس کا منظم مقرر کیا پیر حقیق نے سلطان عزیز
 کو گرفت کیا ۸۳۸ھ آٹھ سو پچیس پیر خلیفہ حقیق کو سلطان کیا اور لقب اوس کا ظاہر
 مقرر کیا پس خلیفہ اوس کے عہد میں مر کیا اور معتقد خلیفہ بہت نیک رویہ عاقل و
 سخی تھا اعلیٰ کے ساتھ صحبت رکھتا وفات خلیفہ کا ۸۳۸ھ آٹھ پینتالیس حجے میں ہوا
 اور اوس کے عہد میں محمد شیرازی صاحب قانوس اور برہان بخوزی اور ہر
 اور سراج قاری الہدایہ و فرشتہ بن مقری عالم یمن صاحب عنوان افشہ اور
 بوسبک محدث وفات کے المستکلف بایسہابی الربیع سلیمان بن المتوکل خلافت
 اوس کو ولی عہدی معتقد بایسہ سے حاصل ہوئی اور یہ معتقد کا بہانی حقیقی تھا
 سیوطی لکھتے ہیں کہ ولی عہد نامہ اوس کا میکہ والد نے اوس کو لکھدے اور
 اپنے تاریخ میں عہد نامہ کو بعینہ نقل کئے مگر باعث اختصار یہ بیان لکھا گیا یہ خلیفہ
 صالح و نیدار عابد تھا کہ بہت عبادت الہی کرتا اور صلوٰۃ اور تلاوت سے ان بہت
 ادا کرتا اور خاموشی اور گوشہ نشینی اوس کے مزاج میں بہت تھی اور نیک سیر تھا
 اور بھائی اوس کا جو معتقد تھا اوس کا مقولہ یہ تھا کہ جیسے وہ پیدا ہوا گناہ کبیرہ
 کبھی میں اوس سے دیکھا نہیں اور ملائے ہر اوس سے نہایت عقیدت رکھتا
 سیوطی کہتے ہیں کہ میکہ والد اوس کے ایام میں تھے اور ان کھتر خلیفہ کے
 پاس بہت تھا اور سیوطی کی پرورش اوس کے پاس ہوئی اور کہتے ہیں کہ میکہ

وفات متناہ
 قانوس ۸۳۷
 خلافت متناہ
 بایسہ ۸۳۸

گمان میں ہے کہ بعد عمر بن عبد العزیز کے کوی زیادہ عبادت کرنے والا اس خلیفہ
 نہیں تھا وفات اوسکی روز جمعہ ۱۷ ذی الحجہ ۱۸۵ آٹھ سو چوبیس میں ہوئی سیوٹے کہنے
 میں کہ میرے والد اوس کے بعد چالیس روز سے زیادہ نہیں زندہ رہے اور
 سلطان میرے والد کے جنازے کے ہمراہ دفن تاکتب اور جنازے کو بنفس
 اوتھا یا القاسم بامر اللہ ابو البقا حمزہ بن المتوکل اپنے برادر ستکفے کے بعد خلیفہ
 ہوا یہ خلیفہ قوی صاحب ہمت تھا خلافت اور برادروں کے اور اوس کے عہد میں
 ملاطبت و حقیقت اول ۱۸۵ آٹھ سو ستاون میں فوت ہوا خلیفہ نے اوس کے فرزند
 عثمان کو اوس کا خلیفہ کیا اور لقب اوس کا منصور رکھا پھر بعد ۱۹ ماہ کے اینال
 منصور کو گرفت اور محضول کیا پھر خلیفہ نے اینال کو بیع الاولین سلطان کیا
 اور لقب اوس کا اشرف رکھا پھر ۲۰ آٹھ سو ستاون میں واقع ہوا
 اشرف نے خلیفہ کی خلع خلافت کیا جمادی الاول ۱۹۵ آٹھ سو ستاون میں اوسکو
 اسکندریہ کو بھیجا پھر ۲۱ آٹھ سو ستاون میں وفات اوس کی ہوئی سیوٹے
 لکھتے ہیں کہ اوس کے ایام میں میرے والد اور علاء قلع شندی رحلت کے مستجد
 باللہ خلیفہ العزیز یوسف بن المتوکل بعد محضولی اپنے برادر کے خلیفہ ہوا اور سلطان
 اوس وقت میں ۲۲ آٹھ سو ستاون میں وفات کیا اس خلیفہ نے
 اوس کے فرزند احمد کو سلطان کیا اور لقب اوس کا مؤید رکھا پھر خشت قدم ماہ رمضان
 اوس سال میں مؤید کو گرفت کیا خلیفہ نے خشت قدم کو سلطان کیا اور لقب
 اوس کا ظاہر رکھا یہاں تک کہ خشت قدم ۲۳ آٹھ سو ستاون میں مر گیا خلیفہ نے یلبا
 کو سلطان کو کیا اور اوس کا لقب ظاہر رکھا دو ماہ کے بعد شکر نے اوس پر

خلافت
 قاسم بامر اللہ

خلافت
 مستجد باللہ
 ۱۲ ذی الحجہ

حلیہ کے خلیفہ نے سلطان العصر قابیٹا کو سلطان قرار دیا اور لقب اوس کا فشر
 مقرر ہوا اوسکی سلطنت و بدبکی مقرر ہوئی کہ اس طور پر کہ سلطنت ناصر محمد بن قلاو
 سے اس تک کسی کو نہیں ہوئی یہ وفات خلیفہ مستنجید باللہ جو دہویں محرم ۶۷۸
 آٹھ سو ہجری کو ہو متوکل علی اللہ ابو العز عبد العزیز بن یعقوب بن متوکل
 علی اللہ بعد موت مستنجید باللہ کے خلیفہ ہوا اور عہد میں ایسے خلیفہ کے سال
 اول خلافت یعنی آٹھ سو چودہ اسی میں سلطان ملک افشر ملک حجاز کو حج کیوا
 گیا کہ کوی سلطان سو برس کے زمانہ سے نہیں گیا یہ سلطان موصوفی بھلے
 زیارت مدینہ طیب سے فشر ہوا اور وہاں چہرہ ہزار دینا خیر کیا یہ مکہ معظمہ
 آیا اور پانچ ہزار دینا صرف کیا اور مدرسہ جو مکہ معظمہ میں بنا یا گیا اوس میں
 ایک شیخ اور صوفیہ مقرر کیا اور اوسیکے عہد میں خبر یہونچی کہ سلطان محمد عثمان
 شاہ روم وفات پائے اور دو فرزند اوان کے سلطنت پر جنگ کے پہرہ
 دو فرزندوں سے ایک دوسرے پر غالب ہوا اور سلطنت پر قرار
 پایا اور دوسرے مصر میں آیا سلطان مصر نے اسکی نہایت تعظیم پر وہ ملک
 شام سے ملک حجاز کو واسطے حج کے گیا اور اوسی سن ماہ شوال میں خطین
 مدینہ طیب سے آئے اس مضمون کے کہ تیرہویں رمضان شریف کو منارہ ادا
 پر بجلی گرمی اوس سے وہ منارہ اور سقف ہائے مسجد اور خزانے اور کتابیں
 سب جل گئے سو اُسے دیواروں کے کچھ باقی نہیں رہا اور یہ امر بڑا ہولناک
 ہوا وفات خلیفہ متوکل علی اللہ کا روز چہار شنبہ سلح محرم ۶۷۸ نو سو تین میں
 ہوا اور ولی عہد انبیا خلافت میں اپنے فرزند یعقوب کو کیا اور لقب اوس کا

خلافت متوکل
 علی اللہ ۱۲

ستک بالدر کہا نام اوس کا ابو نصر بن عبدالعزیز خلیفہ متوکل سے اللہ خلیفہ ہوا
 یہ خلیفہ نہایت دیندار صالح تھا وفات اوس کی بیسویں ربیع الثانی ۲۳۹ھ نو سو
 ستائیس حجے کو ہوئی پھر المتوکل اللہ محمد بن یعقوب خلیفہ مستک بالدر بعد
 وفات اپنے والد کے ہوا اور وہ آخر خلفائے عباسیہ بلکہ وہ آخر خلفائے
 دنیا ہے کہ بعد اوس کے نام خلافت دنیا سے اٹھ گیا جس وقت کہ سلطان
 سلیم خان عثمانی رومی دیا رعبہ یہ پشیمان و سوسینائیس میں قابض ہوا متوکل علی
 کو بدلے میں اوس کے والد کے گرفت کیا اور روم کو لیجا کر قید کیا اور ولایت متوکل کو
 جو مستک تھا بسبب کبر سن کے چھوڑ دیا پھر جب کہ خلیفہ موصوف کی عمر اخیر ہوئی
 ۲۴۰ھ نو سو چھ بیس میں چھوڑ دیا اور اوس کے واسطے تباہی درہم عثمانی روپے
 مقرر کیا پھر خلیفہ موصوف مصر میں جو گیا اور مصر میں رہا یہاں تک کہ باہرین
 شہان ۲۴۱ھ نو سو پتائیس حجے کو وفات کیا اور دو فرزند عمر اور عثمان کو چھوڑا
 پھر خلیفہ بنین ہوئے اور یہ سب خلفائے بنی عباسی جعفر منصور کے ہیں جبکہ
 سلطان سلیم خان عثمانی رومی نے ملک مصر لیا کج تنگ تخت سلطنت رومی
 عثمانی ہے صاحب کتاب شجرہ نبویہ لکھتے ہیں کہ تمام خلفاء ستر شخص میں پانچ
 اون میں سے خلفائے راشدین امام حسن علیہ السلام تک کہ خلافت اونکی
 جمیع ممالک مفتوحہ اسلام میں ہوئی اور عبداللہ بن المزیہ خاص کہ موعکہ میں پہلے
 اور خلفاء بنی امیہ چودہ شخص میں اور خلفاء عباسیہ پچاس شخص میں سینتائیس
 دن میں سے ملک عراق میں اور تیرہ شخص ہر میں اور صاحب شجرہ نبویہ
 جس کتاب سے نقل کرتے ہیں مصنف اوس کتاب کا وایام میں مستبعد بالدر کے

خلافت
 بالدر
 خلافت
 متوکل علی
 خانی سبتہ
 نور سب
 خلافت
 بالدر
 سلطان
 سلیم خان
 رومی عثمانی
 کے جعبہ
 سلطان روم
 حال ۵۱۳ھ

تھا بعد مستند بالحد کے تین خلیفہ عباسی مصر میں ہوئے پس مجموعہ خلفائے
 عباسیہ مصر میں سولہ اور مجموعہ کل خلفاء تیرہ تھے جن میں جانتا جائے کہ ملک
 مصر اچلہ بلاد اسلام سے ہے اور قرآن فیشر میں اس کا ذکر وارد ہوا اور وہ
 موطن انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مثل موسیٰ اور ہارون اور ابراہیم خلیل
 اور اسمعیل اور یعقوب اور یوسف اور یوشع ابن نون اور دانیال اور ارمیا
 اور تھان علی نبینا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام شہر سنائی
 میں کہ جو حوالی مصر سے پیدا ہوئے اور چودہ فرعون ہوئے والی مصر ہوئے
 کہ عمر اونکی دو سو برس سے کم اور چھ سو برس سے زائد نہیں تھے اور بدتر اون کا
 سبب کافر فرعون موسیٰ ہے کہ موسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ سے بھلا
 ہوا اور فرعون موسیٰ کے نام اس کا ولید بن مصعب تھا بادشاہوں کی اولاد سے
 نہ تھا بلکہ عطار ملک اصفہان تھا جبکہ وہ مفلس ہوا اور قرض اس پر غالب ہوا
 بہاگ کہ مصر میں آیا سنا کہ بادشاہ مصر ہو لعب بن ہے کسی ایک حیلہ سے
 قربت بادشاہ مصر کی پیدا کیا بادشاہ کو اس کی تدبیر پسند اگر اسے اپنا وزیر
 بنایا جبکہ وزیر ہوا عدالت اور سخاوت اختیار کیا کہ رعایا اس کے راضی
 رہی پھر جبکہ بادشاہ مصر و غات پایا فرعون قای مقام بادشاہ مصر ہوا اور اسکی
 بہت بڑی عمر ہوئی اخیر میں شیوہ کبر اختیار کیا اور دعویٰ الوہیت کا
 کیا رعایا اس کے خوف سے اطاعت کے جبکہ موسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے
 منکر نبوت موسیٰ ہوا اور واسطے رد و مجرہ موسیٰ کے دولاگ بیاسی ہزار ساتر
 کو طلب کیا بوقت مقابلہ عصا موسیٰ نے تمام سحر اون کا باطل کیلئے پھینکا

مصر
 ذکر فضائل
 ملک مصر

مصر
 ذکر تولد علی
 علیہ السلام

مصر
 ذکر حضرت
 محمد اور فرعون کا

مصر
 ذکر حضرت
 موسیٰ کا

مصر
 ذکر حضرت
 فرعون سے

مصر
 ذکر حضرت
 موسیٰ سے

مصر
 ذکر حضرت
 موسیٰ سے

مصر
 ذکر حضرت
 موسیٰ سے

مصر
 ذکر حضرت
 موسیٰ سے

طلب سے علیہ السلام کے با شکر عظیم تھا قہر سے علیہ السلام کا کیا کہ محض
 شکر سے کہ ایک قطعہ اوس کا مقدمہ ابھیش کہتے ہیں سترہ لاک تھا سو کے
 وسطے اور شکر ہر دو جانب اور شکر پین کہ اوس کا حساب ہنن اور اوس کے
 شکر میں محض اسپ سیاہ رنگ کے ستر ہزار تھے اور ایک ذراحت میں ایک
 لاک اسپ تمام اقسام کے رنگ کے تھے اور عمر تمام لشکریوں کی تیس برس سے
 کم اور چالیس برس سے زیادہ ہنن تھی اور موسیٰ علیہ السلام کو حق تعالیٰ رود
 نیل سے نجات دیا اور فرعون کو مع شکر غرق کیا اور شہر مصر ہمیشہ جائے
 حکما اور علما کی رہی جنانچہ مسکن سکندر بھی مصر رہا اور اوس نے تین شہر تیار کیا
 ایک اسکندریہ کہ قریب مصر مشہور ہے دوسرا اسکندریہ کہ بلا وجون میں
 ہے تیسرا اسکندریہ کہ بلا دروم میں ہے اور شہر سمرقند اور ابرج کو بنا کیا
 اور مصر سے حکماء طب و ہندسہ و کیمیا و علم نجوم اور حساب اور مسامحات کو بلایا
 اور ان حکما میں سے افلاطون اور بطلمیوس اور سقراط اور جالینوس میں پہر
 بادشاہ مصر اور بادشاہ روم اور بادشاہ فارس نے جمیع بلا و پر غلبہ کئے یہاں تک
 کہ بادشاہ مصر نے بادشاہ فارس کے اور بادشاہ روم ہر قل کو کچھ ایک دینا
 بھیج کر صلح کیا اور اسی طور پر نو سال معاملہ جاری رہا بعد اوس کے بادشاہ
 روم بادشاہ فارس پر غلبہ کئے کیا ملک شام سے نکال دیا اور کل زر صلح
 خود لیتا رہا اور یہ واقعہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من حیثیہ ماہ
 ذی قعدہ ۱۱ ہجری میں واقع ہوا کہ اس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 قریش سے بیعت بنو ندرخت لے رہے تھے اور امیر مصر زمانہ حضرت میں

تعداد شکر کا
 جو در سے تھا
 موسیٰ علیہ السلام
 سے ہوا
 فرعون سے
 تھا

دوسرا اسکندریہ
 میں افلاطون
 اور بطلمیوس
 اور سقراط
 اور جالینوس
 میں پہر

جانب ہرقل سے صاحب مقوقس تھا کہ حاطب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ
 مراسلہ حضرت کا ہرقل اور عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ مراسلہ حضرت کا
 بجانب مقوقس لے گئے مقوقس نے اپنے آپ نامہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 مع ہدایا قبائلی مصر اور شہداء اور بیچ اور چار اور ہادیہ القبطہ رضی اللہ عنہ والدہ
 حضرت سیدنا ابراہیم فرزند آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدمت مبارکین
 حضرت کے پہنچا پس ملک مصر تادمات حیات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 اور مدت خلافت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور شروع زمانہ خلافت سیدنا
 عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مقوقس کے رہا پھر غزوہ ماہ محرم سنہ میں ہجیرین
 عہد خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میں ملک مصر فتح ہوا اور طرف سے
 سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے عمر ابن العاص نائب مصر اور اقاہیم متعلقہ مصر
 ہوئے اور خلافت میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے مغزول ہوئے پھر عبد اللہ
 ابن ابی السرح العامری رضی اللہ عنہ والی مصر ہوئے اور انہوں نے
 فتح ملک افریقیہ اور بلاد مغرب کیے بعد اوس کے قیس بن سعد عہد خلافت
 سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے والی مصر ہوئے بعد وفات اوں کے فرزند
 ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ جناب مرتضوے کے جانب سے والی مصر ہوئے
 پھر عمر ابن العاص رضی اللہ عنہ جانب معاویہ ابن ابی سفیان کے والی مصر ہوئے
 بعد وفات اوں کے عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ والی مصر ہوئے بعد مغزولی
 اوں کے سلمہ بن خالد رضی اللہ عنہ والی مصر ہوئے اور بعد دو سال جلالت
 معاویہ رضی اللہ عنہ کے وفات کے پھر سعد بن زید لازوری بجانب یزید کے

دکن تاریخ فتح
 مصری جو زمانہ
 سیدنا عمر
 رضی اللہ عنہ
 میں ہوا سنہ
 اسلام
 خلافت کے
 عہد خلافت
 راشدین
 مصر میں
 اسلام
 خلافت کے
 خارجہ خلافت
 بنی امیہ کے
 سنہ ۱۲

والی مصر ہوئے بعد معزولی او ان کے عبد الرحمن بن عقبہ ابن حجب سے
 جانب سے عبد اللہ ابن المزیع رضی اللہ عنہ کے والی مصر ہوئے یہاں تک کہ
 مروان سترہ ہجرت ہجری میں مصر میں داخل اور ان کو مال کثیر دے کر
 ملک حجاز میں بھیجا اور اپنے فرزند عبد العیز بن مروان کو والی مصر کیا بعد
 ان کے عبد اللہ ابن عبد الملک بن مروان جانب سے عبد الملک والد اپنے
 کے والی مصر ہوئے بعد معزولی او ان کے مرہ بن شریک والی مصر ہوئے
 پھر ایوب بن اشعث جمیل جانب سے عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے والی مصر
 ہوئے بعد معزولی او ان کے بلشیر ابن صفوان جانب سے یزید بن عبد الملک
 کے والی مصر ہوئے پھر حنظلہ بن صفوان والی مصر ہوئے بعد عزل او ان کے
 محمد بن عبد الملک بن مروان جانب سے اپنے بہائی یزید ابن عبد الملک کے والی
 مصر ہوئے یہاں تک کہ ہشام او ان کو معزول کیا اور حبن یوسف بن یحییٰ
 بن الحکم ابن العاص کو اپنے جانب سے والی مصر کیا بعد استعفا او ان کے
 حفص بن الولید دو ماہ جانب سے ہشام کے والی مصر ہوئے بعد معزولی او
 عبد الملک ابن ابی زید عہد والی مصر ہوئے بعد وفات او ان کے ولید
 بن زید عہد جانب سے ہشام کے والی مصر ہوئے بعد وفات او ان کے
 عبد الرحمن ابن خالد بن مسافر بن ثابت جانب سے ہشام کے والی مصر ہوئے
 پھر عیسیٰ ابن عطاء الی مصر ہوئے بعد معزولی او ان کے حسان بن قباہ
 والی مصر ہوئے بعد عزل او ان کے حفص ابن الولید سہ بارہ والی مصر ہوئے
 پھر جوتر بن سحیل العجلانی والی مصر ہوئے بعد عزل او ان کے مغیرہ

ابن عبد الملک والی مصر ہوئے پھر عبد الملک بن مردان بن موسیٰ والی مصر ہوئے
 اور یہ سلسلہ ایک سو اکتیس ہجری بن دولت بنی امیہ تمام ہوئی اور نابین
 بنی امیہ مصر چلیں رہے اور ۳۲۶ھ ایک سو تیس ہجری میں دولت عباسیہ
 شروع ہوئی پہلا والی مصر خلفا عباسیہ کے طرف سے اباعون ہوا پھر عبد منصور
 بن موسیٰ بن کعب ہوا پھر اشعث الواعی پھر حمید بن قحطبہ والی مصر ہوا پھر
 موسیٰ بن علی بن ریح النخعی والی مصر ہوا اور بعد وفات منصور کے ایک سال
 تک رہا پھر معزول ہوا پھر جانب کے ہمدی ابن منصور کے ابو نصر محمد بن سلیمان
 والی مصر ہوا پھر موسیٰ بن علی دوبارہ والی مصر ہو کر معزول ہوا پھر عباسی بن لقمان
 والی مصر ہو کر معزول ہوا پھر ابو قلیفہ اسماعیل والی مصر ہو کر معزول ہوا پھر ہریم
 بن صالح بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم والی مصر ہو کر معزول ہوئے
 پھر موسیٰ بن مصعب والی مصر مقتول ہوئے پھر فضل ابن صالح عباسی والی
 مصر ہو کر بوقت ہادی خلیفہ عباسی کے معزول ہوئے پھر علی بن سلیمان
 عباسی ہادی کے طرف سے والی مصر ہو کر اسی کے وقت میں معزول ہوئے
 پھر سلمہ بن یحییٰ والی مصر ہو کر معزول ہوا پھر محمد بن داؤد بن یزید والی مصر ہوئے
 پھر عود موسیٰ بن عیسیٰ کا پھر عود ابی اسیم بن صالح کا شانیہ ہوا اور بعد
 ہارون رشید کے معزول ہوا پھر عمر بن مہران والی مصر ہوا پھر ابی اسیم بن
 بن صالح شانیہ عود کیا پھر عبد اللہ بن زبیر پھر اسحاق بن سلیمان والی مصر
 ہو کر ہرود معزول ہوئے پھر نہر بن عبد بن یعین والی مصر ہو کر بعد عزرائیج
 فریقہ پہنچے گئے پھر عبد الملک بن صالح عباسی پھر حمید اللہ بن ہمدی

کورس
 ابن خلفا
 جو عباسی
 خلفا عباسیہ
 سے ہوئے

برادر ہارون رشید پر عیسیٰ بن عیسیٰ پر عبداللہ بن جہد سے ثانیاً پھر اس عمل
 بن صلح عباسی پر کشیش بن الفضل بوقت ہارون رشید پر احمد بن اسماعیل
 پر عبداللہ بن محمد بن ابراہیم الامام عباسیہ پر حسین بن جمیل اردمی پر خسیب
 بن عبد الحمید پر حسین بن جمیل ثانیاً پھر مالک بن دہسم یہ بارہ شخص ہارون
 رشید کے طرف اسی کے منصوب اور معزول ہوئے پھر حسن بن تنجلیج بوقت
 ہارون رشید کے والی مصر ہو کر بوقت امین کے معزول ہوا پھر حاتم بن
 ہریمہ بن اعین کے بعد جابر بن الاشعث زمانہ اور امین معزول اور منصوب
 ہوئے پھر نیمہ ابن اعین والی مصر ہوئے اور اون کے جانب سے عباد بن
 محمد نائب مصر ہوئے پھر مطلب ابن عبداللہ خزاعی والی مصر ہوا پھر عباس
 بن موسیٰ پر مطلب ثانیاً یہ نینون شخص نامون کے جانب سے والی مصر
 اور معزول ہوئے پھر سری ابن حکم جانب نامون کے والی مصر ہوئے
 پھر محمد ابن سکس پر عبید اللہ بن سرے برادر اون کا والی مصر ہوا اور
 اوس کو عبداللہ بن طاہر نے معزول کیا اس سے یہ بات پائی جاتی ہے
 والد اسم جانب نامون سے والی مستقل عبداللہ طاہر تھا اور عبداللہ
 طاہر کے طرف سے سری بن حکم تھا پھر عباد بن ابراہیم جانب سے عبداللہ
 طاہر کے پر زید بن زید الجلودی کے طرف سے عبداللہ طاہر کے والی مصر
 ہوا پھر نامون نے عبداللہ طاہر کو معزول کیا اور ابو اسحاق المحضم اپنے
 برادر کو والی مصر یا شام کیا اور ابو اسحاق نے کبد یا ہنی ہو لگو نائب شام
 اور مصر یا کیا جبکہ کبد ذات پایا فرزند اوس کا خلف نام والی مصر ہوا پھر

موسے بن ابی العباس شاشی پیر مالک ابن کبیر اور مظفر تینوں شخصوں
 ابواسحاق معتمد کے وقت میں والی مصر اور معزول ہوئے پیر وراق شناس
 مولیٰ معتمد والی مصر ہوا اور وفات پایا پیر علی ابن یحییٰ ارمینی پیر عیسیٰ بن
 منصور فائق بالند کے طرف سے والی مصر اور معزول ہوا پیر آناخ جانب سے
 متوکل کے پیر منصور بن متوکل جانب سے اپنے والد کے والی مصر ہوئے
 اور اسکے وقت میں بلاد مشرق اور مغرب اور غیر ذاکہ کے ضم کئے گئے پیر
 یزید ابن عبداللہ والی مصر ہوا پیر منتصر بالند خلیفہ کے جانب سے یزید والی مصر
 ہوا یہاں تک معتز بالند نے اس کو معزول کیا پیر منزاہم بن خاقان پیر
 احمد بن منزاہم پیر احمد بن طولون جانب سے معتز بالند کے والی مصر ہوا اور
 اپنے تین سلطان مصر کہلایا اور دائرہ اطاعت خلفاء عباسیہ سے اپنے تین
 خارج کیا اور جو مکان کہ دار نیابت خلفاء عباسیہ کا مصر میں تھا اس کو چھوڑ کر
 اپنے واسطے دوسرا مکان بنایا پیر اس کا فرزند ابوالکحش غارویہ والی مصر
 ہوا اور مقتول ہوا پیر فرزند اس کا ابوالکحش والی مصر ہو کر مقتول ہوا
 پیر ابو موسیٰ ہارون برادر اس کا ابوالمغاری شیبان بن احمد طولون کا
 مصر ہوا اور دولت استقلال الیہ انکی مصر سے جاتی رہی اور مدت دولت استقلال الیہ انکی
 بیستیس سال تھی پیر نیابت عباسیہ ہمد خلافت مکتفی باللہ مصر میں عود کی تقدیر عیسیٰ ابوالیسر
 نائب مصر ہوا پیر تکین المعتمدی ہمد خلافت مقتدر باللہ میں والی مصر ہوا پیر الحسن
 الاغور الرومی پیر تکین المعتمد عود کیا اور معزول ہوا پیر ہلال بن بدر والی مصر ہوا
 اور معزول ہوا پیر احمد بن کیخان والی مصر ہوا پیر تکین المعتمدی ثالث عود کیا پیر شید

کہ اوس کا نام طغیالہ کی فتنہ کی اور کنیت اوس کی ابو بکر تھی والی مصر ہوا پھر
 احمد بن کیخان والی مصر ہوا پھر اخشید غائب ہوا اور احمد بن کیخان سے ولایت مصر میں
 لیا پھر انہی بائیس خلیفہ عباسی کے طرف سے نیابت مصر اوس کو پہنچی پھر ابوالقاسم فرزند
 اوس کا والی ہوا پھر ابوالحسن برادر اوس کا والی مصر ہوا پھر کافور کنیت اوس کی ابو
 المسک الاخشید کی تھی اور وہ عبد جبار بن علی نے جو جہ تھا والی مصر ہوا پھر
 ابوالنوار حسن احمد علی علی بن الاخشید والی مصر ہوا اور وہ تین سو اٹھاون ہجری میں
 دولت اخشیدیہ اور نیابت عباسیہ میں مگر زایل ہوئی اور دولت فاطمیہ عبدیہ میں
 آئی کہ وہ لوگ دعوے سلطنت استقلال مصر یہ کہے اور اس دولت کو عبدیہ اسوا
 کہتے ہیں کہ اول خلیفہ اول کا عبد اللہ مہدی ہوا اور دولت فاطمیہ اسوا سطلے کہتے ہیں کہ
 وہ لوگ اپنے تین منسوب خاتون جنت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے طرف کرتے ہیں
 مگر اکثر مورخین کہتے ہیں کہ وہ لوگ اولاد سے حسین بن محمد بن احمد القلاح سے تھا
 کہ وہ یہودی یا مجوسی تھا اور وہ لوگ اپنے تین خلفاء اور امیر المومنین نام رکھے تھے اور
 دعوے اون کا باطل ہے اسوا سطلے کہ خلافت عباسیہ بغداد میں اوس وقت قائم
 تھی اور بحسب شرع فیشر کے ایک وقت میں دو خلیفہ جائز نہیں بلکہ خلیفہ ثانی نے
 باطل ہے اور اون کے زمانے میں خلیفہ اسلامیہ دو قسم ہوئے بلاد مغرب میں اور
 حرمین فیشرین اور مصر میں خطبہ معز عبیدی کے نام سے پڑھا جاتا اور بغداد فیشر اور حلب
 اور عمال فیشر تک خطبہ طبع اللہ خلیفہ عباسی کے پڑھے جاتا اور ابتدا دولت فاطمیہ کے
 عبید اللہ مہدی سے ہے کہ بلاد مغرب میں پچیس سال اور تین ماہ خلافت کیا پھر
 فرزند اوس کا قائم ہوا بعد ازاں سات ماہ تک خلافت کیا پھر اس کا عمل فرزند

دولت فاطمیہ
 عبدیہ کا
 میں مصر

دولت فاطمیہ
 عبدیہ کا
 میں مصر

اوس کا صاحب افریقہ والی مغرب ہوا ارادہ ہمدی بالمد اور اوس کے فرزند قایم باہر
 کا تھا کہ مصر کو لیوے چنانچہ اسی ارادہ سے شکر بھیجا مگر فتح حاصل نہیں ہوئی لیکن
 قایم باہر مد چند قریہ والی مصر کے مثل اسکندریہ اور اکثر بلاد صعید کو لیا پیر نمبرہ یعنی
 پوتہ مغر لدین الدباوغیم کہ وہ بھی رافضی تھا جو ہر قائد کو بہر اہی ایک لاک شکر کے
 بھیجا اور بغیر جنگ مصر کو لیا اور شہر تین سو اٹھاون بجے من بنا قاہرہ مصر اور جامع
 از ہر کہ اب تک مصر میں مشہور ہے اور بنا دارالامارہ کے جانب مصروف ہوا اور
 شہر تین سو ایک سو بجری میں بنا رجامع از ہر تمام ہوئی اور جو ہر قائد کہ وہ بھی رافضی
 مذہب تھا موزنین کو حکم دیا کہ اذان میں بجائے حی علی الصلوٰۃ کے حی علی
 خیر العمل کہیں اور شہر تین سو ستر بجے من شہر دمشق میں موزنین کو اعلان کیا کہ
 حی علی خیر العمل باہر المغرب کہیں اس وقت بلاد مصر اور شام اور حجاز اور مصر
 اور مغرب اور منقلیہ بنی عباس کے دست تصرف سے گئے اور شہر تین سو ستر
 بجے من مغر لدین الدباو ایک ہزار تین سو شتر باطلا کے سات داخل مصر ہوا
 بعد اوس کے عزیز ابو النصر فرزند اوس کا والی مصر ہوا اوس کے وقت میں حلب
 اور حمص فتح ہوا اور اوس کے نام سے موصل اور عین میں پڑے گیا پھر حاکم باہر
 ابو علی منصور بن مغر لدین الدباو اور اوس کا والی مصر ہوا پھر طاہر الاعز لدین الدباو
 ابو حسن والی مصر ہوا اور اوس کے عہد میں سلطنت فاطمیہ عبیدیہ ضعیف ہوئی اور اکثر
 بلاد شام اون کے ہاتھ سے گئے پھر فرزند آؤش کا مستنصر باہر ابو نسیم والی مصر ہوا
 کہ عمر اوس کی سات برس کی تھی اور سات سال تک خلافت کیا مگر وہ اپنی خلافت
 میں سوائے ہوشیاری کے کچھ شغل نہیں رکھا اس باعث سے وزیر اوس کے اوپر

بنا قاہرہ
 مصر درجہ
 پیر نمبرہ

خالی تھے اور عہدین اوس کے ساتھ چار سو تیس ہجری میں تمام ملکوں سے حج
 معطل رہا اور ملک مغرب میں اوس کے نام سے خطبہ موقوف ہو گئی عباس کے
 نام سے خطبہ جاری ہوا اور حرمین فیشین میں بھی ایسا ہی واقع ہوا اور دمشق میں
 حلی علی خیر الجمل اذان سے موقوف ہوئے پھر متعلی بالحد بواقیہ اسم حمد والی مصر
 ہوا اور اوس کے وقت میں ملک شام اور بیت المقدس اہل فرنگ کے ہاتھ میں
 گیا پھر فرزند اوس کا آمر باحکام السدوالی مصر ہوا اوس کے وقت میں ہر دو مل بادشاہ
 فرنگ مصر لینے کا ارادہ کیا مگر اوس کے رفقاء اس کو ہلاک کئے پھر حافظ لدین السد
 عبد المجید بن محمد المستنصر ابن عم عام باحکام السدوالی مصر ہوا پھر طاہر باعداد السد
 بن حافظ لدین السدوالی مصر ہوا پھر فخر بنصر السد عیسیٰ ابن طاہر باعداد السدوالی مصر ہوا
 پھر عاصم لدین السد عبد الدین یوسف بن حافظ لدین السدوالی مصر ہوا اس شخص پر دو
 فاطمیہ تمام ہوئی جمع مدت سلطنت اون کی دو سو چھتیس سال رہی اور تعداد خلفاء
 فاطمیہ عبیدیہ گیارہ نفر ہیں اور تاریخ موت عاصم لدین السد اور انقضاء دولت
 فاطمیہ ایک سوین چھ سو پانچ سو ستانوے ہجری ہے یا ششم پانچ سوینٹ
 جس کے ہے باختلاف روایات اور یہ تمام لوگ رافضی تھے بلکہ اسلام سے
 بے پیرہ تھے کہ زنا اور قتل کا جو جائزہ حاج سمجھتے اور طریقہ زندیقہ اختیار کئے تھے
 پھر دولت گردیہ ایوبیہ مصر میں آئی کہ طریقہ اون کا نہایت درست تھا اور سبب
 دولت ایوبیہ کا یہ ہوا کہ جس وقت فاطمیہ ضعیف ہوئے مستغنی باسد خلیفہ عباسی نے
 ملک ناصر الدین ابن ایوب کو عہد بلا دستام اور مصر کا نیکہ کہ حکم ہوا کہ بجانب
 ملک شام دیا اور لقب اوس کا ملک عادل رکھا پس ناصر مذکور نے ملک فاطمیہ

دور انقضاء
 دولت فاطمیہ
 کا مصر سے
 دور غریب
 اور عریض
 خفا زہمین کا
 دور ابتدا دولت
 ایوبیہ کا مصر
 میں

محمود بن زنگی کے سات بلاد مصر اور شام کے طرف جا کر بیت المقدس کو اور بلاد شام
 کو اہل فرنگ کے ہاتھ سے لیا اور صلاح الدین مذکور نہایت صاحب صلاح اور اوصاف
 جمید تھا کہ اب تک اوس کی خیرات جاری ہے اور اذان میں حتی علی خیر العمل کہ
 بدعت پیدا کی ہوئی خلفاء فاطمیہ عبدیہ کی تھی اوس نے موقوف کیا اور بہت سے بدعات
 اور امور خلاف شرع لغت کو قلعہ و قمع کیا کہ بیان اوس کا طویل ہے اور بنی عباس کے
 نام سے بلاد مصر اور شام میں خطبہ تجدید کیا دولت ایوبیہ گزشتہ عادلہ اوس کے سات
 منسوب ہے پھر فرزند اوس کا ملک منصور والی مصر ہوا پھر ملک عادل سیف الدین
 ابوبکر بن ایوب والی مصر ہوا کہ لقب اوس کا کامل تھا اور اوس کے واسطے مع فرزند
 اوس کے خطبہ میں دعا کہے جاتی تھی پھر فرزند اوس کا ناصر الدین کامل والی مصر ہوا
 اوس نے امام شافعی کا قبہ تیار کیا پھر فرزند اوس کا عادل ابوبکر والی مصر ہوا پھر ملک
 صلح نجم العین ایوب بن کامل پھر فرزند اوس کا نوران شاہ والی مصر ہوا پھر شجرۃ الدولہ
 کنیز سریرہ ملک صلح کی والدہ خلیل والی مصر ہوئی اور دولت ایوبیہ یہاں تک تمام
 ہوئی پھر دولت ترکیمہ مصر میں آئی اور ابتدا اس دولت کی تاریخ الاول شعبان
 چھ سو اڑتالیس ہے کہ اول دولت ترکیمہ کا ملک مغرور الدین ایک ترکمانی
 ملک ہے اوس کے وقت میں عدن اور مدینہ طیبہ میں آتش نکل رہی ہوئی اور مسجد
 بنو عی میں آتش زدگی بسبب بظلم کے لائق ہوئی پھر ملک منصور نور الدین علی فرزند
 ملک المعز کا والی مصر ہوا اوس کے وقت میں قوم تاربا حبش فریب وزیر رافضی کے
 بند لاکو لیا اور غلیہ بنو دامتہم بالحد کو قوم تارقتل کئے اور خلافت عباسیہ بنو داؤد
 ہاتی رہی اور لوگ بلا غلیہ ساڑھے تین سال تک بیس تک رہے پھر ملک

حکومت
 ایوبیہ
 جو بنی
 ہوا
 بیان خلافت
 دولت ایوبیہ
 کا مصر میں
 اتوار جول
 دولت ترکیمہ
 مصر میں
 حکمران
 دولت ترکیمہ
 مصر میں

منقطع نظر المعری والی مصر ہوا پھر ملک طاہر رکن الدین پیرس بندقداری صاحب
 والی مصر ہوا اور وہ بہت صاحب اوصاف جمید تھا کہ جامع کبیر اور مدرسہ اور بہت سے
 پیل اور تلے وغیرہ بنا کیا اور اس کے وقت میں بہت فتوحات بلاد ہوئے کہ قبل
 اوس کے کسی سلاطین کے وقت میں نہیں ہوئے اور اوس نے فتح روم کیا اور
 تلج پنا اور اوس کے نام سے دینار اور درہم سکے ہوئے اور اوقات کثیرہ جاری
 ہوئے اور اوس کے وقت میں امام نووی تھے اوس نے پہلے اون کو اخراج کا
 حکم دیا بعد حکم عہد کا دیا اور اوس کے وقت میں تھمل اور کیسوت کعبہ قاہرہ میں
 جاری ہوئے اور اوس کے وقت میں خلیفہ عباسی مستنصر بالمدتار کے ہاتھ سے
 گزیران ہو کر مصر میں آیا اور ملک رکن الدین نے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کیا اور خلیفہ کو
 با ساز و سامان و لشکر کے بغداد کو بھیجا پھر تار نے خلیفہ مذکور کو قتل کیا مدت
 خلافت اوس کی سترہ سال اور اڑھائی ماہ ہے وفات اوس کا ستائیسویں
 محرم ۷۸۱ھ چھ سو پچھتر کو ہوا پھر حاکم بامر الدین مسترشد بالمد خلیفہ عباسی مصر میں
 آیا ملک طاہر مذکور نے اوس سے ملاقات کیا خلیفہ مذکور نے لقب ملک طاہر
 رکن الدین شیم امیر المومنین رکھا کہ یہ اعلیٰ القاب ہے اور اوس کے وقت میں
 قاضی چارون نہر ب کے مقرر ہوئے کہ یہ امر قبل اوس کے نہیں ہوا بعد و
 ایک شخص نے اوس کو خواب میں دیکھا کہ حال اوس کا پوچھا اوس نے کہا کہ مجھ پر
 کوئی امر سخت تر چار قاضی مقرر کرنے میں نہیں پھر ملک سعید ناصر الدین محمد برکت
 بن ملک طاہر والی مصر ہوا پھر دہر اور اوس کا ملک العادل رکن الدین

مصر ہوا پھر ملک منصور ابو المعالی شداون صاحبی انجمنی والی مصر ہوا اور اوس کو فتوحات
 کثیرہ ساحل سمندر سے مثل فتح طربوس وغیرہ ہوئے کہ وہ بلا ذہل فرنگ کے
 ہاتھ میں تھے پھر ملک شرف صلاح الدین فرزند اوس کا والی مصر ہوا اور اوس کے
 عہد میں اکثر ساحل شام اور فلسطین فتح ہوئے کہ اوس قلعوں کے فتح ہوئے
 ملک منصور عاجز تھا اور اوس کے وقت سے ملک شام سے نصائے کا تعلق
 بالکل قطع ہوا پھر ملک ناصر محمد والی مصر ہوا پھر کتبغا منصوری والی مصر ہوا پھر ملک
 منصور حاتم الدین لاجین منصوری والی مصر ہوا پھر ملک ناصر محمد قلاون ثانی عود کیا
 اور اوس کے وقت میں خطبہ اور دعائی عباس کے نام سے موقوف ہوئے اور
 لقب خلیفہ متروک ہو کر لقب اوس کا سلطان ہوا پھر ابو بکر بن منصور والی مصر ہوا
 پھر ملک مظفر پیرس شینکر والی مصر ہوا اور اوس نے بہت سے پل اور جامع مسجد
 جدید مصر وغیرہ بن تیار کیا اور بہت امور خیرات جاری کیا پھر ملک افشعلی والد
 کجک والی مصر ہوا پھر ملک الناصر احمد برادر اوس کا والی مصر ہوا پھر ملک صالح
 عماد الدین برادر اوس کا والی مصر ہوا پھر ملک ناصر حسن برادر اوس کا والی مصر ہوا پھر
 ملک صلاح الدین برادر اوس کا والی مصر ہوا پھر ملک منصور محمد بن حاجی بن ناصر
 محمد شداون والی مصر ہوا پھر منصور ابن شعبان والی مصر ہوا پھر ملک صالح حاجی ابن
 افشعلی شہان والی مصر ہوا پھر دولت جبرسیہ مصر میں آئی وہ بھی ایک نوع ترک
 میں اول اوس کا ملک ظاہر عثمانی بر فوق تھا پھر ملک منصور عود کیا کہ وہ فرزند حاجی
 ابن افشعلی شہان کا ولایت میں اول لقب اوس کا ملک صالح تھا بعد اوس کے
 ملک ناصر ابو السعادات فرج والی مصر ہوا پھر ملک منصور عبدالعزیز برادر اوس کا

پھر انصاری
 ترکہ اور بغداد
 دولت جبرسیہ
 مصر میں آئی
 ترکہ اور بغداد
 مصر میں آئی

والی مصر ہوا پھر ملک ناصر شیخ بن برقوق عود کیا کہ ثنائاً مدت خلافت اور اس کی
چھ سال تھی اور دمشق میں گیا رہا وہیں ۵۸۳ھ میں سو پندرہ حبشہ میں قتل ہوا
اور اس کے عہد میں بامر نجم الدین ابن طبرک محمد بن علی کے مملوۃ و سوارام لہذا
کے مؤذنین جاری کئے پھر ملک عادل امیر الدین ابو الفضل بن متوکل عباسی خلیفہ
ہوا اور چھ ماہ کے بعد خلع خلافت کیا گیا پھر ملک مود ابو النصر شیخ محمودی الظاہر
والی مصر ہوا اور خلیفہ موصوف اس کے عہد میں مجوس رہا پھر ملک مظفر ابو السعید
والی مصر ہوا پھر ملک طاہر ابو الفتح قمر والی مصر ہوا پھر ملک النج والی مصر ہوا اور
خلع ہوا پھر ملک اشرف ابو النصر برسبائی والی مصر ہوا اور اس کے وقت میں
ملک قبرص فتح ہوا اور اہل ملک جزیرہ مقرر کر کے ملک اس کے والی تو تھو غیر
کیا پھر ملک عزیز ابو محاسن یوسف والی مصر ہوا پھر ملک طاہر ابو سعید حقیق العلام
ابن اینال والی مصر ہوا پھر فرزند اس کا ملک منصور عثمانی والی مصر ہوا
پھر ملک افشار ابو النصر اینال العلانی الظاہر الناصر والی مصر ہوا پھر فرزند
اس کا ملک مود ابو فتح احمد والی مصر ہوا پھر ملک طاہر خشمقدم الناصر ثم المود
والی مصر ہوا پھر ملک طاہر ابو سعید قائم مقامی علانی یا بلبلانی علی اختلاف النسخ
والی مصر ہوا پھر مولانا ملک اشرف ابو النصر قائم مقامی الظاہری السعیدی والی مصر ہوا
اور ۵۸۳ھ میں سوچو را سی ہجری میں سفر حج کیا اور قبل حج کے زیارت مدینہ طیبہ
کیا چھ ہزار درہم اہل مدینہ کو اور من اس کے مکہ معظمہ میں گیا پانچ ہزار درہم
اہل مکہ کو دیا اور مکہ معظمہ میں قریب بالسلام کے مدرسہ بنایا اور بجانب
در کے رباط فقہ کے واسطے بنایا اور تجدید حجہ نبویہ اور تجدید عمرہ لفتیہ

بزرگ کا نام
ابو سعید خلیفہ
جالی شہر بغداد
مدرسہ کے
نیت سی خیرات
در سج
میں جاری ہوا

مسقف ہوئے کیا مھر اور اراق عرض کرتا ہے کہ تا حال بابائی فیشہ بنا کی ہوئی اور
 کی ہے کہ نام اوس کا بابائی فیشہ پر کندہ ہے انتھی اور زائرین کے واسطے
 معارف بقدر کفایت رکھ کر کیا اور عمارت مسجد بنو مین اور مسجد نمرہ عرفات میں کیا
 اور ہر کہ خلیفہ تعالیٰ اور نہرویان کو جاری کیا اور تعمیر نہرو عرفات کیا کہ وہ ایک سو
 پچاس سال سے مسدود ہو گئی تھی اور مقام عباس کو تعمیر کیا اور نیز زمزم اور مقام
 ابراہیم کو درست کیا اور مسجد الحرام کے واسطے منبر عظیم بھیجا اور مصر وغیرہ میں بہت
 مساجد اور آباد خانے وغیرہ بہت ہی خیرات جاری کیا اور اوس کے عہد میں
 آٹھ سو چھپاسی میں صاعقہ منارہ حرم نبوی پر وارد ہو کر اوس سے سقف کا مسجد نبوی
 اور منارہ اذن اور خزائن اور کتب محروق ہوئے مدت سلطنت مصر اوس کی
 اونیس سال اور وفات اوس کا تیسرہ نو سو نو دسے پہر فرزند اوس کا ملک
 ناصر محمد والی مصر ہوا پہر ملک ناصر محمد قایتبا ئی عود کیا پہر ملک طاہر ابی سعید قاضوہ
 مامون ناصر کا والی مصر ہوا پہر ملک اشرف جینلاط والی مصر ہوا پہر ملک سیف الدین
 طومان بانی والی مصر ہوا پہر ملک اشرف قاضوہ الغوری والی مصر ہوا پہر ملک
 افشہ طومان بانی ابن انخی الغوری والی مصر ہوا اس سے دولت جرکیہ تمام ہوئی
 کہ وہ دولت عثمانیہ کے بعد اوس کے دولت عثمانیہ ترکیہ الی کہ اب تک دولت
 موصوفیہ ہے ادا امہ اللہ الی یوم القیام اصل اون کا ترک مان قوم تار سے
 ہے اور نسبت اوس سلطنت کی عثمان خان سے ہے کہ جد اعلیٰ ان سلاطین کا
 اور عثمان خان ۹۷۹ء چھ سو چھپا نو سے مین عالی بلاد روم ہوا پس بسبب نسبت
 عثمان خان جد اعلیٰ اون کے سلطنت عثمانیہ کہتے ہیں اور بسبب ہونے اصل اون کے

انقضا دولت
 جیسو کا مھر
 اشتاد دولت
 پیکیہ ختم
 عدیک کا حال
 ریوی دولت
 مسدودین
 باقی ہے
 درویش
 اس دولت کا
 دولت عثمانیہ
 کے لئے

ترکے سلطنت ترکی کہتے ہیں اور اسی باعث سے اس سلطنت کے دفاتر اور
 محاورہ میں زبان ترکی جاری ہے اور بسبب والی ہونے اون کے بلاد روم کے
 سلطنت رومی کہتے ہیں اور عثمان خان جد اعلیٰ اوس کا فرزند ارطغرل بن سیمان
 شاہ کا ہے اور نسب اول بجانب سیدنا یافث ابن نوح علیہ السلام کے
 ہے پہنچتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اولاد سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے
 میں چنانچہ شیخ محمد یاس اپنی تاریخ میں ایسا ہی نقل کئے ہیں دو سر مورخین
 کہتے ہیں کہ وہ نسل عرب حجاز سے ہیں لیکن قبیلہ کی تعیین نہیں کئے اور سلیمان شاہ
 موصوف ملک شہرق بلاد ہامان میں کہ قریب بلخ کے واقع ہے بادشاہ تھے
 جبکہ چنگیز خان کا غلبہ ہوا اور بلاد بلخ کو اوس نے تباہ ویران کیا سلطان علاؤ الدین
 خوارزم شاہ سلجوقی بلاد بلخ سے نکلا ابا بیان ملک متفرق ہوئے سلطان سلیمان شاہ
 نے پچاس ہزار ترکمانی سے ملک حلب کے طرف مرو کیا اور جس وقت کہ عبور دیا
 شور کیا مع اسب غرق دریا سے فرات ہوا اور وفات کیا دفن اوس کا روبرو سے
 قلعہ جورد کے ہوا ترکمان جو ہمراہ اوس کے تھے متفرق ہوئے فرزند اوس کا طغرل
 یا ارطغرل باخداوند فرسخ سلطان علاؤ الدین سلجوقی کے پاس گیا سلطان علاؤ الدین
 اوس وقت میں سلطان بلاد قرمان کہ وہ ارض روم سے تھا سلطان علاؤ الدین ارطغرل
 نہایت اکرام کیا اور ارطغرل کو اذن جہاد دیا ہمراہ ارطغرل کے جماعت ترکمانوں کی ہوئی
 اور ارطغرل جہاد کفہدین مصروف ہوا یہاں تک کہ ارطغرل تہ چھ سو اونیا نوے
 ہجری میں وفات کیا فرزند اوس کا سلطان عثمان خان اوسی طور سے جہاد کفہدین
 مصروف ہوا اور فتح اطراف بلاد کیا جس وقت کہ سلطان علاؤ الدین نے قابلیت

خامیہ

ملک بامراست

ابتدا خلافت

عہدہ چھ سو

ہے وفات اور

ارٹغرل

ایک سو

عمر جو کہ

عثمان خان

سلطنت عثمان

کے ابتدا

وقت میں

بامراست

عباسی

میں ہوا

ذکر سلطان

عثمان خان

کے شروع

عثمانی

کے جاتی

اور لیاقت سلطان عثمان خان کی دیکھی کئی طرح کے عنایات اوس کے حال پر کیا
 اور اوس کو بہت سی کمک دیا اور سلطان عثمان خان کے پاس نقارہ اور نشان
 اور تمغائے ساطانی بھیجا اور لقب اون کا سلطان رکھا تاکہ اون کو تلقویت اہل
 طغیان پر حاصل ہووے جس وقت کہ وہ نقارہ سلطان عثمان خان کے پاس
 مارا گیا سلطان موصوف نے نقارے کی تعظیم کے واسطے اودٹھے چنانچہ اب تک یہ
 عادت سلاطین عثمانیہ میں جاری ہے کہ وقت نقارہ مارنے کے سلطان تعظیماً اودٹھے
 کھڑے ہوتے ہیں دولت عثمانیہ انہیں سلطان عثمان خان سے منسوب سے وفات
 اون کا ۸۴۷ھ چھ سو سیاسی میں ہوا پھر سلطان اور خان فرزند سلطان عثمان خان
 مسلط ہوئے اونھوں نے فتح شہر یورسا کیے اور شہر مذکور کو اپنا دارسلطنت
 قرار دئے یہاں سے اون کو استقلال سلطنت ہوا اور سابق وہ تابع سلطان
 علاء الدین سلجوقی کے تھے اونھوں نے جہاد میں اپنے ابا سے زیادہ شہریت
 کئے اور اپنے والد کے عہد میں شہر یورسا میں رہتے تھے تمام نصاریٰ جمع ہو کر ان کے
 قتل کا ارادہ کئے حق تعالیٰ نے اون کو جمیع نصاریٰ پر فتح دیا اور تمام نصاریٰ
 اون کے مقابلہ میں قتل ہوئے وفات اون کا ۸۷۷ھ سات سو سات ہجری میں ہوا
 پھر سلطان مراد خان ابن سلطان اور خان مسلط ہوئے اونہوں نے بہت سے قلعہ
 فتح کئے اور بہت سے غلاموں کا لشکر بنا کر تمام اوس کا عسکر جدید بنے نیا لشکر رکھے
 اور وہ اپنے کسبے کھاتے بیت المال سے کچھ نہیں لیتے بالآخر وہ ایک کافر
 نصاریٰ کے ہاتھ سے شہید ہوئے کہ نام اوس کا مٹرش قمر پیل تھا کہ اوس نے
 رجاڑ معانیہ قتل کیا شہادت اذکی ۸۷۷ھ سات سو اکیس مین ہوئی

حکومت
 سلطان
 عثمانیہ کا وقت
 نقارہ مارنے
 جانے سے
 سلطان
 اور خان کا
 سلطان
 اور خان کا

پہر سلطان بائزید خان یلدرمی ابن سلطان مراد خان مسلط ہوئے اونھوں نے بہت
 مکتسح کئے اور جہاد نصاریٰ مصروف ہوئے اور تیمور لنگ سے مقابلہ کئے مگر سلطان
 موصوف کا لشکر تیمور لنگ سے ساخت کیا پہر بہت سی اولاد سلطان بائزید کی قتل ہوئے
 سلطان تنہا باقی رہا اور تن تنہا تیمور کے پاس گیا مگر سبب کمال شجاعت
 اون کے لوگوں کے دلون میں سطوت اور ہیبت اون کی تھی اس باعث سے
 سلطان موصوف کو قتل نہیں کئے او اون کو جس کئے سلطان براہ غصہ انتقال کئے
 وفات اون کی شہ آٹھ سو بیس یا شہ آٹھ سو تیرہ ہجری میں اون کے عہد میں
 قاضی ملا شمس الدین قفازمی تھے سلطان بائزید نے ایک وقت کسی قصہ میں قاضی
 موصوف کے پاس شہادت ادا کئے قاضی نے سلطان کی شہادت قبول نہیں کئے
 سلطان نے سبب شہادت نہ قبول کرنے کا قاضی سے دریافت کئے قاضی نے
 کہے کہ تم نماز باجماعت ادا نہیں کرتے ہو اس وقت سے سلطان اپنے محل میں
 مسجد جامع تیار کئے اور اپنے واسطے اوس میں ایک موضع معین کئے جب سے وہ
 نماز باجماعت نافذ نہیں کئے بعد وفات اون کے پانچ فرزند اون کے رہے ایک
 سلطان موسے دوسرے سلطان عیسیٰ تیسرے سلطان سلیمان چوتھے سلطان قتسم
 پانچویں سلطان محمد مقدمہ سلطنت میں فیما بین نزاع رہی بالآخر سلطان محمد بن سلطان
 بائزید تخت سلطنت پر بیٹھے اونھوں نے سب سلاطین عثمانیہ میں پہلے کیسہ زندہ
 حرمین فیشین کے واسطے مقرر کئے اور بہت قلعے اور مکتسح کے اور بعد ازاں
 اور محمد قربان اون کے عہد میں خروج کئے تھے اس کو بھی سلطان موصوف نے
 مقہور کئے وفات اون کا شہ آٹھ سو اہٹائیس ہجری میں ہو پہر سلطان مراد

دوسرا سلطان
 بائزید خان کا

دوسرا سلطان
 بائزید خان کا

دوسرا سلطان
 بائزید خان کا

دوسرا سلطان
 بائزید خان کا

ابن سلطان محمد مسطہ ہوئے اور انھوں نے اپنے روبرو سلطان محمد اپنے فرزند کو اپنا
جانشین کئے اور اون کے عہد میں والی مصر کا ملک افشہ رانیال تھا سلطان موصوف
نے بہت بلاد روم کو فتح کئے اور حرمین شریفین میں ہر سال تیس ہزار پانسو دینار
سرخ بکھجے وفات اون کا ۵۸۷ھ آٹھ سو پچپن میں ہوا پھر سلطان محمد ابن سلطان مراد
مسطہ ہوئے اون کے عہد میں ملک افشہ رانیال والی مصر تھا سلطان موصوف
سلاطین آل عثمان میں کثیرا کچھاد اور قوی تھے اور انھوں نے قوتیں خاصہ جاری کئے
کہ اہلک وہ قوانین سلطنت میں جاری ہیں اور لشکر بڑی اور کچھ جانب قسطنطنیہ کے
نیچھے اور قسطنطنیہ کو روز پچھار شنبہ ۵۹۷ھ آٹھ سو ستاون ہجری کو فتح کئے نماز جمعہ آیا
صوفیا میں ادا کئے کہ وہ بڑی عبادت گاہ نصاریٰ کی تھی اور قسطنطنیہ کو اپنا پایہ تخت
کہ ابھی تک پایہ تخت سلطنت روم شہر قسطنطنیہ ہے اور قسطنطنیہ میں بہت مدرسے
بنائے اور بہتہ وظایف جاری کئے اور انھیں سلطان کے عہد میں ۶۱۲ھ آٹھ سو با
ہجری میں نئی دنیا ظاہر ہوئی کہ انگریز امریکہ کہتے ہیں وفات اون کا ۶۱۷ھ آٹھ سو اسی
میں ہوا پھر سلطان بائزید ابن سلطان محمد مسطہ ہوئے اور ان کے عہد میں بہت سے
بلاد روم فتح ہوئے اور بہت قلعہ اون کے قبضہ میں آئے اور انھوں نے بہت
پل اور قلعے اور مدرسے اور مساجد اور تکیہ اور زاویہ اور حمام اور دارالشفامہ لیبون
کے تیار کئے اور مغربی اعظم اور جو لوگ کہ اون کے ہم قہر ہیں اون کے واسطے
دس ہزار کد عثمانی مقرر کئے اور حرمین شریفین کے واسطے چودہ ہزار سقف دینیہ طیبہ
اور نصف کد محکمہ کے واسطے مقرر کئے اور عہد میں والی مصر ملک اشرف قایتبا می
کے سفر حج کئے والی مصر نے بوقت ملاقات سلطان موصوف کا بہت احترام کیا و قات

در سلطان
موصوف
در سلطان
موصوف
در سلطان
موصوف
در سلطان
موصوف

اون کی شہادت یا شہادتہ نو سو ستترہ یا نو سو اٹھارہ ہجری میں ہوئی پھر سلطان سلیم بن
 سلطان بایزید سلطان ہوئے اور یہ سلطان ملک مصر اور شام اور تمام ملک عرب کو
 اپنے قبضہ میں لائے اور ۹۲۴ قمری نو سو چھ بیس ہجری میں وفات کے صورت میں مصر
 پہلے کہ سلطان موصوف کے عہد میں خروج اسماعیل شاہ ہوا کہ وہ مذہب رفض
 بلکہ مذہب الحاد رکھتا تھا اور اس کے ہی باعدشے مذہب رفض بلا و عجم میں
 شایع ہوا اور اسماعیل شاہ مذکور تمام بلا و عجم اور خراسان اور آذربایجان اور تبریز
 اور عراق میں مستولی ہوا فریق اسماعیلیہ جو اہل تشیع ہیں اوس کے طرف منسوب
 ہیں اہل تشیع اپنی تواریخ میں حضرت اسماعیل شاہ بحال تعظیم کہتے ہیں شکر
 اوس کا ایک کروڑ سے زائد اوسکو سجدہ کرتا تھا اور اوس کو دعویٰ میدانی کا
 تھا اوسنے بہت علما کو قتل کیا اور بہت کتابیں اور قرآن جلادیا اور بہت قبریں
 اہل سنت کے کہود کے استخوان کو اودن کے جلایا جو وقت کہ سلطان سلیم خان کو
 یہ خبر پہونچی اسماعیل شاہ کے مقابلہ کے واسطے نکلا پھر سلطان سلیم خان کو بوقت
 مقابلہ اسماعیل اور اوس کے اموال پر غلبہ ہوا سلطان موصوف نے چاہا کہ چندے
 ملک عجم میں اقامت کرے مگر باعث قحط کے نہ سکھا اس واسطے کہ ایک قرص زمان
 سودر ہم کو ملتی تھی سلطان سلیم خان نے مذہب قحط کا دریافت کیا معلوم ہوا کہ ماضی
 جو والی مصر ہے اسماعیل شاہ سے کمال محبت رکھتا ہے اس باعدشے والی مصر نے
 لشکر سلطانی میں غلبہ جانے کی مانعیت کیا یہ امر سلطان سلیم خان کی سماعت میں آیا
 ارادہ قتال سلطان کا والی مصر سے ہوا اور ۹۲۴ قمری نو سو بائیس ہجری میں سلطان سلیم
 نے والی مصر پر حملہ کیا یہاں تک کہ سلطان سلیم خان کو والی مصر پر غلبہ ہوا پھر جبکہ

سلطان
 سلیم خان کا

سلطان
 سلیم خان کا

سلطان
 سلیم خان کا

سلطان
 سلیم خان کا

سلطان سلیم خان ملک حلب میں گیا اور ایلیان حلب سلطان سے امان چاہ کر
 سلطان سلیم خان نے اُن کو امان دیا اور وقت نماز جمعہ آیا سلطان نے نماز جمعہ
 ادا کیا اور خطیب نے خطبہ میں سلطان کو بلفتب خاد میں حرمین شیرین کے وعاد دیا
 سلطان نے پہر اپنا لقب سکر شکر حق بجا لایا جب کے لقب خاد میں حرمین شیرین
 کا سلطانین روم کے واسطے مقرر پایا۔ سلطان پہر بجانب ملک شام سفر کیا اور
 وہاں کی امر مملکت درست کیا پہر داخل مصر ہوا اوس وقت والی مصر طربان بائی تھا
 کہ بعد قاصوہ غوری کے والی مصر ہوا تھا اوس سے سلطان نے مقابلہ عظیم کیا آخر
 طوبان بائی والی مصر مغلوب ہو اس سلطان سلیم نے اُس کا بالکل استیصال کیا اور
 خیرہ یک اپنے امیر کو والی مصر کیا اور دوسرے امیر کو اپنے کمرانی نام اوس کا تھا
 ملک شام کا نائب کیا اور شہر مصر میں چار قاضی چار دن مذہب کے مقرر کیا اور مصر میں
 جن لوگوں کے واسطے اوقاف اور وظائف مقرر تھے وہ سب بحال رکھا اور حرمین شیرین
 کے واسطے سات ہزار اردب غلہ مقرر کیا اور بچو میں مدد

دور اول بقیہ
 ہذا سلطان
 کا خاد میں شیرین
 کے سات ۱۰
 بر سلطان
 سلیمان خان
 کا سات
 سینا سلطان کا
 نذر و پیشہ
 کا سات ۱۰
 حکم کے ۱۰

اور ایک مدد چار کیا ہوتا ہے اور ایک کیمیلہ و اثاریا و کم اثاریہ ہندی ہوتا ہے پہر
 سلطان سلیم بجانب قسطنطنیہ کے عود کیا اور ارادہ سفر عجم کا کرتا تھا کہ وفات اوٹکا
 بجا رحمت پشت ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون پہر سلطان سلیمان ابن سلطان
 سلیم والی سلطنت ہوا چہ سلطان نہایت نیک بخت تھا کہ سلاطین آل عثمان میں مثل
 اُن کا نہیں ہوا بلاد شرق اور غرب میں اُن کا شکر ہو چکا اور وہ اپنی دانت سے تیرہ
 چار دس گئے اور مدت العمر جہاد میں مصروف ہے اور ۹۴۰ھ نو سو اسی چار چار دس میں
 بذات خود کئے اور تبریز تک فتح کئے پہر بغداد شیرین کے طرف جا کر اوسکو بھی

فتح کئے اور قبر امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر قبۃ تیار کئے اور مدرسہ بنائے پھر
جانب عجم ارادہ کئے شاہ عجم فرار ہو کر صلح چاہا سلطان نے صلح قبول کئے
اور پندرہ روز تک مصر میں رہے سلطان موصوفے سے بہت صدقات باقی
رہے انہیں صدقات جو اتنی ہے کہ علماء کے واسطے مقرر ہے اور بہت قلعے اور
سدا سلام کے تیار کئے اور بہت سے نہریں جاری کئے انہیں نہر عجم ہے
کہ اب تک جاری ہے سلطان موصوفے نے اوس کو نصف سترہ لاک طلا کی تعین کئے
کہ اس وقت نہر زبیدہ منقطع اور سدود ہو گئی تھی وفات اون کا شش ماہ نومبر چوتھ
میں ہوا پھر سلطان سلیم ابن سلطان سلیمان مسلط ہوئے اوہوں نے بہت سے ملک
نصارے کے فتح کئے کہ بیان اوس کا طویل ہے اور اون کے عہد میں تجدد
عمارت مسجد الحرام ہوئی اونہوں نے سات ہزار انب گھوڑوں وغیرہ صدقات حرمین
شیرازین میں تریاہ کئے اور اون کے عہد میں مصر میں چار وزیر ایک کے بعد ایک
ہوئے وفات اون کی رمضان شش ماہ نومبر بیاسی میں ہوئی پھر سلطان مراد ابن
سلطان سلیم ہوئے - اوہوں نے بڑے بڑے ملک فتح کئے اور وندھرا
اون کے مصر میں چھ رہے اور اپنے خزانہ سے چوالیس ہزار دینار سرخ غنمیں شیرازین
کے واسطے مقرر کئے وفات اون کی شش ماہ ایک ہزار تین مہری میں ہوئی پھر سلطان
محمد ابن سلطان مراد ابن مسلط ہوئے اوہوں نے تجدد جامع ازہر مصر میں اور
طعام شحتہ فقر کے واسطے مقرر کئے اور شہداء امام حسین رضی اللہ عنہ تیار کئے وفات
اون کا چھٹی ربیع الثانی ہے ایک ہزار بارہ میں ہوا پھر سلطان احمد ابن سلطان محمد مسلط
ہوئے اول کے عہد میں خازنیوں کا بہت غلبہ تھا سب کو اپنے ملک سے خارج

ذکر مراد
عظم جسٹہ
حدیب کا ۱۲

ذکر سلطان
سلیم ثانی کا

ذکر سلطان
مراد ثانی کا
خارج کا ۱۲

ذکر سلطان
محمد ثانی کا

ذکر سلطان
محمد ثانی کا

کر دئے اور وہ حرمین شیر لعین سے کمال عقیدت رکھتے تھے کعبۃ اللہ کے واسطے
 ایک کمر بند نقروی باطع ملایا واسطے حفاظت ہدم کے اور جالی نقروی حجرہ
 یفشر بنویہ کے واسطے بھیجے پھر ارادہ کئے کہ حرم مدینہ طیبہ کا مثل حرم مکہ منور کے
 وسیع کریں لیکن اجل نے اون کو مہلت نہیں دی قسطنطنیہ میں ایک بڑی جامع
 مسجد تیار کئے کہ دنیا میں اس کا نظیر نہیں کہ صرف اس کا چوالیس ہزار مشغال طلبا
 کا ہوا و زرا اون کے معرین چہرے رہے تھے وفات اون کا ماہ ذی قعدہ ۳۲۷ھ
 ایک ہزار چھ مہینے میں ہوا پھر سلطان مصطفیٰ برادر سلطان احمد مسلط ہوئے اور
 تین ماہ کے بعد خلع سلطنت اون سے یہاں سے قواعد سلطنت تین و چار سے
 شکست ہوئی ایک یہ کہ یہاں تک فرزند سلاطین ہوتے رہے اور یہاں سے
 برادر سلطان ہوئے دوسرا یہ کہ یہاں سے خلع سلطنت کی ابتدا ہوئی تیسرا یہ کہ
 یہاں سے مدت سلطنت قصیر ہوئی بعد خلع اون کے سلطان احمد مسلط ہوئے
 پھر سلطان عثمان خان ابن سلطان احمد مسلط ہوئے اور یہ سلطان اپنی ذات سے
 جہاد کئے اور ۳۲۷ھ ایک ہزار تیس ہجری میں کلبو کہا لشکر سے نصارے کے
 سات جہاد کئے اور سات ماہ تک غائب رہے کہ خبر اون کی معلوم نہ تھی من بعد
 خبر معلوم ہوئی کہ وہ نصارے سے جہاد کر کے طغریاب ہرے اور جبکہ یہ خبر معلوم
 ہوئی تلم ملک پہنچے نہ کہ راستہ ہوا اور قبل اس کے پہنچے اور تھکے آہستگی
 ملک خنفسہ پہنچے و نہ تھی و زرا اون کے معرین چہرے تھے رہے وفات
 اون کی ۳۲۷ھ ایک ہزار اکیس میں ہوئی پھر سلطان مصطفیٰ دوبارہ مسلط ہو کر
 معزول ہوئے پھر سلطان مراد ابن سلطان احمد بعد خلع برادر اپنے سلطان ہوئے

دیکھیں ہر مسجد
 جامع بنی فیک
 قسطنطنیہ
 میں ۳۲۷ھ
 برادر سلطان
 مصطفیٰ خان کا
 برادر سلطان
 عثمان خان کا
 دیکھیں ہر مسجد
 شہر سلطنت
 اسلام میں
 برادر سلطان
 مراد خان
 واقع کا ۱۲۷

اور محاصرہ بعد اویفہ کا کئے پہر ۱۰۴۹ء ایک ہزار اونچاس میں پہے قتل کئے
پہر سلطان ابراہیم بن سلطان احمد مسلط ہوئے اور ۱۰۵۸ء بلاشبہ ایک ہزار اوٹ
ہجری میں مقتول ہوئے پہر سلطان محمد ابن سلطان ابراہیم مسلط ہو کر بعد تیس سال
کے محضول ہوئے وفات اون کا سن ۱۰۸۵ء ایک ہزار ایک سو چار ہجری میں ہوا پھر
سلطان سلیمان ابن سلطان ابراہیم مسلط ہوئے اور ۱۱۰۸ء گیارہ سو چھ میں اون کا
وفات ہوا پہر سلطان احمد بن سلطان ابراہیم مسلط ہوئے اور چار سال کے بعد
ترک مملکت کی گئے اور وفات اون کا ۱۱۱۸ء ایک ہزار ایک سو دس میں ہوا پہر
سلطان مصطفیٰ خان ابن سلطان محمد مسلط ہوئے اور چھ سال کے بعد مملکت
اون کا ہو اور اسی میں یحییٰ ۱۱۱۸ء گیارہ سو سولہ میں ہوا پہر سلطان عثمان
ابن سلطان مصطفیٰ خان مسلط ہوئے وفات اون کا ۱۱۳۵ء گیارہ سو پچتر میں ہوا پہر
سلطان مصطفیٰ ثالث ابن سلطان احمد مسلط ہوئی وفات اون کا ۱۱۵۵ء گیارہ سو
اتھیا سہی ہجری میں ہوا پہر سلطان عبدالعزیز خان ابن سلطان احمد خان مسلط ہوئے
اور اونھوں نے قواعد فرما دیے اپنے لشکر کو تعلیم کئے اور چار جنگی طار رکھنے
وفات اون کا ۱۱۷۵ء بارہ سو دو ہجری میں ہوا پہر سلطان سلیم بن سلطان مصطفیٰ
مسلط ہوئے اون کے عہد میں فرانسس مصر میں داخل ہوئے سلطان موصوف نے
قہر اؤن کو ملک مصر کے نکال دئے اور ۱۲۰۳ء بارہ سو تیس میں سلطان موصوف
مقتول ہوئے پہر سلطان مصطفیٰ ابن سلطان عبدالعزیز مسلط ہو کر اسی سال قتل ہوئے
پہر سلطان محمد خان ابن سلطان عبدالعزیز خان مسلط ہوئے نے بہت جہاد کئے
وفات اون کا ۱۲۵۵ء بارہ سو پچتر میں ہوا پہر سلطان عبدالعزیز خان ابن سلطان

بزرگ جب روس کا
بزرگ سلطان
عبدالغفر خان کا
بزرگ سلطان
مراد خان صاحب

محمود خان ہوئے ۲۰ وہوں نے ۱۲ لاکھ بارہ سو ایک ہشتین کھار ہوس سے مقابلہ کے
اور اودن کی فتح و نصرت ہوئی باوجودیکہ کشت کر روس چھ لاکھ تینا نو می ہزار
اور ایک ہزار توپیں تھیں محرر اوراق اس زمانہ میں ذمی شعور تھا انگریزوں نے
اظہار سرور فتح سلطانی کیا اپنے حاکم محروسہ میں حکم روشنی کا دے گئے
چنانچہ چھاؤنی انگریزی حیدر آباد وکن میں ہی روشنی ہوئی تھی اہل حرمین شیرین کے
زبانی معلوم ہوا کہ مثل سلطان عبدالعجید خان کے آج تک کوئی سلطان ایسا صاحب
خیرات کثیر نہیں ہوا بنا حرم مدینہ طیبہ جو فی الحال ہے وہین سے ہے سلطان
موصوف کو تنہا تھی کہ بعد اختتام بنا حرم کے مدینہ منورہ میں حاضر ہووین لیکن زند
وفاہین کی بلکہ کچھ تیاری حرم باقی تھی کہ سلطان کا وفات ہوا سلطان موصوف
تہا پیش بیج اور مجاہدنی بسیل امد تھے پھر سلطان عبدالعزیز خان ابن سلطان
محمود خان مسلط ہوئے ایام سفر حج اول اور ثانی محرر لومات انہیں سلطان کا حیدر
نخا حرمین شیرین میں اودن کے ضبط و نسق اور عدالت کا چرچا بہت مروج ہوا۔
انہیں نے انگریزوں کی اور بکے کو درست کئے اور قوت کرمی اوسکے
حیدر میں ہندیت ترقی پائے اس باعث سے اور سلطان کو کئی طرح کے خیالات
پیدا ہوئے آخر وہ شہید ہوئے مگر اٹھارہ اس امر کا دیا گیا کہ اول وہ معزول ہو کر
خود کش ہوئے مگر اہل حرمین شیرین کے زبانی یہ افسوس ہوا کہ سلطان موصوف
بلا عزل شہید ہوئے اور سلطان عبدالعجید خان سلطان حال کو اب تک تلاش
اودن لوگوں کی ہے کہ جواون کی شہادت میں شریک تھے چنانچہ بصرہ لوگ بعد
نبوتہ زبانی بھی ہوئے پھر سلطان مراد خان ابن سلطان عبدالعزیز خان

سلطہ ہوئے اور اون کے وقت میں پھر دوس کے سات جنگ ہوا اور چھ ماہ کے بعد
 معزول ہوئے پھر سلطان عبد المجید خان ابن سلطان عبد المجید خان سلطہ ہوئے
 زمانہ تخریر عہد سلطان موصوف کا ہے ایدہ اللہ بنصرہ الی یوم القیام مال
 اون کا روات ثقت کے زمانہ بنی جو مسوع ہوا تحریر میں آتا ہے سلطان موصوف
 بذات خود نہایت دیندار اور عفاکش ہندب الاوقات ہوشیار متواضع بیدار و خیر
 امورات سلطنت میں خداقت رکھتے ہیں اور بذات خود متوجہ تھے ہیں مگر افسوس کہ
 افسوس کہ اراکین اون کے مناسب مزاج نہ ہونے سے بہت امور سلطنت میں
 بے انتظامی واقع ہے حال اون کے اوقات کا یہ ہے کہ ہفت کے سات روز کو
 دو تقسیم کئے ہیں چار روز ہفتہ میں یہ شغل رکھتے ہیں کہ مغرب سے غنائک تا بقیات
 جو سلطان کو سب ملک سے آتے ہیں اون کو بذات خود ملاحظہ فرما کر جواب اون کا
 اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں اور جا سوس ممالک محروسہ آتے ہیں اون کو تخلیہ میں
 باریاب ہر ماہ اخبارات ملک کے سماع فرماتے ہیں راوی کہتے ہیں کہ ایک بار
 میں اس وقت باریاب تھا جا سوسوں کی جماعتیں باریاب ہونا شروع ہوئے کہ پہلے
 وضع اور لباس اور زبان مختلف تھے اور سلطان ہر ہر کی کیفیت مکر اون کے
 موافق جواب اون کو دیتے تھے مجھے اس امر سے نہایت تعجب ہوا اور سلطان کی نہایت
 زیرکی اور فطانت اس امر میں ظاہر ہوئی پھر سلطان جگہ یہ دو امر سے فراع چوتھے
 میں تب نماز عشا ادا کرتے ہیں بعد نماز عشا کے اکثر کتب تواریخ اور بعضے اوقات
 کتب حدیث مثل صحیح بخاری وغیرہ کے سماع فرماتے ہیں اور یہ شغل نصف
 شب تک رہتا ہے بعد نصف شب کے علقہ ذکر طریقہ شاذلیہ جو کہ اوس میں سلطان

سلطان عبد المجید خان
 سلطان حال کا

سلطان عبد المجید خان
 سلطنت کا اوس

سلطان عبد المجید خان
 سلطان اوقات عبادت
 سلطان کے ۱۲

یہ کہتے ہیں کہ صوفیہ روزانہ نماز صبح رہتے ہیں بعد نماز صبح کے اشراق تک لیٹ
 میں اشتغال رکھتے ہیں بعد نماز اشراق کے کچھ تہوار آرام فرماتے ہیں پھر بیدار ہو کر
 تمام روز امور سلطنت میں مصروف رہتے ہیں باقی تین دن میں ہفت کے بعد ساعت
 کتب تواریخ یا حدیث کے نصف شب کو آرام فرماتے ہیں اور دنوں میں دن کو
 آرام نہیں فرماتے نماز جو صبح کے واسطے ہر جمعہ میں بلا ناغہ مساجد بیرون بلدہ میں تشریف
 لیجاتے کوئی ایک مسجد نماز جمعہ کے واسطے مقرر نہیں اور سواری سلطان کی بگھی
 ہوتی ہے اس کو وہاں عرب کہتے ہیں سابق میں سلاطین عثمانیہ کا یہ دستور تھا
 کہ جب سلطان سواری پر ہمراہ نکلے ہمراہ سلطان کے ایک شخص محض اس کو کامیواسطے
 رہتا کہ جب اہل دکانیں اور راہ گزر سلطان کو السلام علیکم کہتے تھے وہ شخص ہمراہی
 جواب ادن کا دلیکرم السلام کہتا اور اس شخص کو سلام بگیا کہتے تھے مگر اب وہ
 عادت سو قوف ہو گئی بلکہ اب ممانعت ہو گئی کہ کوئی شخص سلام کو سلام نہ کرے
 اور ہم لوگ کہ جو میں شیریں سے سلطان کی ملاقات کو آتے ہیں ہر چند کہ وہ خواہ
 ہو میں سلطان اہل سے نہایت تعلیم اور توقیر کے ملاقات کرتے ہیں
 اور وہ ان میں سے ہر ایک کے خزانہ سلطنت میں بخارہ واقع ہو اسب
 ممالک محروسہ میں اہالیان سلطنت نے تخفیف مصارف کئے اور امداد کئے کہ
 حرمین فیرفین میں بھی تخفیف کریں سلطان کا حکم ہوا کہ حرمین شیرین کے مصارف
 ہرگز تخفیف نہ ہو میں بلکہ بقا ہے یہ عینہ بجا رکھا جاوے اہل مملکت نے غرض
 کہ یہ امر ناممکن ہے اس واسطے کہ جائیداد خزانہ سلطنت میں نہیں ہے سلطان بطور
 زجر و توبیخ کے کہے کہ اگر جائیداد نہیں ہے تو میرے محل خاص کے اشیاء

یہ بیان ہے
 اور اس کا
 اور اس کے
 اور اس کے

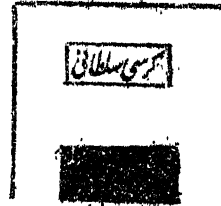
کو فروخت کیے اوس کی پہرتی کرو تگنت اور ترک مزاج کا یہ حال کہ بعض اوقات
 دکھار سلاطین اولو العزم سے بیس بیس روز تک ملاقات نہیں فرماتے اور وہ لوگ
 اگر بلیٹ جاتے ہیں چنانچہ راوی بحشم خود و عیدہ بیان کرتے ہیں کہ ایک وکیل بادشاہ
 اولو العزم ولایت کہ وہ نہایت تند مزاج تھا وقت تبدیل پسندہ اور وہ حاضر ولایت کیا
 اور حکم دیا کہ آگہوٹ سواری کا روشن کیا جاوے جب کہ آگ بوٹ سواری کا روشن
 ہو گیا سلطان کی خدمت میں رخصت کی ملاقات کو حاضر ہوا جب سلطان کو اوس کے
 حاضر ہونے کی اطلاع ہوئی سلطان نے جواب دے کہ مجھے فرصت نہیں پہر وکیل
 مذکور سلطان کو عرض کروایا کہ آگہوٹ میری سواری کا روشن ہو گیا ہے مجھے اب
 دیری ممکن نہیں پہر سلطان کے جانب سے یہی جواب ملا کہ مجھے اب فرصت نہیں پہر
 وہ وکیل تبا چاری بلیٹ گیا اور آگہوٹ کو حکم دیا کہ خاموش کیا جاوے پہر وکیل
 ایسا ہی اونیس روز خدمت سلطانی میں کیا اور ملاقات سکے واپس ہوا بیسویں
 روز بھی جب یہی جواب پایا بہت تنگ ہو کر کہا کہ سلطان سے اطلاع کر دو کہ اگر
 ملاقات نہیں ہوتی ہے تو بلا ملاقات جاتے ہیں اور سلطان کے ہمارے بادشاہ کی
 بالکل قدر نہیں جبکہ یہ سلطان کو یہ بات کی اطلاع ہوئی سلطان سے یہ جواب
 ملا کہ کل آو ملاقات ہووے گی پہر سلطان نے حسب وعدہ وکیل کو بعد ملاقات
 رخصت فرمائے سلاطین عثمانیہ میں پہلے یہ عادت جاری تھی کہ بوقت
 دربار کے تخت پر بیٹھا کرتے تھے مگر سلطان عبدالعزیز خاں نے
 کو سی پر بیٹھنے کی عادت متہر پائی سلطان کے برادر کا حکم سلطان
 سر اسد تنگ مر کا ہے ایک میں ایک کرسی مکل سلطان کی کہی جاتی

پہر رخصت نہیں
 کیا اور سلطان
 کو رخصت نہیں
 دیا

اوس میں سلطان بروز عید وغیرہ برآمد ہوتے ہیں نمونہ شکل مضمون

حاشیہ کے صورت مکان دربار سلطانی ہے

مکان دربار سلطانی



راہ دخول خدمت سلطان

راہ خروج

کہ آدمی جبکہ ایک راہ سے داوس میں داخل ہو

سلطان سے فیضیاب ہو کر دوسری راہ سے

نکلتا ہے جاتا چاہئے کہ سلطنت عثمانیہ میں

علماء کے کئی مراتب اور اقطاب مقرر ہیں اوان

القطاب میں ایک القاب پایہ کی ہے مرتبہ پایہ کی سے بھی زاید اور مراتب ہیں

مگر جس کو پایہ کی علماء میں لقب حاصل نہیں ہوا وہ شخص سلطان کے روبرو حاضر نہیں

ہو سکتا دیا ہی فرج کے کفنان سے کم عہدے والا سلطان کی خدمت میں حاضر

نہیں ہو سکتا اور ادب سلطانی کا یہ طریقہ جاری ہے کہ سلطان کے روبرو جو لوگ

حاضر ہوتے ہیں پہلے زمین کو اپنا ہاتھ لگا کر اسی ہاتھ کو اول اپنے سینہ پر رکھ کر

پہرہ کو اپنی پیشانی پر رکھتے ہیں پھر قریب اگر دامن کو سلطان کے بوسہ دیتے

ہیں اور سلطان زیر نگہ سر پر ہاتھ رکھے ہوئے بیٹھتے ہیں اکمال عید کے

روز علماء میں اولیٰ شیخ الاسلام خدمت سلطان کے حاضر ہوتے ہیں اور شعر

دعائیہ پڑھتے ہیں سلطان بجز اون شعر پڑھنے کے سرفت تعظیم کیواسطے

اوٹھ کر کھڑے ہوتے ہیں پھر چلے جاتے ہیں دوا امر خاص شیخ الاسلام کو

ہیں کہ اگر اکیں سلطنت میں وزیر اعظم کو ہی نہیں ہے پہلا لیہ کہ شیخ الاسلام کو

سلطان تعظیم کرتے ہیں کہ یہ اور کسی کو حاصل نہیں دوسرا یہ کہ شیخ الاسلام

کو ادب سلطانی معاف ہیں کہ اور کسی کو معاف نہیں الغرض بعد شیخ الاسلام کے

نوکر واتباع
القطاب علماء
سلطنت عثمانیہ
میں
بیعت سلطان
حاضرین کی خدمت
میں سلطان کے
کفنان کے بار
جہ سلطانی کے
بیعت رعایت
سن سلطان کا
مراتب اہل خدمت
کے

قاضی اور مفتی سے اور غلام و جہان تک اور نیکو پایہ کی خصایت ہے ایک کے بعد سلطان کی
خدمت میں حاضر ہو کر بعد از ادب سلطانی کے دامن سلطانی کو نوسہ دیکر جاتے ہیں
براعت و ذرا کو مراد میں پہلے وزیر اعظم حاضر ہوتے ہیں اور اسی طرح آداب
سلطانی اور اس کے بعد دامن سلطانی کو بوسہ دیتے ہیں پھر چلے جاتے ہیں اول زمانے میں
سلطان وزیر اعظم کے دست و تعظیم دیتے تھے اب وہ عادت ترک ہو گئی اب کچھ
تہوار میں سے اوٹھتے ہیں پھر وزیر فوج سلطان کی خدمت میں حاضر ہوتے
ہیں پھر وزیر اور امرا ایک کے بعد ایک خدمت سلطانی میں حاضر ہوتے جاتے
ہیں حال تواضع اور احسان سلطان یہ ہے کہ مولوی رحمت اللہ صاحب اہل
ہند جو اس محراب و اوراق کے استاد ہیں وہ نہایت فقیر مزاج و دودش صفت
ہیں چند مدت سے مکہ معظمہ میں حجاز میں سلطان حال بہت اغراز و اکرام سے
امون کو اپنے پاس بلائے اور ان کی نہایت تعظیم اور تکریم کئے کہ سب راکین کو
اس حال سے تعجب ہو چاند مولوی صاحب موصوف سلطان کی کے پاس رہتے
سلطان کو اصرار رہا کہ مولوی صاحب اپنے پاس دو آمارہین اہل و عیال رہیں اور سب
اہل و عیال کے واسطے ہی پیش قرار معاش مقرر کریں اور خود کچھ کتاب علم دین بھی
مولوی صاحب سے قرات کریں چونکہ یہ امر مولوی صاحب کو منظور نہیں تھا اسکو
میں بلطایف انجیل ٹالے اور ہکے کے ہم گرمے کے ملک کے عادی ہیں اور یہ ملک
نہایت سے دس طور سے یہ ملک ہم کو مناسب ہو سلطان نے فرمائے کہ ہمارے
پاس آلات تار یہ ہیں کہ اون سے عین موسم سردی میں مکان مثل سردی گرما چسکے
ہر جاتا ہے اور میں آپ کو اپنے مکان خاص میں رکھوں گا مولوی صاحب نے اسکو بھی

حال تواضع
اور اخلاق
سلطان کا

باطایف انجیل طہلے مولوی صاحب سے جب سلطان مخاطب ہوتے تو بلقب افتد
 مخاطب ہوتے اور افتد لقب اعزاز و اکرام کا ہے کہ جب اسے محاورہ میں لفظ مخاطب
 کا ہے اور مولوی صاحب بروز عید حسب عادت اہالیان سلطنت کے جبکہ دامن
 سلطانی کا بوسہ لینے کا ارادہ کرتے سلطان نے دامن کو اپنے ہٹا کر براہ تعظیم اونکو
 اس امر سے جانست کئے اور لا افتد سے ملافت سر ارشاد فرمائے کہ تمام اہالیان
 سلطنت کو اس امر سے تیر ہو کہ وزیر اعظم کو بھی اس قسم کی تعظیم نہیں اور حسب وقت
 مولوی صاحب سلطان کے پاس جاتے سلطان بلا درنگ اون کو تخلیہ میں طلب
 فرماتے اور جب کہ مولوی صاحب روبرو سلطان کھڑے تے سلطان مولود قدم
 مولوی صاحب کی پیشوائی کر کے مولوی صاحب کو اپنے بازو سے بٹھاتے
 ایک وقت و بعد اس طر کا کہ یہ شانان یورپ میں بڑی بڑی ہی سلطان
 کے ملاقات کے واسطے لیا اوس وقت مولوی صاحب بار بار ہتی اور سلطان کے
 بازو سے بیٹھے تھے ولیعہد اسٹریا کے واسطے کرسی سلطان کے روبرو کھڑی
 اور سلطان نے تین قدم مولوی صاحب کا فرمائے اور مولوی صاحب کو بعض
 اوقات اوقات اپنے بازو سے بٹھاتے اور بعض اوقات بکمال بے تکلفی اور تخلص
 کئے اون کو کرسی پر بٹھاتے اور آپ فرش پر بیٹھے اس قدر تعظیم مولوی صاحب کی
 محض بسبب علم اور فقیر منشی اونکی تھی ایک روز مولوی صاحب سلطان کی ملاقات
 کو آپ کے معمول میں چند دقیقے برآمدی سلطان میں دیر ہوئی اوس کے مکافات میں
 سلطان ایسا اخلاق کر یا نہ اپنا ظاہر فرمائے کہ بذات خود مولوی صاحب کے
 دو پھول ہاتھ میں لیکر آئے اور مولوی صاحب کو فرمائے کہ ایسے پہلی آپ کے ہند میں

ہو تے ہیں مولوی صاحب نے جو اپنے لئے کہ ایسے پھول ہند میں دیکھنے میں نہیں آئے
 سلطان نے فرمائے کہ ہند ہی سے ہمارے پاس آئے ہیں مولوی صاحب نے
 جواب دئے کہ شاید کسی بڑے انگریزی بلغم میں ہوں گے مولوی صاحب کو دو تھنے
 سلطان کے طرف سے عنایت ہوئے اور ایک خلعت عنایت ہوئے ایک جیب بانی
 کہ اوس کے اظہار اور بجا پ پشت کار کلا بتونی عمدہ ہے اور ایک کلاہ ترکہ خود
 سلطان کی خاص پہنی ہوئی اوس پر عمامہ بنیہ عا ہوا اور ایک نیرمان سلطانی بھی
 مولوی صاحب کے نام سے صادر ہوا کہ اوس میں مولوی صاحب نہایت اغراز
 و اکرام تھا اور لقب پایہ ملی اولن کا اوس میں مندرج تھا محرر اوراق سب کو کچھتم
 خود دیکھا مولوی صاحب کو سلطان کے طرف سے اس امر میں بھی اصرار ہوا کہ
 جو تم خدمت ہو لو مولوی صاحب اس امر سے بھی انکار رہا ایک روز مولوی
 صاحب نے سلطان سے کہے آپ کے مزاج میں ایسا تواضع اور انکسار ہے کہ ایک
 اولن کے سپکا کے مزاج میں ایسا انکسار نہو گا سلطان نے جو اس کا جواب دئے
 کہ خود بینی اور خود پسندی کے دو سبب ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ خود بینی اکثر قوم الاول
 میں ہوتی ہے دوسرا یہ ہے افشہ اگر دشمنانے سے اولن کو نفسی عارض
 ہو جاتی ہے جب اولن کو دولت حاصل ہو دے بیاعت دولت تواضع کے
 اولن کی مزاج میں عجب پیدا ہوتا ہے حق تعالیٰ نے یہ دو امر سے بھی ہم کو
 سیکر دستخط سلطان کے فرمان وغیرہ پر ہوتی ہے طر دستخط سلطانی کا
 یہ ہے کہ دستخط میں نام سلطان کا اور بعد نام کے لفظ مظهر یا د بطر طع
 بصورت شاخ شجر کے رہتا ہے عادت ہر سلطانی کی جادہی نہیں چنانچہ فرمان

بیکر کیفیت
 دستخط سلطانی
 کی جو فرمان
 ضمیمہ ہوتی ہے

حوالہ
تاریخ سلطنت

سلطانی پر دست خاص سلطان سے دستخط تھی اس کو کچھ غم خود محراب اور اوراق
نے دیکھا معلوم ہوا کہ سلطان کا خط نہایت عمدہ بطرز ثبت طے ہے اور کہ
سلطانی کی ایک جانب بھی دستخط سلطان کی رہتی ہے وجہ تسمیہ نقط مظفر باد
سلطان کی دستخط رہنے کا یہ معلوم ہوئی کہ اجداد میں سلطان کے رکھے سلطان کو
مولانا روم علیہ الرحمہ صاحب شیش نبوی نے بوقت تخت نشینی کے اپنے ہاتھ سے
خلعت پہنائے اور اس وقت مظفر باد و شاد و فرماے جیسے سلاطین عثمانیہ میں
نقط مظفر باد اپنی دستخط میں تبرکات پیمنا شریک رکھتے ہیں اور الی الا ان خلعت پوشی
سلطنت ہاتھ سے اولاد مولانا روم علیہ الرحمہ کے ہوتی ہے اور اون کے واسطے
دولت عثمانیہ معاش پیش قرار مقرر ہے پاشا جو شیخ الحرم مدینہ طیبہ کا ہے حال
اونکا باب دوم میں مذکور ہوا ایک کچھ ہوڑا ساحل شیخ الحرم مدینہ مغمہ ہے بیان کیا
جاتا ہے باب جو شیخ الحرم مکہ میں نام اونکا عثمان پاشا ہے اور اونکو والی جدہ کہتے
ہیں باعث لقب والی جدہ ہونے اونکا یہ ہے کہ بندوبست سلطنت عثمانیہ میں جدہ مدینہ
ممالک عرب قرار دیا گیا یعنی ملک یمن وغیرہ جو ماتحت حکومت سلطان ہیں اور جہاں
چہاں سلطان کے نائب ملک عرب میں ہیں جدہ سے تعلق رکھتے ہیں اور جہاں تیر نفین کی
خدمت بھی جدہ سے متعلق ہے وہی باعث شیخ الحرم مکہ ہر جہ کہ واسطے حصول سعاد کے
مکہ منظمین رہتے ہیں مگر اونکو والی جدہ کہتے ہیں پس عثمان پاشا جو مال والی جدہ ہیں وہ نہایت
اضابطا و منظم اور مرد مسلمان ہیں چند مدت سے جدہ وغیرہ میں بعضے لوگ کئی قسم کے جیلوں
اخذ زنا جاکر کوٹے ہیں اور جج مسکوت بھی غصیا کرتے تھے پاشا موصوف نے بہت
لوگوں کو گرفتار کیا اور اون کو سزا سے سخت دیا اور جہاں تیر نفین وغیرہ میں اشتہار

جاری کیا جو لوگوں کے لئے نہایت شریعت میں مبتدا ہوں گے اور کو منرا سے سخت و بجا دینی
 بیہ پاشا سلطان کے مقرب اور مورد عنایت ہیں اور ان کے واسطے فی الحال
 سلطان کے پاس سے تنفا اور فرمان آیا اور اس کی خوشی میں مکہ منظمہ میں شہر
 کی گلی اور سموع ہو کہ یہ پاشا سلطان سے عہد لیا کہ تا دم ریست مکہ منظمہ میں
 رہوں لیے پاشا کے عہد میں صفائی اور روشنی راستہ ہا مکہ منظمہ میں جاری
 ہوئی اور مقام منے میں ایام حج میں باعث کرنے آلائش شکم اور سر سے قربانی
 راہ میں نہایت بدبور ہا کرتی تھی اس پاشا کے عہد میں انتظام صفائی راستہ ہا
 منے کا ہوا فائز کا پاشا لفظ ترکی ہے معنی اس کے سردار یا حاکم ہوتے ہیں
 سلطان کے طرف سے پہلے حکام صوبجات سلطانی کو ملتا ہے احوال سلطان
 جال اور شیخ الحرم کا بتفصیل لکھے گیا تاکہ اس زمانے کے سلاطین اہل سلام
 اور مومنین کو اس کے دیکھنے سے ہدیت اور توفیق ہووے وما توفیق
 الا باللہ علیہ توکل والیہ انلیب و صلی اللہ علی سیدنا محمد والہ
 واصحابہ وسلم خصوصاً علی ولہ الشرف غوث الاعظم و بارک وسلم
 بحمد اللہ والمنة اختتام اس کتاب کا چھٹی ذی قعدہ ۱۳۱۰ ہجری میں ہوا
 ناظرین سے یہ امید ہے کہ مولف کے واسطے حسن و ابرین کی دعا کریں

صِحَّتِ نَامَةِ فَلَاحِ الْوَنِينِ

صفحہ	سطر	فلاط	صیح	صفحہ	سطر	فلاط	صیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۲	۸	باری	ہادی	۱۸	۷	فارسی	فاسی
۳	۱۳	ہوی	ہووسے	۱۹	۱۷	ین	مین
۴	۱۱	کہ	تا کہ	۲۱	۵	حضرہ	حضرہ
۵	۱۶	زری	زری	۲۳	۱۱	گیا	کیا
۶	۱۷	رکبر	رکبر	۲۶	۱۴	الفقراء	الفقر
۷	۱۹	ولادت	ولادت	۲۹	۶	مردہ	مردہ
۸	۱۵	النبان	طور لبان	۳۱	۱۲	"	"
۹	۱۶	ہوا کری	طوائف ہوا کری	۳۳	۱۴	پس امیر	پس امیر
۱۰	۱۰	تہا	نہ تھا	۳۷	۱۸	سرورہ روپ	سرورہ روپ
۱۱	۵	خنج	خنج	۴۱	۱۰	زواہت	روایت
۱۲	۱۴	محمود خان	عبد المجید خان	۴۴	۱۲	ابن	ابن
۱۳	۴	سی ہوا	سی بہ ہوا	۴۶	۱۸	نخاقت	نخاقت
۱۴	۱۲	وہ	دو	۳۰	۱۰	سی علی امیر علی	سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
۱۵	۴	چہت	چہت	"	"	"	"
۱۶	۱۷	ازرمی	خوارزمی	۳۲	۶	ابو زعلی ثقیف	ابو زعلی یا
۱۷	۵	مدوی	مدوہ	"	"	"	"
۱۸	"	خمن	خمن	۳۳	۱۴	عباد	خبار
۱۹	"	خروہ	خروہ	۳۸	۱۰	بدین	بیس

۳۹	۲	الحاج	الحاج	۵۵	۱۲	عرض	عرض
"	"	الحاج	الحاج	۵۶	۱۳	طریق کرتا	طریق منا
"	۵	اوٹکی	اوٹکی	"	۱۴	طرہ	مظہرہ
"	"	غلام	غلام	۵۷	۵	علیہ السلام	علیہم السلام
"	۷	ارادہ	ارادہ	۵۸	۱	روائی	روائیگی
"	۱۸	دارقطنی	دارقطنی	"	۱۰	ملکہ	مکہ
۲۰	"	مین	س	۶۱	۳	اصر	اور
۲۳	۱۸	"	"	۶۵	۶	یل	بل
۲۸	۱۵	ے	ے	۷۲	۵	اراضی اسد	رضی اسد
"	۱۸	زاید	اراد	۷۳	۱۸	تحققو	تحققوا
۲۹	۲	جو	طو	"	"	تیل	نیل
۵۱	۱۶	کہہ	ملکہ	۷۶	۹	دو	دور
"	۱۷	"	"	۷۷	۱۲	هن	عن
۵۲	۱۳	کنکر	کنکر	"	"	المقصار	للقضاء
۵۳	۱	سینہ	سہ	"	۱۴	دالربا	دلربا
"	"	چار	چار	"	۱۶	نی عواقبہ	نی عواقبہ
"	۱۰	داخلی	داخل کبہ	۷۸	۳	فرض	فرض
"	۱۳	اشد عام	احمد عام	"	۴	باسایا	باسایا
"	۱۶	اود	اود	"	۵	ترمنی	مضی
۵۴	۸	غنتبی	محسی	"	۷	یسی	یس
"	۱۵	علی	عالی	"	۱۰	بالرہا	بالرہا
۵۵	"	بضہ	بضہ	۸۱	۱۱	بجاک بردنا	سجاد سیدنا

لیجادنگی	لیجادنگی	۱	۱۱۳	خانی	خان	۹	۸۲
جوہر المنظم	جوہر المنظم	۵	۱۱۴	تذکرہ	تذکرہ	۱۶	۸۳
جوہر المنظم	جوہر المنظم	۶	۱۱۵	مدنیہ طیبہ لکین	مدنیہ طیبہ لکین	۱۲	۸۴
نفوس	نفوس	۱۷	۱۱۶	مستدرک	مستدرک	۹	۸۸
نفس	نفس	۲۷	۱۱۷	یہ	یہ	۱۳	۹۱
منہات	منہات	۳۷	۱۲۰	رویہ	رویہ	۱۹	۹۲
کثیر الشتیاق	کثیر الشتیاق	۴۰	۱۲۱	نکہ اوز مدینہ	نکہ مدینہ	۶	۹۳
سینہ	سینہ	۴۲	۱۲۲	جل	جل	۷	۹۴
آلا	آلا	۸	۱۲۳	ایک قسم	ایک قسم	۱۲	۹۵
آقام	آقام	۹	۱۲۴	یہ	یہ	۱۳	۹۶
ظاہرین	ظاہرین	۱۴	۱۲۵	ظاہر	ظاہر	۱۴	۹۷
دادی	دادی	۷	۱۲۶	ایک روزہ	ایک روزہ	۹	۱۰۱
اتقار	اتقار	۱۳	۱۲۷	بزی	بزی	۳	۱۰۲
تجوکیم	تجوکیم	۵	۱۲۸	موت	موت	۵	۱۰۳
اللمونین	اللمونین	۱۶	۱۲۹	اس حدیث	اس حدیث	۷	۱۰۴
اس حجت عالمیان	اس عالمیان	۲۰	۱۳۰	من العزاج	من العزاج	۱۶	۱۰۵
واللقوا	واللقوا	۱۵	۱۳۱	التفاق	التفاق	۱۷	۱۰۶
اس الحکماء وذلک	اور وہ وذلک	۱۶	۱۳۲	جو شخص	جو شخص	۹	۱۰۷
واجب	واجب	۱۱	۱۳۳	مقط	مقط	۲۰	۱۰۸
پروردگار	پروردگار	۱۰	۱۳۴	بیشی	بیشی	۵	۱۰۹
نتائج	نتائج	۱۱	۱۳۵	روایت	روایت	۱۵	۱۱۰
براعت	براعت	۱	۱۳۶	نسبت	نسبت	۲	۱۱۱

دعار ورنم	۱۰	۱۴۰	دعار ورنم	۶	۱۴۳	کئی ابات	کئی امتک
کام	۹	۱۴۵	کلام	۱۲	"	المدنبن	للمدنبن
والحقه	۳	۱۵۳	ولحقه	۱۴	"	بشرا	بشیرا
دعک	۴	"	وعدته	۱۵	"	للعالمین	للعاصمین
واجزه	"	"	واخره	"	۱۴۴	لهم	لهم
"	"	"	"	۹	۱۴۵	ید المولوی	یہ المولوی
لخالدین	۱۹	"	لخالدین	۱۵	"	سحا	سحاب
سہ جالی	۱۳	۱۵۴	سب جالی	۱۶	"	طرف	طواف
فاصل	۱۴	"	فاضل	۳	۱۴۶	اور تو	اور تو قیر
اور سایل	۱	۱۵۵	اور سایل	۸	"	کبھی	کسی
بعثیہ	۶	"	بعثیت	۱۱	"	اوسے	اوسے
نوشٹکو	۱۶	۱۵۶	نوشہ کو	۱۵	"	شفاعی	شفاعی
پورماپ	۱۷	۱۶۱	پوری باب	۴	۱۴۷	ایکمال	ایکمال
افضلیت	۴	۱۶۳	افضلیت کا	۳	۱۴۸	الی	دئی
علی محمد	۳	۱۶۶	اعلط محمد	۴	"	۲۲۳	۶۲۳
کما انت	۷	"	کما انت	۷	۱۴۹	نم	نم
البعثہ	۱۱	۱۶۸	البعثہ	۱۹	"	نہ کہا	رکھا
المرسیلہ	۱۳	۱۶۹	الوسیلہ	۱۸	۱۵۲	سرنگان	سرنگان
والعشہ	۱۵	"	والعشہ	۱۹	"	ارشاد	ارشاد
هو الداب	۹	۱۷۰	والدواب	۶	۱۵۳	کر	کبر
من حین	۱۱	"	من حین	۳	۱۵۴	اسواتی	اسواتی
بہد	۴	۱۷۱	بھا	۱۰	"	ملا	بلہ

بارش پر	بارش پر	۱۹	۱۴۸
سرین	سرین	۱۱	۱۸۵
در میان سے	در میان سے	۱۶	۲۱۶
کھو	کھو	۳	۱۹۰
امید	امید	۱۸	۲۱۸
اہل	اہل	۳	۱۹۱
حافین	حافین	۱۱	۱۹۳
نافرانبرداری	نافرانبرداری	۲	۱۹۴
عبارت	عبارت	۴	۱۹۵
ابصار	ابصار	۱۶	۲۰
بہ	بہ	۲	۲۰۲
ایک قطعہ	ایک قطعہ	۴	۲۰۳
مال	مال	۵	۲۰۳
ہواسی	ہواسی	۵	۲۰۳
ہونا	ہونا	۹	۲۰۴
مین	مین	۱۰	۲۰۴
ہمراہ لیوی	ہمراہ	۱۹	۲۰۶
جاری	جاری	۵	۲۱۰
اوپر	اوپر	۶	۲۱۰
عباسی	عباسی	۸	۲۱۳
نی	نی	۳	۲۱۳
امداد باحسان	امداد باحسان	۳	۲۱۳
مین تو	مین تو	۱۲	۲۱۶
نبار	نبار	۱۶	۲۱۶
تاثر حمید	تاثر حمید	۴	۲۱۶
نبار سلطان	نبار سلطان	۱	۲۱۸
یکوم	یکوم	۳	۲۱۸
دو امون	دو امون	۱۱	۲۱۸
زنادق	زنادق	۱۶	۲۱۹
شب	شب	۱۲	۲۲۰
زین	زین	۱۶	۲۲۱
مجبور	مجبور	۵	۲۲۱
حشر	حشر	۶	۲۲۲
محمودی	محمودی	۱۲	۲۲۲
جالی	جالی	۴	۲۲۳
قبضہ	قبضہ	۵	۲۲۳
رواتی	رواتی	۱۰	۲۲۳
زیادت	زیادت	۱۵	۲۲۳
نقشہ	نقشہ	۱۶	۲۲۳
سی	سی	۱۹	۲۲۳
قدر	قدر	۸	۲۲۳
خو	خو	۳	۲۲۳

۲۲۴	۱۲	رسی	آرشی	۲۲۴	۱۸	ن	اونکی
۲۲۵	۱۵	دوپائی	دوپائی	۲۲۶	۸	محراب	محراب مین
۲۲۶	۱۸	سنتہ	سنتہ	۲۲۷	۱۸	کمانون	کمانون پر
۲۲۷	۱	نامہ دود	سودود	۲۲۸	۱۹	مین	مین خٹلان ہی
۲۲۸	۱۹	بلعند	بلعند	۲۲۹	۸	حسود	حسود وقت
۲۲۹	۲	نقشہ	نقشہ دار	۲۳۰	۲	گیگی	کشتکی
۲۳۰	۱۸	لمد	لمد	۲۳۱	۱۶	سدر عظمیٰ	سدر عظمیٰ
۲۳۱	۲	مد	قد	۲۳۲	۱۰	مراو	سنتہ شان
۲۳۲	۱۸	مالین	بالین	۲۳۳	۱۰	میرہ بات	وسہون و تسہیم
۲۳۳	۱	قبہ	صندوق	۲۳۴	۱۰	میرہ بات	میرہ بات و سہول
۲۳۴	۱۶	اوررصاص	اوررصاص	۲۳۵	۱	یشٹ	پشت
۲۳۵	۹	وحسین	وحسین حسین	۲۳۶	۳	عمدہ	بھگد
۲۳۶	۱۳	اصل	اصل	۲۳۷	۱۹	قز	قرب واقع
۲۳۷	۱۹	سان	جہان	۲۳۸	۱۴	مسجد	مسجد
۲۳۸	۸	سکا	اسکا	۲۳۹	۱۶	باب النسا	باب النسا
۲۳۹	۹	بار	باز	۲۴۰	۱۹	زرب	ریمیسیہ
۲۴۰	۱۲	کمان تو تک	کمان تو تک	۲۴۱	۱۳	مافین	حافین
۲۴۱	۱۳	قبہ	قبی	۲۴۲	۴	اذان	اذان
۲۴۲	۱۹	اوپر	اوپر	۲۴۳	۱۹	اسکا	اون کا
۲۴۳	۶	سارہ	سادہ	۲۴۴	۲	نصب	نصب
۲۴۴	۲	کھن	مخصص	۲۴۵	۵	دوستون	دوستون

۲۶۱	۱۱	بہت	بہت	۲۶۱	۱۶	سنہ سنہ	سنہ
۲۶۳	۵	ادان	ادان	۲۶۳	۱۵	کے پنجہائی	کے پنجہائی
۲۶۴	۱۸	بقا	بقا	۲۶۳	۴	مطالین	مطالین
۲۶۶	۸	درہ اور	درہ اور	۲۶۴	۱۳	لوگ پرہ اسطے	لوگ پرہ اسطے
۲۶۷	۱۴	نیویہ	نیویہ	"	۱۵	روغن	روغن
"	۱۵	رکھک	رکھک	۲۶۵	۱۲	مجیدی	مجیدی
۲۶۸	۱۴	شہر	شہر	"	۱۶	تک اور اعوت	تک اور اعوت
"	"	سوئے	سوئے	۲۶۶	۱۲	جو کچھ	جو کچھ
"	۱۱	رہلی	رہلی	۲۶۹	۱۵	لاو لا	لاو لا
"	۱۶	در بارگا	در بارگا	"	۱۶	لبا	الالباب
۲۶۹	۳	مکر	مکر	"	۱۹	لایان	لایان
"	"	فریاد جامہ وار	فریاد جامہ وار	۲۸۰	۱	وتوقنا	وتوقنا
"	۱۹	اسوقت کہین	اسوقت کہین	"	۱۲	لاخوانا	لاخوانا
"	۱۴	داخلہ	داخلہ	"	۱۹	من النفسک	من النفسک
"	۱۹	اوس کو	اوس کو	"	۷	اجلہ اللہ	اجلہ اللہ
"	"	اوس	اوس	۲۸۲	۳	واللہ	واللہ
۲۷۰	۱۰	توقیرات	توقیرات	"	۱۰	وخالفنا	وخالفنا
۲۷۱	۳	اوشف	اوشف	"	۱۳	ولوالدیم	ولوالدیم
"	۹	اس کی	اس کی	"	۵	استی	استی
"	"	تعلیق	تعلیق	۲۸۲	۱۵	ولہاتمتا	ولہاتمتا
"	۱۴	سلطان خدیج	سلطان خدیج	"	"	والبحیج	والبحیج

٢٨٣	٣	فقير	٢٨٦	١٥	اصه	احبه
٢٨٤	١٤	والابواب	٢٨٤	٢	سراه	سوا
٢٨٥	١٤	تكشف	٢٨٥	١٠	ادل	ادل
٢٨٦	١٩	اغضر	٢٨٨	٢	ها م	ها دم
٢٨٧	٢	المفضل	٢٨٨	٥	الفناح	الفناح
٢٨٨	١	الازوار	٢٨٩	١٦	في صدورهم	الفسك
٢٨٩	٢	بجا	٢٩٠	٦	لاصنعكم	لاضعيكم
٢٩٠	٢	والتذكار	٢٩١	١١	لعمالك	هنالك
٢٩١	٢	يخلق	٢٩٢	١٢	لعل	التفضل
٢٩٢	٢	واحد هاء	٢٩٣	١٣	اسواب	البواب
٢٩٣	٨	وسلام	٢٩٤	١٣	وسطن	وشيطان
٢٩٤	١٠	لمن لانا	٢٩٥	١٩	المر	العشرات
٢٩٥	١١	لعي	٢٩٦	١١	تشك	تشكيب
٢٩٦	١٣	ببقا	٢٩٧	٢	ايس	رئس
٢٩٧	٢	وقا	٢٩٨	٣	علمو	عظمو
٢٩٨	١٢	لا اله	٢٩٩	٩	لعمالك	لقاء
٢٩٩	١٦	محكم	٣٠٠	١٦	ارض	الارض
٣٠٠	٢	اياته	٣٠١	١٨	مس	خير
٣٠١	٢	وابر العالمين	٣٠٢	٣	والنمية	والنمية
٣٠٢	٢	في الامم	٣٠٣	١٠	وي	والط
٣٠٣	٢	المستعان	٣٠٤	١٥	مجدد	المجدد

تقرر	تقرر	۴	۳۵۴	پہر	پہر	۱۹	۳۳۰
علقہ پر	علقہ پر	۹	"	تبرک	سمرک	۲	۳۳۱
جیسے	جیسے	۱۲	"	مالکان	امکا	۲	۳۳۲
موسوم	مسموم	۱۴	"	باسن	بالس	۱۷	۳۳۴
نون	لون	۱۹	"	آوی	اوی	۱۰	۳۳۷
ارشاد	اشاد	۵	۳۵۵	سام	سا	۶	۳۳۲
زاویہ	راویہ	۱۹	۳۵۶	پہر	ہر	۳	۳۴۴
ادکنو	اکو	۱	۳۵۹	غرب	غروب	۱۱	"
ہوگئی	ہواگئی	۳	۳۶۵	حش	حش	۱۰	۳۴۵
بھی	ہی	۱۰	"	حش	حس	۱۱	"
بخارہ	بخارہ	۱۵	"	"	"	"	"
روس	اوس	۱۶	"	حش	خوش	۱۴	"
قطع نظر رعایت	قطع رعایت	۱	۳۶۸	دورفہ	دورقبہ	۱۳	"
شکر	شکر	۱۲	"	سوادورپیہ	سواروپیہ	۱۵	"
نول	نسل	۴	۳۷۷	سکر	شکر	۷	۳۴۸
ہودی	ہوی	۱۸	"	مناخہ	مناقہ	۳	۳۴۹
نرخ	سج	۱۹	"	عسالیبن	بالس	۸	"
دوسو چودہ جلد	دوسو جلد جلد	۱۲	۳۷۸	خوش اخلاق باثر	خوس باثروت	۱۷	"
درسون ننگل	درسون ننگل	۱۷	۳۸۲	قیر ہیدف	قیر ہیدف	۱۸	۳۵۱
بدان کے	ان کے	۱۲	۳۸۰	ہر روز	ہر روز	۱۱	۳۵۳
مین	ہین	۱	"	موتے	ہوئے	۱۲	"

۳۸۳	۱۶	اور آو	اور او	۳۹۲	۱۱	مزاج ابا	مزاج فقیر زاوۃ
۳۸۵	۴	تقسیم ہوتے	تقسیم نہیں ہوتے	۳۹۳	۲	اون سے	اوسی
۳۸۶	۲	سیک	ایک	۳۹۵	۷	نقییر کو	نقییر کے
۳۸۷	۱۰	بھی کم	سی کم ہیں	۳۹۶	۱۴	درخواست	پرخواست
۳۸۸	۱۸	خدمت کرازی	خدمت گذاری کرتے	۳۹۷	۱۷	پواب	بواب
۳۸۹	۱۹	مگر وہاں	مگر وہاں	۳۹۸	۶	اگر	اگر
۳۹۰	۳	خاک	خاک	۳۹۹	۶	آثار	آنا
۳۹۱	۱۲	بیس	بس	۴۰۰	۱۵	ادان	اون
۳۹۲	۱۶	لوہم	توہم	۴۰۱	۸	محدود	خود بخود
۳۹۳	۱۸	بندی	ہونیکی	۴۰۲	۱۳	لے	لیٹے رہنے
۳۹۴	۸	ری	یہ ہی	۴۰۳	۱۴	ہین	ہین
۳۹۵	۳	کن	لن	۴۰۴	۵	مصرف و کا	اونکا
۳۹۶	۱۶	کہ حضرت	کہ بغیر حضرت	۴۰۵	۷	عارض	عارض

رباط	رباط	۱۴	۴۱۶	غسل	غسل	۳	۴۰۶
بردار	بردار	۵	۴۱۷	گاڑی	گاڑی	۵	۴۰۷
اور ملحق	اور ملحق	۱۴	"	شور	شور	۱۸	"
صریح	صریح	۱۵	"	زیارت	زیارت	۷	۴۰۹
موزنین	موزنین	۹	۴۱۸	کھتے ہیں کہ تین	کھتے تین	۱۶	"
قراعت	قراعت	۱۴	"	بین تو	بوسینو	"	۴۱۰
موزن	موزن	۱۷	"	ظہور میں	ظہور میں	۶	۴۱۱
کرکے	کرکے	۵	۴۱۹	سخت	سخت	۱۲	"
اقضائی	اقضائی	۷	۴۱۹	دق	دق	۱۳	"
حاجت کو	حاجت کا	"	"	پاس	پاس	۱۴	۴۱۲
پیر	پیر	۵	"	۱۹۴	۱۹۴	۱۷	۴۱۲
مقام	قام	۱	۴۲۰	کسری	کسری	۱	۴۱۴
اپنے	اپنے	۲	"	متقی بامراشد	بامراشد	۴	"
نہیں ہے	نہیں ہو	۳	۲۱	متقی لامراشد	امراشد ابو عبید	۱۱	"
سید سلمان	سید سلمان	۱۹	۴۲۲	ابو عبید راشد	"	"	"
پیر عبد الرحمن	پیر عبد الرحمن	۱	۴۲۳	ارادہ	ارادہ	۱۴	"
پیر علی حبیب	پیر علی حبیب	"	"	داد	راد	۱۵	"
سلمان	سلمان	"	"	داد میں فریاد	داد فریاد میں	"	۴۱۴
پیر سید علی	پیر سید علی	"	"	نمبر شیر نیت	شہر نیت	۱۸	"
پیر عبد الرحمن	پیر عبد الرحمن	۷	"	استنباط	استنباط	۱۱	۴۱۵
"	"	۱۰	"	روشن	روشن	"	۴۱۶

۴۲۴	۴	ادس	ادس مین	۲۲۴	۱۶	ملازم	طعام
۴۲۵	۱	وقت و جلد	وقت طغیانی جلد	"	۱۸	پہ نقیب	پہ نقیب
"	۱۰	تہوری اور	تہوری و دوسرے قوم	۲۳۵	۸	جلوہ اشکار	جلوہ ست اشکار
"	۱۵	کلمہ	کلمہ	"	۱۰	جلوہ صد	جلوہ صد
"	۱۷	یوم	یوم	"	۱۱	دنہ	دبر
۴۲۶	۵	سلامہ ولین	سلامہ لین	"	"	بران	مران
۴۲۷	۸	قصر	قصر	"	۴	یشاشت	یشاشت
۴۲۸	۳	پاین	پاین	۲۳۸	۱	تمود	تمود
"	۳	ینود	ینود	"	۳	الغرق	الغریق
۴۳۰	"	خام	خادم	"	۱۶	کیک	ایک
۴۳۱	"	برہان مسکین	برہان مسکین	۴۴۰	۵	تقداد شریف حشر	تقداد شیرین حشر
"	۴	نزکی بخوبی	نزکی میں بخوبی	۴۴۱	۲	روضہ اطراف شہر	اطراف روضہ
"	۸	لاتے ایک	لاتے میں ایک	"	۱۷	جواب سلام	جواب سلام
"	۱۷	ادن کی تقریب	ادن کی تقریر	۴۴۲	۲	جانب ہی حاشی	جانب ہی حاشی
"	۱۹	حق تعالیٰ لے	حق تعالیٰ نے	"	۱۹	دور	دور و پیہ
۴۴۳	۱	اشیاد	اشیاء	۴۴۳	۲	دیوانی یا مصری	استنبولی یا مصری
"	۱۷	امورات اور	امورات	"	۳	امہر	اور
۴۴۴	۱	کہتے	کہتے ہیں	"	۵	فرات	فرات
"	۵	فہم میں	فہم میں	۴۴۴	۳	فرات	فرات
۴۴۵	۴	طشت سے	طشت میں	"	۱۱	کیرلا	کیرلا
"	"	چوبین اور	چوبین پر کتب	"	۱۹	الوسی	سینوٹے

۲۴۵	۱۹	بکجانب	بکجانب	۲۴۱	۴	نقد عبداللہ بن	نقد باغیہ
۲۴۶	۲	اطراف امین	اطراف امین	۲۴۱	۱۵	ابن اویس	اور بعضیہ
۲۴۷	۲	لبان	لبان	۲۴۱	۱۰	ابن اور	ابن جزری اور
۲۴۸	۵	سہ ماہہ	سہ ماہہ	۲۴۱	۲۰	امام مالک بن	امام مالک بن
۲۴۹	۳	چوبین	چوبین	۲۴۱	۳	فقہ	فقہ
۲۵۰	۱۰	طرف	طرف	۲۴۱	۱۱	شفیان	شفیان
۲۵۱	۱۱	دوسہ می	دوسہ می	۲۴۱	۱۳	مین	مین
۲۵۲	۱۲	چوبین	چوبین	۲۴۱	۱۹	تصفیت	تصفیت
۲۵۳	۳	سبب دہور	سبب دہور	۲۴۲	۱	طریق مین	طریق مین
۲۵۴	۵	کارزار تہمین	کارزار تہمین	۲۴۲	۱۹	کسر	کسر
۲۵۵	۴	لکھی	لکھی	۲۴۵	۱	اماء مہ	انائتہ
۲۵۶	۱۰	لوی	لوی	۲۴۵	۱۰	لا یقطع	لا یقطع
۲۵۷	۱۳	چرائس	چرائس	۲۴۶	۲	پررا	پیدا
۲۵۸	۱۲	جمادی الاول	جمادی الاول	۲۴۶	۳	محبطی	محبطی
۲۵۹	۱	بہترین معاوی	بہترین معاوی	۲۴۶	۱۰	قابل	قابل
۲۶۰	۱۰	ابن یزید	ابن یزید	۲۴۶	۱۰	تکلیف	تکلیف
۲۶۱	۳	کئی کئی	کئی کئی	۲۴۶	۶	مومیں پر	مومیں کو
۲۶۲	۱۰	کفیت	کفیت	۲۴۶	۱۵	سیدنا	سیدنا
۲۶۳	۱۸	وجہ از باب	وجہ از باب	۲۴۶	۲۰	خبر	خبر
۲۶۴	۵	نوالج	نوالج	۲۴۶	۱۶	شیقت	شیقت
۲۶۵	۶	نقش	نقش	۲۴۸	۶	احمار	احمار

۳۶۸	۸	سین رای	سین رای	۱۹	باعث	باعث
۹	۹	کذا	کذا	۲	قرب قیامت	قرب قیامت
۱۶	۱۶	خلفاء	خلفاء	۱	مناسب	مناسب
۱۹	۱۹	سنت	سنت	۲	بارت و مارت	بارت و مارت
۲۰	۲۰	قرآن پرین	قرآن پرین	۶	عقیدہ خلق	عقیدہ خلق
۳۶۹	۳۶۹	انمارت	انمارت	۱۰	کئی جادین	کئی جادے
۷	۷	صابر زیادہ نہیں	صابر زیادہ نہیں	۱۲	پرندہ	پرندہ
۱۰	۱۰	سرپر	سرپر	۱۴	صاحب مذہب	صاحب مذہب
۱۹	۱۹	متعجب	متعجب	۷	صاحب خبر	صاحب خبر
۳۷۱	۳۷۱	رد عن ایماہ	رد عن ایماہ	۸	اولیٰ می	اولیٰ می
۳۷۲	۳۷۲	ہین	ہین	۱	عکم	عکم
۳۷۳	۳۷۳	اسراف اسراف	اسراف اسراف	۳	عبد اللہ	عبد اللہ
۱۷	۱۷	مشل	مشل	۷	نبی عبد	نبی عبد
۱۹	۱۹	مین	مین	۵	شال	شال
۳۷۴	۳۷۴	نشان	نشان	۹	طلحہ بن المتوکل	طلحہ بن المتوکل
۳۷۵	۳۷۵	ادنیوں نے	ادنیوں نے	۱۲	مہدی ساجد	مہدی ساجد
۷	۷	پوچی	پوچی	۱۲	خلفاء عبیدیہ	خلفاء عبیدیہ
۹	۹	جب جب	جب جب	۱۴	دارالہندہ	دارالہندہ
۱۵	۱۵	اون سے کہا	اون سے کہا	۲۰	والیس	والیس
۱۷	۱۷	نکرد	نکرد	۲۷	امیون	امیون
۷	۷	ورنہ	ورنہ	۱۵	زیادہ ہوی	زیادہ ہوی

۴۶۹	۳	احسام	احسام	۴۸۳	۹	لدین اللہ	لدین اللہ
"	۱۸	سے	سے	"	۱۰	عقد الدولہ	عقد الدولہ
"	"	لیگی	کیا	"	"	طالع	طالع
"	۱۹	تو بزدل	تو کیا بزدل	۴۸۴	۱۱	عقد الدولہ	عقد الدولہ
۴۸۰	۱۸	کہ	کہ	"	۱۲	"	"
۴۸۱	۱	مین	نے	"	"	طالع	طالع
"	۷	اور اور	اور	"	"	ہوا ہوا	ہوا
"	۱۰	الدموی	الاموی	"	"	طالع	طالع
"	۱۲	سبطی	سیوطی	"	۱۴	"	"
"	۱۶	کہ مقولہ	کہ اوسکا مقولہ	"	۱۷	سن بہتر	سن بہتر
"	۱۸	خافت	خافت	"	"	طالع	طالع
۴۸۲	۲	مدت خلافت	ضلع خلافت	"	۱۹	"	"
"	۷	رخشید	اخشید	"	۱۵	سات	ساتھ
"	۱۳	ایفی	اپنے	۴۸۶	۱۶	عبدیہ	عبدیہ
"	۱۵	جزرہ	جزرہ	"	۱۹	نظام	نظام الملک
۴۸۳	۲	۳۱۵	۳۵۱	"	۱۱	عبدیہ	عبدیہ
"	۸	زندہ	زندہ	۴۸۷	۳	دامغانی	دامغانی
۴۸۴	۲	جوہر قاہر	جوہر قاہد	"	"	بزودی	بزودی
"	۴	اخیر العمل	اخیر العمل	"	۸	عبدی	عبدی
"	۵	طالع اللہ	طالع باللہ	"	۱۱	خطیب	خطیب
"	۸	"	"	۴۸۸	۷	تفتنی	تفتنی

۳۸۸	۹	امتناع	امتناع	۲۹۱	۱۶	راز ہے	راز ہی
"	"	پایا پایا	پایا پایا	"	۱۹	کرو کرو	اگر کوئی
"	۱۲	مقتضی	مقتضی	"	"		کھی
"	۱۲	"	"	۲۹۳	۱۶	اسد خلیہ	اسد العایہ
۵	۱۸	عبیاض	عبیاض	"	۱۹	سقیم	مستعصم
"	"	کل	کل	۲۹۴	۱	بایستہ	بایستہ
"	۱۹	مقتضی	مقتضی	"	۹	اوس کے	اوس کے
۳۸۹	۹	بنی عبد	بنی عبد	"	۱۷	صلح	صلح
"	۱۱	شہید کوہ	شہید کوہ	۲۹۵	۳	موافق	موافق
"	۱۵	فتح	فتح	"	۴	اوروں کے	ادنی
"	۱۷	اجری	اجری	"	۹	طرف	طرف
"	۱۸	صاف مصری	صاف مصری	"	۱۱	حال پونجی	حال انکا پونجی
۲۹۰	۵	تیام	تیام	"	"	پہونچتی ہی	پہونچتے تھے
"	۷	ابوالنجب	ابوالنجب	"	۱۳	اون کے گوشت	اون کے جو گوشت
"	۹	علوین	علوین	"	۱۴	استنا	استنا
"	۱۵	انارت	انارت	"	۱۷	بہت	بہت
"	۱۷	امر	امر	۲۹۵	۲	یہ	یہ
"	"	پہر	پہر	"	۴	لینے	لینے
"	۱۷	ناصر الدین	ناصر الدین	"	۱۱	اور لوگ ادنی	اور لوگ ادنی
"	۱۹	فتح	فتح	"	۱۲	پہر	پہر
"	۱۵	مرغیانہ	مرغیانہ	"	۱۵	قائم مقام	قائم مقام

۴۹۵	۱۶	تہنا	تنہا	۵۰۰	۱۱	علیہ	غلیہ
۴۹۶	۴	کرسی لہن ہمدان	کہ ہمدان	۵۰۰	۱۱	اون مقابلہ	اونکا مقابلہ
۵۰۰	۵	اسیر	اشیر	۵۰۰	۱۲	مطل	قطن
۵۰۱	۶	حام	عام	۵۰۱	۱۸	اورستار مقابلہ	اورستار مقابلہ
۵۰۲	۷	قاضی	خاص	۵۰۲	۸	ظاہر باغراشد	ظاہر باغراشد
۵۰۳	۱۱	قتل	قتل	۵۰۳	۱۰	ملک ظاہر	ملک ظاہر
۵۰۴	۱۳	مصد	قصہ	۵۰۴	۱۸	نیفر	مقر
۵۰۵	۱۴	روز بچاں	اذر بچاں	۵۰۵	۱۹	تیرار	قرار
۵۰۶	۱۹	نواجی	نواجی	۵۰۶	۱۰	آثناء	آثناء
۵۰۷	۲۰	اور اور	اور اور	۵۰۷	۱۱	بالہ	بالہ
۵۰۸	۱	کی گوری	کئی	۵۰۸	۳	کنیر	کبیر
۵۰۹	۲	کائی گوری کائی	کائی گوری	۵۰۹	۱۶	انہا ملک	اچھے
۵۱۰	۱۵	ومہ	ومہ	۵۱۰	۱	نہی شخبینہ	نہی شخبینہ
۵۱۱	۱۹	ابی بکر	ابی بکر	۵۱۱	۱۱	بدرونگی	بدرونگی
۵۱۲	۱	حسوت	حسوت	۵۱۲	۱۸	سما	شرعا
۵۱۳	۴	کری	کردئی	۵۱۳	۳	لقبا دوسکی	لقبا دوسکی
۵۱۴	۵	پا	پاس	۵۱۴	۱۳	امیر سلطان	امیر سلطان
۵۱۵	۶	مراسدہ بیجا	دہنطی	۵۱۵	۱۴	یعنی	یعنی
۵۱۶	۸	اور ایک امیر	اور امیر	۵۱۶	۹	جسرک	جسرک
۵۱۷	۹	المفری	المفری	۵۱۷	۱۸	دحلہ	دحلہ
۵۱۸	۹	مغزی	مغزی	۵۱۸	۵	پدر ازکشی	پدر ازکشی

۵۰۹	۸	ستصم	ستصم	۵۱۸	۱۷	شائیا	شائیا
۵۱۰	۱۰	بوصیری	بوصیری	۵۱۹	۷	زمانه اورین	زمانه امین
۵۱۱	۵	القاسم	القاسم	"	۱۷	موکول	مغزول
۵۱۲	"	ایسے	ایسے	۵۲۱	۸	کھی	کی
"	۱۷	بانی	بانی	"	"	عبدید	عبدید
۵۱۳	۱	سمٹالہ	سمٹالہ	"	۹	عل فرات	عبد اللہ
"	"	عبدالخلیفہ	عبدالخلیفہ	"	۱۷	مطبع اللہ	مطبع اللہ
"	۳	المتوکل اللہ	المتوکل علی اللہ	"	۱۹	بارسال	بارسال
"	"	عبد وفات	قبل وفات	۵۲۲	۳	دار الی مصر	حوالی مصر
"	۶	۹۰۱	۹۰۲	"	۶	دار الامارہ	دار الامارہ
"	"	بیاسی	بائیسی	۵۲۲	۱۹	سولس	لہولعب
۵۱۴	۷	چودہ فرعون ہون	چودہ فرعون وچ	۵۲۳	۸	ظاہر	ظاہر
"	"	والی مصر ہوی	مصر ہوی	"	۹	فایر سر	فایر بنظر اللہ
"	"	اصنان	اصفہان	"	۱۰	ظاہر	ظاہر
۵۱۵	۴	رذات	روایت	"	۱۵	مباح	مباح
"	۱۵	بادشاہ	بادشا	"	۱۷	مفتقی	مفتقی باشند
"	۱۷	رمن	زمن	"	۱۸	کمدیا	کمدیا
۵۱۶	۴	ناریہ القبطیہ	ناریہ القبطیہ	۵۲۴	۱۴	انیک	اتانک
"	۸	ہاتھ موقوفس	ہاتھ مین موقوفس	"	۱۸	حلسہ	خلیفہ
۵۱۷	۶	مرہ	مرہ	"	۱۹	"	"
"	۱۵	رفاعہ	رفاعہ	"	"	ر	ر

تاجیکستانی	تاجیکستانی	۱۴	۵۲۸	پهر	سر	۱	۵۲۵
تیار	تیار	۳	۵۲۸	ظاهر	ظاهر	۲	۵۲۵
برکه	برکه	۴	۵۲۸	عود	عود	۳	۵۲۵
نهر و بان	نهر و بان	۴	۵۳۸	پهر	پهر	۱۰	۵۲۵
سقاء	سقاء	۵	۵۳۸	اثرهای	اثرهای	۱۱	۵۲۵
جرک	جرک	۱۲	۵۳۸	مذکورنی	مذکورنی	۱۳	۵۲۵
ده و دولت عثمانیه	ده و دولت عثمانیه	۱۵	۵۳۸	پوچا	لوحا	۱۴	۵۲۵
قرمان	قرمان	۱۵	۵۲۹	مصر	مصر	۱۹	۵۲۵
۶۸۶	۶۸۶	۸	۵۳۰	برادر	برادر	۲۰	۵۲۵
نام	نام	۱۶	۵۳۰	ملک عادل	ملک عادل	۲۱	۵۲۵
بجیل	بجیل	۱۹	۵۳۰	والی	والی	۲۲	۵۲۵
نصاری من مصر	نصاری من مصر	۲	۵۳۱	النجی	النجی	۱	۵۳۱
اولاد	اولاد	۳	۵۳۱	ملک اشرف	ملک اشرف	۳	۵۳۱
مین موی	مین موی	۴	۵۳۱	منصور	منصور	۵	۵۳۱
قنادی	قنادی	۸	۵۳۱	لاچین	لاچین	۶	۵۳۱
تقصه	تقصه	۱۱	۵۳۱	ملک شرف	ملک شرف	۱۱	۵۳۱
تواین	تواین	۱۹	۵۳۱	برقوق	برقوق	۱۴	۵۳۱
اداسی	اداسی	۱۵	۵۳۱	میوید	میوید	۱۵	۵۳۱
پای تخت نای	پای تخت نای	۱۶	۵۳۱	الوسید	الوسید	۱۶	۵۳۱
نصف	نصف	۱۷	۵۳۱	النصری	النصری	۱۷	۵۳۱

جانتا ہوں	جانتے ہیں	۱۳	۵۳۲	۱	چارہ	پاپا	۱۳
سلطان کو پاس ہمارا	سلطان کی ساری	۱۴	۵۳۳	۳	خادین	خادم	۱۴
ادس میں	انکہ میں	۱۹	۵۳۵	۴	جوانی	جوالی	۱۹
وہ چلے جاتے ہیں	وہ چلے جاتے ہیں	۱۶	۵۳۶	۵	سلط	سلط	۱۶
یہہ	سہ	۱۷	۵۳۷	۱۹	سلک	لک	۱۷
وزرا اور	وزرا کو	۳	۵۳۸	۶	ماہ	ماہ	۳
زمانے میں	زمانی	۴	۵۳۹	۸	سی	سی ہوا	۴
چندی	چند	۲	۵۴۰	۱۵	سری	ہوی	۲
رہے تک	رہے	۱۲	۵۴۱	۱۶	ادت	عادت	۱۲
دو آماج	دو آہن	۱۳	۵۴۲	۱۷	عبدالحمد	عبدالمجید	۱۳
ملطافا ملیل	ملطافا ملیل	۱۶	۵۴۳	۱۸	نے	ادھونے	۱۶
مسم	سو	۱۸	۵۴۴	۱۳	نے	نے	۱۸
گرہ	سردی گرا	۱۱	۵۴۵	۱۵	پیدا	مچویدا	۱۱
جیا	جب	۲	۵۴۶	۱۷	عبدالمجید خان	عبدالمجید خان	۲
سولہ	سولہ	۸	۵۴۷	۱۹	افسوس	افسوس	۸
استریا	اسیرا	۱۰	۵۴۸	۱۷	تب	تب	۱۰
ٹوپی	یوسپی	۷	۵۴۹	۱۱	سلام کو	سلام کو	۷
کرسی	کیرسی	۱۲	۵۵۰	۱۳	دو نمین جو باعث	اقتدار اسطرین	۱۲
استقبال	سولہ حبیب کا	۱۳	۵۵۱	۱۴	جنگا دس کے	الفاظ موجودین	۱۳
اوقات	اوقات اوقات	۱۴	۵۵۲	۹	پہر	پہر	۱۴
کے	کے	۱۸	۵۵۳	۱۲	بیت	ابیت	۱۸

صفحہ	سطر	فہرست	صفحہ	سطر	فہرست	صفحہ
۵۴۲	۱۸	کے	کے	۵۴۶	۷	منظر
۵۴۵	۷	مولوی صاحب	مولوی صاحب کے	۹	۹	حال
۹	۹	خدمت چاہو	جو خدمت چاہو	۱۱	۱۱	باب
۱۲	۱۲	جو اس کا	اسکا	۱۷	۱۷	ضابطہ اور
۱۷	۱۷	ہوتے رہتے	ہوتی ہے	۱۸	۱۸	عقی
۵۴۶	۲	بطر زنجیت	بطر زنجیت	۵	۵	اونہین

صحت نامہ اغلاط ہند سجات کتاب فلاح الکونین

ہند صحیح	ہند غلط	بعد کس صفحہ کے یہ ہند غلط واقع ہوا
۱۲۴	۲۲۲	۱۲۱
۱۹۷	۲۹۲	۱۹۶
۶۹۱	۲۸۹	۲۸۸
۶۹۲	۲۹۱	۲۹۰
۳۳۱	۳۳۱	۳۳۰
۳۹۲	۳۹۶	۳۹۱
۵۲۶	۷۲۶	۳۲۵

فہرست مرقمیت

۱	شرح تصویب	۱	حدیثۃ الاحباب
۲	شرح لمعات	۲	نمازی صادقہ
۳	مکملین تاریخ	۳	تفریق بین اسلام و زندقہ
۴	محبوب السلاطین	۴	حقیقت روح انسانیت
۵	طلحات سلف و خلیفہ اسلام و فضیلت علم	۵	مجموعہ رسالہ سلوک نقشبندی
۶	تکلیف بخیر و برائی ارشاد حضرت ائمہ نقشبندیہ	۶	مجموعہ فتاویٰ عزیز پیر اردو
۷	جمہ و عباسیہ	۷	بشارت التائبین
۸	قصہ عورت ثلثہ	۸	دیوان میر غلام علی آزاد سہ جلد
۹	خوانینا	۹	شرح لایح

اعلان

فلاح الکونین فی احوال الحرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً

کتاب نفیقت انتساب فقید شہ قان طواف بیت اللہ و زیارت مدینہ طیبہ مولفہ و مصنفہ یادگار
ساجی الحرمین الشریفین جناب حضرت مولوی محمد مرید الدین صاحب مرید و خلیفہ قبلہ و کبیر مولانا
جناب حضرت سید شاہ عبدالقادر قادری قدس سرہ الباری عرف حضرت زرد و علیشاہ صاحب

کتابہ مطبوعہ مدینہ طیبہ زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کاسی فوٹو ہے۔ قیمت فی کتاب ۱۰۰ روپے

حق تالیف مولوی ملا مراد خان صاحب شاموری کوکڑا و جزر دیا گیا۔

باجازت خان صاحب موصوفہ صدر طبع نفا میں قدر بفرمایا